CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوم

# شری مد بھگوت گیتا باتصاویر

موسوم بہ

# فلسفہ الوہیت

چھٹواں ایڈیشن ترمیم شدہ

سنہ ۱۹۳۰ء

مع ترجمہ و تشریح مولفہ رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ صاحب

مدن دہلوی

قیمت فی جلد

محصول ڈاک ۸ر آنہ

سیتارام ... پریس ... کے اہتمام سے چھپی ۲۸ر اپریل ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

नोट- पृष्ठ २२५ से २३२ तक के नम्बर भूल से दो फ़रमों पर छप गये हैं
पाठक गण इसका कुछ भ्रम न करें।

نوٹ - صفحہ ۲۲۵ سے ۲۳۲ تک کے نمبر غلطی سے دوبار دو فارموں پر بجائے سلسلہ
نمبر کے چھپ گئے ہیں شائقین کسی طرح کا شبہ نہ کریں

نویدک - رادہارون بہارگو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# شریمد بھگوت گیتا

## دیباچہ طبع پنجم

اس صحیفہ متبرک شریمد بھگوت گیتا کے بار بار مطالعہ کرنے سے اور اصلی مطالب پر بے بیم و رجا غور و
فکر سے مخفی اسرار جو سرسری نظر سے ذہن نشین نہیں ہوتے ہیں واشگاف ہوتے جاتے ہیں جسقدر
نظر عمیق ہوتی جاتی ہے اوسیقدر دقیق مسئلہ جات خود بخود حل ہوتے جاتے ہیں اور قلب کو سکون اور اطمینان
حاصل ہوتا جاتا ہے۔ چونکہ یہ متبرک صحیفہ تمام اوپنشدہائے کا لب لباب ہے اور جملہ رموز سربستہ جو اوپنشدوں میں
مندرج ہیں اس صحیفہ میں مناسب مقام پر تعبیہ کرنے سے فہم کے نزدیک تر لائی گئیں ہیں اسلئے قلب انسان پر
اونکا اثر معاً محسوس ہوتا ہے اور تصدیق ہو جاتا ہے کہ جو بیان شرح و بسط کیساتھ اوپنشدوں میں کیا گیا ہے اور جسکا ربط
اُس موقعہ پر انسانی عملی زندگی اور طریقت سے معلوم نہیں ہوتا اپنے مناسب موقعہ پر بخوبی اور باسانی ظاہر ہو جاتا ہے
ہر اشاعت کیوقت اس امر کا لحاظ رکھا گیا تھا کہ ربط کلام کا سلسلہ بخوبی طالب کے ذہن نشین ہوتا چلا جاوے اشلوکونکے
تحت اونکی لفظی معنی کے علاوہ پوشیدہ ضمیر کلام کا اظہار کر دیا گیا تھا نفس مضمون ادھیا کا خاتمہ ادھیا پر مندرج کر کے جو امور
ذہن نشین کرائے جانے مطلوب تھے وہ سادہ عبارت میں درج کر دئیے گئے تھے طبع دوئم میں اُس تمام بحث و مباحثہ کا نتیجہ
درج ہوا تھا جو عالمان سنسکرت و عاملان طریقت سے مختلف اشلوکونکے معنی اور ضمیر کے متعلق ہو کر فیصلہ قرار پایا تھا۔ اور
جو تشریحات سمجھ میں نہیں آتی تھیں اونکو صاف اور سادہ عبارت میں قابل تفہیم بنایا گیا تھا طبع سوئم کے وقت پایا گیا تھا کہ
چشم و گوش کے شہادت متفق نہونیکی وجہ سے جو شکوک ضمیر میں مخفی طور پر پیدا ہوتے تھے اور جنکا زائل نہونا قلب کے سکون
میں حارج ہوتا تھا اونکو تصویرات کے ذریعہ پیش نظر کر کے رفع کرنیکی کوشش کیگئی تھی اور اس کوشش کا نتیجہ کامیابی ہوئی
طبع چہارم میں تلقین شریمد بھگوت گیتا کا خلاصہ اور ادھیاؤنکا ربط باہمی اور سلسلہ بموجب طریقت ہائے مروجہ سابقہ اہل ہنود
و طریقت جدید تلقین کر دیا سری کرشن دیوتا پرماتما اور اس اہل ہنود کے طریقت کی مطابقت اہل اسلام کے مذہب صوفیہ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک علیحدہ نقشہ میں جو کتاب کے ابتدا میں چھپاں کیا گیا ہی ایزاد کر دیا گیا تھا۔ یہ اختصار نفس مضمون شریمد بھگوت گیتا کا خلاصہ ہی اور جب بعد مطالعہ کتب اس خلاصہ تلقین پر نظر ڈالی جاتی ہی تو سلسلہ گفتگو اور بحث کا اور حاصل کلام پیش نظر ہو جاتا ہی اور ربط او ہیاؤں کا باہم کر بخوبی واضح ہو جاتا ہی۔ اب پرماتما کے فضل سے نوبت اشاعت طبع پنجم آئی ہی اور مقبولیت عام نے جرأت دلائی ہی کہ بعد مطالعہ و غور جو سہو اور نقائص سابقہ اشاعت ہائے میں کسی نہ کسی وجہ سے رہگئے ہیں اونکی درستی کیجاوے۔ چنانچہ اکثر موقعات پر جہاں عبارت پیچیدہ ہوگئی تھی سادگی عبارت میں اظہار مطلب کیا گیا ہی جہاں جہاں کتابت کی غلطیاں اصلی مطالب کو فوت کر کے تبدیل ضمیر و مفہوم کا باعث ہوجاتی تھیں۔ اونکو درست کیا گیا ہے اور خاصکر جو تصویرات شامل ہیں اُنکی غلطیونکو درست کرنیکی کوشش کیگئی کاتباں اور رنگ کشاں کے ضمیر اون مطالب سے بہت دُور رہے جو تصویریں خاص خاص رنگوں کی دکھلانے سے مدنظر رکھی گئی ہی۔ چنانچہ جملہ تصویرات میں ایسی غلطی رنگونمیں زیادہ تر پائی گئی ہی رنگ کا دکھایا جانا بے معنی امر نہیں ہی واقعات کا اظہار ہے اور اصلی صورت اور لباس کو ظاہر کرتا ہے شائقین دقیقہ شناس اس امر کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ غلط رنگ غلط مقام پر ہونے سے تشریح میں تفاوت واقع ہو جاتا ہی اور واقعات کی خلاف صورت پیش آجاتی ہی شکوک اور واہمات پیدا ہو جاتے ہیں اطمینان ہاتھ سے چلا جاتا ہی۔ اس طبع پنجم میں شائقین کے توجہ کو مبذول کرنے اور اونکے دلی شوق کو مطالعہ کتاب کے جانب ایزاد کرنیکی نظر سے جو ترجمہ نظم راقم الحروف کے برادر عزیز **پنڈت دیناناتھ مدن** نے شریمد بھگوت گیتا کا موسوم بہ مخزن اسرار کیا ہی اور جس نے عام قبولیت حاصل کی ہی وہ ترجمہ نظم اشلوک وار ابتدا سے انتہا تک ترجمہ موئلف کے بعد تعبیہ کر دیا گیا ہے۔ جس سے ترجمہ نثر و نظم دونوں یکجائی ہوکر شائقین کو اونکے مذاق کے مطابق لطف مزید دیتے ہیں پنڈت جی صاحب کی خاص اجازت حاصل کر کے یہ ایزادی کیگئی ہی۔ واضح ہو کہ ابتدا سے اس صحیفہ متبرک کے اشاعت بصورت موجودہ **منشی رام نراین** صاحب بہار گو **مرحوم و مغفور مالک مطبع بہار گو پریس متھرا** اور مرحوم کے صاحبزادگان جانشینان کی اہتمام اور عنایت سے ہوتی رہی ہی۔ اور جسقدر دقت کہ اس کتاب کے بجائے خود مکمل صحیفہ ہونے میں موئلف کتاب اور راقم الحروف کو ہوتی رہی ہے اوسیقدر بار نگرانی و اشاعت **منشی رام نراین** صاحب مرحوم اور **پنڈت رادھا رمن صاحب مالک حال مطبع** مذکور کو ہوتی رہی ہے جسکا اعتراف ضروری ہی۔ اُمید کیجاتی ہے کہ طبع پنجم کی اشاعت سابقہ اشاعت ہائے سے زائد پایۂ قبولیت عام حاصل کریگی۔

**خاکسار پنڈت امرناتھ مدن تحصیلدار بلبہ گڈھ ضلع گوڑگانوہ احاطہ پنجاب**

مورخہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ع

لال حویلی چوڑیگران دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# شریمد بھگوت گیتا

## دیباچہ طبع چہارم

اِس اُردو ترجمہ نے جو قبولیت عام حاصل کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے واضح رہے کہ ایک قلیل عرصہ میں اِس کی اشاعت مطبع متھرا پریس متھرا سے تین مرتبہ ہو چکی ہے اور اب نوبت طبع چہارم کی آئی ہے قبل ازیں ہر سہ طبع کی اشاعت جناب والد ماجد مرحوم پنڈت جانکی ناتھ مدن رائے بہادر کی نظرِ ثانی کے بعد ہوتی رہی ہے۔ اب یہ پہلا موقعہ طبع چہارم کا اُن کی وفات کے چار سال بعد پیش آیا ہے اور نظرِ ثانی کی خدمت انجام دہی اِس ہیچمدان اور اس کے برادرِ کہین پنڈت دینا ناتھ مدن۔ بی۔ اے اکونٹینٹ محکمہ انہار پنجاب کا فرض ہوئی۔ چنانچہ صحیفہ "شریمد بھگوت گیتا" کا مطالعہ از سرِ نو تمام و کمال کیا گیا کامل غور اور فکر کے بعد باہمی مشورہ سے یہ امر قرار پایا کہ اِس اُردو ترجمہ میں جو والد بزرگوار مرحوم نے ضمیر کلام کو اخذ کر کے کیا ہے اُس سے بہتر موزونی الفاظ اور آراستگی خیالات ہماری ہیچمدانی کے حیطۂ قابلیت سے باہر ہے بیشک یہ امر یقین میں آیا کہ باوجود کمال انکشاف معانی اکثر مقامات پر ضمیر کلام اعلیٰ اور مرموز ہونیکی وجہ سے اب بھی عام فہم نہیں ہوئی ہے جناب قبلہ مرحوم خود بھی اِس امر کے معترف تھے اور اِسی خیال سے اونہوں نے کتاب کے شروع میں دیباچہ ہمراہ دیا کے آخر میں اُسکا خلاصہ مطلب اور خاتمۂ کتاب پر خلاصہ اُصول تحریر کیا تھا درحقیقت شریمد بھگوت گیتا کے معنی باوجود سہولیت الفاظ اسقدر باریک ہیں کہ انمیں سے ربط مضمون اور تسلسل خیالات کا اخذ کر لینا عام فہم کا حصہ نہیں ہے اِسلئے اب طبع چہارم کی اشاعت میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ ادھیاؤں کا باہمی ربط اور دلیل کا سلسلہ شروع سے آخر تک صاف طور پر دکھلایا جاوے اور شائقین زبان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اردو کی سہولیت کے لئے اصطلاحات اہل ہنود کی مطابقت اصطلاحات صوفیہ سے کرنے بجائے اِسی نظر سے ایک خلاصہ بصورت نقشہ کتاب میں ایزاد کیا گیا ہے۔ جو ناظرین اِسکو غور سے مطالعہ کرینگے اور اصل کتاب کے مضمون سے مطابقت کرتے جائینگے یقین ہے اونکو ضمیر کلام کے زیادہ تر صاف سمجھ میں آنے سے مزید لطف حاصل ہوگا۔

اہل تصوف نے چار منازل قرار دی ہیں شریعت[۱]۔ طریقت[۲]۔ حقیقت[۳] اور معرفت[۴]۔ انانیت کیساتھ افعال کا سرزد ہونا شریعت کی پیروی اور افعالی تثلیث کی پابندی ہے۔ ترک انانیت کے وسیلہ سے صفائی قلب کا حاصل کرنا طریقت ہے اور یہ افعالی تثلیث سے آزادی کی صورت ہے قلب مصفا سے حق و باطل کی تمیز کرنا اصل حقیقت ہے اور یہ علمی تثلیث کی پابندی مانی جاتی ہے ترک پندار سے سکون قلب پیدا کرنا منزل معرفت ہے جہاں علمی تثلیث سے رستگاری ہے۔
شائقین کے غور اور فکر کیلئے ایک نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جسمیں اِن چاروں منازل کی تشریح طلب ترک اور وصل کے اعتبار سے کیگئی ہے جو اِس صحیفہ متبرک کے خلاصہ اُصول کو دکھاتی ہے۔

| مدارج | قابلیت | عقیدت | طریقت | حقیقت | معرفت |
|---|---|---|---|---|---|
| شریعت | | | | | |
| برہمچاری یعنی طالب ذات | | | یکتی یعنی وسیلہ | سینیاسی یعنی تارک | یوگی یعنی واصل |
| مدارج | قابلیت | عقیدت | اختیار | جبر | |
| ادنیٰ | پابند حواس | عمل | کرم یعنی فعل امرونہی | سینیاسی (یعنی ترک ہر سہ تعلقات) | یوگ (یعنی تسلیم مساوات) |
| اوسط | پابند دل | بیم ورجا | بھکتی یعنی عشق | | |
| اعلیٰ | پابند عقل | علم ثلاثہ | گیان یعنی علم توحید | | |

دہلی
۲۶ فروری ۱۹۱۲ء
محلہ چوڑیگران لال حویلی

ہیچکارہ
پنڈت امرناتھ مدن
تحصیلدار پنجاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# شری کرشنائے نمہ

از شش جہتم رو نمودی آخر ‖ وز ہر سوئے دلم ربودی آخر
بیرون درون جلوہ گرت میدیدم ‖ بر تحقیق آمدم تو بودی آخر

## ترجمہ مؤلف

جھوں دشا میں آپ سمایا ‖ چیت تِت سوں کیر من بھایا
اندر باہر ڈھونڈت پھریا ‖ ڈھونڈ تھکے تج آیا پایا

جس نے پیکرِ انسانی میں نزول فرما کر عالم کون و مکان کو ظہور دیا ہے اور اپنے ظہور کے جلوے کو آپ ہی تماشا بنایا ہے اوس کے ادراک سے غافل رہنا اور اوس کی حقیقت سے آگاہ ہوئے بغیر اِس کالبد عنصری کو چھوڑنا آخر الامر ہزاران ہزار حسرت اور ناکامی دلاتا ہی

## شعر

یکدم کہ یار مست بخفت است در کنار ‖ بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس

## ترجمہ مؤلف

جس دم پیتم پائیاں جیتن رہیئے جاگ ‖ جو سووت نہیں جیتیاں کھوئے تنکے بھاگ

اُوس عطیۂ عظمیٰ کی جو زیور عقل و حواس سے آراستہ کر کے صرف ادراک علمِ ذات کے لئے بخشا گیا ہے۔ قدر نہ جاننا اور اِس کے فرائض لازمی ادا کئے بغیر راہی ملک عدم ہونا اور اپنی ہستی موہوم کا پندار علم الیقین میں لیجانا کیسی جہالت اور نادانی ہے۔

## رُباعی

در خود از خود بگو چہ چیزی وچہ ‖ خود را در خود بجو چہ چیزی وچہ
ہر گاہ سوائے حق نباشد چیزے ‖ تو خود از خود بگو چہ چیزی وچہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## ترجمہ مؤلف

آپے میں ڈھونڈھ ہے کون — ڈھونڈ ڈھانڈ سے پرے ہے جون
جب آ تم آ تم ہے پیارے — آپی آپ پکارے کون

جبکہ وید ویدانت اور سب مذہبوں نے اوس کو ادویت اکھنڈ انباشی نرانجن نراکار مانا ہے تو پھر اِس کے اِیسا ہونے میں کیوں شک پیدا ہوتا ہے۔ اور کس وجہ سے وحدت واجب الوجود عین الیقین نہیں ہوتی اور کس سبب سے پاک علم خودشناسی مخفی ہوگیا ہے دریافت کرنا چاہیئے کہ کس طریقہ سے زنگ جہل رفع ہو کر آفتاب معرفت کا جلوہ آئینۂ دل میں نظر آسکتا ہے طلب اور صدق ارادت کے بغیر حصول مُدعا یعنی دیدار معشوق حقیقی کا ناممکن ہے بھگتی کے (جو ایک مشہور لفظ ہے) لغوی اور اِصطلاحی معنی میں فرق ہے لغوی معنی تو وہی ہیں جو عوام نے سمجھ رکھے ہیں مگر اِس کے اِصطلاحی معنی عشق حقیقی اور ارادت صادق کے ہیں۔ اور عارفوں نے اِس کے یہی معنی لئے ہیں مصرع مگس بر قند و پروانہ بر آتش۔ لغوی معنی بھگتی کے مگس تمثال ہیں اور اِصطلاحی معنی بھگتی کے پروانہ جلال کا نشان دیتے ہیں جو دولت سرمدی کے طلبگار ہیں اور شمع معرفت پر پروانہ وار بے بیم و رجا جان نثار ہیں وہی مستحق وصال یار ہیں اور جو عالم بوالہوسی میں گرفتار ہیں مگس وار چندے شور و غل مچا کر انجام کار معدوم ہونے کے سزاوار ہیں۔

## رباعی

ہر بد غم عشق بوالہوس را ندہند — سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار — ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

## ترجمہ مؤلف

بھگتی مانہہ دو بدھا نہیں کوئی — تپتنگ مانہہ جرے سو ہوئی
ماکھی نائیں جو بھن بھن گا دے — نائیں پد ارتھ ہاتھ نہ آوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پس طالب صادق کو لازم ہے کہ مردانہ وار اِس راہ میں قدم رکھے اور پس پشت نگاہ نکرے۔

## رُباعی

| | |
|---|---|
| گر طالب صادقی زنا یاب منال ہیدا گردد | ہر عقدہ کہ بستہ است از وہم و خیال ہم وا گردد |
| گر آبلہ فتد بپائے طلبت۔ زنہار منالیست | شاید کہ ہمیں بخیہ بر آرد پر و بال۔ عنقا گردد |

## ترجمہ مؤلف

| | |
|---|---|
| جو پریم سانچا کرے ہان لابھ مت پیکھیہ | بھرم گانٹھ کھل جانگی یہ چیت رکھلے سیکھ |
| پاٹ چلے پیڑ پاڑ کے آتم میں وشواس | آتم ہی میں پائیگا چد آنند السیکھ |

یہ صورت طلسم جو دیدہ سیر بین میں سمائی ہے اور جو مختلف صدائے ہوا گوش شنوا میں آئی ہے یہ کیا شعبدہ ہے۔ اور کس کل سے اور کیونکر ہوا ہے عارف اور عاشق حقیقی جو اِس عالم کی روح خاص ہیں اِس حجاب ظلماتی کے پردہ دری کا سبب ہوئے ہیں اور اِس دائرہ جہل و نادانی میں اون کا وجود مُطلق علم سرور کا نقطہ ہوا ہے حسقدر کلام صغیر و کبیر مختلف مذاہب کے اِس وقت گفت و شنود اور علم میں ہیں اِسی نقطہ کا شہود ہیں اور اِسی سے۔ نقاط خطوط۔ اور زاویہ کُل صفحہ ہستی پر منقش ہو رہے ہیں۔ پس علم عارفان علم ذات ہے اور اون کا کلام کلامِ حق جو کلام عارفوں کے ہیں وہی وید متبرک اونشید سمرتی قرآن اِنجیل۔ توریت۔ اور زبور وغیرہ کہلائے ہیں اور کلام حق اِنہیں کے وسیلہ سے عالم میں ظاہر ہوا ہے یعنی بذریعہ (انبھو شکتی) علم لدُنی منکشف ہوا ہے وید کی عظمت آجکل عام طور پر جیسی مانی جاتی ہے اُس سے بدرجہا زیادہ ہے اور اِس رمز کو اہل دِل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ انہکار سہت بدہی یعنی عقل بابند اراس کے ادراک سے عاجز اور قاصر ہے عارفونکی فہم حق تک پہونچتی ہے کیونکہ وہ نظر غیریت اوٹھادیتے ہیں اور ذات میں محو ہو جاتے ہیں جو چار وید رگ۔ یجر۔ سام۔ اور رتھروَن کے نام سے مشہور ہیں اُنکے خلاصہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُصول صرف بارہ مہا واک ہیں یعنی تین تین الفاظ ہر ایک کی ندائے اولین ہیں اور یہ چاروں کتب سماوی انہوں پرمان یعنی بموجب علم اِشراق اُونھیں کی تفسیر میں لکھی گئی ہیں۔ جن مختلف اوقات میں یہ کتب سماوی قلمبند ہوئیں اُونکا تحقیق کے ساتھ دریافت کرنا مشکل ہے کہ اوس سے پیشتر اِن کا علم سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آتا تھا اِن کے مطالعہ سے یہ تو صاف ثابت ہے کہ اُوس زمانہ کا رواج اور طریقہ بود و باش اِس وقت کے رسم و رواج سے بہت ہی مختلف تھا۔ چنانچہ جو اِستعارات اوس زمانہ میں مروج تھے وہ اِس وقت کی فہم سے بہت دُور ہو گئے ہیں اور اون کے معنی حل کرنے سخت دشوار ہو گئے ہیں چونکہ اوس زمانہ میں اسباب معیشت اور ضروریات دنیوی کی احتیاج بہت کم تھی اور راستی کی پابندی کی وجہ سے طوالت قانونی درکار نہ تھی اِسلئے یہ کتب وید تحقیقات ظاہر و باطنی کے کافی مجموعہ کے پیرایہ میں ایک ہدایت نامہ ربّانی تھیں جسمیں علم توحید۔ علم معقولات۔ علم حکمت۔ اور قانون عدالت مشمول تھے اور علم معاش علم معاد کے مطیع رکھا گیا تھا۔ جب اسباب دنیوی اور نیرنگی عالم نے ترقی و تبدل اختیار کیا اوس وقت اون میں سے ہر ایک کی تفسیریں اور تشریحیں ہوئیں اور عالمان روشن ضمیر نے وقتاً فوقتاً سمرتی یعنی چھ شاستر (فلسفے) پران وغیرہ تصنیف کئے اور وہ مکتوب ہوکر ہند کے مختلف حصوں میں پھیل گئے تب علم کو اِس قدر وسعت ہو گئی کہ اوس کی شاخوں کی تعداد اِس وقت معلوم نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن میں سے ہزارہا بلکہ بیشمار صحیفے ہندوستان میں انقلاب آنے کے وقت کشتیوں میں بھروا کر دریا میں غرق کر دیئے گئے اور انبار کے انبار آگ میں جلائے اور برباد کئے گئے اب جو کچھ بحال پریشان جابجا رہ گئے ہیں اون کی حالت ایسی ہے جیسے کسی چراغ کی ہوتی ہے جبکہ اس کا تیل قریب ختم ہونے کے ہوتا ہے اور ہوا چاروں طرف سے اوسے جھکولے دیتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## رُباعی

| | |
|---|---|
| اے چرخ فلک خرابی از کینہ تُست | بیداد گری شیوۂ دیرینہ تُست |
| اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند | بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تُست |

ویدنے علم ذات کو پرا یعنی کبیر اور علم صفات کو اپرا یعنی صغیر کہاہے۔ (دیکھو اتھروَن وید کی مانڈوک اونپشد کا چوتھا منتر) علم صفاتی ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور فانی ہے علم ذات میں کبھی نقص واقع نہیں ہوتا اور نہ اوس کو کوئی ضایع کر سکتا ہے کیونکہ وہ بالذات قایم ہے۔ کُل صفاتی علوم اوسی علم ذات کی شاخیں ہیں جو اوس سے پھوٹ کر پھیل جاتی ہیں اور پھر کسی زمانہ میں نیست نابود ہو جاتی ہیں مگر علم ذات ہمیشہ یکسان رہتا ہے اور اِس کشتی عرفان کے بغیر دریائے جہالت و نادانی سے پار ہونا ممکن نہیں اِسلئے طالبان حق کو علم ذات ہی کی تلاش واجب ہے۔

جہاں تک غور سے دیکھا گیا اہل ہنود میں بوجہ بھیانک در دچک یعنی ہم درجا کے خیالات جاگزیں ہونے کے اور نیز بسبب احکام نیائے و میمانسا و پران وغیرہ کی پیروی کے وید کے وہ باریک رموز جو علم اشراق سے متعلق ہیں سمجھ سے بہت دُور ہو گئے ہیں اور ایسے ہی وجوہات سے وہ ضعیف الاعتقاد ملقب ہو گئے ہیں فی الواقع علم معاد پر اونکی نظر بہت کم ہے تاہم علم تصوّف یعنی فلسفہ ویدانت کو اس قدر قوت حاصل ہے کہ وہ طالب کو آجکل کی مروّجہ تعلیم کے مقابلہ میں بہت جلد غفلت سے بیدار کر دیتا ہے اور واقعات کے نقشے کو پیش نظر کر کے نادانی دور کرتا ہے۔

ویدانت یعنی علم توحید کو اہل ہنود نے اور سب مذہبوں نے افضل العلوم مانا ہے اور جو لوگ اِس میں کمال پر پہونچے ہیں اون کے نشانات یعنی تصنیفات اب تک موجود ہیں اور اونکی بزرگی کی شاہد ہیں اگرچہ سب علوم کا ظہور علم ذات کے شجر سے ہوا ہے اور سب اوس کی شاخیں ہیں لیکن ویدانت بمنزلہ اوس کے ثمر کے ہے ثمر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ مبتلاشی کی شاخوں اور پتوں وغیرہ کے گننے سے مطلب براری نہیں ہوتی ثمر کا حاصل کرلینا ہی کافی ہے۔ دورانِ فلکی اور گردشِ زمانہ ہر وقت اور ہر آن جاری ہے اور یہ نیرنگی کے اسباب لازمی ہیں پس جب رفتارِ زمانہ و انقلاب طبائع سے علمِ صفات کا ابر علم ذات کے آفتاب کو مستور و محجوب کردیتا ہے اُس وقت کوئی قدرتی سبب پیدا ہو کر پھر علم ذات کی روشنی سے عالم کی تاریکی رفع کردیتا ہے چنانچہ شری کرشن بھگوان اور شری وید ویاس مہامنی کے متبرک وجود اسی غرض کے پورا کرنے کے واسطے ایک زمانہ میں پیدا ہوئے اور اونہوں نے وید کے اون باریک رموز کو جو دنیوی تعلقات کے بڑھ جانے کی وجہ سے اِنسانی طبائع پر منکشف نہوتے تھے اور جن تک لوگوں کے فہم کی رسائی ناممکن ہوگئی تھی نہایت مختصر اور آسان طریقہ سے تلقین کیا اور اُنہیں بطرزِ حسنہ ایک صحیفہ میں جمع کرکے علوم باطنی کا چراغ روشن کردیا اور رہروان طریقت و معرفت کے واسطے شاہراہ بیخوف و خطر بنادیا۔ یہ صحیفہ موسوم بہ شری مد بھگوت گیتا جو جزو کتاب مہابھارت ہے مقدس و متبرک اور کلجگ میں اودّھار کرنیوالا تسلیم ہوچکا ہے اور کل وید اور مذاہب دنیا کا سار یعنی اصل اصول ہے اور امرت ہے یہی آبِ حیات کلپ برچھ اور کامدھینو ہے اور اسی کے سدّھانت پر وید میں اکثر مقامات پر ان الفاظ سے اشارہ ہوا ہے۔

## رُباعی

آن آبِ حیاتے کہ ہمہ می جویند ۔۔۔ در ہر طرفش نشان راہش پویند

پیوستہ بدریا بمثالِ ماہی ۔۔۔ گر در نگرند اے دلی در اوبند

جو لوگ بنظر قدامت وید کو کل اور شری مد بھگوت گیتا کو اُس کا جزو سمجھتے ہیں غلطی پر ہیں یہ جزو نہیں ہے بلکہ ویدوں کا سار یعنی عطر ہے اور ویدوں کے وہ مخفی رموز اور عالی اسرار جنکے معنی اونکے مطالعہ سے اِسوقت کے علما حل نہیں کرسکتے ہیں یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترتیب مناسب وبکمال اختصار اِس صحیفہ عالیہ میں درج ہوئے ہیں اور اس کے دائرہ علم میں کل علوم مثل ذرّوں کے نظر آتے ہیں یعنی یہ علم ذات مثل آفتاب کے ہے اور کل علوم اس کی شعاع ہیں۔ سب کی روشنی کا مبدا یہی ہے صرف دل دانا و چشم بینا چاہیئے جو اِس نکتہ کا مطلب دریافت کرسکے اور اوس کی حقیقت سے آگاہ ہووے۔

## رباعی

| | |
|---|---|
| یارب کہ ترا زخود رہاند دگر است | کارے کہ ز تو ہیچ نماند دگر است |
| ما منکر راہِ مسجد و کعبہ نہ ایم | راہے کہ بمقصود رساند دگر است |

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ شری مد بھگوت گیتا کی بابت ٹیکا یعنی تفسیریں زبان سنسکرت میں ہو چکی ہیں اون کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی اسکے ترجمے موجود ہیں چنانچہ ایک فارسی ترجمہ مؤلفہ حضرت فیضی وزیر محمد اکبر بادشاہ اور دوسرا مرتبہ پنڈت ٹیکارام صاحب کشمیری میرے مطالعہ سے گذرا ہے اور چند سال ہوئے کہ بمقام کورکھیتر منشی کنہیا لعل صاحب الکھ دھاری نے پنڈت ٹیکارام صاحب کے اوسی فارسی ترجمہ سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور اوس کا نام گیان پرکاش رکھا ہے۔ زبان بھاشا میں بھی ایک ٹیکا سری سوامی آنند گری جی نے تیار کی ہے جو آجکل ناگری خوانوں کے مطالعہ میں اکثر دیکھی جاتی ہے اور ٹیکا زبان بھاشا میں جیت گھن سوامی کی بنائی ہوئی بمبئی میں چھپی ہے اسکے علاوہ چند ترجمے انگریزی اور اُردو میں اور ہوئے ہیں متقدمین کے اِن ترجموں کی موجودگی میں ایک نئی تفسیر لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث اوس کا لکھنا مناسب بلکہ انسب خیال کیا گیا اوّل یہ کہ جو ٹیکا سنسکرت میں ہوئی ہیں وہ عوام کے لئے زبان سنسکرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے کارآمد نہیں ہیں دوم ٹیکاؤں کی سنسکرت عموماً بھگوت گیتا کے منتروں سے بھی زیادہ دقیق اور مشکل ہے اور اون کے سمجھنے کے لئے بہت اِستعداد درکار ہے علاوہ بریں حضرت فیضی نے صرف لفظی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترجمہ کیا ہے شاید اِس وجہ سے کہ ضمیر کلام کا دوسری زبان میں پُورے طور پر ادا کرنا محال ہے اصلی ضمیر و اشگاف پائی نہیں جاتی انگریزی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے یہ سخت دقت پیش آتی ہے کہ اکثر اون سنسکرت الفاظ کے لئے جو زمانہ قدیم میں مستعمل تھے اور فلسفہ اہل ہند کی اصطلاح تھے ٹھیک ٹھیک ہم معنی الفاظ زبان انگریزی میں نہیں ملتے منشی کنہیالال صاحب نے بجائے اصلی کتاب سے ترجمہ کرنے کے ترجمہ سے ترجمہ کیا ہے اس وجہ سے اونکے ترجمہ کے مضمون کا بھگوت گیتا کی ضمیر سے بہت جگہ اختلاف واقع ہو گیا ہے۔ البتہ اوس میں مؤلف نے ذاتی خیالات کو آزادی اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شری آنند گری جی کی ٹیکا زبان بھاشا میں مرتب ہوئی ہے اور بیشک عمدہ ہے وہ عالم اور عامل دونوں صفتوں سے موصوف پائے جاتے ہیں مگر بعض مقامات پر اونہوں نے روحک یعنی بہیانک یعنی بیم ورجا کے کلام اپنی ٹیکا میں داخل کر دئیے ہیں اور بہت جگہ سنسکرت الفاظ کو بجنسہ رکھکر تشریح کو پورا کر دیا ہے جس کے معنی سمجھنے کیواسطے سنسکرت لغات کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے بھگوت گیتا کا ماحصل علم خود شناسی اور توحید خالص ہے اس میں بیم ورجا کا کب دخل ہو سکتا ہے۔

## رباعی

| | |
|---|---|
| صانع بجہاں کنہہ ہمچوں ظرفیست | آمیست بمعنی و بظاہر ظرفیست |
| بازیچۂ کفر و دیں بطفلاں بسپار | بگذر ز مقامے کہ خدا ہم حرفیست |

دوئیت بھاؤ اور نظر دوئی رکھنے سے اِس کلام کا لُطف و مذاق حاصل نہیں ہو سکتا یعنی جب تک نظر موحد سے اوس کے معنی سمجھنے کی کوشش نکیجاوے وہ سمجھ میں نہیں آ سکتا زمانۂ حال میں جو زبان سنسکرت کے علما ہیں وہ بیم ورجا کے خیالات کے پابند ہوتے اور مذہبی رسوم کے بیوپار میں مشغول ہونیکی وجہ سے اِس صحیفہ متبرک کے معنی و مطلب کو دلائل کے ساتھ طالب کے دل پر نقش نہیں کرا سکتے اور اوس کے شکوک کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شافی جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ کہ اس کے اصول سمجھنے کے لئے نہایت غور و فکر درکار ہے اور نیز ایک خاص شغل سے واقف ہونا ضروری ہے۔ محض قیل و قال سے معنی حل نہیں ہوسکتے جو اس وقت کے فقرا اور بھیک دہاری ہیں اور جبکا یہ اصلی ترکہ ہے وہ زبان سنسکرت اور دیگر علوم رائج الوقت سے واقف نہونیکی وجہ سے گو بعض بباطن اس حصّہ کے شریک ہوں اصلی مطلب زبان سے ادا نہیں کرسکتے۔ سنسکرت کے الفاظ جو اس خطہ کی قدیم زبان ہیں وہ زمانہ دراز گذر جانے اور اہل ہند کے طریق بود و باش بدل جانے کی وجہ سے آجکل اس طرح پر گفت و شنود میں آتے ہیں کہ اُنکے معنی اور مُراد ضمیر سابق سے بہت دور ہو گئے ہیں اور چونکہ زبان سنسکرت بہت وسیع ہے اور ہر لفظ کے معنی کثیر ہیں اسلئے چاہے کسی لفظ کے ایک معنی دریافت بھی ہو جاویں تاہم جو اسکی مراد خاص موقع کلام پر ہونی چاہیے بوجہ کم علمی و ناواقفیت ثابت نہیں ہوسکتی ایسے ہی اسباب سے جو باون تفسیریں ہوئیں ہیں اون میں کچھ نہ کچھ ایک کو دوسرے سے اختلاف ہے۔

شعر

| | |
|---|---|
| جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ | چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند |

کلام ربانی میں ہمیشہ قلت الفاظ اور کثرت معنی ہوتے ہیں اور اوس میں سے ہر ایک شخص بقدر اپنی استعداد اور قابلیت کے معنی نکالتا ہے مگر وہ کلام ہمیشہ قوت ادراک سے برتر اور افزوں ہوتا ہے اور اوسکا سمجھنا ضمیر موحد میں محدود ہے بلکہ موحد بھی اوسکی حقیقت اپنے قلب میں مشاہدہ کرتا ہے کُلیتاً اوسکے اظہار سے عاجز و قاصر ہے البتہ بطور استعارہ بیان کرسکتا ہے تاکہ آئندہ جب اس طریقہ کے پیرواں اور پابندان کے قلوب پر ویسا ہی ظہور حقیقت ہو تب وہ کلام شہادت اونکے استقلال کا سبب ہو سکے۔

شعر

| | |
|---|---|
| سِرِّ خدا کہ عارف سالک بکس نگفت | در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید، |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو کلمات اُردو زبان میں اِس پانچ - چھہ صدی گذشتہ کے عارفوں مثل سوامی کبیر صاحب بابا نانک صاحب گوشائیں ولی رام جی معروف بہ بنواری داس و تلسی داس جی و سور داس وچپ ند داس و سندر داس و دادو دیال و کرشن داس بہٹ وغیرہ کے اب موجود ہیں وہ سب اوس درخت کی شاخ اور شگوفہ ہیں جو ہمہ زمین بھگوت گیتا میں لگا ہوا ہے یعنی اونہیں سات سروں (سات پرکرتی) میں مختلف راگ راگنیاں گا رہے ہیں کلمات تصوّف و توحید و کلام معرفت و عشق حقیقی عارفان گذشتہ مثل حضرت حافظ شیرازی شمس الدّین تبریز مولانا روم بو علی شاہ قلندر - حضرت دارا شکوہ - امیر خسرو - خواجہ معین الدین چشتی - شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی - مغربی و صائب و مولانا جامی و عراقی وغیرہ اگر لفظی بحث کو چھوڑ کر اصلی معنی پر نظر کیجاوے تو سب زمزمہ توحید سے وہی سرود ترنم کر رہے ہیں حکمائے یونان مثل افلاطون - سقراط - ارسطاطالیس وغیرہ نے جو فلسفہ بعد فکر کامل و تحقیقات معقولات کے لکھا ہے غور کرنے والے کو اِسمیں اِختلاف معنی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اپنے اپنے الحان سے یہ سب اوسی افسانۂ توحید کو سناتے ہیں -

| | | | |
|---|---|---|---|
| یک نغمہ تراود ز لب قمری و بلبل | | قانون وفا مختلف آہنگ ندا ر د | |
| کرشن سمایو آپ ہی چیتن ا و ر استھول | | ڈال پات پھل پھول میں ہی بیج ہی مول | |

جس عاصی ہیمدان عاجز جسم کو بنام رائے بہادر جانکی ناتھ مدن کشمیری پنڈت دہلوی سوامن مدن گلیہ گو تر کہتے ہیں وہ کوئی استعداد و قابلیت نہیں رکھتا کہ شری بھگوت گیتا کی جس میں اسرار اشراقی اور رموز مخفی ہیں تشریح معانی کر سکے مگر جو چیتن اوسمیں محرک ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| در خود غلطم کہ من چہ نامم | معشوقم و عاشقم کدامم | من چشم بہ بستہ ام ز اغیار | در خوبی خویش مبتلا ایم |

وہ بعد مطالعہ اصل سنسکرت شری مدبھگوت گیتا کے اِس امر کا محرک ہوا کہ جو رموز بستہ اِس وقت کی زبان اُردو میں اب تک نہیں کُھلے ہیں اور جن کے معنی شایقین کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمجھ میں صاف نہیں آتے ہیں اونکے معنی واضح طور پر ظاہر کردیے جاویں اور اس کشش نے بے اختیار اس طرف توجہ دلائی پس جو معنی منتروں کے غور اور فکر سے سمجھ میں آئے صاف صاف بے ابہام درج لکھدئے جاتے ہیں جو صاحبان شوق اور طالبان صادق اس کو غور سے بغرض خودشناسی ملاحظہ فرمائینگے اور اوس کی اصلی مراد کو پہونچیں گے البتہ لطف حاصل کرینگے۔

## رباعی

نے غم ز امید و فارغ از یاس و ہراس
از خود رستند و با حقیقت بستند
این است عبادت فقیران لشناس
نے خطرہ و نے تفرقہ و نے وسواس

شری مدبھگوت گیتا کے سات سو منتر اٹھارہ ادھیایہ منقسم ہیں اونکی تفصیل نقشہ مشمولہ میں درج ہے بعض ٹیکا لکھنے والوں نے بیان کیا ہے کہ اس کی چند ادھیا متعلق کرم و چند متعلق اوپاسنا و چند متعلق گیان یوگ ہیں گو اونکا یہ خیال کسی درجہ تک صحیح ہو مگر در اصل کلام ویدانت و سانکھ یعنی توحید و عرفان کا سلسلہ جو دوسرے ادھیاے کے گیارھویں منتر سے شروع ہوا ہے آخیر تک مثل زنجیرے کے سوال و جواب کے پیرایہ میں رموز کھولتا ہوا چلا گیا ہے اس ترجمہ میں منتروں کے معنی جلی قلم اور تشریح باریک حروف میں اوس کے نیچے لکھی گئی ہے ہر ادھیاے کے آخر میں اوس کا خلاصہ لکھدیا گیا ہے اور بعض مقامات پر اون اونیشدوں کا حوالہ جہاں سے کہ مضمون گیتا میں اختصار ہو کر آیا ہے دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کو جو شکوک پیدا ہوں انکے مطالعہ سے رفع ہو جائیں بھگوت گیتا کل اونیشدونکا خلاصہ ہے اور جو مضامین اونیشدوں میں مختلف مقامات پر مکرر آئے ہیں وہ اس صحیفہ میں بموقعہ مناسب ترتیب دئے گئے ہیں چونکہ اہل ہنود میں سے کوئی شخص بید اور اونیشدونکے احکام سے انکار نہیں کرسکتا پس جہاں کہیں ضمیر مفہومہ عام اور اصلی ضمیر میں فرق واقع ہوا ہے اونیشدونکی شہادت کی مہر اوس جگہ لگا دی گئی ہے تاکہ اوسے دیکھکر رفع شک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوسکے باون اونشیدوں کا ترجمہ شاہزادہ بے حزن واندوہ محمد دارا شکوہ نے فارسی میں کیا تھا اور اوس کا نام سر اکبر رکھا تھا چونکہ فارسی کا شوق اب کم ہوگیا ہے اور علم معرفت و توحید کے طالب کم رہ گئے ہیں بدیں وجوہات وہ اب تک طبع نہیں ہوا اور قلمی بھی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے اِس کا ترجمہ منشی کنھیالال صاحب الکھہ دھاری نے بمقام لدھیانہ اردو میں چھپوایا ہے اور اوس کو الکھہ پرکاش موسوم کیا ہے

# دیباچہ شری بھگوت گیتا

بھگوت گیتا کی اٹھارہ ادھیائیں کتاب مہابھارت مصنفہ شری وید ویاس کے بھیشم پرب میں واقع ہوئی ہیں جس زمانہ میں عارفوں نے توحید و عرفاں کا لُب لُباب اُن میں موجود پاکر اون کو اوس کتاب سے منتخب کیا تھا اوس وقت اونھوں نے ذیل کا سنسکرت دیباچہ اون پر پڑہا یا تھا۔

ॐ अस्य श्री भगवद्गीता माला मंत्रस्य भगवान वेदव्यास ऋषिः अनुष्टुप् छन्दः श्री कृष्णः परमात्मा देवता ॥

اوم مہاواکی یعنی اِسم اعظم ہے جو عالم کا تخم اور مبدا مانا گیا ہے اور وید اور اپنشد اور ہر کتاب متبرک کے آغاز میں ہے اس کی فضیلت اونپشدوں میں مفصل لکھی ہوئی ہے اور اس شری بھگوت گیتا کی آٹھویں ادھیا کے تیرھویں منتر میں اسکے شغل کا طریقہ مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے اور پندرھویں ادھیا میں اوسکی تصریح کی گئی ہے۔

اس شری بھگوت گیتا کے منتروں کی لڑی کے شری بھگوان وید دیاس رشی ہیں انشٹپ چھند ہے اور شری کرشن پرماتما دیوتا ہیں۔

بھگوت گیتا کے ... منتر بمنزلہ مالا کے دانوں کے ہیں اور ذیل کے تین منتر مثل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دانہ سمیر کے ہیں گیتا جی کے کُل اُصول اِنہیں بصورت تخم موجود ہیں - زمانۂ قدیم میں رواج تھا کہ کتاب کی ابتدا میں رشی یعنی مصنّف کا نام چھند یعنی وزن بحر اور دیوتا یعنی موصوف الیہ کا نام درج کیا کرتے تھے یہ بات ویدا اور دیگر پُرانی تصانیف سے ظاہر ہے -

**अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषस इति बीजं ॥१॥**

(۱) بیج منتر (لُبّ لُباب کلام) افکار باطل کرتا ہے اور دانائی کی باتیں کہتا ہے - جیسے بیج میں درخت کی شاخ پتّے پھول پھل وغیرہ سب اجزاء چھپے موجود ہوتے ہیں اور بونے سے نشو و نما پاتے ہیں ویسے ہی بیج منتر اون الفاظ کو کہتے ہیں جن کے معنی میں کُل علم خود شناسی پوشیدہ طور پر موجود رہتا ہے اور ترکیب علمی سے ظاہر ہو جاتا ہے یہ بیج منتر ایک تنبیہ ہے جو حالت جہل کو دکھلاتی ہے خواب سے بیدار کرتی ہے اور جتاتی ہے کہ پندار خودی کی ہستی موہوم ہے یعنی انسان غلطی میں پھنسا ہے اور غلطی کو صحت سمجھتا ہے جب وہ غلطی رفع کرنے کی کوشش کرے گا تب اِس کے معنی اوس کو بخوبی حل ہو جائینگے یہ منتر بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیاے کے گیارہویں منتر کا نصف حصّہ ہے اور وہاں سے انتخاب کر کے اِس دیباچہ میں لایا گیا ہے - اوس جگہہ اِسکے معنی بالتصریح بیان کئے جائینگے -

**सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रजेति शक्तिः॥२॥**

(۲) شکتی منتر (قوت طلب یا صدق ارادت) جس طرح اوپر بیج منتر میں سب علوم پوشیدہ بیان کئے گئے ہیں اوسی طرح شکتی منتر وہ منتر ہے جس میں عشق عرفان زہد و ریاض وغیرہ طلب کے ساری قوتوں کے معنی مشمول ہیں -

سب دھرموں کو چھوڑ کر میری ہی شرن میں آؤ

یہ منتر نصف حصّہ اِس شری مدبھگوت گیتا کے اٹھارہویں ادھیاے کے ۶۶ منتر کا ہے جو کتاب کے آخیر سے انتخاب کر کے یہاں لایا گیا ہے - سب دھرموں کا تیاگ جیسا کہ

تیسرے ادھیا میں بیان کیا جاویگا بحالت حیات ناممکن ہے دہرم کے معنی خاصہ طبعی کے ہیں۔ جب تک انسان زندہ رہتاہے انتھ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری اپنا اپنا دہرم یعنی فعل متعلقہ کرتے رہیں گے اُن سب کا معطل ہونا غیر ممکن ہے جب یہ امر ناممکن ثابت ہے اور شرط پوری نہیں ہو سکتی تو میری شرن میں آنا کیونکر ہو سکتا ہے مُراد کلام یہ ہے کہ جس غلط فہمی سے تونے اپنا آپا مان رکھا ہے اور جسکو اہنکار یعنی انانیت کہتے ہیں اوسے چھوڑ دے جب تونے اوسے چھوڑ دیا وہ ہی میری شرن میں آتا ہے یعنی جب تیرے اہنکار کا حجاب اوٹھ گیا تو میں ہی میں باقی رہا

**شعر**

| | |
|---|---|
| خانہ خالی کُن دِلا تا منزلِ جاناں شود | لیں ہوسناکان دِل و جان جا دیگر کردہ اند |

**دیگر**

| | |
|---|---|
| در دِل میکشاید چشم از اغیار پوشیدن | کلید قفل دِل باشد نگہ بر خویش دزدیدن |

مگر اہنکار کا جو خاصۂ طبعی سے پیدا ہوا ہے بغیر ابھیاس یعنی شوق کے دُور ہونا محال ہے اور ابھیاس بھی ایک قسم کا دہرم یعنی عمل ہے پس اب دریافت کرنا چاہیئے کہ وہ کونسا عمل ہے جسے عمل نہ کہنا چاہیئے وہ حرکت پران یعنی نفس کی ہے جو خود بخود ہر انسان میں بلا کوشش جاری ہے اور جسکو پران وایان یعنی نفس بالا و پائیں کہتے ہیں وہ کسی کا فعل نہیں ہے قدرت کا فعل ہے اسی کی تحقیقات کے لئے دیدا ور کتب دیگر مذاہب تصنیف ہوئیں اور قواعد جگ تپ کرم اوپاسنا دہیان جوگ اور سانکھ قایم کئے گئے اور درود وظائف مقرر کئے گئے مگر اس کا عقدہ بغیر اس عمل کے جو عمل نہیں کہا جا سکتا اور جس کی ضمیر کا یہ منتر شاہد ہے حل نہوا۔ ویدا ور اونپشدوں میں اسی رمز کی تشریح میں طوالت کے ساتھ طرح طرح کے بیانات درج ہوئے ہیں مگر نکتہ کے سمجھ میں نہ آنے سے عقل حیران ہو جاتی ہے اسواسطے اس صحیفہ متبرک میں جو حیرانی کا دور کرنیوالا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ منتر شکتی منتر قرار پایا ہے یہی اِنتہائے اور اک اِنسانی ہے اور حل کرنے والا سربستہ عقدوں کا ہے اِسکی طریقت سرت۔ سادہنا اجپا جاپ سن دہیان ناسا گر ترپٹی دہیان وغیرہ اگلے ادہیاؤں میں بیان کئے جائینگے گو اور طریقوں سے آخر میں اِسی کمال پر پہونچتے ہیں مگر بہت سرگردانی و پریشانی کے بعد آخر منزل سب کی یہی قدرتی طریقہ ہے چونکہ یہ رمز باریک ہے اہلِ دانش کے سمجھنے کے لئے ایک روایت توضیحاً درج کی جاتی ہے ایک راجہ واسطے تحصیل کرنے برہم وِدّیا کے ایک رکھشیشر کے پاس گیا رکھشیشر نے پوچھا کہ اگر میں برہم وِدیا بتاؤں تو تو اوسکے عوض مجھے کیا دیگا راجہ نے جواب دیا کہ میرا راج لیلو رکھشیشر نے کہا راج دراصل تیرا نہیں۔ اوسکے قابض گذشتہ راجگان تھے اور آئندہ تیری اولاد کا حق ہے اور وہ بھی ایک خدمت ہے اوسے لیکر میں کیا کرونگا جو مال و اسباب ہے وہ سلطنت کا سامان اور رعایا کی بہبودی کا سرانجام ہے۔ تب راجہ نے کہا کہ میرا جسم لیلو رکھشیشر نے کہا کہ اوّل تو یہ جسم حرک گوشت لہو استخواں وغیرہ کا بنا ہوا اور ناپائدار ہے دوم ماں باپ کو اُس پر دعویٰ فرزندی اور اولاد کو دعویٰ ولدیت اور بیوی کو دعویٰ شوہری ہے۔ یہ تو مجھے کیونکر دیسکتا ہے تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اُس نے خیال کیا کہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے (یعنی ترک انانیت ہوا) تب اُس نے کہا کہ مجھے اپنا کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا بعد ازاں رکھشیشر نے کہا کہ تیرا کچھ ہے بشرطیکہ وہ مجھے دیدے اور پھر اوسکا استعمال نکرے تو میں برہم وِدّیا بتاؤنگا راجہ نے بکمال شوق سے کہا جو مانگو دینے کو تیار ہوں۔ رکھشیشر نے کہا اپنا چیت مجھے دیدے راجہ نے حسب قول فوراً چیت کا سنکلپ کر دیا تب رکھشیشر اُٹھکر وہاں سے چلدیا۔ راجہ کو دلمیں حیرت ہوئی کہ میں نے تو حسب اقرار اپنے چیت کو سنکلپ کر دیا مگر رکھشیشر نے برہم وِدیا نہ بتائی مگر بفور پیدا ہونے اِس خیال کے راجہ نے سوچا کہ بغیر چیت کے خیال پیدا ہونا ممکن نہیں اور چیت میں دیچکا ہوں اب اِس سے کوئی فعل کرنا خلاف معاہدہ ہے پس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خاموش بیٹھ گیا اور ایسے سکون کی حالت میں رہا کہ خیال کو وسعت پیدا ہونیکی نہ ملی جب تین دن اِس طرح پر گذر گئے تب رکھشیشر جس کا یہ فعل صرف راجہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے واسطے تھا وہاں پر آیا اور اوس نے راجہ کو مستقل و مُطمئن بیٹھا پایا اور وہ آفریں کرکے لب کُشا ہوا اگر راجہ بہ سبب مُعاہدہ جواب دینے سے معذور رہا کہ چیت سے فعل کرنا جائز نہ تھا تب رکھشیشر نے اوسکے ریتوں سے آگاہ ہوکر یوں کہا کہ اے راجہ تو اپنا چیت مجھے دے چکا ہے اور اب وہ میرا ہے میرے چیت سے میرے سوال کا جواب دے زان بعد برہم دیا تلقین کی فی الحقیقت "سب دہرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آ" اُسی کیفیت قلب کا بیان ہے یعنی چیت کی حرکت روکنے سے دہرم کا تیاگ ہو جاتا ہے۔

अहं त्वां सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि माशुचेति कीलकम ॥३॥

(۳) کیلک منتر (کلید معرفت) میں تجھے سب پاپوں سے آزاد کرونگا تو فکر نکر

جب حسب ہدایت اِس منتر کے اپنی جہل ونادانی کی حالت سے آگاہ و واقف ہوکر طالب بموجب شکتی منتر عامل ہوگا تب وہ واہمات سے رہائی پاکر ذات میں وصل ہوگا یہ قرار واجب الوجود کا ہے جو اِس میں شک و شبہ کریگا بیشک گرفتار واہمات رہے گا

رُباعی

تا ہم کہ سوائے حق بدانی خود را
غافل زبقائے حق بدانی خود را
در ظاہر و باطنت نیابی جز حق
ہر گاہ کہ جائے حق بدانی خود را

अथ न्यासः

ذیل کے چھ منتر کرنیاس کے ہیں۔ کرنیاس کا اشارہ طرف اون تصوّرات کے ہے جو شاغل کو اپنے انتہ کرن یعنی قلب میں قایم کرنے چاہئیں اور جنکا بیان ذیل میں درج ہے

नैनं छिंदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः इत्यं गुष्टाभ्यांनमः ॥१॥
नचैनं क्लेदयं त्यापो नशोषयति मारुतः इति तर्जनीभ्यांनमः ॥२॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

अच्छेद्यो ऽयमदाह्यो ऽयमक्लेद्योः ऽशोष्य एवच इति मध्यमाभ्यांनमः ३
नित्यः सर्व गतः स्थाणु रचलोऽयं सनातनः इत्य नामिकाभ्यांनमः ॥४॥
पश्यमे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्त्रश इति कनिष्ठ काभ्यां नमः ॥५॥
नाना विधानि दिव्यानि नानावर्णा कृतिनि चेति करतल कर पृष्ठा-
भ्यांनमः ॥६॥

(۱) اس جان کو نہ ہتیار کاٹتے ہیں نہ آگ جلاتی ہے — شمار انگوٹھ پر

(۲) نہ اس کو پانی گلاتا ہے اور نہ ہوا خشک کرتی ہے — ,, انگشت سبابہ پر

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے نہ جل سکتی ہے نہ گل سکتی ہے اور نہ خشک ہو سکتی ہے ,, — ,, وسطی پر

(۴) یہ لازوال محیط - قائیم بالذات ساکن اور قدیم ہے ,, — ,, بنصر پر

(۵) ارجن دیکھہ میرے روپ سیکڑوں بلکہ ہزاروں ,, — ,, خنصر پر

(۶) طرح طرح کے عجائبات اور رنگا رنگ کے جلوے : — ,, دست بر دست پر

شروع کے چار منتر دوسری ادھیائے کے منتر نمبر ۲۳ و ۲۴ کے نصف نصف حصّے ہیں اور آخر کے دو منتر گیارھویں ادھیائے کے پانچویں منتر میں مشمول ہیں - اور وہاں سے اختصار کر کے بصورت کر نیاس یہاں لائے گئے تاکہ اِنکے اصول روزمرّہ کے وردو مزاولت سے طالب کے قلب پر نقش ہو کر اخلاقی ہمت اور عقل سلیم پیدا کرتے رہیں اور علم معاد کی طرف اُسکی توجہ دلاتے رہیں اوپر کے چھہ منتروں کے اوّل نصف حصّے بطور انگنیاس ذیل میں مکرر لکھے جاتے ہیں -

नैनं छिंदं तिशस्त्राणि इति हृदयाय नमः ॥१॥
नचैनं क्लेदयंत्यापो इति शिरसे स्वाहा ॥२॥
अच्छेद्यो ऽयम दाह्योऽयमिति शिखायै वषट् ॥३॥
नित्यःसर्व गतः स्थाणु रिति कवचायहुं ॥४॥
पश्यमे पार्थ रूपाणि इति नेत्रत्रयाय वौषद ॥५॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

नाना विधानि दिव्यानि इत्यस्त्राय फट्॥६॥

| | |
|---|---|
| (۱) اِس کو ہتیار نہیں کاٹتے ہیں | ہردے یعنی قلب میں تسلیم |
| (۲) اور نہ اِسکو پانی گلاتا ہے | پیشانی میں " |
| (۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے اور نہ جل سکتی ہے | امام الدماغ میں " |
| (۴) لازوال محیط اور قایم بالذات ہے | دونوں بازو پر " |
| (۵) ارجن دیکھہ میرے روپ کو | آنکھوں سے " |
| (۶) طرح طرح کے عجائبات | جذبہ اشراق میں " |

آجکل جو عملی کارروائی کرن نیاس اور انگیاس کی پوجا کرتے ہوئے ہوتی ہے اوس میں بموجب اِن اشاروں کے پوجا کرنے والے کو منتر پڑھنے کے وقت ہدایت اِن اعضاء پر ہاتھ رکھنے کی ہوتی ہے اور اِس فعل کی غرض اور مُراد مطلق دریافت نہیں کہ کیا ہے جبوقت علم توحید کی ہند میں روشنی تھی اور علوم باطنی کا چرچا تہا اوس زمانہ میں یہ مختصر عمل ظاہری طالبا نکے واسطے قایم کیا گیا تہا تاکہ اِس کے مزاولت سے اونکو کشایش باطنی حاصل ہووے اِن علامات کا شمار انگوٹھے وغیرہ پر بجائے مالا کے دانوں کے ہے اور اشارہ طرف تصور باطنی کے ہے جو اندرونی قوتوں سے متعلق ہے یعنی جب جب منتر کو پڑہے ساتھ ہی اوسکے اندر اوس مقام پر وہ تصور قایم کرتا جاوے۔ جو مختلف مقامات قلب پیشانی امام الدماغ وغیرہ اوپر بیان ہوئے ہیں اِسوقت کے رہنا اب صرف وہاں پر ہاتھ رکھا دیتے ہیں معنی و مراد اُسکی نہیں جانتے۔

ہردے۔ اکاس یعنی خلا ہے جسکو تلوار قابلیت قطع کرنے کی نہیں رکھتی ہے وہاں پر یہ صفت خلا کی تمیز ہوتی ہے۔

پیشانی۔ بھی جائے تصور ہے چونکہ پانی مادہ افزایش و تولید خیالات کا ہے وہاں پر تصور قایم کرنے والے کو اثر اوس کا نہیں پہونچتا یعنی سلسلہ خیالات اور واہمات کا بند ہو جاتا ہے آم الدماغ جائے تصور خاص ہے اِسکی علمی بلندی اِسقدر ہے کہ وہاں نہ ہتیار اور نہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آگ کا اثر پہونچ سکتا ہے۔

دونوں بازو علامت قوت کے ہیں اور جانکی صفت فنا سے برتر اور محیط اور قائم بالذات ہونا ثابت کرتی ہیں۔

آنکھہ بنیش کا آلہ ہے اِس سے جان کے کرشمے محیط اور بسیط نظر آتے ہیں۔

جذبہ اشراق کا مقام سب سے اعلیٰ ہے اِس میں نادر جلوے انہو کے جو کہ ایک کیفیت حال ہے نظر آتے ہیں ہندوستان اور دیگر ملکوں میں طالبان حق تصورات خاکی آبی بادی آتشی و شمسی اور نیز شونیہ دہیان کا شغل کیا کرتے تھے تاکہ صفائی قلب بنا بر حصول علم معرفت حاصل ہو اس طریقت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے اون سب طریقوں کا اصل اصول آگیا ہے اِسکے عامل کو اون اشغال کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے کہ وہ تصورات بصورت جلی ہیں اور یہ بصورت خفی ہے۔

श्री कृष्ण प्रीत्यर्थे जपे विनि योगः॥ अथ ध्यानम्

شری کرشن کی صدق محبت کے لئے جپ کرنیکا ارادہ کرکے تصور (مندرجہ ذیل کرنا چاہیئے)

पार्थाय प्रति वोधितां भगवता नारायणे न स्वयं।
व्यासे न ग्रथितां पुराण मुनिना मध्ये महाभारते॥
अद्वैतामृत वर्षिणीं भगवती मष्टादशा ध्यायिनी ॥
मंवत्वा मनसा दधामि भगवद्गीते भवद्वेषिणीम ॥१॥

(۱) جس (بھگوت گیتا) کے اصول کرشن بھگوان نے خود ارجن کو تلقین کئے اور جسکو پراچین منی بیاس نے کتاب مہابھارت میں منسلک کیا۔ توحید کا آب حیات جس سے برستا ہے اور جو اٹھارہ ادہیا پر منقسم ہے اور سنسار کا اگیان دور کرتی ہے ایسی بادر مہربان کو میں اپنے دل میں جگھ دیتا ہوں۔

شری مدبھگوت گیتا کے اصول شری کرشن بھگوان نے آپ جنگ مہابھارت کے موقعہ پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ارجن کو تلقین کئے اور شری بید ویاس مہاراج نے اونھیں ضمیروں کو تصریح کے ساتھ منظوم کرکے کتاب مہابھارت میں منسلک کیا چونکہ اِن اٹھارہ ادھیاؤں میں پچھلے محققوں نے علم حقیقت کا لُبِّ لُباب بھرا پایا تھا لہذا اون کو اوس کتاب سے منتخب کرکے یہ دیباچہ اوس پر لکھا تھا اور علمی طریقت تصوّر و شغل کی لکھی ہی تھی ادھیاؤں کے استعارے اور محاورے دیباچہ سے مختلف پائے جاتے ہیں یعنی اون میں قدامت زمانہ اور دیباچہ سے زمانہ حال کا کلام ہونا ثابت ہوتا ہے جسمیں لکھنے والا شری وید ویاس مصنف کی اِسطور پر تعریف کرتا ہے۔

नमो ऽस्तुते व्यास विशालबुद्धे फुल्लार विंदायत पत्र नेत्र॥
येनत्वया भारत तैल पूर्णः प्रज्वालितो ज्ञानमयः प्रदीपः॥२॥

(۲) نمسکار ہے آپ کو ویاس روشنضمیر جنکی آنکھیں کھِلے ہوئے کنول کے دراز برگ کی مانند ہیں اور جنھوں نے کتاب مہابھارت کے روغن سے بھرا ہوا معرفت کا چراغ روشن کیا ہے۔

شری وید ویاس کی بزرگی اور عظمت نہ صرف ہندوستان میں تسلیم ہوئی ہی بلکہ ملک یونان کے فلسفہ دانوں نے اِنکے شاگردوں سے علم الٰہی و فلسفہ حاصل کیا ہے حضرت دارا شکوہ لکھتے ہیں "کلام راحت انجام حق اساس حقیقت شناس معرفت بیقیاس وحدت مماس محرم اسرار خاص الخاص سوامی بیاس تعریفش از ہرچہ گویند افزون و توصیفش از ہرچہ نویسند خارج و بیرون است چنانچہ حکیم اوّل افلاطون کہ شہرۂ آفاق و ممتاز حکمائے عرب و عجم بوده باوجود انواع حکمائے بحکمت اشراقیہ سرفرازی داشت در شاگردی کمترین شاگردان تیمتیم ہندی کہ حکیم بس بزرگ گذشتہ است و افلاطون در کتب مولفہ خود وصف کمالاتش را بدرجہ کمال بالاکمن مفصل بقلم آورده و این مرشدش مریدے از سلسلہ مریدان سوامی بیاس است درجہ بزرگیش ازینجا تصوّر نمایند کہ بچہ درجہ خواہد بود"

اُنکی تصنیف کتاب مہابھارت بمنزلہ روغن کے ہے اور صحیفہ شری مدبھگوت گیتا چراغ معرفت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے جسکو اونہوں نے فلسفہ ویدانت کی آتش سے روشن کردیا ہے۔

**प्रपन्न पारिजाताय तोत्र वेत्रैक पाणये ॥**

**ज्ञान मुद्राय कृष्णाय गीतामृत दुहे नमः ॥३॥**

(۳) شری کرشن مہاراج کو نمسکار ہے جو کہ بمنزلہ درخت طوبیٰ ہیں نازک چھڑی جنکے ایک ہاتھ میں ہے جو اشارات سے گیان سمجھاتے ہیں اور گیتا کا آب حیات جنہوں نے نکالا ہے طوبیٰ ایک فرضی درخت ہے جسکا مقام سُرگ میں بتاتے ہیں۔ سُرگ وہ مقام ہے جہاں وسوسات نہوں جہاں وسوسات نہیں وہ قلب بے پندار ہے جس قلب سے پندار جاتا رہا اوسکی ہر وقت ہر مُراد حاصل ہے پس جو طالب صادق اور اہل ارادت ہیں وہ ہرگز نامراد نہیں رہتے کرشن مہاراج کل عالم کو برہم ودیا تلقین کرنے والے اور گرو ہیں اور کل علوم مثل دائروں کے ہیں جو اونکے نقطہ علم کے گرد کھنچے ہیں اور وہ کل دائرہ علم پر محیط ہیں۔ گیتا بیشک وہ امرت ہے جس کا پینے والا حیات ابدی پاتا ہے اور خوف مرگ سے آزاد ہوجاتا ہے۔

**सर्वो पनिषदो गावो दोग्धा गोपाल नन्दनः ॥**

**पार्थो वत्सः सुधी र्भोक्ता दुग्धं गीता मृतं महत् ॥४॥**

(۴) سب اونپشد (بمنزلہ) گئوکے ہیں۔ کرشن دودھ دوہنے والے۔ ارجن تیز فہم بچھڑا پینے والا اور گیتا کا عمدہ آب حیات دودھ ہے۔

اِس سے ثابت ہے کہ بھگوت گیتا ویدونکے تمام اونپشدوں کا خلاصہ اور اوّل منتر سے ظاہر ہے کہ کرسن بھگوان نے انہیں اونپشدوں کا خلاصہ اُصول ارجن کو بوقت جنگ مہابھارت تلقین کیا تھا پس اونپشد اور تلقین کرشن بھگوان اور شری ویدویاس کی منظوم گیتا ایک ہی ضمیر اور اُصول رکھتے ہیں۔ گویا اونپشد بمنزلہ گو۔ گیتا بمنزلہ اوسکے دودھ اور تلقین کرشن بھگوان بمنزلہ گھی کے ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

वसुदेव सुतं देवं कंस चाणूर मर्दनम् ॥

देवकी परमानन्दम् कृष्णं वन्दे जगद्गुरुम् ॥५॥

(۵) وسودیو جی کے فرزند. دیوتا. کنس اور چانور کے مارنے والے - دیو کی کو راحت دینے والے - جگت کے گرو کرشن کو نمسکار کرتا ہوں۔

भीष्म द्रोणतटा जयद्रथजला गांधारनीलोत्पला।

शल्य ग्राहवती कृपेण वहनी कर्णेन वेलाकुला ॥

अश्वत्थाम विकर्ण घोर मकरा दुर्योधनावर्तिनी।

सोत्तीर्णा खलु पांडवैः करुनदी कैवर्तकः केशवः ॥६॥

(۶) بھیشم اور درون جسکے کنارے ہیں اور جیدرتھ جل ہے - گندھاری کے بیٹے جس میں نیلے کنول ہیں اور شلیہ ناکہ ہے کرپاچاری جسکی سیلانی اور کرن تلاطم ہے اشوتھاما اور وکرن جس میں خوفناک مگر ہیں اور دریودہن بھنور ہے اُس کوروں کی ندی سے کرشن جی کی ملاحی کی بدولت پانڈو کی کشتی پار ہوئی۔

ان منتروں میں مصنف نے طاقت کورواں کو ایک ندی فرض کیا ہے اور اونکے لشکر کے سرداروں کو اوس کا شاعرانہ تلازمہ باندھا ہے۔

पाराशर्य्यवचः सरोज ममलं गीतार्थ गंधोत्कटं।

नाना ख्यानक केसरं हरि कथा संबोधिना बोधितं॥

लोके सज्जन षटपदै रहरहः पेपीयमानं मुदा।

भूयाद्भारत पङ्कजं कलिमलः प्रध्वासनःश्रेय से ॥७॥

(۷) جو پراسر جی کے فرزند (وید ویاس جی) کے کلام کے تالاب میں لگا ہوا اور آبدار ہے گیتا جی کے معنی جسکی تیز خوشبو ہیں طرح طرح کے بیانات جس میں مثل کیسر کے ہیں - توصیف ذات کے الفاظ سے جو کھلا ہوا ہے اور دنیا میں نیک انسان مثل بھونروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے شوق سے جسکے (رس) کو روزمرہ پیتے ہیں وہ مہابھارت کا کنول کلجگ کی تاریکی کا دُور کرنے والا بھاری بہتری کا سبب ہو

مخفی نرہے کہ جو طریقے واسطے حصُول علم الوہیت کے زمانہ سابق میں تھے اونکا اِس زمانہ میں تکمیل پانا مُحال ہے۔ تپ جگ اوپاسنا کرم کانڈ اور یوگ ترتیا اور دواپر تک محدود رہے کلجگ میں صرف بھکتی یعنی عشق حقیقی سب سے بہتر وسیلہ ہے بمقولہ کبیر صاحب

| | | | |
|---|---|---|---|
| تیار اپنار اہوت ہے جگ جگ کا بیوہار<br>سیوا ہوم اوپاسنا عمل ترتیا بیچ | | چرچاتپ ست جگ بکھے دواپر جگ ادہار<br>کلجگ میں بھکتی بھئی کیا اوتم کیا نیچ | |

اوتار شری کرشن جی کا یعنی نزول واجب الوجود کا جسم اِنسانی میں اِسی غرض سے ہوا تھا کہ علم ذات کو جو بوجہ انقلاب زمانہ مستور ہو گیا تھا پھر ظاہر کر دیا جاوے چنانچہ یہ بھگوت گیتا کا فرمان خاص ذات نامتناہی سے جاری ہوا ہے تاکہ زمانہ آیندہ میں جو طالبان حق ہوں وہ اِس منشور عالی کو حرزجان بنا کر ذات بحت کے ادراک سے حیات ابدی پا دیں۔

मूकं करोति वाचालं पंगु लंघयते गिरिम्॥
यत्कृपा तमहं बन्दे परमानन्द माधयम् ॥८॥

(۸) جس کی قدرت گونگے کو بولنا سکھاتی ہے اور لنگڑے سے پہاڑ عبور کراتی ہے اوس پرمانند سروپ کرشن بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں۔

نفس گونگا تھا قوت نطق نے اوسکو ناطق بنایا عقل کے پاؤں نتھے علم کی قوت نے اوسکو تمام مشکلات پر عبور کرایا۔

यं ब्रह्मा वरुणेन्द्र रुद्र मरुत स्तुन्वंति दिव्यैस्तवै।
वैदैः सांगपद क्रमोप निषदैर्गायंतियं सामगाः॥
ध्याना वस्थित तद्गते न मनं सापश्यंतियं योगिनो।
यस्यांतं नविदुः सुरा सुरगुणा देवाय तस्मैनमः॥९॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹) جسکی برہما - ورون - اندر - رودر - مرت عمدہ عمدہ عمدہ تعریفوں سے استوتی کرتے ہیں اور سام وید کے گانے والے انگ پد - کرم کے ساتھ وید اور اوپنشد جسکی (حمد میں) گاتے ہیں اور یوگی دھیان میں قایم ہوکر اور اوس میں دل لگاکر جسکو مشاہدہ کرتے ہیں جسکی حقیقت نیک کردار اور بدکردار انسانوں نے نہیں جانی ہے اُس دکرشن) دیو کو نمسکار ہے

اِن اسماء سے اُن قوتوں کی طرف اشارہ ہی جنکو عارفوں نے علم اشراق سے دریافت کیا ہی یہ سب ذات نامتناہی کی صفات ہیں جنکو لوگوں نے اپنے خیال کے موافق مجسم قرار دے رکھا ہے انگ - پد اور کرم - اصطلاحی الفاظ ہیں - انگ کے معنی جزو وید - پد کے معنی کلمہ اور کرم کے معنی قرأت یعنی خاص الحان سے پڑہنا ہے -

شری وید ویاس مُنی علم توحید میں ایسے زبردست ہوئے ہیں کہ اونکی تشبیہ کے واسطے کوئی دوسرا وجود نظر نہیں آتا - وسشٹ جی مہارشی اونکے دادا اور شری پراشر سوامی انکے والد بزرگوار دونوں عارف کامل تھے - تخم علم موروثی نے ان میں آکر تکمیل پائی تھی انکا کلام عین معقولات ہی اور کتب وید کا اصلی منشاء ہی اونکے اصول کو اپنے خیالات سے مجوب کرنا انصاف سے بعید ہی اور اوسمیں ردوبدل دھیانک کو دخل دیکر معنی کو بدل دینا خلاف عقل ہی یہ صحیفہ فیض عام ہی جو اونہوں نے نہ صرف اہل ہند بلکہ تمام دنیا کے واسطے بخشا ہی اور کلام علوی وہی ہو سکتا ہی جو سب جگہ اور سب پر حاوی ہو اور ہمیشہ یکساں رہے

## رباعی

| | | | |
|---|---|---|---|
| قومے بہ نماز و روزہ حق میجویند | جمعے برہ کعبہ رہسپرے پویند | بعضے گویند ما سوا چیزے نیست | حق جانب آنہاست کہ حق میگویند |

## ادہیائے اوّل ارجن وشاد (۴۷ منتر)

धृतराष्ट्र उवाच - धर्म क्षेत्रे कुरु क्षेत्रे समवेता युयुत्सवः॥
मामकाः पांडवाश्चैव किमकुर्वत संजय॥१॥

دہرتراشٹر نے سوال کیا (۱) اے سنجے ہمارے اور پانڈو کے طرف والوں نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دہرم بہومی کورو چھیتر میں بارادہ جنگ جمع ہو کر کیا گیا۔

| | ترجمہ نظم | |
|---|---|---|
| جنگ کورو چھیتر کا سنجے بیان کرتا جرا | | پانڈو کوروں نے اُس بھومی میں جاکر کیا کیا |

راجہ دہرت راشٹر اور راجہ پانڈو دو بھائی تھے مگر راجہ دہرت راشٹر نابینا تھے پس راجہ پانڈو کو سلطنت ملی تھی راجہ پانڈو کی وفات کے بعد دریودہن دہرت راشٹر کا بڑا بیٹا کاروبار سلطنت کیا کرتا تھا اوس نے حق اپنے چچازاد بھائیوں یعنی اولاد پانڈو کا جو کہ اصلی حق دار تھے دغا سے چھین لینا چاہا اور اونکو اذیت پہونچائی اِس بنا سے حق پر مخاصمت پیدا ہو کر جنگ مہابھارت وقوع میں آئی اِس موقعہ پر دہرت راشٹر کا سوال اپنے رتھبان بوجہ نابینا ہونے کے ہوا ہے۔

**संजय उवाच** - दृष्ट्वातु पांडवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा ।
आचार्य मुपसंगम्य राजा वचन मब्रवीत ॥२॥

سنجے نے بیان کیا (۲) کہ پانڈو کی فوج کو آراستہ دیکھکر راجہ دریودہن نے جاکر اوستاد سے اوسوقت یہ الفاظ کہے۔

| | | |
|---|---|---|
| دیکھتے ہی پانڈو کی فوج کو آراستہ | | راجہ دریودہن نے چھیڑا اوروں سے یہ تذکرہ |

पश्यैतां पाण्डु पुत्राणा माचार्य महतींचमूं ॥
व्यूढां द्रुपद पुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥ ३॥

(۳) اے اوستاد پانڈوں کے اِس لشکر عظیم پر نظر کیجئے جس کو دروپد کے پسر آپکے خردمند شاگرد نے آراستہ کیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| لشکر غدار کو ان پانڈو کے دیکھئے | | منتظم ہیں جس کے عالی فہم شاگرد آپکے |

अत्र शूरा महेश्वासा भीमार्जुन समायुधि ।
ययुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥४॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

धृष्टकेतुश्चे कितान काशिराजश्च वीर्यवान॥
पुरुजित कुंति भोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः॥५॥
युधा मन्युश्च विक्रांत उत्तमौजाश्च वीर्यवान॥
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथः॥६॥

(۴) اِس پانڈو کے لشکر میں دلاور اور بڑی بڑی کمان رکھنے والے اور جنگ میں بھیم اور ارجن کے ہم پایہ یویودھان - ویراٹ - مہارتھی درو پد

(۵) دہرشٹ کیتو - چیکتان - زبردست کاشی راج - پورجیت - کنتی بھوج - شیوی - منتخب دلاوران -

(۶) دلیر یدہامنیو - زور آور اتم اوجا - سوبھدر - اور دروپد کے بیٹے جو سب مہارتھی ہیں دشامل ہیں -

| | |
|---|---|
| بھیم اور ارجن کے ہمسر ہیں ادوھر اتنے جوان | یویودہان ویراٹ دروپد کا معزز خاندان |
| دہرشٹ کیتو - کاشی راج اور چیکتان صف شکن | سیتو - کنتی بھوج - پورجیت نام آور تیغ زن |
| اوتم اوجا صاحب ہمت - یدہامنیو جسری | دروپد و سوبھدر کی کنبے کے سب مہارتھی |

अस्माकंतु विशिष्टाय तान्निबोध द्विजोत्तम॥
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमिते॥७॥

(۷) اے واجب التعظیم برہمن جو ہم میں سے معزز ہیں اور میری فوج کے سردار ہیں اُنسے واقف ہوجئے آپ کی واقفیت کے لئے اونکے (نام) بیان کرتا ہوں -

| | |
|---|---|
| جو دلاور میرے لشکر میں بہت مشہور ہیں | اُنکے اسمائے گرامی ذیل میں مذکور ہیں - |

भवान् भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिंजयः॥
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तस्त थैव च॥८॥

(۸) آپ - بھیشم - کرن - کرپاچاری - سنجے اشوتھاما - وکرن - اور نیز پسر سومدت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| اشوتھاما سومدت عالی خرد راجہ وکرن | | آپ بھیشم سمتنجے اور کرپاچاریہ کرن |

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्युक्त जीवन्ताः ॥

नाना शस्त्र प्रहरणाः सर्वे युद्ध विशारदाः ॥९॥

(۹) (انکے علاوہ) اور بہت سے جوانمرد ہیں جو میرے واسطے جان دینے والے اور ہر طرح کے ہتیار چلانے والے ہیں اور تمام فنون جنگ میں طاق ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| اسلحہ ہائے مختلف کے جنگ میں مشاق ہیں | | اور بہت سے جان نثاری کے ہنر میں طاق ہیں |

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभि रक्षितं ॥

पर्याप्तं त्विद मेतेषाम् बलं भीमाभि रक्षितं ॥१०॥

(۱۰) ہماری فوج زیر حکم بھیشم کے زبردست ہے انکی فوج ماتحت بھیم کے زیردست ہے

| | | |
|---|---|---|
| بھیم اونکی پست ہمت فوج کا سردار ہے | | میری اعلی فوج کا بھیشم سپہ سالار ہے |

अयनेषु च सर्वेषु यथा भाग मवस्थिताः ॥

भीष्म मेवाभि रक्षन्तु भवंतः सर्व एवहि ॥११॥

(۱۱) تم سب جو جہاں کھڑے ہو اور جس صف میں ہو بھیشم کا ساتھ دو۔

| | | |
|---|---|---|
| اونکو بھیشم کی مدد واجب ہے دل اور جان سے | | جو دلاور آج صف آرا ہیں میری فوج کے |

तस्य संजयन्हर्षं कुरु वृद्धः पितामहः ॥

सिंह नादं विनद्योच्चैः शंखं दध्मौ प्रतापवान् ॥१२॥

(۱۲) کوروؤں کے بزرگ جد امجد صاحب جلال بھیشم نے زور سے شیر کی سی بلند آواز رکھنے والا سنکھ بجایا جو کہ اوس (دریودھن) کے دل میں جوش ہمت پیدا کرتا تھا۔

| | | |
|---|---|---|
| سنکھ کا نعرہ سنایا مثل غراں شیر کے | | بوڑھے بھیشم نے اب اوسکا جی بڑھانے کے لئے |

ततः शंखाश्च भेर्यश्च पणवानक गोमुखाः ॥

सहसैवाभ्य हन्य न्त सशब्दस्तु मुलोभवत् ॥१३॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱۳) تب شنکھ - نقارہ پکھاوج ڈھول اور بگل کے ایک دفعہ ہی بجنے سے بڑا شور برپا ہوا -

جھانجھ نقارے - بگل - ناقوس دوت بجنے لگے ۔۔۔ ایکدم وہ دونوں لشکر شور و غل سے گونج اوٹھے

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यंदने स्थितौ ॥

माधवः पांडवश्चैव: दिव्यौ शंखौ प्रदध्मतुः ॥१४॥

(۱۴) اوسکے بعد کرشن اور ارجن نے ایک ایسے رتھ پر جس میں سفید گھوڑے جتے تھے سوار ہو کر اپنے اپنے نادر سنکھ بجائے -

بعد ازاں سبز و سنگے عالیشان رتھ میں بیٹھ کے ۔۔۔ کرشن و ارجن ہو گئے دمساز ایک ایک سنکھ سے

पांचजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनंजयः ॥

पौंड्रं दध्मौ महा शंखं भीम कर्मा वृकोदरः ॥१५॥

(۱۵) کرشن نے پانچ جنی (شنکھ) ارجن نے دیودت اور مہیب الافعال بھیم نے پونڈر دہا شنکھ بجایا -

نام جنکا پانچ جن اور دیودت مشہور تھا ۔۔۔ ایک طرف بجنے لگا پونڈر بہادر بھیم کا

अनंत विजयं राजा कुंती पुत्रो युधिष्ठिरः ॥

नकुलः सहदेवश्च सुघोष मणि पुष्प कौ ॥१६॥

काश्यश्च परमेष्वासः शिखंडी च महारथः ॥

धृष्ट द्युम्नो विराटश्च सात्य किश्चा पराजितः ॥१७॥

द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवी पते

सौभद्रश्च महाबाहुः शंखान्दध्मुः पृथक् पृथक् ॥१८॥

(۱۶) راجہ یدہشٹر پسر کنتی نے انت بجے (شنکھ) نکل اور سہدیو نے سگھوش اور منی پشپک (شنکھ)

(۱۷) کاشی راج دراز کمان مہارتھی شکھنڈی - درشٹ دیومن - وراٹ - ستاکی فاتح دشمنان

(۱۸) دروپد کے بیٹوں اور قوی بازو پسران سو بھدر نے ہر چہار طرف اسے راجہ دہرت راشٹر) اپنے اپنے شنکھ بجائے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خوب گونجے نکل اور سہدیو کی پشپک سگھوش
بھر گیا کانوں میں ناقوس پدہ ہیتیر کا خروش
جو صلے والا تسکہنڈی بیتر بازو کاشی راج
سات کی - ویراٹ اور درشٹدومن آتش مزاج
درو پد و سوبھدر کی کنبہ کے چھوٹے اور بڑے
شاد ماں تھے اپنے اپنے سنگھ کی آواز سے

स घोषो धार्त्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ॥
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥

(۱۹) وہ شور و غل پسران دہرت راشٹر کا سینہ چاک کرتا تھا اور زمین و آسمان میں گونج گیا تھا۔

شور و غل سُن سُن کے کورونکا جگر پھٹنے لگا۔
یک بیک ارض و سماں میں تہلکہ برپا ہوا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्त्तराष्ट्रान्कपि ध्वजः ॥
प्रवृत्ते शस्त्र संपाते धनुरुद्यम्य पांडवाः ॥२०॥
हृषीकेशं तदा वाक्य मिद माह मही पते ॥
अर्जुन उवाच - सेनयोरु भयोर्मध्ये रथं स्थापयमे ऽच्युत ॥२१॥

(۲۰) اوسوقت دہرت راشٹر کے لشکر کو ایستادہ دیکھکر جنگ کے شروع ہونے پر کمان اوٹھاکر ارجن نے۔

دیکھکر کوروں کو اپنے سامنے صف میں کھڑا
ہاتھ میں لیکر کمان جب کشت و خون ہونے لگا

(۲۱) کرشن سے یہ الفاظ کہے کرشن تم میرے رتھ کو درمیان دونوں لشکروں کے ٹھیرادو

کرشن سے اے مہربان اُسوقت ارجن نے کہا
وسط میں فوجوں کے میرے رتھ کو ٹھیرادو ذرا

यावदेतान्निरीक्षे ऽहं योद्धुका मान वस्थितान् ॥
कैर्मया सह योद्ध व्यमस्मिन्रण समुद्यमे ॥२२॥

(۲۲) تاکہ میں ان جنگجوؤں کو جو کھڑے ہوئے ہیں دیکھکر معلوم کروں کہ اس معرکہ جنگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یں مجھے کن کن کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے-

| | |
|---|---|
| تاکہ مجکو بھی خبر ہو کون ہیں وہ سورما | معرکے میں آج ہوگا جن سے میرا سامنا |

योत्स्य मानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः॥

धार्त राष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रिय चिकीर्षवः॥२३॥

(۲۳) اور اون بہادروں کو دیکھوں جو اِس معرکہ میں تیرہ عقل دریودہن کے مددگار بنکر آئے ہیں

| | |
|---|---|
| میں بھی اون زور آوروں کو ایک نظر سے دیکھوں | جنکو دریودہن کی حشمت پر سمایا ہے جنون |

संजय उवाच - एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत॥

सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम्॥२४॥

भीष्म द्रोण प्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम्॥

उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान्कुरूनिति॥२५॥

(۲۴) سنجے نے کہا اے فرزند بھرت (دہرت راشٹر) جب ارجن نے کرشن سے یہ بات کہی تب اونہوں نے عالیشان رتھ کو دونوں لشکروں کے بیچ میں کھڑا کرکے (۲۵) بھیشم درون اور سب راجاؤں کے سامنے ارجن سے کہا کہ تو اب اِس کوروؤں کی جماعت پر نظر کر۔

| | |
|---|---|
| کرشن اِتنی بات سنکر اسے شہ والا گہر<br>درون بھیشم اور سرداروں کے صف کے سامنے | دونوں فوجوں کے مقابل اسکے رتھ کو روک کر<br>بولے ارجن وہ ہے کوروں کی جماعت دیکھئے |

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितॄनथ पितामहान्॥

आचार्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा॥२६॥

श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि॥

तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धूनवस्थितान्॥२७॥

(۲۶) ارجن نے باپ - دادا - گرو - ماموں - بھائی بیٹے - پوتے - دوست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲۷) خسر اور پیارے دنکو جو طرفین کی فوج میں اوس موقع پر موجود تھے دیکھا اور ان سب یگانوں کو موجود دیکھکر وہ پسر کنتی

| | | |
|---|---|---|
| اوس نے دوڑا کر نظر دیکھا کہ یار و اقربا | | باپ - دادا بیٹے - پوتے - سمدھی - گرو اور آشنا |
| دونوں جانب بے محابا مستعد ہیں جنگ پر | | اور وہ اپنے گھر کی ساری عورتیں بیچا کر |

कृपया परया विष्टो विषीदन्निद मब्रवीत ॥

अर्जुन उवाच- दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितं ॥२८॥

(۲۸) دادو نکی غایت الفت کے سبب غمگین ہو کر کہنے لگا - اے کرشن ان اقربا کو جو جنگ پر آمادہ ہیں دیکھکر -

| | | |
|---|---|---|
| الفت کے جذبے میں گھبرایا ہوا کہنے لگا - | | دیکھکر اے کرشن اپنوں کا ارادہ جنگ کا |

सीदंति मम गात्राणि मुखं च परि शुष्यति ॥

वेपथुश्च शरीरे मे रोम हर्षश्च जायते ॥२९॥

(۲۹) میرے عضو سست ہوئے جاتے ہیں - منہ خشک ہوتا ہے بدن کانپتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں -

| | | |
|---|---|---|
| میرے اعضا ٹوٹتے ہیں خشک ہوتا ہے دہن | | رونگٹے ہوتے کھڑے ہیں تھرتھراتا ہے بدن |

गांडीवं स्रंसते हस्ता त्त्वक् चैव परिदह्यते ॥

नचशक्नोम्य वस्थातुं भ्रमतीव च मेमनः ॥३०॥

(۳۰) گانڈیو (کمان) ہاتھ سے گری پڑتی ہے خون جوش کھاتا ہے کھڑا نہیں رہا جاتا اور دل بیقرار ہے -

| | | |
|---|---|---|
| خون الفت جوش زن ہے چھوٹی جاتی ہے کمان | | بیٹھا جاتا ہے یہ دل بھرتا ہے آنکھوں میں جہاں |

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ॥

नच श्रेयो नुपश्यामि हत्वा स्वजन माहवे ॥३१॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۳۱) کرشن مجھے آثار مخالف نظر آتے ہیں اور یگانونکو جنگ میں مارکر کوئی فائدہ نہیں دیکھتا

| | | |
|---|---|---|
| کرشن آثارِ مخالف صاف آتے ہیں نظر | | فائدہ حاصل نہو گا - بہائیوں کو مار کر |

नकांक्षे विजयं कृष्ण नच राज्यं सुखानि च ॥
किंनो राज्येन गोविन्द किं भोगै र्जीवितेन वा ॥ ३२ ॥

(۳۲) کرشن میں فتح سلطنت اور عیش و آرام کی تمنا نہیں رکھتا - اے گوبند ہمارے نزدیک سلطنت لذات دنیا اور حیات ہیچ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| مجھکو تو خواہش نہیں سامان فتح و عیش کی | | ہیچ ہیں میری نظر میں مال و جاہ و زندگی |

येषामर्थे कांक्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ॥
तइमे ऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ॥ ३३ ॥

(۳۳) جن کے لئے ہم نے سلطنت اور عیش و آرام چاہا تہا وہ تو جان اور مال سے ہاتھ دہو کر اس معرکہ جنگ میں کہڑے ہیں -

| | | |
|---|---|---|
| سلطنت کے ٹھاٹھ جنکے واسطے درکار تھے | | وہ کہڑے ہیں ہاتھ دہو کر اپنی جان و مال سے |

आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ॥
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः संबंधिनस्तथा ॥ ३४ ॥

(۳۴) یہاں پرگرو - باپ - بیٹے اور دادا - ماموں - خسر - پوتے - سالے اور قرابت مند موجود ہیں -

| | | |
|---|---|---|
| باپ - دادا - بیٹے - پوتے - اقربا ماموں - گورو | | سالے اور سسرے ہیں دونوں لشکروں میں جنگجو |

एतान्न हन्तु मिच्छामि घ्नतो ऽपि मधुसूदन ॥
अपि त्रैलोक्य राज्यस्य हेतोः किंनु महीकृते ॥ ३५ ॥

(۳۵) اے کرشن - ہر چند وہ مجھے قتل کر ڈالیں میں رد ئے زمین کے بلکہ ترلوکی کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راج کی طمع سے بھی اون کا قتل روا نہیں رکھتا۔

مارنا آنکا نہیں منظور مرنا ہے قبول ؎ | مجھکو دُنیا اور عقبیٰ کا نہیں شوقِ حصول

निहत्य धार्तराष्ट्रान्न: का प्रीति: स्याज्जनार्दन॥
पाप भेवा श्रये दस्मान हत्वै ता नात तायिन:॥३६॥

(۳۶) دھرت راشٹر کی اولاد کو مار کر ہمیں راحت تو کیا حاصل ہوگی۔ اِن بدکرداروں کو مار کر ہم بھی آلودۂ گناہ ہونگے۔

کوروؤں کی جان لینے کا یہی ہوگا ثواب | اپنی گردن پر رہیگا بھائی بندوں کا عذاب

तस्मान्नार्हा वयं हंतु धार्तराष्ट्रान्स्व बांधवान्॥
स्वजनंहि कथं हत्वा सुखिन: स्याम माधव॥३७॥

(۳۷) بس ہم کو دھرت راشٹر کی اولاد کو جو اپنے عزیز ہیں قتل کرنا لازم نہیں اے کرشن ہم اپنے بھائی بندوں کو قتل کرکے لطف زندگی کیا خاک اوٹھائینگے۔

بھائیونکو قتل کرنا ہے سراسر ناروا | جب نہوں اپنے یگانے زندگی کا لطف کیا

यद्यप्येते न पश्यंति लोभो पहत चेतस:॥
कुलक्षय कृतं दोषं मित्र द्रोहे च पातकम्॥३८॥

(۳۸) یہ طمع سے اندہے ہو کر خاندان کے برباد کرنے کے عذاب اور محبوں کی ایذارسانی میں گناہ نہیں دیکھتے۔

حیف اون لالچ کے اندہوں کو نہیں آتا نظر | اقربا کے مارنے اور دل دکھانیکا ضرر

कथं न ज्ञेय मस्माभि: पापा दस्मान्नि वर्तितुम्॥
कुलक्षय कृतं दोषं प्रपश्यद्भि जनार्दन॥३९॥

(۳۹) اے کرشن ہم خاندان کے برباد کرنیکے گناہ کو سمجھا کر بھی اِس گناہ سے کیوں نہ بچنا چاہیں۔

کیوں نہ ہم ایسی سمجھ ہوتے بُرائی سے بچیں | صاف ظاہر ہے تباہی بھائیوں کے قتل میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

कुल क्षये प्रणश्यन्ति कुल धर्माः सनातनाः॥
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभि भवत्युत ॥४०॥

(۴۰) خاندان کے (ذکور کی) ہلاکت سے خاندان کی قدیم نیک افعال جاتی رہتی ہے اور نیک افعال کے غارت ہونے پر بد افعالی ضرور کل خاندان میں پھیل جاتی ہے -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | باعث ترکِ رسوم نیک ہیں قتل ذکور | | بدشعاری سے پیا ہوتے ہیں نازیبا فتور | |

अधर्माभिभवात्कृष्ण प्रदुष्यंति कुलस्त्रियः॥
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्ण संकराः॥४१॥

(۴۱) اے کرشن افعال ذمیمہ کے پھیلنے سے خاندان کی عورتیں بد افعال ہو جاتی ہیں اور بد افعال عورتوں سے اولاد ناجایز پیدا ہوتی ہے -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | عورتیں بیخوف ہو کر چھوڑ دیتی ہیں چلن | | خیرگی کے فعل سے مخلوط ہوتی ہیں رن | |

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च॥
पतंति पितरोह्येषां लुप्त पिंडोदक क्रियाः॥४२॥

(۴۲) اولاد ناجایز خاندان کے قتل کرنیوالوں کو اور اون کی اولاد کو دوزخ میں پہونچاتی ہے اور اون کے متوفیان بھی بسبب پنڈا ورجل کے کارروائی نہو سکنے کے پستی میں گرتے ہیں -

| | | |
|---|---|---|
| نرک میں گرتا ہے مخلوط النسب کا خاندان | | پنڈو جل ملتے نہیں مٹتا ہے پتروں کا نشان |

दोषैरेतैः कुल घ्नानां वर्णसंकर कारकैः॥
उत्साद्यंते जाति धर्माः कुलधर्मश्च शाश्वताः॥४३)

(۴۳) خاندان کے قتل کرنیوالوں کے اون گناہوں سے جو اولاد ناجایز کے پیدائش کے باعث ہوتے ہیں قدیم قومی اور خاندانی نیک طریقے غارت ہو جاتے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| اون کے فعلوں کا ثمرہ ناخلف اولاد ہے | | ایسی قوم اور خاندان کی حیثیت برباد ہے |

उत्सन्न कुल धर्माणां मनुष्याणां जनार्दन॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

नरके नियतं वासो भवतीत्यनु शुश्रुम ॥४४॥

(۴۴) اے جناردن مینے سُنا ہے کہ اون لوگوں کا جن کے خاندان سے نیکی جاتی رہتی ہے ضرور دوزخ میں مقام ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| نیک اعمالی میں جس گھٹنے سے آتا ہے فتور | | لوگ کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں جاتا ہے ضرور | |

अहोवत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम्

यद्राज्य सुख लोभेन हंतुं स्वजन मुद्यता: ॥४५॥

(۴۵) افسوس ہم بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے جو راج اور آسایش کی طمع سے عزیزوں کے قتل کرنے پر مستعد ہو گئے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| حیف ہے میں دھبا لگاؤں اپنے ننگ و نام پہ | | اپنی محبوبی کی سوچوں بھائیوں کو مار کر | |

यदि माम प्रतीकार मशस्त्रं शस्त्र पाणय:॥

धार्त राष्ट्रा रणे हन्यु स्तन्मे क्षेमतरम् भवेत ॥४६॥

(۴۶) اگر مقابلہ کئے بغیر مجھ نہتے کو دھرت راشٹر کے بیٹے جن کے ہاتھوں میں ہتیار موجود ہیں مار ڈالیں تو میرے حق میں خوب ہو۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اگر کوئی شہ زور کو روی میرے جسم و روح کو | | تیغ سے اسدم جدا کر دے بہت ہی خوب ہے | |

संजयउवाच॥ एव मुक्त्वा ऽर्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत्॥

विसृज्य सशरं चापं शोक संविग्न मानसः॥४७॥

(۴۷) یہ کہکر ارجن نے تیر اور کمان ڈال دیے اور وہ رنج سے پریشان ہو کر میدان جنگ میں رتھ کے اندر بیٹھ گیا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| کہہ کے یہ الفاظ ارجن رتھ میں داخل ہو گیا | | ڈالکر تیر و کمان افسوس میں ڈوبا ہوا | |

इति श्री भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्मा विद्यायां योग शास्त्रे श्रीकृष्णा

र्जुन संवादे अर्जुन विषाद योगोनाम प्रथमो ऽध्याय:॥ १॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شری بھگوت گیتا کے مخفی برہم ودیا کے طریقت عشق کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن کی گفتگو کی پہلی ادھیاموسوم بہ غمگینی ارجن ختم ہوئی۔

اس ادھیامیں بجز حالات تاریخی کے کوئی رمز متعلق عرفان وعلم حقیقت کے درج نہیں ہے البتہ اِس حالت سے اوس زمانہ کی جس میں جنگ مہابھارت واقع ہوئی اور نیز حالت ارجن کی جو اوس وقت علم ذات سے بے بہرہ تہا معلوم ہوتی ہے ناظرین کو اِس کے مطالعہ سے یہ حل ہوسکتا ہے کہ اوس زمانہ سے زمانۂ حال تک کسقدر انقلاب واقع ہوا ہے۔ اِن دونوں حالتوں کے مقابلہ کے واسطے یہ روایت مہابھارت سے نقل کیجاتی ہے کہ فوج کوروان وپانڈوان میں دِن بہر جنگ وجدل ہوتا تہا۔ اور بعد غروب ہونے آفتاب کے مسدود ہونے رزم کے دونوں فوجوں کے سردار شب کو باہم خورد ونوش کرتے تھے اور نشست وبرخاست رکھتے تھے اور حیلہ وفریب جنگ میں کرنا خلاف آئین راستی کے سمجھتے تھے برعکس اوس کے اِس زمانہ کی ڈپلومیسی کو دیکھئے جسمیں تن آسانی اور ذاتی مفاد کے واسطے فریب اور چالاکی کرنا عین دانائی ہے۔

## دوسری ادھیاسانکھ یوگ ۷۰ منتر

### संजय उवाच

तंतथा कृपया विष्ट मश्रु पूर्णा कुले क्षणम्॥

विषीदंत मिदं वाक्य मुवाच मधुसूदनः॥१॥

سنجے نے کہا (۱) تب اوس ارجن سے جو اِس قدر دام اُلفت میں گرفتار تہا اپنی مضطر آنکھوں میں آنسو بہر لایا تہا اور غمگین تہا شری بھگوان نے یہ الفاظ کہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بیقرار افسردہ دل اور آب دیدہ دیکھ کر | | کرشن اس مغموم ارجن کے ہوئے یوں رہبر | |

श्री भगवानुवाच– कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम्॥

अनार्यजुष्ट मस्वर्ग्य मकीर्ति कर मर्जुन॥२॥

شری بھگوان نے فرمایا۔ (۲) اے ارجن تجھکو یہ بیدلی میدان جنگ میں کہاں سے پیدا ہوئی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو کہ بزرگوں کی شان سے بعید اور باعث بدنامی ہے اور جسکا انجام اچھا نہیں۔

جنگ کے میدان میں آکر کیوں ڈرا جاتا ہے تو
راستی بھبودگی اور شہرت کا ہٹتا ہے حد و

क्लैव्यं मास्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युप पद्यते ॥
क्षुद्रं हृदय दौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परं तप ॥३॥

(۳) ارجن محنت کا طریقہ اختیار نکر کہ یہ امر تیرے لئے زیبا نہیں ہے۔ اے فاتح دشمنان پست ہمتی اور بزدلی کو چھوڑ کر کھڑا ہو۔

نامناسب ہی محنت کا عمل اے نیکنام
کاہلی اور بزدلی اب چھوڑ دے ہمت سے کام

अर्जुन उवाच - कथं भीष्म महं संख्ये द्रोणंच मधुसूदन ॥
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हा वरिसूदन ॥४॥

مقولہ ارجن (۴) اے کرشن دشمنوں کو ہلاک کرنے والے میں کیونکر اس میدان جنگ میں بھیشم اور درونا چارج پر جو واجب تعظیم ہیں تیر چلاؤں۔

درون اور بھیشم پتامہ پر چلاؤں تیر میں
کرشن وہ دونوں بزرگ و واجب التعظیم ہیں

गुरुन हत्वाहि महानुभावाञ्छ्रेयो भोक्तुं भैक्ष्य मपीह लोके हत्वार्थ
कामांस्तु गुरु निहैव भुंजीय भोगान रुधिर प्रदिग्धान् ॥५॥

(۵) واجب التعظیم گروؤں کا قاتل نہ بنکر اس دنیا میں بھیک مانگ کر کھانا بہتر ہے (اس سے کہ) دولت پرست گروؤں کو مار کر ان کی خون ریزی سے لذات دنیا حاصل کیجاویں۔

کاش ایسے فاضلوں کے قتل کا باعث نہوں
کاش میں اس زندگی کے عیش کا طالب نہوں
بھیک کے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ میں بھرتا رہوں
اپنے ہاتھوں سے بہا کر لالچی گروؤں کا خون

नचैव द्विद्मः कतरन्नो गरीयो यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः ॥
यानेव हत्वा न जिजीविषामस्ते ऽवस्थिताः प्रमुखे धार्त्तराष्ट्राः ॥६॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۶) یہ بھی تحقیق نہیں ہی کہ دونوں لشکروں میں کونسا زبردست ہے ہم اونہیں جیتینگے یا وہ ہمکو زیر کرینگے جنکو مار کر ہم زندہ رہنا نہیں چاہتے وہ دھرت راشٹر کے بیٹے مقابل کھڑے ہیں۔

| | |
|---|---|
| کیا خبر ہو کون غالب آخرش طرفین میں ؛ | فتح ہم پائینگے یا وہ زیر کر لینگے ہمیں ؛ |
| زندگی شایاں نہیں ہی ہمکو جنکی مرگ پر | وہ کھڑے ہیں سامنے جنگ جدل کی ٹھانکر |

कार्पण्य दोषो पह तस्यभावः प्रच्छामि त्वां धर्म समूढ चेताः ॥

यच्छ्रेयः स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे शिष्यस्ते ऽहं शाधि मां त्वां प्रपन्नम् ॥ ७॥

(۷) جوش محبت کی وجہ سے میری عقل بجا نہیں ہے اور تمیز گردنی و ناکردنی کا جاتا رہا ہے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جو امر مناسب ہو مجھے ٹھیک ٹھیک بتائیے میں تمہارا شاگرد ہوں اور تمہاری پناہ میں آیا ہوں مجھے ہدایت کیجئے۔

| | |
|---|---|
| جوش بیدردی سے میری عقل میں آیا فتور | نیک و بد اعمال کا جاتا رہا بالکل شعور |
| التجا ہے آپ سے راسخ ہدایت کیجئے | تابع فرمان کو ظل عاطفت میں لیجئے |

नहिं प्रपश्यामी ममापनुद्याद यच्छोक मुच्छोषणमिंद्रियाणाम् ॥

अवाप्य भूमावस पत्न मृद्धं राज्यं सुराणा मपि चाधि पत्यम् ॥ ८॥

(۸) مجھے امید نہیں کہ وہ غم جو میرے حواس کو سُکھا رہا ہے دور ہو گو مجھے کل عالم کی سلطنت عظیم بلکہ دیوتاؤں کی حکومت بھی مل جاوے۔

| | |
|---|---|
| ایک دم بھی میں نہ چھوٹونگا غم جانکاہ سے | خواہ تینوں عالموں کی سلطنت مجھکو ملے |

संजय उवाच- एव मुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परं तप ॥

नयोत्स्य इति गोविंद मुक्त्वा तूष्णीं बभूवह ॥ ९॥

سنجے نے کہا (۹) اس گفتگو کے بعد ارجن فاتح دشمنان کرشن سے یہ کہکر میں نہیں لڑوں گا خاموش ہو رہا۔

| | |
|---|---|
| کرشن سے ارجن خلاصہ اپنی اس تقریر کا | جنگ نامنظور ہے یہ کہکے چپکا ہو گیا |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ॥**
**सेनयो रुभयोर्मध्ये विषीदंत मिदंवचः॥१०॥**

(۱۰) اے راجہ (دھرت راشٹر) اوس مغموم ارجن سے دونوں لشکروں کے وسط میں کرشن نے مسکراتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دیکھکر ارجن کو غمگین ہنستے ہنستے کرشن نے | | سامنے اون لشکروں کے ذیل کے جملے کہے | |

اگلے منتر سے سانکھیہ یوگ یعنی علم حقیقت کی تلقین شروع ہوگی یعنی ذیل کے بیس منتر فلسفہ سانکھ کے اُصول ہیں جو حالت اوسوقت ارجن پر طاری ہوئی تھی وہ محض اگیان کی وجہ سے تھی نہ کہ خوف جان سے جبکہ اتفاق سے موقع جنگ پیش آجائے اور وہ کسی جانب سے حق پر مبنی ہو تو پھر پس و پیش اور واہمات موقع کے خلاف ہوتے ہیں اور فعل بے انتشی ہیں اگر کرشن بھگوان کی اس ہدایت اور نیز اون احکامات پر جو کتاب مہابھارت کے شانت پرب میں درج ہیں عمل ہوتا تو جو روز آج دیکھنا نصیب ہوا ہے دیکھنا نہ پڑتا اسکی مثال کیواسطے واقعات راجہ پورس پرتھوی راج اور جے چند وغیرہ کے موجود ہیں جنمیں اِس حکم کی مطابعت نہوئی اور نتیجہ جو کچھ ہوا ظاہر ہے۔

**श्री भगवानुवाच ॥ अशोच्या नन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्चभाषसे**
**गतासून गतासूंश्च नानु शोचंति पंडिताः॥११॥**

| |
|---|
| یہ تنبیہ ہے حیرت خواب غفلت سے ہے |

شری بھگوان نے فرمایا- (۱۱) تو افکار باطل کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دانائی کی بات کہہ رہا ہوں دانشمند ماضی و مستقبل کا فکر نہیں کرتے (لفظی معنی یہہ ہاتا) جو سوچنے کی وستو نہیں اون کو سوچتا ہے اور گیان کی باتین کہتا ہے جن کے پران گئے یا جاوینگے پنڈت اونکا سوچ نہیں کرتے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فکر باطل پر تجھے یہ گفتگو زیبا نہیں ؛ | | عاقلوں کو زندگی اور موت کی پروا نہیں | |

**رباعی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہیچ میدانی چہ چیزے چیستی و کیستی ؛ | | خویش را در یاب دایم ہستی و یا نیستی ؛ | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| آنکہ میگوید کلیم است آنکہ مے شنود سمیع | | آنکہ مے بیند بصیر است پس بگو تو کیستی | |

شعر

| | | | |
|---|---|---|---|
| لاف دانش میزنی خود را نمیدانی چہ سود | | دعوی از خود میکنی خود را نمیدانی چہ سود | |

رباعی

| | | | |
|---|---|---|---|
| گر دعوی ہستی است بہتان است این | | در دعوی نیستی است کفر آں است این | |
| اے حضرت انسان تحیر بنیاد | | خود را نشناختی چہ عرفاں است این | |

یہ خیال کرنا کہ جان ہلاک ہوتی ہے غلطی ہے۔ جان لازوال محیط اور ایک حالت پر قایم ہو جینا اور مرنا پران اور جسم کے اتصال اور انفصال کا نام ہے جو نمود بے بود اور غلطی کی تسلیم ہے عارف جان کے پیدا اور رفنا ہونے کو بے معنی سمجھتے ہیں پس ہر حال میں آپ کو موجود اور برہم میں استھت یعنی قایم دیکھکر مرنے اور جینے کے وہم کو خیال میں نہیں لاتے یعنی ماضی و مستقبل کو چھوڑ کر زمانہ حال پر نظر رکھتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ عالم ہست نما باطل اور نیست ہے اور جس پندار خودی کیوجہ سے اُسکا وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ بھی ہیچ اور بے ثبات ہے پس لایق فکر نہیں فکر کے قابل تو صرف ہستی بحت یعنی جان ہے جو کہ نیست نما ہست مطلق ہے۔ پندار نفس سے جو گفتگو گیان سمجھکر کیجاتی ہو وہ در اصل اگیان ہے کیونکہ جب تک اہنکار موجود رہتا ہے خالص گیان نہیں ہو سکتا اس منتر کی یہ غرض ہے کہ برہم استھتی یعنی حال کو دریافت کرنا چاہیئے اور حال ایک کیفیت علم دسر در ہے جو حیطہ بیان سے باہر ہے اور صرف عامل کو معلوم ہو سکتی ہے مگر بطور تمثیل حال کی صورت ذیل میں دکھائی جاتی ہے۔

ایک گردش زمین کا نتیجہ رات دن ہوتے ہیں اُسکے آٹھ چوبیس [۲۴] اور ساٹھ وغیرہ حصوں تقسیم کرنے سے پہر۔ گھنٹہ۔ گھڑی۔ منٹ۔ سکنڈ وغیرہ مفروض ہوتے ہیں علی ہذا دنوں کے جمع کرنے سے ہفتہ۔ عشرہ۔ پکش۔ ماہ۔ سال۔ قرن وغیرہ تسلیم کئے جاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تب اِن کے ذریعہ سے ماضی و مستقبل کے زمانہ قیاس کئے جاتے ہیں۔

مگر در اصل ایک روزانہ گردش برابر جاری ہے جو کہ زمانہ حال کو انسان کی عقل محدود میں ماضی و مستقبل دکھاتی ہے حال ایک علمی نقطہ وقت یعنی کال کے خط کے درمیان واقع ہو کر اوس خط کو دو حصوں پر تقسیم کرتا ہے یہ دو حصے اِس کال چکر میں ماضی و مستقبل ہو کر لا انتہائی تک پھیلے ہوئے ہیں نقطہ حال کا کل خط پر محیط ہے۔ کیونکہ حال ہر وقت موجود رہتا ہے یعنی ماضی بھی اوس وقت حال تھا۔ اور مستقبل بھی او سوقت حال ہوگا لہٰذا حال وجود رکھتا ہے ماضی و مستقبل صرف وہم و خیال ہیں۔

خلے میں ایک نقطہ فرض کرو جو کرۂ زمین سے بہت فاصلہ پر ہے اور جس پر گردش زمین کا اثر نہیں پہنچ سکتا ہے چونکہ وہ نقطہ قایم اور بے گردش ہے آفتاب کی شعاع برابر اوس پر پڑتی رہتی ہے اور جو نتیجہ شب و روز کا کرۂ زمین کے باشندگان کو محسوس ہوتا ہے وہاں پیدا نہیں ہو سکتا ایسا ہی انہو یعنی اشراق کا مقام عارفوں نے اپنے قلب میں پایا ہے حضرت شمس تبریز لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اے عاشقان اے عاشقان من عاشق دیرینہ ام | اے صادقان اے صادقان من عاشق دیرینہ ام |
| آن دم کہ نورِ عاشقان از عالم علوی گذشت | آنچہ ہمہ خود من بُدم من عاشق دیرینہ ام |
| چندین ہزاران سال شد تا قالبم را ساختند | این قالب جزوی ببین من عاشق دیرینہ ام |
| با نوح در کشتی بدم با یوسف اندر قعر چاہ | اندر دم عیسیٰ بدم من عاشق دیرینہ ام |
| آدم نبود و من بدم عالم نبود و من بدم | این دم نبود من بدم من عاشق دیرینہ ام |
| شاہ حقیقت بودہ ام پیر طریقت بودہ ام | شہر شریعت بودہ ام من عاشق دیرینہ ام |

اِنسان جسکو عالمِ صغیر کہتے ہیں عالم کبیر یعنی برہمانڈ کا جزو ہے۔ اور اِنسانی عقل۔ عقل کل کا پرتو ہے مگر جب اوس کے سامنے پندار کا پردہ پڑ جاتا ہے تو وہ اپنی حقیقت کو نہیں پہچان سکتی لیکن عقل سلیم جو اپنے کو عقل کل سے مختلف نہیں دیکھتی مشکلات کو حل کر سکتی ہے اِنسان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شے عالم کی صورت اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی ہے مگر عقل اوسکے ادراک سے عاجز نہیں چنانچہ زمین کا گول ہونا عقل ہی نے دریافت کیا ہے زُحل ستارہ اِس نظام شمسی کا یہاں سے ایک انچ سے چھوٹا نظر آتا ہے اگر زحل کے مقام سے اِس زمین کو دیکھیں تو چنے کے دانہ سے بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہوگی اب اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ اور بھی نظام شمسی ہیں تو وہاں کے ستاروں سے یہ عالم مثل ذرہ کے نظر آتا ہوگا جیسے کہ یہاں سے بعض ستارے معلوم ہوتے ہیں۔ پس جبکہ انسان کی عقل اِسقدر وسیع ہے کہ اوس کے ادراک میں یہ عالم مثل ذرہ محسوس ہوتا ہے تو غور کرنا چاہیئے کہ اوس عقل کُل کے ادراک میں جو محیط اور بسیط ہے یہ عالم کون سا جز و ذرہ کا ہو سکتا ہے اور اصل عقل کی وجہ سے لاتعیّن میں تعیّن واقع ہوا ہے۔

नत्वे वाहं जातु नासं नत्वं नेमे जनाधिपाः ॥

न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम ॥१२॥

| | |
|---|---|
| جان ہست مطلق ہے | (۱۲) نہ میں کبھی نہ تھا نہ تو اور نہ یہ راجگان اور نہ ہم سب آیندہ نہ ہونگے۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تو میں اور یہ تاجور فانی نہ تھے پہلے کبھی | | اور نہ ہم سب راہی ملک عدم ہونگے کبھی | |

ایک آتما یعنی جان مجھ میں تجھ میں اور اِن سب راجاؤں میں بسیط ہے وہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ آیندہ پیدا ہوگی۔ وہ قدیم ہے اور سب اجسام میں دیا پک ہے اور سب کی پرکاشک ہے لیکن اِن اجسام کا وجود در اصل طلسمی ہے وہ چیتن کا بھاش یعنی عکس ہے جسکی وجہ سے میں تو اور یہ راجا فرض کیا جاتا ہے کہ یہ سب اشکال فانی اور بے ثبات ہیں ہستی بحت جاودانی اور فنا سے برتر ہے۔

देहिनोस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा ॥

तथा देहांतर प्राप्ति धीरस्तत्र न मुह्यति ॥१३॥

| | |
|---|---|
| اپنے جسم اور دیگر جسموں سے علیحدہ دیکھکر آتما کے منقسم ہونیکا دھوکا نہ کھانا چاہیئے | (۱۳) آتما کو جیسے اِس جسم میں بچپن جوانی اور بڑھاپا آتا ہے ویسے ہی (اوسکا) اور اور جسموں میں دخل ہوتا ہے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمجھدار اِس میں دہوکہ نہیں کہاتا۔

عنصری قالب میں آکر جان کرتی ہے عیاں
جسطرح بچپن جوانی اور بڑہاپے کے نشان

اِس طرح یہ اور جسمونمیں بھی کرتی ہے نزول
لیکن اِسکے حال میں آتے نہیں اہلِ اصول

جیسے بچپن جوانی اور ضعیفی میں جسم کی حالت بدلتی ہے۔ اور چیتن آتما بدستور رہتی ہے علیٰ ہذا اگر کوئی عضو بدن کا کاٹ دیا جاوے تو بھی اوسکی حالت میں بالکل فرق نہیں آتا ویسے ہی چیتن آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر نئے جسموں کو روشن کرتی ہے یعنی جسم پیدا ہوتی ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں آتما بدستور روشنی بخش ہے۔ جسموں کو علیحدہ دیکھکر دانشمند آدمی واحد یگانہ کو منقسم نہیں جانتا یعنی وہ کثرت میں وحدت پاتا ہے۔

मात्रा स्पर्शास्तु कौंतय शीतोष्ण सुख दुःखदा ॥
आगमा पायिनो नित्या स्तांस्ति तिक्षस्व भारत: ॥ १४॥

منقسم صورت نظر آنے کا سبب ماترا سپرش ہے

(۱۴) اے ارجن ماترا سپرش سردی و گرمی رنج و راحت دینے والے ہیں شہود غیبوب رکھتے ہیں اور بے ثبات ہیں اُنھیں برداشت کر

رنج و راحت سردی و گرمی کا باعث ہیں حواس
آتے جاتے ہیں مبدل ہیں نکر اِنسے ہراس

ماترا سپرش ایک قدرتی تعلق درمیان علم ذات اور علم صفات کے ہے جسکی وجہ سے گیان مبدل بہ اگیان ہو جاتا ہے شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ۔ پانچ تن ماترا یعنی عنصری خاصیت ہیں اور اون کے ادراک کرنیوالے سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ اور شامہ پانچ گیان اندری یعنی حواس علمی ہیں۔ دونوں کا باہمی تعلق سمان پران اپان ویان اور اودان کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اِن پانچوں پرانوں کی تقسیم عنصری خواص کے پنجگانہ تقسیم پر اِسطرح سے مبنی ہے کہ اون کے پرمانو یعنی ذرّے پانچوں پرانوں میں مشمول رہتے ہیں۔

جب نفس اِنسانی بے یاد خالق جاتا ہے تب وہ اپنا دخل یا اثر کرکے جسکو سپرش کہتی ہیں اہنکار یعنی پندار کی پیدایش کا سبب ہوتے ہیں اور اُس پندار کی وجہ سے سردی گرمی سُوکھ دُکھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محسوس ہوتے ہیں۔ چونکہ سردی گرمی سوکھ اور دکھ آتے جاتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ایک حالمیں نہیں رہتے اِنپر التفات نکرنی چاہیئے عالم ذات میں آمد و شد نفس کی رکھنے سے اِن کا اثر پیدا نہیں ہوتا اِس لئے اِنسان کو اوسی کا طالب ہونا واجب ہے۔

यंहि न व्यथयं त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ:॥

सम दुःख सुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥१५

جان پرماترا سپرش کو دخل نہیں ہے صفات پر اوسکا اثر ہے

(۱۵) اے نیکمرد جس اِنسان پر وہ (ماترا سپرش) اثر نہیں کرتے اور جو سوکھ اور دکھ میں یکساں رہتا ہے وہ حیات اَبدی پاتا ہے۔

اون کے پنجے سے نکلنے کا جنہیں ہے کچھ شعور — جاودانی زندگی کا اونکو ملتا ہے سرور

عارف اپنی ذات کو صفات سے علیحدہ جانتا ہے اور اپنے سروپ کو فنا سے آزاد دیکھتا ہے اِسلئے اوس پر ماترا سپرش اور دکھ سوکھ گرمی و سردی کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اِسی کو حیات ابدی کہتے ہیں اور یہی حالت گیان اور آنند کی ہے۔

नाऽसतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः॥

उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्व दर्शिभि:॥१६॥

جان ہست مطلق اور جسم نیست و فانی ہے

(۱۶) باطِل کی ہستی نہیں ہے اور حق کو فنا نہیں اِن دونوں کا فرق محققوں نے دیکھا ہے۔

حق فنا سے پاک ہے باطِل نہیں رکھتا وجود — عارفوں نے خوب کھولا عقدۂ بود و نبود

باطِل ظاہر ہے لیکن ہستی وجود نہیں رکھتا۔ حق کو پوشیدہ ہے لیکن ہست مطلق اور فنا سے برتر ہے عالم میں حق چھپا ہے اور حق میں عالم وجود نہیں رکھتا جان حق ہے اور اُسکو کبھی فنا نہیں ہے جسم باطِل ہے اور وجود نہیں رکھتا اوس کا ظہور حق سے پیدا ہوتا ہے ویدانت کے عالموں کا مقولہ ہے کہ حق سے حق پیدا ہوتا ہے باطِل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ عالم حق سے پیدا ہوا ہے باطِل نہیں کہا جا سکتا۔ اور حق ہے اگر عالم حق کہا جاوے تو مثال عکس و معکوس کی آسکتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ذات شخص ہے اور صفات اوسکا سایہ ہے ذات ہمیشہ ایک حال پر قایم ہے صفات متحرک اور بیدار ہے عالم چونکہ صفات ہے اور متغیر و متبدل ہوتا رہتا ہے لہٰذا لایق دلبستگی نہیں۔ ذات حق سے دلبستگی باعث سرور ابدی ہے۔

अविनाशी तु तद्विद्धि येन सर्व मिदं ततम् ॥

विनाश मव्य यस्या ऽस्य न कश्चित्कर्तुमर्हति ॥१७॥

| | |
|---|---|
| جان محیط اور بیزوال ہے | (۱۷) بیزوال اوس کو سمجھہ جو سب میں محیط ہے اوس لازوال کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ذرہ ذرہ میں نمایاں ہے شعاع ذوالجلال | | غیر ممکن ہے کسی تدبیر سے اوسکا زوال |

چیتن آتما جو جسم انسان میں متحرک ہے سب جگت میں بیاپک ہے گرد فنا اوس کے دامن پر نہیں بیٹھتی کون اوس کو فنا کر سکتا ہے وہ لازوال۔ واحد۔ اور محیط ہے۔

अंतवंत इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ॥

अनाशिनो ऽप्रमेयस्य तस्मा द्युद्धयस्व भारत ॥१८॥

| | |
|---|---|
| جسم فانی ذروں سے بنا ہے جان مادہ سے برتر ہے | (۱۸) وہ واجب الوجود ازلی بے زوال اور غیر مادی ہے۔ یہ جو اوسکے وجود ہیں فانی کہے گئے ہیں لہٰذا ارجن تو جنگ کر۔ |

| | | |
|---|---|---|
| گو فنا ہے جسم کو لیکن بقا ہے جان کو | | یہ اضافی شے نہیں تو جنگ سے بیخوف ہو |

اجسام ذروں سے بنے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں جو ان میں متحرک ہے وہ ذروں کے امتزاج سے نہیں بنا ہے اور اوس کو بقا ہے فانی شے کا خیال نہ کرکے اور غیر فانی پر نظر رکھکر عمل کرنا چاہیے۔

यएनं वेत्ति हंतारं यश्चैनं मन्यते हतम् ॥

उभौ तौन विजा नीतो नायं हंति न हन्यते ॥१९॥

| | |
|---|---|
| جان کسی طرح ضایع نہیں ہوتی ہے | (۱۹) جو اسکو مارنیوالا جانتا ہے اور جو اسکو مرنیوالا مانتا ہے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ دونوں (یہ اسکو) نہیں جانتے یہ نہ مارتی ہے اور نہ مرتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اِس کا جینا اور مرنا مان لیتے ہیں یعنی | | زندگی اور موت سے یہ فی الحقیقت بری |

آتما یعنی جیتن نہ فاعل ہے نہ مفعول وہ عالم کی صفت سہ گانہ سے برتر ہے پس کسی طرح ضایع نہیں ہو سکتی

**नजायते म्रियते वाकदाचिन्नायं भूत्वा भवितावान्भूयः॥**
**अजोनित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥२०॥**

جان جسکی پیدایش وفنا نہیں آتی بالذات قایم ہے

(۲۰) نہ کبھی پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے نہ یہ وجود پا کر نیست ہو جاتی ہے یہ پیدایش نہیں رکھتی ہمیشہ لازوال اور قدیم ہے اور جسم کے مرنے سے نہیں مرتی۔

| | | |
|---|---|---|
| یہ کبھی پیدا نہیں ہوتی فنا ہوتی نہیں<br>یہ ہمیشہ پاک و برتر نقص سے | | جسم میں آتی نہیں آکر جدا ہوتی نہیں<br>اِسکی موت آتی نہیں تن سے خاکی جسم کے |

جان نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے اور نہ وہ مثل اجسام کے موجود ہو کر پھر کسی وقت معدوم ہو جاتی ہے یعنی متغیر و متبدل نہیں ہوتی ہمیشہ ایک صورت پر رہتی ہے اور اجسام کی پیدایش تغیر اور فنا کا اثر اسپر نہیں پہنچ سکتا

**वेदाऽविनाशिनं नित्यं य एनमजमव्ययम् ॥**
**कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम् ॥२१॥**

جس نے یہ امر جان لیا ہے وہ جان جاتا ہو جاتا ہے۔

(۲۱) جس نے اِس لافانی ہمیشہ پیدایش سے برتر اور بے زوال کو جان لیا ہے وہ اِنسان اے ارجن کیونکر کسیکو ایذا پہنچاتا ہے اور کسیکو مارتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| موت و پیدایش سے افضل مانتا ہے جو اسی | | غیر کو آزار دیگا وہ بشر کس واسطے |

جس اِنسان نے آتما کی حقیقت جان لی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ میری ہی آتما سب میں ہے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ مر نہیں سکتی یعنی وہ کسی فعل کی فاعل اور نہ مفعول بنتی ہے

**वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरो ऽपराणि ॥**

**तथा शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥ २२ ॥**

جان مثل بحر محیط کے ہے جسم مانند حباب کے پیدا اور ناپید ہوتی رہتی ہے

(۲۲) جیسے انسان پرانے کپڑے اوتار کر اور نئے کپڑے پہنتا ہے ویسے ہی آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر اور نئے جسموں میں دخل کرتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| آدمی جیسے پرانے کپڑے دیتا ہے اوتار | | اور پہنتا ہے نیا پاکیزہ جامہ بار بار |
| جان بھی اپنے پرانے قالبوں کو چھوڑ کر | | ڈالتی ہے روشنی دیگر نئے اجسام پر |

اس بھگوت گیتا کے سدھانت اور اصول سانکھیہ میں آتما کو اودویت اکھنڈ ابناشی اور بیاپک مانا ہے یعنی ایک ہی چیتن ہے جو کُل جسموں میں محرک ہے۔ انسان جب کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں تو نئے پہن لیتا ہے ویسے ہی آتما جسموں کو پرانے ہونے پر اور نئے جسموں کو اختیار کرتی ہے جو لوگ مر گئے وہ آتما کی پوشاک تھی اور جو آئندہ پیدا ہونگے وہ بھی اوس کی پوشاک ہونگے چیتن واحد ہے اور جسم کثیر ہیں اجسام انسانی دریائے وحدت میں مثل حباب پیدا ہو کر محو ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قدیم سے چلا آیا ہے اور چلا جائے گا۔

**नैनं छिंदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ॥**

**न चैनं क्लेदयंत्यापो न शोषयति मारुतः ॥ २३ ॥**

جان آکاش سے زیادہ لطیف ہے لہذا مادی اشیاء کا اثر اوس تک نہیں پہونچتا۔

(۲۳) نہ اسکو ہتیار کاٹتے ہیں نہ اسکو آگ جلاتی ہے نہ اسکو پانی گلاتا ہے اور نہ اس کو ہوا سکھاتی ہے

| | | |
|---|---|---|
| آگ سے جلتی نہیں تلوار سے کٹتی نہیں | | سیل سے گلتی نہیں طوفان سے گھٹتی نہیں |

**अच्छेद्यो ऽयम दाह्यो ऽयम क्लेद्यो ऽशोष्य एव च ॥**

**नित्यः सर्वगतः स्थाणु रचलो ऽयं सनातनः ॥ २४ ॥**

جان مادی اثر کو قبول نہیں کرتی ہے نِت بیاپک اور لا تغیر ہے

(۲۴) یہ کٹ نہیں سکتی یہ جل نہیں سکتی گل نہیں سکتی اور نہ خشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو سکتی ہے یہ بے زوال۔ محیط۔ قایم بالذات ساکن اور قدیم ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اِس کا جلنا گلنا گھٹنا خشک ہونا ہے محال | | یہ ہے ساکن خود بخود قایم محیط و لازوال |

अव्यक्तो ऽयम चिंत्योऽयम विकार्यो ऽयमुच्यते ॥
तस्मादेवं विदित्वैनं नानु शोचितु मर्हसि ॥२५॥

وہ قوت فکر سے برتر ہو اوسکے ضایع ہونیکا خیال غلطی ہے

(۲۵) ظہور سے برتر فکر سے بلند اور نقص سے بری وہ مانی گئی ہے پس اوس کو ایسا جانکر تجھے فکر کرنا لازم نہیں ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| قوت بینش سے نہاں فہم و دانش سے بلند | | معصیت سے پاک ہے تو کس لئے ہے فکرمند |

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ॥
तथापि त्वं महावाहो नैनं शोचितु मर्हसि ॥२६॥

اگر جان کی پیدایش و فنا فرض کیجاوے تو بھی فکر کرنا لاحاصل ہے

(۲۶) اگر تو اس کو ہمیشہ پیدا ہونے والا یا ہمیشہ فنا ہو جانے والا فرض کرتا ہے تو بھی اے قوی بازو تجھے اِس کا فکر کرنا نہیں چاہیئے۔

| | | |
|---|---|---|
| گر تو اِسکی موت و پیدایش مسلسل مان لے | | پھر بھی اے ارجن تجھے بیدل نہونا چاہیئے |

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ॥
तस्माद परिहार्येऽर्थे नत्वं शोचितु मर्हसि ॥२७॥

پیدایش و فنا لازم و ملزوم ہیں۔

(۲۷) جو پیدا ہوا ہے اوسکا فنا ہونا ضرور ہے اور جو فنا ہوتا ہے اوس کی پیدایش ضرور ہے پس لازمی امر میں تجھے فکر کرنا نہ چاہیئے۔

| | | |
|---|---|---|
| خاتمہ سب کا عدم ہے اور عدم سے بود ہے | | آدمی کا ہا گنا تقدیر سے بے سود ہے |

اگر تو نے آتما کو پیدا ہونیوالی فرض کیا تو اوس کو فنا لازم ہوئی اور اگر فنا ہونے والی تسلیم کیا تو اوس کی پیدایش لازم ہوئی جو پیدا ہوا ضرور فنا ہوگا اور فنا اوسکو ہوگی جو پیدا ہو چکا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یعنی موت قبل از حیات نہیں ہو سکتی - پیدائش اور فنا لازم و ملزوم ہیں جس شے پر ایک کا
اطلاق ہے اُس پر دوسرے کا بھی ہے لازمی امر میں فکر کرنا لاحاصل ہے دراصل آتما
نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ فنا کے دائرہ میں آتی ہے۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत ॥
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना ॥२८॥

| | |
|---|---|
| جسم ابتدا اور انجام میں عدم ہے صرف وسط میں اُس کا ظہور ہے | (۲۸) ارجن ابتدا میں وجود عدم میں ہوتے ہیں وسط میں نمود پاتے ہیں انجام کار عدم میں سماتے ہیں اس کا رنج کیا کرنا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہے عدم ہر ایک شے کی ابتدا اور انتہا | | وسط میں کل شعبدہ ہے دُور کر بیم و رجا | |

اجسام انسانی عدم یعنی غیوب سے ظہور پاتے ہیں یعنی پہلے ان کا نشان نہیں ہوتا - اور
عدم ہی ان کا خزانہ ہوتا ہے یہ وہاں سے برآمد ہو کر چند سے باغ عالم کی سیر کر کے پھر اُسی خواب
گاہ میں جاتے ہیں اس کا رنج کرنا نادانی ہے عدم کے خزانہ کا نام ہرن گربھ ہے۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनमाश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः ॥
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥२९॥

| | |
|---|---|
| جان کی حقیقت کو دیکھکر اور سُن کر حیرت ہوتی ہے | (۲۹) کوئی اس کو حیرت سا دیکھتا ہے اور کوئی حیرت سا کہتا ہے اور کوئی اس کو حیرت سا سُنتا ہے اور کوئی اُس کو سُنکر بھی نہیں جانتا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کوئی تو حیران ہے اُس کا کرشمہ دیکھکر سوچنے لگتا ہے کوئی سُن کے اُسکی کیفیت | | تذکرہ کرتا ہے استعجاب سے کوئی بشر پر کسی کو بھی نہیں معلوم اُسکی اصلیت | |

اس جان کی حقیقت کو بعض شاغل اپنے مشاہدہ میں دریائے حیرت انگیز دیکھتے
ہیں بعض علمی بحث سے حیرت افزا کہتے ہیں بعض اُن کے کلام کو سُنکر حیرت میں پڑتے
ہیں اور اکثر سُن کر بھی نہیں سمجھتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

देही नित्य मवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत ॥
तस्मात्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितु मर्हसि ॥ ३० ॥

| | |
|---|---|
| (۳۰) اے ارجن یہ آتما کل اجسام میں ہمیشہ اور غیر فانی ہے پس کل مخلوق کا تجھے فکر نہ کرنا چاہیئے۔ | دراصل جان سب میں محیط قدیم اور غیر منقسم ہے۔ |

پاک و برتر ہے فنا سے جان کل اجسام کی
اس لئے بیکار ہے اوروں کا فکر زندگی

آتما گیان بھاش یعنی حالت غفلت میں جیون فرض کیجاتی ہے گیان کی نگاہ میں حق اصلیت کو دیکھتی ہے کل مخلوقات کی چیتن آتما ایک ہے اور وہ منقسم نہیں ہو سکتی پس کل عالم کا فکر بیجا ہے۔ لفظ دیہی جو اس منتر میں آیا ہے اور جس کے معنی اگر لوگوں نے جیون فرض کر لئے ہیں اسکا اشارہ طرف اوس واحد لاشریک کے ہے جو کل مخلوقات کی جان غیر منقسم ہے اور جو ہر جسم میں منقسم نظر آتا ہے اس امر میں ویدکی شرتی شاہد ہے एकोऽहं बहुस्याम: یعنی ایک میں بہت ہو جاؤں۔ بیس منتر اصول سانکھیہ کے بیان تک ختم ہوئے ذیل کے آٹھ منتروں میں علم معقولات کے بموجب تلقین کیجائیگی۔

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकंपितु मर्हसि ॥
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत् क्षत्रियस्य न विद्यते ॥ ३१ ॥

| | |
|---|---|
| (۳۱) اپنے فرائض پر بھی نظر کر کے تجھے ہٹنا نہیں چاہیئے کیونکہ جنگ راستی سے بہتر چھتری (سپاہی) کے لئے کوئی اور چیز نہیں ہے | جان سے جسم کو نمود ہے اور جسم کے فرائض ادا کرنی واجب ہیں |

فرض کو پورا نکرنے کا برا انجام ہے
راستی پر جاں نثاری چھتری کا کام ہے

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वार मपावृतम् ॥
सुखिनः क्षत्रिया पार्थ लभंते युद्धमीदृशम् ॥ ३२ ॥

| | |
|---|---|
| (۳۲) تجھے بلا کوشش بہشت کا دروازہ کھلا ملا ہے اے ارجن قسمت ور چھتری ایسا جنگ کا موقع پاتے ہیں۔ | جسم کے فرائض لازمی ادا کرنے سے بہشت ملتی ہے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| کھل گیا ہے راستہ جنت کا تیرے واسطے | | سر کٹاتے ہیں سپاہی خوبی تقدیر سے | |

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ॥
ततः स्वकर्म कीर्तिं च हित्वा पाप मवाप्स्यसि ॥ ३३ ॥

اگر فرائض لازمی ادا نہ کریگا گنہگار ہوگا

(۳۳) اگر تو یہ جنگ جو حق پر مبنی ہے نہیں کرے گا تو اپنا فرض پورا نکر کے اور اپنی نیکنامی کھو کر گنہگار ہو گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تو جو راہ حق پہ چلنے سے کرے گا اجتناب | | تیری گردن پر رہیگا دین و دنیا کا عذاب | |

अकीर्त्तिं चापि भूतानि कथयिष्यंति ते ऽव्ययाम् ॥
संभावितस्य चा ऽकीर्ति र्मरणा दति रिच्यते ॥ ३४ ॥

بدنام ہوگا

(۳۴) تیری مذمت ابد تک زبان زد خلایق رہیگی۔ آبرو والیکو آبرو کا جانا بدتر از مرگ ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بے محابہ تیری بدگوئی کریں گے آدمی | | موت سے بدتر ہے ذلت صاحب توقیر کی | |

भया द्रणा दुपरतं मंस्यंते त्वां महारथाः ॥
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ॥ ३५ ॥

خفت اٹھائیگا

(۳۵) مہارتی خیال کریں گے کہ تو خوف کھا کر میدان سے بھاگ گیا جن کی نظروں میں تیری عظمت ہے اون کے آگے تیری سبکی ہو گی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ڈر کے بھاگا جنگ سے ارجن کہیں گے سورما | | جن پہ تیرا رعب ہے اُن سے ہی تو شرمائیگا | |

अवाच्य वादांश्च बहू न्वदिष्यंति तवाहिताः ॥
निन्दं तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःख तरं नु किम् ॥ ३६ ॥

آبرو کھو کر رنج پائیگا

(۳۶) تیرے دشمن بہت سے ناگفتنی الفاظ کہیں گے اور تیری مردانگی پر حرف کہیں گے اس سے زیادہ کیا رنج ہو سکتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دشمنوں کو خوب موقع چھیڑ کا مل جائے گا | | دلشکن الفاظ سنکر تو بہت پچھتائے گا | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

हतोवा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वावा भोक्ष्य से महीम्॥

तस्मादुत्तिष्ठ कौंतेय युद्धाय कृत निश्चयः॥३७॥

**فتح وشکست دونوں میں بہتری ہے**

(۳۷) مارا جائے گا تو بہشت میں پہونچے گا اور فتحیاب ہوگا تو سلطنت پائیگا پس اے ارجن تو جنگ کی ٹھان کر کھڑا ہو۔

| | | |
|---|---|---|
| سلطنت ہاتھ آئے گی یا زندگی فردوس گی | | اِس لئے ارجن دکھا میدان میں مردانگی |

راستی اور مردانگی اِنسان میں اعلیٰ صفت کا جز ہیں اِس لئے جب جان کا تعلق انسان کے جسم سے ستوگن کی حالت میں چھوٹتا ہے تب ستوگن کے اجزا ستوگن میں جا ملتے ہیں بہشت کا اشارہ اِسی پر ہے۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ॥

ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि॥३८॥

**عقل کو قایم رکھکر جنگ کر**

(۳۸) سوکھ دوکھ نفع ونقصان فتح وشکست کو مساوی سمجھکر جنگ میں مشغول ہو تو اس طرح پر گنہگار نہیں ہوگا۔

| | | |
|---|---|---|
| رنج وراحت فائدہ نقصان ہار اور جیت کو | | اپنے دِل سے دور کر کے جنگ میں مشغول ہو |

اِس منتر میں ارجن کو جنگ کے وقت علم سانکہ کے بموجب یہاں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سمتا کی ادستھا پر نظر رکھکر جنگ کرے سمتا وہ کیفیت قلب ہے جس کی تشریح اِس ادھیاے کی گیارہویں منتر میں ہو چکی ہے۔ اور جس میں سکھ دکھ وفتح شکست یکساں معلوم ہوتے ہیں اِسی تسلیم کا ہونا یوگ کہلاتا ہے۔

एषाते ऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमांशृणु॥

बुद्धिया युक्तो यया पार्थ कर्मबंधं प्रहास्यसि॥३८॥

**اصول سانکھ اوپر بیان ہوئے ذیل میں اُن کا طریقہ استعمال درج ہے۔**

(۳۹) اُن (منتروں) میں سانکھ کا بیان ہوا ہے اِن میں (اُسکی) عملی طریقت سُن جس عمل پر حاوی ہوکر تو افعال کی قید سے آزاد ہوگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| اِس ہدایت پہ عمل کر عزم واستقلال سے | | بالیقیں چھوٹ جائیگا اعمال کے جنجال سے |

مندرجہ بالا منتروں میں علم سانکھہ کے اصول کی تشریح ہوئی ہے یعنی منتر ۱۱ سے ۳۰ تک جسم وجان کی حقیقت بیان کی گئی ہے ازاں بعد منتروں میں فرائض متعلقہ کے لحاظ سے بھی جنگ کرنا درست ثابت کر کے اڑتیسویں منتر میں اُصول سانکھہ پر کاربند ہونے کی ہدایت کی گئی ہے ذیل کے منتروں میں اوس علم کے وسیلے سے فعل سے بریت پانے کا طریقہ بتایا جاتا ہے یعنی کس طرح پر اوس علم کے ذریعے پاپ اور پن معدوم ہو جاتے ہیں اور انسان عمل و فعل سے برتر ہو جاتا ہے (دیکھو ۴۷ و ۴۸ منتر)

नेहाभि क्रम नाशोस्ति प्रत्यवायो नविद्यते ॥
स्वल्प मप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥४०॥

**علم خود شناسی کی تعریف** (۴۰) اِس میں کوشش بیکار نہیں جاتی اور نہ کوئی خلل واقع ہو سکتا ہے تھوڑا سا بھی علم ذات انسان کو بہت بڑے خوف سے بچا لیتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اِس میں کوشش رائیگاں جاتی نہیں انسان کی | | کاہشوں سے منفرت تاثیر ہے عرفان کی |

علم سانکھہ جس قدر حاصل ہو جاتا ہے پھر ضایع نہیں ہوتا اور اوس کے حصول میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا ہے اِس میں کوئی جسمانی یا ز بانی فعل نہیں کرنا ہوتا کہ جس میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو سکے صرف قوت فکری سے کام لینا ہوتا ہے۔ جب انسان کو اِس علم سے تھوڑی سی بھی واقفیت ہوتی ہے اوس کے بڑے بڑے واہمات اور شکوک رفع ہو جاتے ہیں۔

व्यवसा यात्मिका बुद्धि रेकेह कुरुनंदन ॥
बहुशाखा ह्यनंताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम ॥४१॥

| | |
|---|---|
| عقل خود شناس یعنی عقل سلیم واحد ہے ماسوا دیکھنے والی رائیں مختلف اور کثیر ہیں | (۴۱) اے ارجن عقل سلیم عالم میں ایک ہی ماسوا دیکھنے والوں کی رائیں مختلف اور بے شمار ہیں۔ |

| | | |
|---|---|---|
| یک زباں ہیں سارے عارف جنکے دلکو ہے قرار | | جاہلوں کے وسوسے ہیں مختلف اور بے شمار |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علم ذات واحد اور برقرار ہے پس کل عارفوں کی رائے کا اتفاق ہوا کرتا ہے اوس میں نہ کبھی اختلاف ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ بلا لحاظ ملک اور قوم کے علم ذات کی تحقیقات میں ایک عارف دوسرے سے متفق بلکہ اوس کا شاہد ہے علم صفات منتقل ہوتا رہتا ہے اور اوسکی بہت سی شاخیں ہیں اسمیں ایک کی رائے کا کچھ نہ کچھ دوسرے کی رائے سے اختلاف رہتا ہے مذہبوں کے اختلاف کی وجہ بھی رائیں ہوئی ہیں۔

| | |
|---|---|
| آن لعل گران بہا ز کان دگر است | آن دُر یگانہ را نشانے دگر است |
| اندیشۂ این و آن خیال من و تست | افسانۂ عشق را زبانے دگر است |

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदंत्य विपश्चितः ॥
वेदवादरताः पार्थ नान्य दस्तीति वादिनः ॥४२॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्म कर्म फल प्रदाम् ॥
क्रियाविशेष बहुलां भोगैश्वर्य गतिं प्रति ॥४३॥

عقل ماسوا میں پابند بنا کرتی ہے اور افعال میں پھنساتی ہے

(۴۲ و ۴۳) اے ارجن جو کم فہم وید کی (علمی) بحث کے شایق خواہشات دل میں رکھنے والے اور بہشت کی اُمید کرنے والے ہیں وہ لذات اور دولت حاصل کرنے کے واسطے ایسے رجا کے کلام کہتے ہیں جن میں زندگی کے اعمال کے نتیجے ملنے کا اقرار کیا جاتا ہے اور طرح طرح کی رسومات کے اداکرنیکی ہدایت کی جاتی ہے اور بیان کرتے ہیں کہ اِن کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔

| | |
|---|---|
| طالبان عیش جنت عقل سے ناآشنا | یوں بتاتے ہیں خلاصہ ویدکے اسرار کا |
| عشرت و تن پروری ہے زندگانی کا حصول | اس سے اعلی ساری دنیا میں نہیں کوئی اصول |

پشپت بانی سے وہ کلام مراد ہے جس میں پھول ہوں اور پھل نہو وہ دیکھنے میں خوش نما معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل اوس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مذہبی قیل و قال مثل پھول کے ہیں اور ثمر اون میں نہیں ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| سرائے مدرسہ و علم بحث طاق و رواق<br>سرائے قاضی یزدار چہ ہنیع گرم است | چہ سود چوں دلِ دانا و چشم بینا نیست<br>خلاف نیست کہ علم نظر در انجا نیست |

جو لوگ لذات بہشت کے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اعمال کا نتیجہ عقبیٰ میں پانے کی اوروں کو امید دلاتے ہیں اور اوس کے حاصل کرنے کے واسطے اون کو بڑی کوشش اور عمل میں لگاتے ہیں جسکی وجہ سے وہ علم ذات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔

भोगैश्वर्य प्रसक्तानां तया पहृत चेतसाम् ॥
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ नविधीयते ॥ ४४॥

| | |
|---|---|
| اہل تمنا کی عقل سلیم نہیں ہو سکتی | (۴۴) جنکا دل لذات اور دولت میں پھنسا رہتا ہے اور تیرہ ہو جاتا ہے محویت کی جانب اونکی رائے سلیم نہیں ہوتی |

| | |
|---|---|
| جن کو اپنی خواہشوں کی پرورش منظور ہے | محویت کا راستہ اون کی سمجھ سے دور رہے |

جن کا خیال باہر کی طرف لذات دنیا و عقبیٰ میں پھنسا ہے وہ اپنے بطون میں معشوق حقیقی کو نہیں دیکھ سکتے اور علم خود شناسی سے بے نصیب رہتے ہیں۔

त्रैगुण्य विषया वेदा निस्त्रै गुण्यो भवार्जुन ॥
निर्द्वंदो नित्य सत्वस्थो निर्योग क्षेम आत्मवान ॥ ४५॥

| | |
|---|---|
| علم میں سہ گانگی ہے حالت کیفیت علم سے برتر ہے۔ | (۴۵) ویدوں میں صفت سہ گانگی موجود ہے ارجن تو صفت سہ گانہ سے برتر ہو اور دوئی چھوڑدے ایک حالت پر قایم اور طلب کی منزل سے بالا ہو اور ذات میں وصل رہ۔ |

| | |
|---|---|
| وید کے علم سہ گانہ سے تو اپنا دل ہٹا | بے غرض ہو باصفا ہو دیکھ جلوہ ذات کا |
| اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من<br>ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو | این حرف معمانہ تو خوانی و نہ من<br>چون پردہ بیفتد نہ تو مانی و نہ من |

وید کے معنی علم ہیں اور علم میں صفت سہ گانگی موجود ہے یعنی علم کے ساتھ عالم اور معلوم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا ہونا لازمی ہے اِن تینوں میں سے ایک کا ہونا بغیر اور دو کے ممکن نہیں پس عالم علم اور معلوم تینوں ہمیشہ باہم پائے جاتے ہیں کوئی فعل سہ گانگی سے خالی نہیں ہے فعل۔فاعل مفعول۔عبد۔عابد۔معبود۔عشق۔عاشق۔معشوق ست رج۔تم۔اِسکی مثال ہیں۔کیف حال سہ گانگی سے بالاتر ہے اوسمیں طالب اور مطلوب ایک ہو جاتے ہیں اور طلب بھی جاتی رہتی ہے سکھ اور دکھ نیکی اور بدی وغیرہ مساوی معلوم ہوتے ہیں اور انسان ایک حالت سرور کی پاتا ہے جس کو پرم آنند کہتے ہیں وہ اپنے آپ میں مست ہو جاتا ہے اور اپنے جلوہ کو آپ ہی دیکھتا ہے

यावानर्थ उदपाने सर्वतः संप्लुतोदके ॥
तावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥४६॥

| |
|---|
| عقل سلیم بحرِ محیط ہے عقل ماسوا ہیں اوسکی لہریں ہیں |

(۴۶) برہم کے جاننے والے عارف کا ویدوں سے اتنا ہی مطلب باقی رہتا ہے کہ جتنا بے پیاس انسان کا کنوئیں تالاب دریا وغیرہ مقابات آبی سے۔

| | | |
|---|---|---|
| مدعا ہے چاہ و چشمے کا جو رفع تشنگی | | سارے ویدوں کا ثمر ہے علم و کیف باطنی |

اودپان اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے پانی ملے کنواں۔تالاب۔باولی۔نہر دریا وغیرہ سب اِس میں شامل ہیں۔اِنسان بعض کام تالاب سے لے سکتا ہے جو کنوئیں سے لینے ممکن نہیں علیٰ ہذا لبعض اغراض تالاب سے پورے نہیں ہو سکتے جسکے واسطے دریا کا ہونا لازمی ہے۔کسی سے تو صرف پانی حاصل ہوتا ہے اور کسی میں تیرنا ممکن ہے اور کسی میں کشتی بھی چل سکتی ہے سمندر میں یہ سب مطالب ایک جگہ حاصل ہوتے ہیں اور اِس میں سب نہریں اور دریا آکر محو ہو جاتے ہیں علم عرفان بمنزلہ بحرِ محیط کے ہے جس میں کرم کانڈ اوپاسنا وغیرہ کی ندیاں گر کر معدوم ہو جاتے ہیں عارف گن اتیت یعنی صفاتی خواص سے آزاد رہتا ہے تاہم وہ اون خواص کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مساوات کی نظر سے کام میں لاتا ہے اور ایسا کرنا ہر زندگی کے لئے لازمی جانتا ہے آدمی کو جس قدر پانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے اوتنی ہی عارف کو لازمی خواص اور افعال کے بلا ترک و اخذ برتنے کی حاجت ہے اور جیسے پانی دستیاب ہونیکے مقامات کنواں - تالاب - دریا وغیرہ ہیں اسی طرح حصول علم معرفت کے لئے ویدوں میں کرم اوپاسنا اور گیان کانڈ موجود ہیں - عارف کی مثال ایسے شخص سے دیجا سکتی ہے جس کی پیاس بجھگئی ہے تارک اور پابندان فعل بمنزلہ پیاسوں کے ہیں -

جو پیاسا نہیں ہے اوس کو کنوئے تالاب اور دریا سے سروکار نہیں ہے تو بھی وہ پیاسوں کی ضروریات کو سمجھتا ہے جو پیاسے ہیں اونکا مدعا پیاس کا بجھنا ہے اور اون کو کنوئے تالاب اور دریا سے سروکار رہے -

कर्मण्येवाऽधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।।
माकर्म फल हेतुर्भूर्मा ते संगो ऽस्त्व कर्मणि ।।४७।।

| | |
|---|---|
| گیان یوگ یعنی عقل سلیم کا طریقہ | (۴۷) فعلوں کے کرنے کا تجھے استحقاق ہے لیکن اون کے نتیجہ پر نظر نرکھ نتایج اعمال کو اون کی کرنی کی وجہ ہونے دے ترک افعال نکر |
| فعل سے دلبستگی واجب نہیں تیرے لئے | فرض کی تکمیل کر خواہش صلے کی چھوڑ دے |

چونکہ جسمانی افعال قدرت کا خاصہ ہیں اون کا کرنا واجب ہے اور اون کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے بشرطیکہ نتیجہ پر نظر نہو یعنی وہ فعل اس خیال سے نہ کئے جائیں کہ اونکا نتیجہ ملیگا بلکہ اس عقیدہ سے کہ وہ فعل قدرت ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ فعل لازمی کے کرنے سے اجتناب نہیں چاہئے یعنی حواس کے لازمی افعال کا روکنا غلطی ہے -

योगस्थः कुरु कर्माणि संगं त्यक्त्वा धनंजय ।।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ।।४८।।

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| عقل سلیم کا قایم ہو جانا یوگ ہے | (۴۸) اے ارجن یوگ میں قایم ہو کر تعلق چھوڑ کر اور کامیابی اور ناکامی یکساں رکھ کر تو فعل کر ہر حال میں یکساں رہنے کو یوگ کہتے ہیں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کامیابی اور ناکامی کو یکساں جان سے | | عارفوں کی زندگی کلفتی ہے اطمینان سے | |

گیان یوگ افعال کا ترک قلبی ہے یعنی اون کو اپنی ذات سے منسوب نہ کرنا اور اون سے بے تعلق رہنا اور کامیابی اور ناکامی میں خوشی اور رنج نہ ماننا اور دونوں کو مساوی جاننا یوگی اپنے باطن میں محو رہتا ہے- اور حواس کے فعلوں کو بے تعلقی کے ساتھ کرتا رہتا ہے اوسی کو "دل بیار دولت بکار" کہتے ہیں-

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनंजय: ॥

बुद्धौ शरण मन्विच्छ कृपणाः फलहेतव: ॥४९॥

| | |
|---|---|
| عقل سلیم اعلیٰ ہے پابند افعال ادنیٰ ہے | (۴۹) کرم یوگ بمقابلہ گیان یوگ کے بہت ہی کم وقعت رکھتا ہے تو گیان کی پناہ میں آ کہ نتیجہ کے خواستگار حقیر ہیں- |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ہیچ ہیں اعمال علم باطنی کے سامنے | | دور کرتا تاریکیِ دل معرفت کے نور سے |
| | شوقے کہ بجز حق بنود پابند است<br>در راہ خدا بجز خدا اے سالک | | عقلے کہ شود مائل دنیا بند است<br>دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند است |

کرم یوگ کے ماننے والوں کا بیان اوپر کے ۴۲ و ۴۳ منتروں میں ہو چکا ہے وہ لوگ اہنکار یعنی پندار کے سبب اپنے آپ کو فاعل سمجھتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتیجہ عقبیٰ میں ملنے کا یقین کرتے ہیں اس لئے ادنیٰ منزل میں ہیں گیان یوگ جیسیں اوپر کے دو منتروں میں تشریح ہوئی عارفوں کا طریقہ ہے اور وہ اعلیٰ ہے کہ اس میں نتیجہ سے نظر اوٹھ جاتی ہے-

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृत दुष्कृते ॥

तस्माद्योगाय युज्यस्व योग: कर्मसु कौशलम् ॥५०॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| (۵۰) دُنیا میں نیک و بد افعال سے گیانی کا تعلق ترک ہو جاتا ہے لہٰذا تو گیان یوگ میں مشغول ہو افعال کیواسطے گیان یوگ مناسب ہے۔ | عقل سلیم میں پاپ اور پُن دونوں موہوم معلوم ہوتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| ترک کر دیتے ہیں عارف نیک و بد افعال کو | اُن کو ادنیٰ جان لے اور طالب اشراق ہو |

گیان کے وسیلہ سے پاپ اور پُن معدوم ہو جاتے ہیں اور ایک حالت سکون پیدا ہوتی ہے اسواسطے گیان کا حاصل کرنا بہتر ہے گیان بالذات قایم اور عمل سے برتر ہے اور اوس کے حاصل کرنے کے واسطے یُگ درکار ہوتا ہے یُگ اور کرم میں یہ تفاوت ہے کہ کرم سے افعال کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے اور یُگ سے افعال کا ترک قلبی ہوتا ہے اور انسان مکروہات سے آزاد ہو جاتا ہے۔

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः॥
जन्मबंध विनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम्॥५१॥

| | |
|---|---|
| (۵۱) جو عارف گیان یوگ پر قادر ہو کر فعل کے نتیجہ کو ترک کر دیتے ہیں وہ پیدائش کی قید سے آزاد ہو کر سرور ابدی کا مقام پاتے ہیں | علم سلیم رکھنے والا سرور ابدی پاتا ہے |

| | |
|---|---|
| اہل دانش رشتۂ خوف و تمنا توڑ کر | زندگی میں ہیں فروکش منزل جاوید پر |

عارف گیان کے ذریعہ سے فعلوں کے نتیجہ سے نظر اوٹھا لیتا ہے پس وہ اپنی حیات میں جو افعال کرتا ہے اُن کی قید سے آزاد رہتا ہے یہی رستگاری اور نجات کا مقام ہے

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च॥५२॥

| | |
|---|---|
| (۵۲) جب تیری عقل غفلت کی دلدل سے نکل آئے گی اُسوقت تو سُنے ہوئے کی اور سُننے کی کچھ پرواہ نہ رکھے گا۔ | جب عقل ماسوا سے صاف ہو کر عقل سلیم ہو جاتی ہے تب حقیقت ذات معلوم ہوتی ہے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| جب تو نادانی کی دلدل سے رہائی پائیگا | | تیرے دل سے نقش منقولات کا مٹ جائیگا |

جب اِنسان کی عقل پندار کی کثافت سے صاف اور پاک ہو جاتی ہے تب وہ حالت کیف میں اپنے سروپ یعنی حقیقت کو بطون کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اطمینان پاتا ہے اور جو کچھ اوس کی بابت پیشتر سُن چکا ہے وہ بعد مشاہدہ کرنیکے قابل التفات نہیں رہتا اور نہ اب اوس کو کچھ جاننے کی خواہش رہتی ہے اِنسان حواس کے جنگل اور اہنکار کی اندھیری رات میں اپنے وطن کو بھولا ہوا بھٹکتا پھرتا ہے جب آفتاب معرفت طلوع ہو کر تاریکی رفع کرتا ہے اُسوقت وہ اپنے اصلی مقام پر پہنچتا ہے اور دیکھتا ہے کہ رات کو میں کہاں پھرتا تھا یعنی اب اوسے کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی۔

श्रुति विप्रति पन्नाते यदा स्थास्यति निश्चला ॥
समाधाव चला बुद्धिस्तदा योग मवाप्स्यसि ॥५३॥

| | |
|---|---|
| حرکت خیال کا ساکن ہونا یوگ ہے | (۵۳) جب تیری پریشان قوت متخیلہ سکون پائے گی اور عقل محویت میں قایم ہو جائے گی اوسوقت تجھے یوگ کی حالت میسر ہو گی۔ |

| | | |
|---|---|---|
| جب تری یکسو توجہ کو سکون ہو جائے گا | | عقل گم ہو جائیگی دیدار ہو گا ذات کا |

### مقولہ کبیر صاحب

سُرت کہنڈن ایکتر کریہی سادھنا جان۔ سُرت ایکتا ہوئے جب پاوے پد نربان

اِس شغل کو عارفوں نے سُرتی سادھنا کہا ہے **سُرتی** کے لفظ سے وہ قوت انسان مُراد ہے جو خیال کو روک سکتی ہے اور من جس کا روپ یعنی صورت اور پران ادھشٹان یعنی مسکن ہے اور سادھنا کے معنی شغل ہیں یہ سانکھیہ یوگ کا طریقہ ہے جس میں قوت متخیلہ اور عقل بذریعہ تین کے ساکن ہو جاتے ہیں اِسمیں کوئی عمل یا فعل نہیں کرنا پڑتا اور یہی جزو سے کُل ہونیکا طریقہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیان یوگ کے طریقہ کا بیان جو منتر ۳۹ سے شروع ہوا تھا یہاں ختم ہوا ہے جب تک عقل روشن کے وسیلہ سے انسان منزل مقصود پر نہ پہونچے تب تک ان منتروں کے معنی کامل ہونا مشکل ہے کہ یہ رموز بہت ہی باریک ہیں اور مشاہدہ چاہتے ہیں۔

## अर्जुन उवाच

**स्थित प्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ॥**

**स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥५४॥**

| یوگ کی شناخت |
|---|

**ارجن کا سوال** (۵۴) جو شخص عقل ساکن رکھتا ہے اور محویت کی حالت میں ہے اے کرشن اوسکی کیا شناخت ہے ساکن عقل رکھنے والا انسان کیونکر بولتا بیٹھتا اور چلتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| عارف کامل کی کیا پہچان ہے بتلائیے ۔ | | بول چال اور طرز بود و باش کو سمجھائیے |

اب ارجن دریافت کرتا ہے کہ یوگی اور عام آدمی کی حالتیں بلحاظ گفت و شنود اور نشست و برخاست کیا فرق ہوتا ہے یعنی عارف کے برتاؤ اور طریقہ بود و باش میں کیا خصوصیت ہوتی ہے یہ خیال اوس کا آج کل کی عقل کے موافق تھا یعنی وہ سمجھتا تھا کہ یوگی کا برتاؤ عوام سے مختلف ہوگا اور اسمیں کوئی خاص اور عجیب بات ہوگی۔

## श्री भगवानुवाच

**प्रजहाति यदा कामान्सर्वान्पार्थ मनोगतान् ॥**

**आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥५५॥**

| یوگی خیال کی حرکت کو روک کر ذات میں مسرور رہتا ہے |
|---|

**شری بھگوان کا جواب** (۵۵) اے ارجن جب انسان سب دل کی خواہشوں سے آزاد اور اپنی ذات میں مسرور و محو ہو جاتا ہے تب وہ ساکن عقل رکھنے والا کہا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اوس کی ساکن عقل ہے جو ذات میں مسرور ہے | | جس کے دل سے دونوں عالم کی تمنا دور ہے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس نے اپنے دل سے دُنیا و عقبیٰ کی تمنا دور کی ہے اور جو اپنی ذات کو پہچانکر اوسی میں محو اور مسرور ہے اور نفس کی آمد و شد پر نظر رکھتا ہے وہی عارف ہے جو انسان اہم سے ۲ دھ منتر تک کی ضمیر کو سمجھکر اوسپر کاربند ہے اوس کی عقل غیر متحرک سمجھنی چاہیے وگرنہ جاہل اور عارف میں کوئی جسمانی فرق نہیں ہوتا۔

**दुःखेष्व नुद्विग्न मनाः सुखेषु विगत स्पृहः॥**
**वीत राग भय क्रोधः स्थित धीर्मुनि रुच्यते ॥५६॥**

| بیم ورجا سے آزاد ہو جاتا ہے | (۵٦) جو دکھ کا اندیشہ نہیں کرتا اور سکھ کی تمنا نہیں رکھتا اور اُلفت اور خوف غصہ سے بری ہے وہ ساکن عقل رکھنے والا عارف کہا جاتا ہے۔ |
|---|---|

ہے وہ عارف جس کو غصہ شوق اور نفرت نہیں | رنج سے کلفت نہیں آرام سے اُلفت نہیں

اِنسان کی حیات میں سکھ دُکھ سردی و گرمی نفع و نقصان لازمی ہیں عارف وہی ہے جو اُن کے پیش آنے کے خیال سے رنجیدہ اور خوش نہیں ہوتا۔

**यः सर्वत्रा ऽनभिस्ने हस्त त्तत्प्राप्य शुभा ऽशुभम्॥**
**ना ऽभिनंदति न द्वेष्टि स्थित प्रज्ञस्त द्दोच्यते ॥५७॥**

| ایک سی حالت رکھتا ہے | (۵۷) جو سب سے بے تعلق رہتا ہے اور نیکی و بدی کے پیش آنے پر خوشی اور رنج نہیں کرتا اوس کی عقل ساکن ہے۔ |
|---|---|

شادی اور غم سے نہیں جسکو مسرت اور ملال | سب سے جو بے لوث ہے وہ آدمی ہے باکمال۔

تعلقات دُنیوی سے جو رنج اور خوشی کے سامان پیدا ہوں اون کا اثر جو شخص اپنی ذات پر نہیں مانتا اوس کی عقل سلیم اور غیر متحرک ہے۔

رباعی

| | |
|---|---|
| قومے بہ تمنائے زر و مال خوش اند | برخے بہ تماشائے خط و خال خوش اند |
| بیدل ہمہ را بحال بدمے بینم | خوش حال کسانا نکہ بہرحال خوش اند |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः॥**
**इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता॥५८॥**

| | |
|---|---|
| (۵۸) جب یہ مثل کچھوے کی جو کہ داپنے، عضووں کو چاروں طرف (سے سمیٹ لیتا ہے) حواس کو محسوسات سے ہٹا لیتا ہے۔ تب اوس کی عقل ساکن کہی جاتی ہے۔ | اوسکی کیفیت مثل کچھوے کے ہے |

| | | |
|---|---|---|
| اپنے اعضا کو چھپا لیتا ہے کچھوا جس طرح | | حس و محسوسات سے بچتا ہے عارف اس طرح |

شرتی سادھنا میں عارف کی کیفیت مثل کچھوے کے ہوتی ہے یعنی جب شرتی قاعدے سے رکتی ہے تب اوسکے حواس سمٹ کر بے حرکت ہو جاتے ہیں۔

**विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः॥**
**रसवर्ज्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्त्तते॥५९॥**

| | |
|---|---|
| (۵۹)، (حواس کو) غذا ندینے والے انسان سے محسوسات دور ہو جاتے ہیں اور برتر از صفات ذات نامتناہی کے مشاہدہ کرنے پر اون کی طلب بھی اوسکے دل سے جاتی رہتی ہے۔ | حواس کو قابو میں لانے سے ترک لذات کی لذت ملتی ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ضبط سے قابو میں آتے ہیں حواس انسان کے | | شوق مٹجاتا ہے اون کا ذات کے دیدار سے |

محسوسات حواس کی غذا ہیں جب شاغل سُرت سادھنا کے قاعدے سے حواس کو سمیٹتا ہے تب حواس کے افعال قابو میں آجاتے ہیں اور اُن کی وہ کشش جو محسوسات کی طرف ہوتی ہے جاتی رہتی ہے یعنی اون کے ساتھ تعلق نہیں رہتا جب شاغل کو نور ذات چشم باطنی سے نظر آتا ہے اوس وقت جو مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اوس کے مقابلہ میں نفسانی لذات ہیچ معلوم ہوتی ہیں یعنی اوس سے محسوسات کی طرف جو شوق و رغبت کہ پیشتر تھے نہیں رہتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شعر

اگر لذتِ ترک لذت بدانی — دگر لذتِ نفس لذت نخوانی

यततो ह्यपि कौंतेय पुरुषस्य विपश्चितः ॥
इंद्रियाणि प्रमाथीनि हरंति प्रसभं मनः ॥६०॥

حواس کی کشش اگر احتیاط نہ کیجائے تو عارف کو عقل سلیم سے بے بہرہ کردیتی ہے

(۶۰) اے ارجن مفسد حواس شغل کرنیوالے عارف کے دل کو بھی زبردستی کھینچ لیتے ہیں۔

کھینچتے ہیں شاغلوں کے دل کو بھی مفسد حواس — بس میں آجاتے ہیں اِنکے اچھے اچھے خودشناس

اگر مشرت سادھنا کرنے والے عارف اپنے حواس کو اچھی طرح نہ روکیں تو وہ حواس اونکے دِلبر بھی قابو پاجاتے ہیں اور اونکے مشاہدہ کا حجاب ہوجاتے ہیں۔

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ॥
वशेहि यस्येंद्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६१॥

پس یوگی حواس کو عقل سلیم کے طابع رکھتا ہے

(۶۱) جو اون سب کو قابو کرکے میری (ذات نا متناہی) کے ادراک میں مصروف رہتا ہے۔ اور جس کے قابو میں حواس آگئے ہیں اوس کی عقل ساکن ہے۔

اون کو تو مغلوب کر طالب ہو میری ذات کا — عارفِ کامل ہے جس نے اُنکو بس میں کرلیا

ضبط حواس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اِنسان آنکھ۔ کان اور ناک وغیرہ کو بند کرلے اور اون کی بند کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ قوت متخیلہ جس کے مطیع سب حواس ہیں فعل میں آغشتہ نہو یعنی اوس کا شوق فعل کی جانب نہو۔

ध्यायतो विषयान्पुंसः संगस्तेषूपजायते ॥
संगात्संजायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥६२॥
क्रोधाद्भवति संमोहः संमोहात्स्मृतिविभ्रमः ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

स्मृतिभ्रंशा द्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥६३॥

سوکھیشم اور استھول پدارتھ یا بندہی کے اسباب ہیں۔

۶۲ و ۶۳ محسوسات کی طرف توجہ کرنیوالے انسان کو اون سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تعلق سے خواہش پیدا ہوتی ہے خواہش سے غضب پیدا ہوتا ہے۔ غضب سے تیرگی پیدا ہوتی ہے تیرگی سے سہو پیدا ہوتا ہے۔ سہو سے عقل ضایع ہوتی ہے عقل کے زایل ہو جانے سے زوال آتا ہے۔

| | |
|---|---|
| آدمی کو جب خیال آتا ہے محسوسات کا | شوق خواہش اور غصہ باندھتے ہیں سلسلہ |
| جوش کا ثمرہ ہے غفلت سہو غفلت کا مآل | سہو سے ہوتی ہے تیرہ عقل آتا ہے زوال |

اس ادہیا کے ۲۸ منتر میں ماترا سپرش کا جو مجمل ذکر ہوا تھا اوس کی ان دونوں منتروں میں تشریح کیجاتی ہے جب تک انسان سُرت سادہنا کا طریقہ نہ جانتا ہو یعنی جب تک انسان کی سُرت کا الحاق علم ذات کے ساتھ نہو وہ صفات کی طرف رجوع کرتی رہتی ہے۔

اوّل اوس کا تعلق سمان وایو سے ہوتا ہے جو صفت اکاس یعنی خلا کی رکھتی ہے۔

دوم پران وایو سے جو ہوا کا خزانہ ہے الحاق ہونے پر خواہش تولید پاتی ہے۔

سوم تعلق اور خواہش اپان وایو یعنی مادّہ حارّہ سے ملکر غضب پیدا کرتے ہیں

چہارم ان تینوں کا ویان وایو یعنی مادّہ باردہ سے اتصال ہونے پر تیرگی ظہور پاتی ہے

پنجم۔ ان چاروں سے اودان وایو یعنی مادّہ خاکی سے ملنے پر شکل پیدا ہو کر پندار غالب ہو جاتا ہے پندار کے غلبہ میں عقل سلیم تیرہ ہو جاتی ہے اور اپنے آپ کو نہیں پہچانتی یہ حالت قابل افسوس ہے اس منتر میں لطافت سے کثافت کی طرف آتما کے نزول کی صورت جسطرح پر واقعی ہے دکھائی گئی ہے۔

राग द्वेष वियुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ॥

आत्म वश्यैर्विधेयात्मा प्रसाद मधिगच्छति ॥६४॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قوت متخیلہ کو افعال حواس سے علیحدہ کرنا آزادی کا ذریعہ ہے

(۶۴) جو بشر رغبت اور نفرت کو حواس سے علیحدہ کرکے اور حواس کو اپنے قابو میں رکھکر محسوسات میں اوہنیں لگاتا ہوا ذات میں مصروف رہتا ہے وہ سرور ابدی پاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شوق و نفرت ترک کرکے حس و محسوسات کا | | دیکھتے ہیں اہل دل جلوہ سرور ذات کا۔ |

زندگی میں حواس اپنے فعل سے عاری نہیں رہ سکتے پس عارف ان کے ترک واخذ دونوں سے کنارہ کرکے ذات میں مسرور رہتا ہو گو حواس کا محسوسات سے تعلق رہے یعنی وہ اپنا فعل متعلقہ کیا کریں تاہم وہ اوپر توجہ نہیں کرتا اور توجہ کی نہونے سے وہ غالب نہیں ہو سکتے جب اون کی طرف توجہ ہو جاتی ہے تب وہ غالب ہو جاتے ہیں جیسے کوئی بیگاری کسی کا کام کرتا ہو اور اوسکے نفع و نقصان سے تعلق نہیں رکھتا ویسے ہی عارف حواس کے فعلوں کو بیگار سمجھکر کرتا ہے مگر بیگار بیچ نہیں سکتا۔

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्यो पजायते ॥

प्रसन्न चेतसो ह्यासु बुद्धिः पर्यवतिष्ठति ॥ ६५॥

سرور سے سب کا ہٹ جاتی رہتی ہے اور عقل آرام خالص کی قایم ہو جاتی ہے

(۶۵) حالت سرور میں اوس کے سب رنج مٹ جاتے ہیں جو مسرور ہوتا ہے اوس کی عقل جلد قایم ہو جاتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| دور ہو جاتی ہیں دل سے کیف میں سب کاہشات | | جو ہوا مسرور اسکی عقل پاتی ہے ثبات |

کیف کی یہ اعلیٰ منزل ثمرت سادھنا کے بعد حاصل ہوتی ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں۔

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य नचा युक्तस्य भावना ॥

नचा भावयतः शांति रशांतस्य कुतः सुखम ॥ ६६॥

یقین کے بغیر آرام و قرار میسر نہیں ہو سکتا

(۶۶) جو شاغل نہیں ہوتا اوس کی نہ تو عقل (قائم) ہوتی ہے اور نہ اوسکو الوہیت کا دیدار ہوتا ہے جسکو دیدار نصیب نہیں اوسکو تسکین نہیں جسکو تسکین نہیں اوسے آرام کہاں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عقل و عرفان سے وہ بے بہرہ ہو جو شاغل نہیں — اوسکو اطمینان اور اصلی خوشی حاصل نہیں

جو شہرت سادھنا کا شاغل نہیں اوس کی عقل کا سلیم ہونا ممکن نہیں اور وہ ذات نامتناہی کا جلوہ نہیں دیکھہ سکتا جب تک مشاہدہ باطنی ہو قرار و اطمینان کی صورت ہرگز پیدا نہیں ہوتی یعنی جب تک شکوک اور واہمات رفع ہوں انسان حالت زندگانی میں آرام نہیں پاتا

इंद्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ॥
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवाम्भसि ॥६७॥

شغل کے بغیر حواس عقل کو پریشان کر دیتی ہیں

(۶۷) جب انسانکا دل فعل کرتے ہوئے حواس کی طرف جاتا ہے تب حواس اوسکی عقل کو اسطرح بہا لیجاتے ہیں جیسے ہوا دریا میں کشتی کو

جب طرف لذائذ کے جاتا ہو دل انسان کا — کشتی دانش پہ ہوتا ہو سمان طوفان کا۔

حواس دلکو کھینچکر محسوسات کی طرف لیجاتے ہیں اگر دل کی نظر اون کی طرف ہوتی ہو حواس کی آندھی دل کی کشتی کو محسوسات کے طلاطم میں ڈالدیتی ہے مرد دانا کو چاہیے کہ وہ اوس کشتی کو ملاح کیطرح قابو میں رکھے اور بہنے ندے آندھی کا چلنا تو فعل قدرت ہے

तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ॥
इंद्रियाणींद्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६८॥

پس حواس کو قابو میں اور اعتدال پر رکھنا واجب ہی

(۶۸) پس اے ارجن جسنے حواس کو محسوسات کی طرف جانے سے بخوبی روک لیا ہے اوس کی عقل ساکن ہے۔

اسلئے ارجن اوسے عارف سمجھنا چاہیے — اپنے دل پر ہو جو قادر ترک محسوسات سے

محسوسات کی طرف حواس کی کشش کا ہونا انسانکے سکون دل میں خلل انداز ہوتا ہو لہذا انسانکو حواس کے افعال ضبط کیساتھ کرنے چاہئیں اسطرح پر انکی کوشش کارگر نہیں ہوتی طریقہ ضبط کی تشریح اوپر کی منتر میں ہو چکی ہو

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ॥
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥६९॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عقل سلیم رکھنے والے کی زندگانی

(۶۹) جو سب اِنسانوں کی رات ہے اوسمیں عارف جاگتا ہے جسمیں اِنسان جاگتے ہیں وہ عارف دوربین کے لئے رات ہے -

| | | |
|---|---|---|
| روز روشن عارفوں کا جاہلوں کی رات ہے | | جاہلوں کا روز روشن عارفوں کی رات ہے |

عوام الناس جو حواس کے وسیلہ سے عالم ظاہری میں بدل مصروف ہیں اُنکے واسطے عالم بطون مثل شبِ تار ہے مگر عارفوں کا وہ دراصل دن ہے اور جس عالم ظاہری کو عوام دن سمجھتے ہیں عارف اوسکو اندھیری رات خیال کرتے ہیں جاہل صفات کے عالم سے باخبر ہیں اور ذات کے عالم سے بے خبر- عارف ذات کے عالم میں ہوشیار ہیں اور صفات کے عالم سے بے پرواہ سُرت کا حواس سے تعلق ہونا عارفوں کی رات ہے سُرت کا ذات میں محو رہنا عارفوں کا روز روشن ہے -

आपूर्यमाण मचलप्रतिष्ठं समुद्रमापः प्रविशंति यद्वत्॥
तद्वत्कामायं प्रविशंति सर्वे सशांति माप्नोति न कामकामी ॥७०॥

عارف مثل بحر محیط کے بے حرکت اور ساکن رہتا ہے -

(۷۰) جس طرح دریا لبریز اور بے حرکت سمندر میں غائب ہو جاتے ہیں اوسی طرح سب خواہشیں جس اِنسان کے دلمیں غائب ہو جاتی ہیں وہ حالت اطمینان کی پاتا ہے لذات کی خواہش رکھنے والیکو یہ بات نصیب نہیں ہوتی

| | | |
|---|---|---|
| جیسے دریا آکے ملجاتے ہیں ساکن بحر میں عین راحت سے بسر ہوتی ہے اُس کی زندگی | | محو ہو جاتی ہیں جسکی دلکی ساری خواہشیں طالب دُنیا و دین سے دور ہے آسودگی - |

انسان حالت کیف میں علم ذات کو مثل بحر محیط لبریز اور ساکن پاتا ہے اور اُس کی تمام خواہشیں دریاؤں کے مانند اوس بحر محیط میں معدوم ہوتی نظر آتی ہیں- یہ ادراک انسانی انتہائی مقام ہے دُنیا اور عقبیٰ کے طالب اِس سے محروم رہتے ہیں -

विहाय कामान्यः सर्वान्पुं मांश्च रतिनिःस्पृहः॥
निर्ममो निरहंकारः सशांति मधि गच्छति ॥७१॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| ترکِ خواہش سے یہ مقام ملتا ہے | (۷۱) جو انسان خواہشوں کو چھوڑ کر بغیر کسی خواہش کے فعل کرتا ہے اور تعلقِ قلبی، اور پندار سے آزاد ہو جاتا ہے وہ حالتِ اطمینان پاتا ہے - |

| | | |
|---|---|---|
| رغبت و نفرت کا مفروضہ تعلق چھوڑ کر | | فعل بے خواہش سے اطمینان پاتا ہے بشر |

جو ان تینوں شرطوں کو پورا کرے وہی سرورِ ابدی پا سکتا ہے جو لوگ حواس کے فعل سے مغلوب ہو جاتے ہیں اونکی توجہ کا اس علم کیطرف ہونا محال ہے -

**एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति ॥**

**स्थित्वा ऽस्यासंत कालेपि ब्रह्म निर्वाण मृच्छति ॥७२॥**

| | |
|---|---|
| یہ مقام انتہائی مراتب ادراک انسانی ہے جہاں غفلت و نادانی باقی نہیں رہتی | (۷۲) ارجن یہ برہم کا مقام ہے اسکو پا کر انسان غفلت میں گرفتار نہیں ہوتا اور آخری وقت بھی اسمیں قائم رہنے سے برہم کا وصال پاتا ہے - |

| | | |
|---|---|---|
| معرفت کی کیفیت میں ہوتی ہے نادانی فنا | | زندگی اور موت میں عارف کا حصہ ہے بقا |

اوپر کے منتر میں جو حالت کیفیت بیان کی گئی ہے وہی برہم کا مقام ہے اوسکے حاصل کرنے سے سارے عقدے انسان کے وا ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی زندگی میں جزو سے کل ہو جاتا ہے اور دمِ واپسین تک ذات میں مستغرق رہکر جزو سے کل ہو جاتا ہے یعنی اپنی زیست میں اور بعد از مرگ ایک ہی صورت پر رہتا ہے -

**इति श्री भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे**

**श्रीकृष्णार्जुन संवादे सांख्य योगो नाम द्वितीयो ऽध्यायः ॥२॥**

شری بھگوت گیتا کے مخفی برہم ودیا کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی گفتگو کی دوسری ادھیا موسوم بہ سانکھ یوگ ختم ہوئی -

دوسری ادھیا میں سانکھ یعنی علمِ حقیقت کا لُبِ لُباب درج ہے اگلے ادھیا میں اسی فقیر پہ مبنی ہیں اور اسی کی تفسیر ہیں دوسری ادھیاکے اصول چاروں دیدوں اور چھئوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاستروں کا عطر ہیں اگرچہ وید اور شاستر وغیرہ کا مضمون بغیر مطالعہ کئے کامل طور پر دریافت نہیں ہو سکتا مگر چونکہ اکثر اشخاص کو اون کی بابت بہت ہی کم واقفیت ہے اسلئے اُن کے خلاصہ اُصول کا ذیل میں درج کرنا بیکار نہو گا۔

## چار وید

**اوّل رگ وید ہے**۔ اس کا بڑ گیانم آنند برہم مہاواکیہ ہے اور اُصول اونکار کی سادھنا ہے
**دوسرا یجُروید**۔ اس کا "اہم برہم آسمی" مہاواکیہ ہے اسمیں اونکار کے عملی طریقوں کا بیان ہے
**تیسرا سام وید**۔ اس کا تت توم اسیٔ مہاواکیہ ہے اسمیں اشٹانگ یوگ اور عشق کی طریقت کا بیان ہے اور علم موسیقی داخل عبادت ہوا ہے۔
**چوتھا اتھروَن وید**۔ اس کا "ایم آتما برہم" مہاواکیہ ہے اسمیں توحید و عرفان کا بیان ہے
یہ چاروں وید رشیوں یعنی عارفان گذشتہ کے کلمات ہیں جو کسی وقت میں قلمبند کئے گئے ہیں ابتدائے زمانہ میں ان کا علم عارفوں کے سینہ میں تھا اور وہ سینہ بسینہ منتقل ہوتا تھا یعنی بذریعہ سماعت کے شاگرد کو گرو سے حاصل ہوا کرتا تھا۔ جیسا کے لفظ شرتی سے بھی ظاہر ہوتا ہے جب سامان وقت سے شرتیاں تعداد میں بہت ہو گئیں اور اونکا حافظہ میں رکھنا مشکل ہو گیا تب وہ وقتاً فوقتاً مکتوب ہو کر چار وید موسوم ہوئیں شرتی وہ کلام ہے جو حالت اشراق میں عارفوں کی زبان سے نکلا ہے۔

چاروں ویدوں کا ایک وقت میں مکتوب ہونا پایا نہیں جاتا۔ گو وہ علم کسی وقت کلام اور تحریر میں آیا ہو حقیقت اوس کی اناد ہے یعنی کال اور دیش میں محدود نہیں ہے اوپنشد وید کے علم الوہیت کا انتخاب ہے سمرتی کے معنی حافظہ ہیں سمرتی وہ کلام ہے جس نے قوت حافظہ سے ترتیب پائی ہے سُرتی کی شہادت صرف بطون میں مل سکتی ہے سمرتی کی شہادت حواس سے مل سکتی ہے سمرتی میں چھ شاستر یعنی فلسفہ پران اور اپ پران وغیرہ شامل ہیں جنکو عالموں نے وقتاً فوقتاً وید کی تشریح و تفسیر میں تحریر کیا تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۱) نیائے شاستر کے مصنف گوتم رشی تھے۔ اِس فلسفہ نے آتما۔ ایشر اور جیو تین وجود مانے ہیں اور اِن تینوں کو دلائل انادی ثابت کیا ہے۔

(۲) میمانسا دو ہیں۔ پورو۔ اور اُتر۔ پورو میمانسا جیمنی رکھیشر کا کلام ہے اتر میمانسا شری دیدویاس جی کی تصنیف ہے پہلا میمانسا مانتا ہے کہ کرم یعنی فعل سے عالم کا ظہور ہوا ہی اور وہ کرم روپ یعنی بصورت فعل ہے اور اوس کا کرم ہی میں انجام ہوگا دوسرا میمانسا ویدانت کے اُصول کے موافق کرم کا وجود پرکرتی یعنی قدرت سے بنا تا ہے۔

(۳) وَسے شک شاستر کنادرشی کی تصنیف ہے اِس میں کال یعنی وقت کا سب پر غالب ہونا ثابت کیا ہے یعنی سارا عالم کال سے ظہور پاتا ہے اور کال میں فنا ہو جاتا ہے۔

(۴) پاتنجل شاستر مہامنی پاتنجلی کی تصنیف ہے اِسمیں اشٹانگ یوگ کو ذات میں وصل ہونے کا ذریعہ ثابت کیا ہے اور اوسیکو سدہانت مانا ہے۔

(۵) سانکھ شاستر کپل مہامنی کی تصنیف ہے یہ مرتاض اور کمال درجہ کے فاضل ہوئے ہیں اور انہوں سنے پورش کو پرکرتی سے علیحدہ مانا ہے پورش کو ذات پاک اور بے لوث کہا ہے اور سب عالم کا نمود پرکرتی سے تسلیم کیا ہے پورش کو شخص اور پرکرتی کو اُس کا سایہ کہا ہے اِس فلسفے کے اُصول سمجھنے میں بوجہ کم فہمی بہت غلطیاں واقع ہوتی ہیں چونکہ کلام اعلیٰ ہے اور اوس کے سمجھنے کے واسطے فکر رسا درکار ہے اس کے جاننے والے اور پیروی کرنیوالے اب ہندوستان میں بہت کم ہیں۔

(۶) ویدانت اعلیٰ درجہ کا فلسفہ سری وید ویاس رشی کا کلام ہے یہ توحید خالص اور انتہائی ادراک اِنسانی ہے برہم سوتر میں جو اِنہیں کی تصنیف ہے ویدانت کے اُصول بدلائل ثابت کیتے گئے ہیں۔ نیائے ایشر اور مایا کو انادی بیان کرتا ہے اور دونوں کو عقل ظاہر کرتی ہے اور حواس اوسکی شہادت دیتے ہیں۔

میمانسا کرم کو سدہانت اِس لئے مانتا ہے کہ بغیر فعل کے عالم کا ہونا ممکن نہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وِسّے شک کال کو سب سے اعلیٰ مانتا ہے کیونکہ جو فعل ہوتے ہیں وہ سب وقت میں محدود ہیں پاتنجل یوگ کو سب سے اعلیٰ سمجھتا ہے یوگ کے معنی وصل ہیں چونکہ فصل اگیان سے ہوا ہے وصل ضروری ہے گویہ چاروں فلسفہ مختلف ثبوت ذات نامتناہی کی دیتے ہیں مگر سب کو اوسکی ہستی بحت اور وحدت پر اتفاق ہے نیائے اور میمانسا میں جزوی فرق ہے دونوں کی ضمیر ایک ہی ہے وسّے شک کی تحقیقات اون دونوں سے زیادہ وسیع ہے پاتنجل طریقت عشق ہے اسکا تعلق نفس وغیرہ سے ہے اور یہ فلسفہ کسی وقت میں بہت ترقی پر تھا فی زمانہ اس کے عامل کا ملنا دشوار ہے۔ سانکھیہ عالم ظاہری کا وجود واجب الوجود سے بتلاتا ہے اور بغیر حاصل کئے اِس علم کے شکوک دل سے رفع نہیں ہوتے۔

ویدانت اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے اور فہم ذکی اور طبع رسا چاہتا ہے فہم کے تنگ کاسہ میں یہ بحر محیط سما نہیں سکتا کوئی علم اِسوقت ذات کے ادراک کیواسطے اِس سے بہتر نہیں ہے ویدانت کے لغوی معنی ہیں علم کی انتہا۔ یعنی وہ فلسفہ جس میں علمی تحقیقات ختم ہو اور محویت شروع ہو محویت سے بلند کسی فلسفہ نے کوئی درجہ بیان نہیں کیا۔ ویدانت واجب الوجود کو اوّل وآخر ظاہر باطن ثابت کرتا ہے اوپنشدوں میں وید کے علمی رموز یعنی توحید و عرفان حکایتوں کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں باون اوپنشدوں کا ترجمہ شاہزادہ محمد دارا شکوہ نے فارسی میں کیا ہے بعض بیانات سے ایکسو ساٹھ اوپنشدوں کا ہونا پایا جاتا ہے مگر وہ سب اِسوقت ہند میں دستیاب نہیں ہو سکتے اوپنشد کے معنی اسرار مخفی ہیں پرانوں اور اُپ پرانوں میں حکایات اور روایات درج ہیں جنکے معنی کامل طور پر اور بدلائل ثابت کرنے مشکل ہیں بعض میں عالی خیالات ظاہر کئے گئے ہیں چنانچہ وشنو پران بہت اعلیٰ درجہ کے علم معقولات پر مبنی ہے جس کے رموز و استعارات کو آجکل کے علما نہیں جانتے اور ایسے معنی بیان کرتے ہیں جن سے سامع کی تشفی نہیں ہوتی اور طرح طرح کے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## تیسری ادھیا کرم یوگ ۳ ۴۳ منتر

**अर्जुनउवाच** - ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मताबुद्धिर्जनार्दन ॥
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥१॥

**ارجن کا سوال** (۱) اے جناردن اے کرشن جو آپکی رائے میں فعل پر علم فضیلت رکھتا ہے تو پھر آپ مجھے کثیف کام کی کیوں ہدایت کرتے ہیں

ارجن کرشن جی کی ضمیر کو نہ سمجھ سکا

| | | | |
|---|---|---|---|
| آپ دیتے ہیں فضیلت علم کو اعمال پر | | ساتھ ہی کہتے ہیں مجھ سے بے محابہ جنگ کر | |

ارجن گیان کو کرم پر سبقت دینے اور جنگ کرنے کی ہدایت کو دو مخالف امر سمجھا دراصل فعل کرنا گیان یوگ کے خلاف نہیں ہے بلکہ مطابق ہے آگے ظاہر کیا جائیگا کہ فعل قدرت سے سرزد ہوتے ہیں ذات ان سے مبرا اور بے لوث رہتی ہے۔

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ॥
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयो ऽहमाप्नुयाम् ॥२॥

(۲) آپ کا متضاد کلام میری سمجھ میں نہیں آتا آپ ایسی ایک بات صاف طور پر کہئے جس سے کہ میری بھتری کی صورت پیدا ہوتی ہو۔

سمجھنا چاہتا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| عقل چکرا نے لگی سنکر یہ جملے آپکے۔ | | مجھکو بھبودی کا یہ دہا راستہ دکھلائے | |

ارجن ترک تعلق فعل اور ترک فعل میں تمیز نہ کر سکا پس اوس نے یہ سوال پیش کیا ہے

**श्रीभगवानुवाच** - लोकेऽस्मिन् द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मया
नघ ॥ ज्ञान योगेन सांख्यानां कर्म योगेन योगिनाम् ॥३॥

**شری بھگوان کا جواب** (۳) اے بیکمزدیں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ اس عالم میں دو قسم کے عقیدے ہیں عارفوں کا گیان یوگ اور جوگ کرم کے پابند ہیں اونکا کرم یوگ

گیان یوگ اور کرم یوگ وصال ذات کے دو مختلف طریقے ہیں جو کہ زمانہ قدیم سے چلے آرہے ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| دو طرح کی زندگانی ہیں نے بتلائی ابھی | | ایک تو اعمال کی اور دوسری عرفان کی | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسری ادھیائے ۱ سے ۳۹ منتر تک گیان یوگ کے اصول کا اور ۴۰ سے آخر منتر تک اوسکے عملی طریقے کا بیان ہوا ہے اور درمیان سے ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۹ منتروں میں کرم کی بابت رائے ظاہر کیگئی ہے شائقین ان دونوں عقیدوں کے فرق کے سمجھنے کیلئے مذکورہ بالا منتروں کو ملاحظہ کریں

**नकर्मणा मनारंभा न्नैष्कर्म्यं पुरुषो ऽश्नुते ॥**

**न च सन्य सनादेव सिद्धिं समधि गच्छति ॥४॥**

| | |
|---|---|
| ترک افعال ناممکن اور لا حاصل ہے | (۴) نہ تو انسان افعال کے ترک کرنے سے افعال سے بریت پاتا ہے اور نہ وہ ترک افعال سے مطلوب کو پاتا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| محض بیکار آدمی کی زیست ہے امر محال | محض بیکاری سے کوسوں دور ہے کسب کمال |

حواس کے فعل روکنے سے نہیں رک سکتے ہیں علاوہ بریں اونکے روکنے سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہو سکتا پس اونکے روکنے کی کوشش کرنا فعل عبث ہے۔

**नहि कश्चित्क्षण मपि जातु तिष्ठत्य कर्म कृत ॥**

**कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वैः प्रकृति जैर्गुणैः ॥५॥**

| | |
|---|---|
| انسان کو افعال سے ایک لمحہ بھی مفر نہیں ملتا | (۵) کوئی کبھی ایک لمحہ بھر بھی فعل سے خالی نہیں رہتا۔ قدرتی خاص اپنے زور سے سب فعل کراتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| فعل سے فارغ نہیں ہوتا ہے کوئی لمحہ بھر | فطرتاً مجبور ہے انسان صدور فعل پر |

انسان کی زندگانی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرتا ہے جسمیں اوسکے حواس کی قوتیں فعل نہیں کرتیں یہ تمام افعال قدرت سے سرزد ہوتے ہیں اسلئے انکا روکنا احکام قدرت کی مخالفت کرنا ہے

**कर्मेंद्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ॥**

**इन्द्रियार्थान् विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥६॥**

| | |
|---|---|
| کرم یوگ کا طریقہ ادنیٰ ہے کہ اسمیں افعال دلی تعلق کیساتھ کئے جاتے ہیں | (۶) جو کم عقل حواس افعالی کو روک کر دل سے محسوسات کا خیال کرتا رہتا ہے اوسے گمراہ کہنا چاہئے۔ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ضبط کے دہو کی میں جو شایق ہی محسوسات کا
وہ ہی ناداں اور اُسے گمراہ کہنا ہی بجا

چونکہ کان آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ کے لازمی افعال کے ترک کرنے پر بھی خیالات محسوسات کی طرف جانے سے ہنیں رُکتے یعنی طبیعت کا شوق محسوسات کی طرف بدستور رہتا ہی اِس لئے اونکے ترک کرنیکی کوشش حماقت ہے۔

**यस्त्विंद्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ॥**

**कर्मेंद्रियैः कर्मयोगमसक्तः सविशिष्यते ॥७॥**

گیان یوگ اعلیٰ درجہ رکھتا ہی کہ فعلوں کو بے تعلقی کیساتھ کرنا اُسکا اصول ہی

(۷) اے ارجُن جو حواس افعالی کو دِل کے تابع رکھکر اون سے لازمی افعال بے تعلق ہوکر کرتا ہی وہ اعلیٰ ہے۔

جس نے اپنے دِلکے بس میں کرلئے سارے حواس
فعل کرتا ہے مگر آزاد ہی وہ خودشناس

حواس افعالی کو دِل کے تحت میں رکھکر اون سے کام لینا حواس کے ضبط کرنے سے بہتر ہے اِس طرح پر فعلوں کا کرنا اون سے بریت کیصورت پیدا کرتا ہی اور اُن کا کرنا نہ کرنے کے برابر ہو جاتا ہی یہی عارفوں کا طریقہ ہے۔

**नियतं कुरु कर्मत्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ॥**

**शरीर यात्रापि च तेन प्रसिद्ध्येद कर्मणः ॥८॥**

بے تعلق ہوکر افعال کرنے چاہییں۔

(۸) تو لازمی افعال کر اون کا کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے اون کے ترک کرنے سے تو تیرے جسم کا قیام ناممکن ہو جاتے گا۔

فرض پورا کر کہ بیکاری سی افضل کار ہی
آدمی کی زندگی بےعمل دشوار ہے

لازمی افعال کرنے چاہییں کیونکہ اون کے کرنے سے عارف کا کوئی ہرج ہنیں ہوتا اور اون کے لئے بغیر اوس کی زندگی ممکن ہنیں ہوتی۔

**यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ॥**

**तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसंगः समाचर ॥९॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

افعال بے تعلق نفی ہوجاتی ہیں (۱۹) اوس فعل کے علاوہ جو ریاض سمجھکر کیا جاتا ہے اور جتنے افعال
افعال تعلق پابندی کا سبب ہے اس دُنیا میں (اِنسان) سے سرزد ہوتے ہیں وہ سب اُسکی پابندی
کا باعث ہوتے ہیں اِسلئے ارجن تو افعال کو ریاض سمجھکر بے تعلقی سے کر

| | |
|---|---|
| فعل کی زنجیر ہے دُنیا فرائیض کے سوا | اِسلئے تو کام کر لیکن نہ اِسمیں دِل لگا |

جو کچھ اِس دُنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے قدرت کے فعل سے ہوتا ہے عارف اِس بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ اِسلئے وہ کسی فعل کا باعث اپنی ذات کو قرار نہیں دیتا اور تمام افعال کے صدور کو قدرت سے مانکر اونہیں بے تعلقی کیساتھ کرتا ہے برخلاف اِسکے جاہل قانون قدرت سے ناواقف ہونیکے باعث افعال کی پیدایش اپنی ذات سے خیال کرتا ہے اور اونہیں اختیاری سمجھتا ہے پہلے طریقہ پر کاربند ہونے سے افعال سے بریت حاصل ہوتی پچھلے طریقے کی پیروی کرنیکا نتیجہ پابندی افعال ہوتا ہے اِس منتر کے معنی سمجھنے کے لئے جبر و اختیار کے مسئلہ پر غور کرنا ضروری ہے۔

**सह यज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ॥**
**अनेन प्रसविष्यध्व मेषवोऽस्त्विष्टका मधुक् ॥१०॥**

دراصل فعل عطیہ قدرت ہے (۱۰) قادر مطلق نے مخلوق کو ریاض کرنیکی قوت دیکر پیدا کیا اور ہدایت کی کہ تم اِسکے وسیلہ سے ترقی کرو اِس سے تمہارے مطالب پورے ہونگے۔

| | |
|---|---|
| با فرائیض خلق پیدا کرکے خالق نے کہا | فرض کو انجام دو اِسمیں تمہارا ہے بھلا |

شروع میں بچہ کے حواس کی قوتیں اور جسمانی اعضاء کمزور اور ناکمل ہوتے ہیں بعد ازاں اُنسے جسقدر کام لیا جاتا ہے وہ بالیدگی اور تکمیل پاتے ہیں اور جو پہلے بچہ تہا وہ جوان کہلاتا ہے تب وہ ریاض کرکے بسر اوقات کرتا ہے اور مطالب دُنیوی حاصل کرتا ہے اسیطرح باشندگان کے مجموعی ریاض اور علمی ترقی سے ملک کی بہبودی ہوتی ہے جو لوگ جسمانی ترقی کے مانع ہوتے ہیں احکام قدرت سے سرکشی کرتے ہیں اور اُسکی سزا پاتے ہیں برخلاف اِسکے عیش و عشرت سے قوا ضعیف ہو جاتے ہیں اور موت کا سامنا جلدی لاتی ہیں عقل سلیم کے مطیع رکھکر حواس سے کام لینا دانائی ہے اور قانون قدرت کی مطابعت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**देवान् भावयता नेनतेदेवा भावयंतुवः ॥**
**परस्परं भावयंतः श्रेयः परम वाप्स्यथ ॥११॥**

جواس قانون قدرت کے موافق ترقی دینا انسان کا فرض ہے

(۱۱) تم اِس سے دیوتاؤں کی خدمت کرو وہ تمہیں عزت بخشینگے۔
کوشش باہمد گر سے تمہیں کمال درجہ کی بھبودی حاصل ہوگی۔

دیوتاؤں کو مناؤ تاکہ وہ اِمداد دیں ؛؛ | کامیابی اتفاقِ رائے سے ہوگی تمہیں ؛؛

دیوتا کوئی مجسم شے نہیں ہیں بلکہ یہی پانچ حواس چت اور بدھ سات دیوتا ہیں جسقدر ہم ریاضت سے اونکی قوت کو بڑہاتے ہیں یعنی اونکو کام میں لاتے ہیں اوسی قدر وہ ہماری بھبودی کیصورت پیدا کرتے ہیں ہمارے ریاضت پر اونکی ترقی منحصر ہے اُنکی ترقی پر ہماری بھبودی۔ افسوس ہیکہ اِس منتر کے معنی پر اہل ہند کی نظر نہوئی اور اِس ہدایت ربانی پر اونہوں نے عمل نہ کیا جو ملک آجکل ریاضت پیشہ ہیں اور اُسکے موافق عمل کر رہے ہیں وہ روز افزوں ترقی پر ہیں

**इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यंते यज्ञ भाविताः॥**
**तैर्दत्तान प्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एवसः ॥१२॥**

قدرت حواس کے فعلوں کی فاعل ہے ذات برتر از فعل ہے۔

(۱۲) ریاضت سے خدمت کرنے پر دیوتا تمہیں ضروری اشیاء دینگے
جو شخص اون کی دی ہوئی اشیاء کو اونہیں دیے بغیر کہا لیتا ہے وہ چور ہے۔

پھل ملیگا دیوتاؤں کی جو تم خدمت کرو | چور ہے جو آپ کہا جاتا ہے اُنکے مال کو

چونکہ سب ضروریات کے فراہم کرنے والے اور سارے کاروبار کے کرنے والے وہی دیوتا ہیں اِسلئے جو لوگ بسبب پندار اپنے آپکو اونکا کرنیوالا مانتے ہیں وہ اُنکی فاعلیت کے حق میں خیانت کرتے ہیں یعنی وہ سب افعال جنکا اِنسان اپنے تئیں فاعل مانتا ہے عالم میں بہت مجموعی اونہیں صفاتی قوتوں سے سرزد ہو رہے ہیں ذات کبھی کسی فعل کی فاعل نہیں بنتی اگنی دیوتا سب جسموں میں موجود ہے اور تحصیل و تحلیل غذا کا سبب ہے جو انسان اپنی غذا کا مہیا کرنیوالا اور کہانیوالا اُسکے بجائے اپنے وجود کو قرار دیتا ہے وہ اُس دیوتا کی حق تلفی کرتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यज्ञशिष्टाशिनः संतो मुच्यंते सर्व किल्बिषैः ॥
भुंजते तेत्वघं पापा ये पचन्त्यात्म कारणात ॥१३॥

عارف آزاد رہتا ہے جاہل بوجہ پندار کی پابند افعال ہوتا ہے

(١٣) جو شے ریاض سے اعلیٰ ہے اوسکے کہانے والے سب گناہوں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور جو خود غرض اپنے سیلئے پکاتے ہیں وہ گنہ کا مزا چکھتے ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| بے گناہ ہے آب حیوان جسنے وحدت کا پیا | | جام خود بینی جو پیتا ہے وہ پاتا ہے سزا | |

عارف افعال کا صدور قدرت سے جانتا ہے اور علم ذات کو نوش جان کرتا ہے اسلئے وہ عذاب و ثواب سے بری رہتا ہے جاہل انانیت کا بندہ ہو کر سارے جسمانی فعلوں کا سبب اپنی ہستی موہوم کو قرار دیتا ہے اور اسکے نتیجہ میں پابندی افعال کی سزا اوٹھاتا ہے

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्या दन्न संभवः ॥
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्म समुद्भवः ॥१४॥
कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्दि ब्रह्माक्षर समुद्भवम ॥
तस्मात्सर्व गतं ब्रह्मनित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥१५॥

انسانکی حیات کا دارومدار قدرت کیفعل پر ہے

(١٤) انسانوں کی حیات غلہ سے ہے۔ غلہ کا ہونا بارش پر منحصر ہے بارش حرارت سے ہوتی ہے۔ حرارت فعل سے پیدا ہوتی ہے۔

(١٥) فعل کی پیدایش قدرت سے سمجھنی چاہئے اور قدرت کا ظہور بنیر وال سے پس قدرت محیط ہو کر ہر وقت اپنا فعل کرتی رہتی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| زندگی غلے سے ہے بارش سے غلہ کا وجود<br>ذات مطلق کا کرشمہ حرکت اجسام ہے | | انجرہ آتش سے ہے حرکت ہے آتش کا نمود<br>سارے عالم میں اُسی کا غائبانہ کام ہے | |

انسان کی حیات نباتات پر منحصر ہے نباتات کی پیدایش بارش پر موقوف ہے بارش اسی وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتی ہے جبکہ آفتاب کی حرارت روئے زمین سے ابخرات کو بلندی پر لیجاتی ہے حرارت حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور حرکت کی پیدائش قدرت سے ہے جسکو پرکرتی کہتے ہیں۔ یہ پرکرتی مثل سایہ کے پورش کیساتھ ساتھ رہ کر مذکورہ بالا طریقے سے انسان کی زندگی نگہبانی کرتی ہے اوسی نے حرکت حرارت بارش اور غلہ کی صورت اختیار کی ہے یعنی آکاس - وایو - اگنی - جل اور پرتھوی اوسی مختلف شکلیں ہیں اور وہی ان پانچوں صورت میں کل عالم میں ہر لمحہ فعل کر رہی ہے جسکو برہم یگ کہتے ہیں (دیکھو یجروید کی مہانارائن اپنشد)

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानु वर्तयतीह यः ॥

अघायु रिन्द्रिया रामो मोघं पार्थ सजीवति ॥ १६ ॥

| جو کوئی چرخ قدرت کے معنی نہیں جانتا وہ جاہل ہے۔ |
|---|

(۱۶) قدرت کا چرخ اس طرح پر جاری ہے جو بشر اس دُنیا میں اوسکے موافق نہیں چلتا اور عمر ضائع کرتا ہے اور حواس سے مغلوب ہو جاتا ہے اسکی زندگی لاحاصل ہوتی ہے۔

| چرخ قدرت کی نہیں کرتا جو احمق پیروی | | ہیچ ہے اُس نفس پرور کا اصول زندگی | |
|---|---|---|---|

جس انسان کو اپنی حیات میں اس چرخ قدرت کی حقیقت دریافت ہوتی نہیں اوسے حیوان بشکل انسان کہنا بجا ہے اور اوسکا پیدا ہونا نہونے کے مساوی ہے۔

यस्त्वात्म रतिरेव स्या दात्म तृप्तश्च मानवः ॥

आत्मन्येव च संतुष्ट स्तस्य कार्यं न विद्यते ॥ १७ ॥

| عارف مشاہدہ باطنی کا علم و سرور رکھتا ہے |
|---|

(۱۷) جسکو اپنی ذات کا عشق ہے اور اپنی ذات پر قناعت ہے اور اپنی ذات میں لطف حاصل ہوتا ہے اوسے فعل سے سروکار نہیں ہوتا۔

| جسکے باطن میں سمایا عشق و علم و کیف ذات | | اُس نے زنجیر عمل کو توڑ کر پائی نجات ؛ | |
|---|---|---|---|

عارف عشق حقیقی رکھتا ہے اور اوسکے دل میں ذات بحت کی ادراک کرنے پر کسی فانی شے کی طلب پیدا نہیں ہوتی صرف علم ذات کا سرور رہتا ہے۔ اسکا افعال کیساتھ دلی تعلق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہوتا کہ وہ جانتا ہے کہ سب افعال قدرت سے پیدا ہوتے ہیں اور ذات فعل و عمل سے برتر ہی)

**नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृते नेह कश्चन ॥**

**न चास्य सर्व भूतेषु कश्चिदर्थ व्यपाश्रयः ॥१८॥**

| | |
|---|---|
| وہ فعلوں سے دلی تعلق نہیں رکھتا | (۱۸) اس دنیا میں اوسے نہ تو فعل کیے ہوئے سے کچھ غرض ہوتی ہی اور نہ نکیے سے اوسکی جہان بھر میں کسی شے کے ساتھ دلبستگی نہیں ہوتی۔ |

| | |
|---|---|
| فعل کے کرنے نکرنے کی اوسے پروا نہیں | لذت دنیا کی جانب اسکا دل جاتا نہیں |

عارف جو کچھ کر چکتا ہے اور جو کچھ اوسے آیندہ کرنا ہوتا ہے دونوں سے بے تعلقی رکھتا ہی گو وہ سب کچھ کرتا ہے لیکن اوسے کسی فعل کے ساتھ نہ تو رغبت اور نہ نفرت ہوتی ہے وہ بیم و رجا ماضی و مستقبل کو واہمات سمجھتا ہے اور اونکا پابند نہیں ہوتا اور ذات کو فعل سے مبرا جانکر قدرت کا تماشہ دیکھتا ہے۔

**तस्माद सक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ॥**

**असक्तो ह्याचरन कर्म परमाप्नोति पुरुषः ॥१९॥**

| | |
|---|---|
| انسان کو بے تعلق ہو کر فعل کرنے چاہئیں | (۱۹) اسلئے تو لازمی فعلوں کو کر بے تعلق ہو کر۔ بے تعلق ہو کر فعل کرنے سے انسان ذات میں وصل ہو جاتا ہی۔ |

| | |
|---|---|
| کام دے انجام تو لیکن نہیں آغشتہ ہو | راحت دل ہی میسر بے تمنا شخص کو |

اسوقت کے رہنمائے دین نتیجہ بے تعلق ہو کر فعل کرنیکی یہ تدبیر بتاتے ہیں کہ جو نیکی کا کام کرو اسے کرشن ارپن کر دو اوس کا ثمرہ دہ چند ملیگا تعجب کی بات ہی کہ وہ نیک افعال کو تو باامید افزائش نتیجہ کرشن ارپن کراتے ہیں مگر برے فعلوں کو اپنے معتقدوں کی گردن میں منڈھا رہنے دیتے ہیں مبادا کرشن ارپن کرنے سے وہ بھی دہ چند ہو جائیں اور اونہیں بھوگنے پڑیں سچ پوچھو تو کرشن ارپن میں نتیجہ سے نظر اٹھا لینی چاہیے اور اپنے پندار کے ترک کرنیکا سنکلپ کرنا چاہیے اس طرح جو کچھ بھلائی یا برائی انسان سے سرزد ہوتی ہی وہ سب کرشن ارپن ہو جاتی ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

कर्मणैव हि संसिद्धि मास्थिता जनकादयः॥
लोक संग्रहमे वापि संपश्यन् कर्तु महर्सि ॥२०॥

| | |
|---|---|
| افعال لازمی کے کرنے سے عارف کا کوئی ہرج نہیں | (۲۰) راجہ جنک وغیرہ کاروبار کرتے کرتے درجہ کمال پر پہونچے تھے پس عالم کی بہتری کو مد نظر رکھکر تجھے فعل کرنا لازم ہے۔ |

| | |
|---|---|
| سلطنت کرنے پر بھی راجہ جنک مرتاض تھے | رسم دنیا کے مطابق فعل واجب ہے سمجھے |

دیو سوت منو۔ راجہ اکشواک۔ شری رامچندر جی بسشٹ جی۔ وید ویاس جی۔ راجہ جنک اور بہت سے راج رشی تعلقات دنیوی کے برتنے پر بھی عارف کامل تھے اِسوجہ سے کہ وہ تمام جسمانی اور روحانی فعلوں کے صدور کو تقاضاء قدرت سمجھتے تھے اور اپنی ذات کو ہمیشہ افعال سے مبرو بے لوث جانتے تھے آج کل یہ عام خیال ہے کہ جبتک کوئی سر نہ منڈائے اور گوشہ گزینی اختیار نہ کرے تب تک اوسے علم معرفت حاصل نہیں ہو سکتا مگر یہ خیال سراسر غلط ہے۔ برخلاف اس کے معاش حاصل کرنے کے لئے نوکری یا کوئی پیشہ اختیار کرنا عارف کا فرض ہے۔ اپنی حیات میں دنیا کبھی کسی سے ترک نہوئی اور نہوگی جسم انسانی جو خود دنیا کا جزو ہے ہر جگہ ساتھ رہتا ہے اور زبردستی فعل کراتا ہے البتہ جو بشر علم عرفان کے ذریعہ سے جسم کو ترک کر دیتا ہے وہ بیشک تارک ہو جاتا ہے اعلےٰ آتش عرفان جسم کی موجودگی میں جسم کو بالکل جلا دیتی ہے یعنی عدم وجود اسکا مساوی کر دیتی ہے۔

رُباعی

| | |
|---|---|
| مخصوص صفا بہ سر تراشیدن نیست | تسلیم و رضا بہ خرقہ پوشیدن نیست |
| در فلیست کہ از فیض میسر گردد | ایں دولت نایاب بہ کوشیدن نیست |

ترجمہ مولف

| | |
|---|---|
| موند منڈائے نہو سنیاسی | کپڑے رنگے نہوئے اوداسی |
| پرا روپ کی ابھیاسی | جو یاد سے ہووے سکھ باسی |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ॥
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥२१॥

| عارف کو لازمی اعمال تقلید عوام کیواسطے کرنے واجب ہیں ۔ | (۲۱) جو فعل ایک معزز شخص کرتا ہے اوسی کو سب لوگ کرنے لگتے ہیں وہ جس امر کو جایز قرار دیتا ہے اُسیکو عام آدمی درست مانتے ہیں - |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ایک معزز شخص کی تقلید کرتے ہیں سبھی | | خاص کا جیسا عمل ہو عام کرتے ہیں وہی | |

بڑے آدمیوں کو واجب ہے کہ نیک افعال کے پابند ہوں تاکہ عوام بھی اون کی تقلید میں نیک افعال اختیار کریں ورنہ اون کی بری مثال کا قایم ہونا عام لوگوں کی گمراہی کا سبب ہوا کرتا ہے

न मे पार्थास्ति कर्त्तव्यं त्रिषु लोकेषु किञ्चन ॥
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ॥२२॥

| کرشن بھگوان نرمانی ہیں ...م سروپ ہوتے ہیں بھی اعمال کو کرتا ہوں | (۲۲) اے ارجن مجھے نہ تو تینوں لوک میں کچھ کرنا ہے اور نہ کسی شے کا جو حاصل نہیں ہے حاصل کرنا ہے پھر بھی میں فعل کرتا ہوں - |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| عالم فانی سے گو مجھکو برتیت ہے سدا | | پھر بھی اے ارجن میں اپنا فرض کرتا ہوں ادا | |

جبکہ کرشن بھگوان کو دنیا کے لازمی افعال سے مفر نہ ہوا تو پھر اوروں کا دعویٰ ترک فعل کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اس منتر میں اونکی ذات مقدس کا بیان مجمل طور پر کیا گیا ہے -

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ॥
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥२३॥

| تاکہ عوام میری تقلید کریں | (۲۳) اگر میں فعل ہوشیاری کیساتھ نکروں تو اے ارجن سب لوگ میری تقلید کریں گے - |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہوشیاری سے نہ لوں جو کام اے ارجن اگر | | چلنے جائیں گے ہمیشہ لوگ میری راہ پر | |

افسوس ہے کہ اہل ہند ہوشیاری اور ہمت کو چھوڑ کر آرام طلبی اور کم ہمتی کے بندے ہو گئے ہیں اور اب تک اس ہدایت ربانی کی مخالفت کرتے جاتے ہیں -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

उत्सी देयुरि में लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ॥
संकरस्य च कर्ता स्या मुपह न्यामिमा: प्रजा:॥२४॥

| | |
|---|---|
| میں عالم کا رہنما ہوں | (۲۴) جو میں فعل کرنا چھوڑ دوں تو عالم کے لوگ بد افعال ہو جائیں گے اور میں اولاد ناجائز کی پیدائش کا باعث اور عالم کا گمراہ کنندہ قرار دیا جاؤں گا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| میری بیکاری سے عالم بدعمل ہو جائیگا ؛ | باعث اولاد ناجائز مجھے ٹھہرائے گا ؛ | |

بعض اعتراض کرتے ہیں کہ علم ویدانت بد افعالی سکھاتا ہے لیکن یہ خیال اونکا کم فہمی پر مبنی ہے اور اُن کی عقل کی کم وسعتی ثابت کرتا ہے علمائے ویدانت ہرگز بد افعال سرزد نہیں ہوتے اسلئے کہ وہ فعل کی حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نیک اعمالی، استقلال، ہمت اور چستی علم کا خاصہ ہیں اور بد افعالی تلون مزاجی بزدلی اور کاہلی جہل کا ثمرہ۔

सक्ताः कर्मण्य विद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत ॥
कुर्या द्विद्वांस्तथा ऽसक्तश्चि कीर्षु लोक संग्रहम्॥२५॥

| | |
|---|---|
| عارف افعال سے بے تعلق رہتا ہے جاہل فعل کیساتھ دلی تعلق رکھتا ہے۔ | (۲۵) جن فعلوں کو جاہل دلی تعلق کیساتھ کرتے ہیں عارف عالم کی بہتری مدنظر رکھنے والا اونکو بے تعلقی سے کرتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| مرتکب ہوتا ہے جاہل شخصیت سے جرم کا ؛ | عارف آزادہ رو کرتا ہے دنیا کا بھلا | |

عارف اور جاہل دونوں فعل کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ عارف جو فعل کرتا ہے اسمیں عوام کی بہبودی کو مدنظر رکھتا ہے اور اوسکا مصدر قدرت کو جان کر آپ آزاد رہتا ہے جاہل اپنے آپ کو فاعل قرار دیتا ہے اور پابند افعال ہوتا ہے۔

न बुद्धि भेदं जनयेद ज्ञानां कर्म संगिनाम् ॥
जोषयेत्सर्व कर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन्॥२६॥

| | |
|---|---|
| عارف کو واجب ہے کہ وہ عوام کو فعل لازمی سے باز نہیں رکھے۔ | (۲۶) کم سمجھ لوگوں کو جو افعال کے پابند ہوں دانا عارف گمراہ نہ کرے بلکہ اونہیں سب فعلوں کے کرنے کی ہدایت کرے۔ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| باخبر مرتاض نیک افعال کی ترغیب دے | عاقل کم فہم کو اُن سے نہ برگشتہ کرے ؛ | |

تاوقتیکہ طالب میں علم ذات کے حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہنو عارف کو لازم ہے کہ اوسکی توجہ افعال کیطرف سے نہ ہٹاوے اور اوسکو اخلاق اور نیک افعال سیکھنے کی ہدایت کرتا رہے برخلاف اسکے فی زمانہ دُنیا پرست فقرا چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکوں کو سر منڈوا کے اور گیروے کپڑے پہنا کر اپنا چیلا بنا لیتے ہیں اور اس امر کا خیال نہیں کرتے کہ اُن لڑکوں نے حواس کے لازمی فرائض ادا نہیں کئے ہیں اور وہ تحصیل علم سے فارغ ہو کر علم ذات کے سبق لینے کی قابل نہیں ہوئے ہیں دراصل ترک افعال اختیاری بات نہیں ہے بلکہ وہ منتاہدہ ذات کے علم و سرور کا خاصہ ہے یعنی جسوقت انسان کو حق و باطل کے فرق کا تمیز ہوتا ہے وہ کل فعلوں کا مصدر صفات کو جانتا ہے اور ذات کو اون سے بالکل بے تعلق سمجھتا ہے۔

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ॥
अहंकार विमूढात्मा कर्ता हमिति मन्यते ॥२७॥

| |
|---|
| فعل کا مصدر قدرت ہے |

(۲۷) قدرت کے خواص سے سب فعل صادر ہوتے ہیں جاہل بسبب پندار اپنے آپکو (اونکا) فاعل مانتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | مردم خود بین سمجھتا ہے اونہیں اپنا ظہور | | قدرتی اوصاف سے ہوتا ہے فعلوں کا صدور |

حقیقت میں سب فعل قدرت سے صادر ہوتے ہیں جاہل پندار کی غفلت میں گرفتار ہونیکی وجہ سے اپنے آپ کو اونکا فاعل خیال کرتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | از خانہ بود خود درے پیدا کن | | اے بے خبر از خود خبرے پیدا کن |
| | بگذار ز پشت باخبرے پیدا کن | | این بار خودی کہ سخت بر پشت تو شد |

तत्त्व वित्तु महाबाहो गुण कर्म विभागयोः ॥
गुणा गुणेषु वर्तन्ते इति मत्वा न सज्जते ॥२८॥

| |
|---|
| عارف فعل کو قدرت سے منسوب کرتا ہے اور ذات کو فعل سے برتر جانتا ہے۔ |

(۲۸) عارف صفت اور فعل سے ذات کو مبرا سمجھتا ہے اور محسوسات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے ساتھ صرف حواس کے تعلق کا ہونا مانتا ہے اسلئے وہ آزاد رہتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ماہیت کو جانتا ہے جو خواص و فعل کی | | وہ صفاتی چرخ کی گردش سے رہتا ہے بری | |

جو شخص سانکھ دو یا یعنی علم حقیقت سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ انسان کے تمام حواس کی اور نیز اون محسوسات کی جنکو وہ ادراک کرتے ہیں صفات سے پیدایش ہے اور اون کے باہمی تعلق کا باعث بھی وہی ہے ذات پاک دونوں سے برتر اور منزہ ہے

प्रकृतेर्गुण संमूढाः सज्जंते गुण कर्मसु ॥
तान कृत्स्न विदो मंदान् कृत्स्न विन्न विचालयेत ॥२९

| جاہل اپنی ذات کو پابند افعال سمجھتا ہے |
|---|

(۲۹) کوتاہ عقل اور کند ذہن انسان اپنی خاصہ طبعی کے غالب ہونے کی وجہ سے صفت اور فعل کے پابند ہو جاتے ہیں۔ دور اندیش عارف اونہیں اپنے راستہ سے نہ ہٹاوے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| نیک و بد میں فرق کرتے ہیں طلبگار صفات | | راستہ کھوئے نہ انکا واقف اسرار ذات | |

جاہل ذات و صفات میں تمیز نہیں کر سکتے اسلئے وہ صفات سے پیدا ہوئے فعلوں کو ذات سے منسوب کرتے ہیں اور غلط فہمی کیوجہ سے ذات پر اونکا اثر مانتے ہیں دراصل ست رج اور تم پرکرتی کی تین صفتیں ہیں جنسے کل افعال پیدا ہوتے ہیں اگر عارف یہ دریافت کرلے کہ وہ اس امر واقعی کو نہیں سمجھ سکتے تو اوسے واجب ہے کہ وہ اونکو اونہیں کے عقیدہ پر رہنے دے اور اونکو نیک افعالی کی ہدایت کرے۔

मयि सर्वाणि कर्माणि सन्यस्याध्यात्म चेतसा ॥
निराशी निर्ममो भूत्वा युध्दयस्व विगत ज्वरः ॥३०॥

| بے پندار اور بے تعلق ہو کر فعل کرنے چاہئیں |
|---|

(۳۰) تو اپنے سب فعلوں کو مجھ پر چھوڑ کر مشاہدہ باطنی میں مشغول ہو کر اور افعال کے نتیجہ کی اُمید اور اونکی فاعلیت کے پندار کو ترک کرکے بے باکانہ جنگ کر۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | دل سے تو میرے حوالے کر تمام افعال کو | | بے خطر اور بے تمنا جنگ میں مشغول ہو | |

علم ذات کے استغراق میں صفاتی افعال محو ہو جاتے ہیں اور تعلق اور خواہش وغیرہ پیدا نہیں ہوتے اس ادھیائے کے ۱۹ منتر میں بے تعلقی سے فعل کرنے کی ہدایت ہو چکی ہے اور ۲۷ منتر میں فعل کا صدور صفات سے دکھا دیا گیا ہے اس منتر میں طالب کو بے پندار ہو کر فعل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

**ये मे मतमिदं नित्य मनुतिष्ठंति मानवाः ॥**
**श्रद्धावंतो ऽनुसूयंतो मुच्यंते तेपि कर्मभिः ॥ ३१ ॥**

| | |
|---|---|
| اس ہدایت پر کاربند ہونے سے مخلصی ملتی ہے | (۳۱) جو اہل ارادت اور بے تعصب انسان میرے اس اصول پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں وہ فعل سے مخلصی پاتے ہیں۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| میری اس تلقین پہ جو بے تعصب آدمی | | دل سے پیرو ہیں انہیں حاصل ہے دائم مخلصی | | |

فعلوں کا مصدر قدرت کو سمجھ کر ان کے نتیجہ کی امید نہ رکھنا فعلوں سے بریت کی صورت ہے

**ये त्वेतदभ्यसूयंतो नानुतिष्ठंति मे मतम् ॥**
**सर्वज्ञान विमूढांस्तान्विद्धि नष्टानचेतसः ॥ ३२ ॥**

| | |
|---|---|
| جاہل علم حقیقت سے بے نصیب رہتے ہیں | (۳۲) جو تعصب سے میرے اس اصول پر کاربند نہیں ہوتے تو سمجھ لے کہ وہ بدبخت اور کم عقل لوگ علم کلیت سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جو | تعصب سے عمل کرتے نہیں اس قول پر | | جاہل و بدبخت ہیں علم و ہنر سے بے بستر | |

وہ لوگ جہل مرکب میں گرفتار ہیں جو اس ادھیائے کے تیسویں منتر کی ہدایت پر کاربند نہیں ہوتے

**सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञान[illegible]वानपि ॥**
**प्रकृतिं यांति भूतानि नि[illegible]ग्रहः किं करिष्यति ॥ ३३ ॥**

| | |
|---|---|
| عادت اور عالی [illegible] [illegible] | (۳۳) عارف بھی اپنے خاصہ طبعی کے موافق فعل کرنے پر مجبور ہے انسان [illegible] خاصہ طبعی کیطرف رجوع کرتے ہیں روکنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| وہ بھی ہیں پابندِ فطرت جنکا عارف نام ہے | بندۂ عادت ہے انسان ضبط کا کیا کام ہے |

خاصہ طبعی سے نہ صرف جاہل بلکہ عارف بھی مجبور ہے کیونکہ اُسے بھی اپنی زندگی میں فرایض ادا کرنے پڑتے ہیں الغرض کسی فرد بشر کو خاصہ طبعی سے مفر نہیں ملتا۔

इन्द्रियस्येन्द्रि यस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥
तयोर्न वशमागच्छेत् तौय ह्यस्य पीरे पंथिनौ ॥३४॥

عارف رغبت اور نفرت کو چھوڑ کر فعل کرتا ہے

(۳۴) حواس محسوسات کے ساتھ شوق اور نفرت رکھتے ہیں عارف ادن دونوں کے قابو میں نہ آوے کہ وہ اسکے رہزن ہیں۔

| | |
|---|---|
| شوق و نفرت خاصہ ہیں درکِ محسوسات کا | دونوں دل کے چور ہیں تو ان کے قابو میں نہ آ |

عارف کو واجب ہے کہ وہ اپنے فرایض کو شوق اور نفرت کے بغیر ادا کرتا رہے۔

| | |
|---|---|
| گذر از دانہ و این دام بشکن | سر این ننگ و پاتے نام بشکن |
| نئی واقف ازین دزدان باطن | بہ نزد جان تو ہستند ساکن |
| بہ پیشت ہیچو یار از در در آیند | مطلع خاص تو ہر دم ز بابیار |
| تو غافل از متلع خانہ خود۔ | ندانی خویش یا بیگانہ خود |

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥३५॥

اپنے اور اوروں کے فرایض کا لحاظ رکھتا ہے

(۳۵) اپنے فرایض کا کسی حد تک ادا کرنا اوروں کے فرایض کے پورے طور پر ادا کرنے سے بہتر ہے اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے جان دینا نیک انجام رکھتا ہے اوروں کے فرایض کا اختیار کرنا باعث خوف ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| اپنے ادنی فرض کی تکمیل ہے راہ نجات | غیر کے اعلیٰ فرایض بھی ہیں پُراز آفات |

شوق اور نفرت سے کنارہ کرنے کے علاوہ عارف کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اوروں کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فرایض کو ہرگز اختیار نہ کرے اور اپنے ہی فرایض کو ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا رہے اسلیئے کہ جو کام اپنی ذات سے تعلق نہیں رکھتا وہ کیسی ہی عمدگی سے تکمیل پاوے نیک نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔

**अर्जुन उवाच - अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ॥**
**अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥ ३६**

| دیدہ و دانستہ انسان مرتکب گناہ کیوں ہوتا ہے۔ |
|---|

ارجن نے سوال کیا (۳۶) اے کرشن پہرکس کی تحریک سے انسان اپنی مرضی کے خلاف گناہ کا مرتکب ہوتا ہے گویا وہ اُس سے جبراً کرایا جاتا ہے۔

| کسکی تحریک آدمی کو اُسکی مرضی کے خلاف | مورد عصیاں بناتی ہے بتا دو صاف صاف |
|---|---|

اوپر تینتیسویں منتر میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر ایک انسان اپنی خاصۂ طبعی کے موافق فعل کرتا ہے اب ارجن سوال کرتا ہے کہ خلاف مرضی فعل سرزد ہونیکا باعث کیا ہے

**श्री भगवानुवाच - काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ॥**
**महाशनो महापाप्मा विद्ध्येनमिह वैरिणम् ॥ ३७ ॥**

| رجوگن سے خواہش پیدا ہو کر مصدر گناہ ہوتی ہے |
|---|

شری بھگوان نے جواب دیا۔ (۳۷) اس کا سبب خواہش ہے یا غضب ہی جو رجوگن سے پیدا ہوتا ہے اور بہت کھانیوالا اور بڑا موذی ہے اوسکو دشمن سمجھ۔

| قدرت ایجاد نے حرص و غضب پیدا کئے | ظالم و بدکار ہیں وہ دونوں دشمن جان کے |
|---|---|

دوسری ادھیائے ۶۲ و ۶۳ منتر میں خواہش اور غضب کی تفریح ہو چکی ہے رجوگن یعنی صفات کے ساتھ تعلق ہونے سے خواہش پیدا ہوتی ہے یہی خواہش غضب کی صورت اختیار کرتی ہے غضب سے سہو غفلت اور انجام کار تیرگی عقل یعنی تموگن کے پیدا ہونے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر عارف علم ذات کے سرور سے محروم ہو جاتا ہے صفت شیطانی کی پیدائش کا رجوگن سرچشمہ ہے اوس کے بند کرنے یعنی بے تعلق ہو کر فعل کرنے سے خواہش و غضب کا سلسلہ مسدود ہو جاتا ہے۔ رجوگن قلب کی حرکت ابتدائی ہے اور اوس کے تسلسل میں تموگن پیدا ہوتا ہے۔

धूमेना व्रियते वह्निर्यथाऽऽदर्शो मलेन च ॥
यथोल्बेना वृतो गर्भस्तथा तेने दमा वृतम् ॥ ३८ ॥

| | |
|---|---|
| (۳۸) جیسے دھواں آگ کو چھپا لیتا ہے اور میل آئینہ کو اور جھلی بچہ کو ویسے ہی وہ اس علم ذات کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔ | خواہش اور غفلت سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| جھلی بچے کو۔ نور دل کو کرتے ہیں نہاں | | آئینہ کو زنگ شعلے کو چھپاتا ہے دھواں | |

आवृतं ज्ञान मेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ॥
काम रूपेण कौंतेय दुष्पूरेणाऽनलेन च ॥ ३९ ॥

| | |
|---|---|
| (۳۹) عارف کا یہ ازلی دشمن جو خواہش کی صورت رکھتا ہے اور آگ کی مانند کبھی سیر نہیں ہوتا علم ذات کو محجوب کر دیتا ہے۔ | خواہش عارف کی دشمن ہے۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| آگ کی سیری جلانے سے نہیں ہوتی کبھی | | عقل و خواہش کی ازل سے ہے سراسر دشمنی | |

خواہش لذات اور علم معرفت میں ایک قدرتی مخالفت ہے یعنی جس کا دل خواہشات میں پھنسا ہے اوسے علم ذات حاصل ہونا دشوار ہو جاتا ہے خواہش کا سیر ہونا کبھی ممکن نہیں کہ جس قدر وہ پوری ہوتی جاتی ہے اوسی قدر وہ بڑھتی ہے آگ لکڑی کے ڈالنے سے بجھتی نہیں بلکہ زیادہ بھڑکتی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| احتیاج احمت احتیاج است احتیاج | | آنکہ شیران را کند روبہ مزاج | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

इन्द्रियाणि मनोबुद्धि रस्या ऽधिष्ठान मुच्यते॥
एतैर्वि मोहयत्येष ज्ञान मावृत्य देहिनम्॥४०॥

| خواہش کا مقام حواس دل اور عقل ہیں | (۴۰) حواس دل اور عقل اوسکا مسکن بتاتے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے وہ علم کو محجوب کرکے انسان کو غفلت میں ڈالتی ہے۔ |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| عقل دل اور سب حواس باطنی ہیں اُس کا گھر | | ڈالتی ہی پردہ غفلت کو وہ انسان پہ | |

خواہش رجوگن سے پیدا ہوکر حواس دل اور عقل میں مقیم رہتی ہی اور اپنے زور سے اونکو علم ذات پر غالب کرکے انسان کو جہل میں گرفتار کرتی ہے۔ جان گو اوس خواہش کا مقام نہیں ہو سکتے کہ وہ ہمیشہ پاک اور بے لوث ہے۔

तस्मात्व मिंद्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ॥
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञान विज्ञान नाशनम्॥४१॥

| عارف کو چاہیے کہ خواہش کو پیدا ہونے نہ دے۔ | (۴۱) پس اے ارجن تو شروع سے حواس کو قابو میں کرکے علم و سرور کے غارت کرنیوالے اس موذی کو ہلاک کر |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| حظ نفسانی سی دل کو روک کر اے باشعور | | مار اُس موذی کو جو ہی دشمن علم و سرور | |

جب حواس کے فعل محسوسات کیطرف دلی تعلق کے ساتھ ہوتے ہیں اوسوقت خواہش کا آغاز ہوتا ہی بعد ازاں وہ خواہش حواس وغیرہ میں دخل کرکے جہل کو پیدا کرتی ہی اگر شروع ہی سے اُسکو روکا نہ جاوے تو پھر مثل بیماری کے اُسکا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔

इन्द्रियाणि पराण्याहु रिंद्रियेभ्यः परंमनः॥
मनसस्तु पराबुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः॥४२॥

| حواس دل اور عقل سے ذات برتر ہے۔ | (۴۲) (جسم کثیف) حواس سے برتر مانے گئے ہیں حواس سے برتر |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دل سے ہے دل سے برتر عقل ہے اور عقل سے برتر وہ ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| عالم احساس سے برتر ہے دلکی کائنات | دل سے برتر عقل ہے اور عقل سے برتر ہے ذات | |

حواس دل اور عقل میں مقامی فاصلہ نہیں ہے بلکہ تفہیمی ہے یعنی فہم سے اونکے مدارج تمیز ہوتے ہیں مادّی اجسام قوت حس نہیں رکھتے پس محسوسات کہلاتے ہیں حواس اونکو ادراک کرتے ہیں اسلئے اون سے افضل ہیں دل کی غیر حاضری میں حواس محسوسات کا ادراک نہیں کر سکتے یعنی جسوقت انسان کا دل حاضر نہیں ہوتا اوسوقت اوسکے سامنے سے چاہے کوئی شے گذر جائے اوسکا علم نہیں ہوتا اسلئے حواس دل کے محتاج ہیں اور دل کو اون پر فضیلت ہے حواس اور دل دونوں عقل کی معلومات کے احاطہ میں ہیں لہذا عقل اون پر فضیلت رکھتی ہے عقل نے ہی محسوسات حواس اور دل کی بابت تحقیقات کی ہے اور تمام علوم معقولات پر مبنی ہیں تاہم یہ عقل صرف محدود شے کو تمیز کر سکتی ہے ذات غیر محدود ہے اسلئے اوسکے ادراک سے باہر ہے جو لوگ ذات کو معقولات میں محدود کرتے ہیں ایک مفروضہ ذہنی بناتے ہیں کیونکہ عقل محدود ذات کا حجاب ہے البتہ عقل سلیم کے وسیلہ سے ذات کا جلوہ انسان اپنے اندر مشاہدہ کر سکتا ہے جس کو انبھو شکتی یعنی علم اشراق کہتے ہیں۔

اچاریہ شری چرنداس جی کا قول ہے

| | | |
|---|---|---|
| اندری سے من پرے ہے تاکہ پرے ہے بدھ | | انبھو اکے پرے ہے کچھو ایک پاوے سدھ |

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मा नमात्मना ॥
जहि शत्रुं महा बाहो काम रूपं दुरासदम् ॥४३॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| علم ذات کی مدد سے خواہش کا مغلوب کرنا اِنسان کا فرض ہے | (۴۳) اے ارجنؔ جو اِس طور پر عقل سے برتر بیان کیا گیا ہے اوسکو جانکر اور دل کو اپنے قابو میں کرکے تو اِس زبردست دشمن کو جو خواہش کی صورت رکھتا ہے ہلاک کر۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ذات کے دیدار میں پندار کو معدوم کر | | نفس امارہ کی گردن قطع کر اے نامور | |

ذات پاک چھوٹے سے چھوٹے ذرے اور بڑے سے بڑے عالم میں موجود ہے اور وہ اندریوں سے اور من اور بدھی سے برتر ہے پس دانش کو اسمیں دخل نہیں صرف حالت کیف میں اوسکے جمال کا مشاہدہ ہو سکتا ہے اِنسان علم ذات میں مسرور رہ کر اور حواس کے افعال سے بے تعلقی اختیار کرکے خواہش کو پیدا ہونے سے خواہش کا مخزن خیال ہے اور خیال کے روکنے سے خواہش کا سلسلہ رُک جاتا ہے۔

इति श्री भगवद्गीतासुपनिषत्सुब्रह्म विद्यायां योगशास्त्रे
श्रीकृष्णार्जुन संवादे कर्म योगो नाम तृतीयो ऽध्यायः॥३॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے علمی
طریقہ کے بارہ میں شری کرشن اور ارجنؔ
کی تقریر کی تیسری ادھیا
کرم یوگ نام ختم
ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## تیسری ادھیا کا خلاصہ

(۱) افعال لازمی ہیں اور کسی کو اون سے نجات نہیں ملتی یعنی جب تک انسان قید حیات میں ہے فعل کرنے پر مجبور ہے۔

(۲) افعال کا مبدا قدرت ہے جسکو پرکرتی کہتے ہیں یعنی سب فعل قدرت سے پیدا ہوتے ہیں اور قدرت ہی کی حرکت سے کل عالم متحرک ہے ذات پاک اور بری الذمہ ہے

(۳) دلی تعلق اور انانیت کو ترک کرکے فعلوں کا کرنا اون سے بریت حاصل کرنیکا طریقہ ہے یعنی حواس کو شوق و نفرت کے مطیع ہونے دینے اور اون کے فعلوں کا باعث قدرت کو جاننے سے افعال کی پابندی چھوٹ جاتی ہے۔

---

# چوتھی ادھیا کرم سنیاس یوگ

## श्री भगवानुवाच

इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ॥
विवस्वान् मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥१॥

## شری بھگوان نے فرمایا

دیوسوت، منو اور اکشواک علم ذات رکھتے تھے۔

(۱) میں نے یہ لازوال علم معرفت دیوسوت کو بتایا۔ دیوسوت نے منو کو منو نے اکشواک کو

| | |
|---|---|
| میں نے علم حق دیوسوت پر کیا تھا آشکار | یوں منو اور اکشواکو ہوتے آئے رازدار |

علم ذات راجہ دیوسوت کے بعد منو کو اور منو کے بعد راجہ اکشواک سری رامچندر جی کے دادا کو حاصل ہوا تھا موحد کے لئے ضمیر کلام بالکل صاف ہے وہ جانتا ہے کہ آتما ہمیشہ بدستور ہے اور سب میں محیط ہے جب انسان کا بطون کثافت جہل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صاف ہو جاتا ہے اوسوقت اوسمیں علم ذات کا اشراق ہونے سے دوئی کا حجاب اوٹھ جاتا ہے چنانچہ مذکورہ بالا اشخاص میں اوس علم نے وقتاً فوقتاً اشراق پایا تھا اِس ادھیا کے چھٹے منتر میں اِس منتر کا مطلب ظاہر کیا جائے گا۔

एवं परं पराप्राप्त मिमं राजर्षयो विदुः ॥

स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप ॥ २॥

| | |
|---|---|
| (۲) اے ارجن جو علم اِسطرح پر زمانہ قدیم سے چلا آیا تھا اوسکو راج رشی جانتے تھے وہ علم اب زمانہ دراز سے محجوب ہو گیا ہے | انکے بعد جو عارف ہوئے وہ بھی وہی علم ذات رکھتے تھے اب وہ پوشیدہ ہو گیا ہے |

| | |
|---|---|
| راج رشیوں میں رہا مخفی جو علم سرمدی | لوح محفوظ اب وہ مدت سے ہوا ہے مرد جری |

راج رشی وہ لوگ تھے جو باوجود اپنی ریاست کا کاروبار کرنے کے مرتاض اور اِس علم سے واقف تھے کرشن بھگوان کے زمانہ سے پیشتر علم ذات اون راج رشیوں میں باقی نہیں رہا تھا اِسلئے اونہوں نے پھر اوسکا اعلان کیا۔

स एवायं मयाते ऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ॥

भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येत दुत्तमम् ॥ ३॥

| | |
|---|---|
| (۳) وہی قدیم علم میں تجھے اب بتاتا ہوں تو میرا معتقد اور رفیق ہے اور یہ عالی اسرار ہیں۔ | کرشن بھگوان فرماتے ہیں کہ میں اُسی قدیم علم ذات کو پھر آشکارا کرتا ہوں |

| | |
|---|---|
| کہہ سُنایا اب تجھے میں نے وہی علم قدیم | یاد رکھ اے یار ہمدم یہ ہے اک سِر عظیم |

علم ذات ایک ہے اور وہ کبھی ضایع نہیں ہوتا پس کرشن بھگوان نے اونہیں رموز کو جو عارفان گذشتہ کے سینہ میں تھے از سرِ نو ظاہر کیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## अर्जुन उवाच

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ॥

कथमेत द्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्त वानिति ॥ ४ ॥

## ارجن نے سوال کیا

| | |
|---|---|
| ارجن کہتا ہے کہ آپ دیوسوت کے بعد پیدا ہوئے آپ کا بیان عقل سے ثابت نہیں ہوتا | (۴) آپ بعد میں پیدا ہوئے اور دیوسوت پیشتر پیدا ہوا میں کیونکر جانوں کہ ابتدا میں آپنے وہ علم بتایا تھا۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پیشتر آیا تھا دنیا میں دیوسوت آپ سے | | کس طرح میں جانوں اُسکو سکھایا آپنے | |

ارجن کی نظر کرشن جی کے جسم پر گئی ہے کرشن کے جسم کی ولادت بیشک دیوسوت کے بعد ہوئی کرشن کی ذات لا انتہا ہے ہر وقت ہر انسان میں موجود ہے وہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ آیندہ پیدا ہوگی اسی سے علم ذات دیوسوت وغیرہ عارفوں کے بطون میں آشکارا ہوا کرتا ہے۔

## श्री भगवानुवाच

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ॥

तान्यहं वेद सर्वाणि नत्वं वेत्थ परंतप ॥ ५ ॥

## شری بھگوان نے جواب دیا

| | |
|---|---|
| کرشن بھگوان سمجھاتے ہیں کہ میری ذات قدیم اور محیط ہے بس وہ کل مخلوقات کی جان ہے۔ | (۵) اے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے اون سب کو میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| میرے اور تیرے بہت اجسام پہلے ہو چکے ہیں | | تو ہے ناواقف مگر واقف ہوں میں اُن سب سے | |

لفظ میرے اور تیرے سے کم فہم شری کرشن اور ارجن کو جدا سمجھکر یہ خیال کر سکتے ہیں کہ کرشن جی اور ارجن نے زمانہ سابق میں جنم لئے ہونگے مگر مراد کلام یہ نہیں ہے صاف مطلب یہ ہے کہ آتما سروویاپک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے اور وہ میرے اور تیرے جسم کا مادہ حیات ہے اُس نے بیشمار جنم لئے ہیں دیوسوت منو اور اکشواک میں وہی تھی اور مجھ میں اور تجھ میں اور سب میں وہی ہے میں چونکہ صاحب علم توحید و عرفان ہوں اُس آتما کو اپنے اندر اور سب میں محیط دیکھتا ہوں تو پندار خودی رکھتا ہے اِسلئے آتما کو اپنی حقیقت نہیں جانتا۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | رُباعی | | | |
| گر بہر سنادم زحالِ زندگی | نہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام | | در بگویم شرح حال خویش را | ہمچو سبزہ بار بار دیدہ ام | |

अजो ऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरो ऽपि सन्।
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय संभवाम्यात्ममायया ॥६॥

| |
|---|
| جان کبھی پیدا نہیں ہوتی اجسام میں ظاہر ہونا اسکا کرشمہ ہے |

(۶) گو میں پیدایش اور فنا سے برتر ہوں اور مخلوقات کا مالک ہوں تاہم میں اپنی قدرت میں دخل کرکے اپنے کرشمہ سے ظاہر ہو جاتا ہوں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مالک عرض و سما ہوں برتر از خلق و فنا | | اپنی قدرت سے دلے ہوتا ہوں میں جلوہ نما | |

یہ کرشن کی حقیقت ہے جسے ارجن نہیں جانتا تھا پورش لازوال ہے اور کل شے میں محیط ہے وہ کبھی پیدا اور فنا نہیں ہوتا اجسام پرکرتی یعنی قدرت سے پیدا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔ اجسام کے پیدا ہونے اور فنا ہونے سے پورش میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا جب انسان پورش یعنی ذات کے علم ناواقف ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلیت کو بھول جاتے ہیں اُسوقت کوئی وجود مثل کرشن پیدا ہو کر جہل کی تاریکی رفع کرتا ہے اگرچہ ذات کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے اور جاہل کا اوسکو اپنی ہستی تسلیم نکرنا اسمیں کوئی فرق نہیں لاتا تاہم وہ جہل رفع کرنیکے واسطے اپنے علم کو انسان پر آشکارا کرتی رہتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यदा यदाहि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थान मधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्य हम् ॥७॥

جب جہل اور بدافعالی عالم میں بڑھجاتی ہی

(۷) ارجن جب کبھی نیکی گھٹ جاتی ہے اور برائی غلبہ پاتی ہے اوسوقت میں وجود اختیار کرتا ہوں -

| جب کبھی گھٹتی ہی نیکی اور بڑھتی ہے بدی | | میں عیاں ہوتا ہوں عالم میں بشکل عنصری |
|---|---|---|

جب انقلاب زمانہ سے جہل انسانوں میں بڑھجاتا ہے اوسوقت کوئی نادر وجود پیدا ہو کر علم اشراق کو ظاہر کرتا ہے اور اوتار کہلاتا ہے -

परित्राणाय साधुनां विनाशाय च दुष्कृताम् ॥
धर्म संस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे ॥८॥

تب نیکی کی بنیاد مضبوط کرنیکے واسطے علم ذات ظاہر ہوتا ہی

(۸) میں نیک آدمیوں کی حفاظت کرنے اور بدکرداروں کو غارت کرنیکے واسطے اور نیکی قایم رکھنے کیلیے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا ہوں -

| وقت پر آتا ہوں میں انسداد کرنیکے لیے | | قتل موذی اور بندہ پروری کے واسطے |
|---|---|---|

जन्म कर्म च मे दिव्य मेवं योवेत्ति तत्त्वतः ॥
त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥९॥

جسم اور جان کی اس حقیقت کا جاننے والا ذات میں وصل ہوتا ہی

(۹) اے ارجن جو میری حیرت انگیز پیدائش اور افعال کی حقیقت سمجھتا ہی وہ جسم کو ترک کرکے جسمانی قید میں نہیں آتا مجھ میں وصل ہوجاتا ہی

| جسنے سمجھا راز میری قدرت و افعال کا | | وہ تناسخ سے رہائی پاکے مجھ میں ملگیا |
|---|---|---|

ذات کا جسم میں ظہور کرنا ایک نادر کرشمہ ہی نیز اوسکا باوجود افعال جسمانی سے بے تعلق ہونیکے محرک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جسم نظر آتا عجیب طلسم ہے جو اس کی حقیقت کو علم معرفت کے وسیلہ سے دریافت کر لیتا ہے وہ بحالت زندگی اپنی ذات کو جسم سے علیحدہ دیکھتا ہے ازاں بعد وہ جسمانی افعال کا پابند نہیں رہتا اور ہستی بحت پاتا ہے۔

**वीत राग भय क्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ॥**

**बहवो ज्ञान तपसा पूता मद्भाव मागताः ॥१०॥**

چنانچہ ترک بیم ورجا اور علم معرفت سے بہت انسان ذات بحت میں وصل ہو چکے ہیں۔

(۱۰) بیم ورجا اور غضب سے بری ہو کر میرا تصور کر کے اور میری پناہ میں آ کے اور ریاض معرفت سے پاک ہو کر بہت لوگوں نے میری ہستی بحت پائی ہے۔

| | |
|---|---|
| میری ہستی میں سمائے طالبان باصفا | برق عرفان سے جلا کر خرمن بیم ورجا |

جب تک انسان بیم ورجا سے آزادی نہ پاوے تب تک اوسے علم معرفت حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ عارفان متقدمین بیم ورجا کو ترک کر کے اور پیدائش اور افعال کی حقیقت جان کر ذات میں وصل ہوئے ہیں

**ये यथा मां प्रपद्यंते तांस्तथैव भजाम्यहम् ॥**

**मम वर्त्मानु वर्त्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥११॥**

ذات پاک ہر ایک عقیدہ کے مطابق معبود فرض کی جاتی ہے

(۱۱) جو لوگ میرے جسطرح پر طالب ہوتے ہیں اونکو میں ویسا ہی نتیجہ دیتا ہوں اے ارجن سب لوگ میرے ہی راستہ پر چلتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| حسب نیت سبکو میں دیتا ہوں فعلوں کا ثمر | ساری دنیا کر رہی ہے میری منزل کا سفر |

## رباعی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہر آں چیزیکہ مقصود تو آمد | ہماں مولا و معبود تو آمد | ہر آں چیزیکہ ایم در دل تست | ہماں ہشدار آخر حال تست |

ذات واحد کل اجسام میں جلوہ گر ہے مختلف اشخاص و فرقے اسکی نسبت مختلف عقیدے رکھتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اُن میں سے ہر ایک کا فرضی وجود اوس کے عقیدے کے بموجب ہوا کرتا ہے

## رُباعی

| | | | |
|---|---|---|---|
| گرگل گزرد بخاطرت گل باشی | در بلبل بیقرار بلبل باشی | تو جزوی وحق کل است گر روز چند | اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی |

ہر انسان کی کچھ نہ کچھ تسلیم ہونی لازمی ہے اور کل انسان کا منزلِ مقصود وہی ہے

ہمہ کس طالب یار اند چہ ہشیار و چہ مست ہمہ جا خانۂ عشق است چہ مسجد چہ کنشت

काङ्क्षन्तः कर्मणां सिद्धं यजन्त इह देवताः॥

क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा॥ १२॥

طلبگار دُنیا صفات پرست ہوتے ہیں

(۱۲) نتیجہ افعال کے چاہنے والے اِس جہان میں دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ دُنیا میں فعل کا نتیجہ بجلد حاصل ہوتا ہے -

| | |
|---|---|
| پوجتے ہیں دیوتاؤں کو غرض مند آدمی؛ | ایسے فعلوں کا ثمر ہوتا ہے لیکن عارضی؛ |

پرستار صفات اور ایک ذات سے محروم رہتے ہیں گو وہ دُنیوی مطالب میں کامیاب ہو جاتے ہیں

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुण कर्म विभागशः॥

तस्य कर्तार मपिमां विद्ध्यकर्त्तारमव्ययम्॥ १३॥

انسانوں میں صرف صفات اور فعل کا فرق ہے ذات سب میں یکساں موجود ہے

(۱۳) صفت اور فعل کی تقسیم سے مینے چار ورن پیدا کئے گو میں اُنکا خالق ہوں مجھے فاعلیت سے برتر اور لازوال جان

| | |
|---|---|
| چار ورنوں میں صفت اور فعل کی تقسیم کی | ہیں نے لیکن میں سدا رہتا ہوں دونوں سے بری |

دُنیا میں اِنسان چار قسم کے ہیں بعض میں علمی قوت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ سب کے علم معاش و معاد میں رہنما بنتے ہیں اور قابل تعظیم خیال کئے جاتے ہیں بعض ہمت مردانگی اور اعلیٰ درجہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی جسمانی طاقت رکھتے ہیں اور سپہ گری اور حفاظت ملک کرتے ہیں بعض کو تجارت اور مال و دولت کے انتظام کا مادہ حاصل ہوتا ہے جن کی وجہ سے کاروبار دنیوی بخوبی انجام پاتے ہیں جو لوگ ان تینوں صفتوں سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ اوروں کی خدمت گذاری کرکے بسر اوقات کرتے ہیں۔ کل اجسام میں آتما یعنی ذات پاک محیط ہے اور باوجود اُنکے محرک معلوم ہونے کے صفت اور فعل سے برتر ہے اجسام صفت اور فعل کے تقسیم سے گوناگوں اشکال رکھتے ہیں اور پیدا اور فنا ہوتے رہتے ہیں۔

**नमां कर्माणि लिम्पंति नमे कर्म फले स्पृहा ॥**

**इति मांयो ऽभिजानाति कर्मभिर्न सबद्धयते ॥ १४ ॥**

| ذات فعل اور اُس کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے |
|---|

(۱۴) نہ تو میں افعال میں آلودہ ہوتا ہوں اور نہ فعل کے نتیجہ کی خواہش رکھتا ہوں جو مجھکو ایسا جان لیتا ہے وہ فعل کا پابند نہیں ہوتا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مجھ میں لوث افعال اور اُنکے نتایج کا نہیں | | جو مرا محرم ہے وہ افعال میں پھنستا نہیں | | |

آتما ساری مخلوقات میں موجود ہو کر افعال کے ظہور میں آنیکا باعث ہوتی ہے تاہم وہ افعال اور اُن کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے جو انسان اپنی ذات کو فعل سے برتر جان لیتا ہے وہ فعل کی پابندی میں نہیں آسکتا۔

**एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वै रपि मुमुक्षुभिः ॥**

**कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम ॥ १५ ॥**

| عارفان گذشتہ نے یہ اصول تسلیم کرکے فعل کئے ہیں تجھے اُن کی تقلید لازم ہے |
|---|

(۱۵) اسی عقیدے کیساتھ زمانہ سابق کے طالبان نجات نے فعل کئے تھے تو بھی وہ فعل کر جو کہ متقدمین پیشتر کر چکے ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| پہلے عارف کرتے آئے ہیں عمل اس علم پر | | تو بھی کر وہ کام جسکو کر چکے سب پیشتر | | |

عارفوں نے زمانہ گذشتہ میں یہ خیال رکھکر کہ ذات فعل سے برتر ہے فعل کئے تھے چونکہ یہ ادن کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طریقہ درست تھا تجھکو اوسکی پیروی لازم ہے -

किं कर्म किम कर्मेति कवयो ऽप्यत्र मोहिता: ॥
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसे ऽशुभात् ॥१६॥

فعل کی پابندی اور فعل بریت میں بہت باریک فرق ہے

(۱۶) فعل کی کیا تعریف ہے اور فعل سے بریت کسکو کہتے ہیں دانشمند بھی اس امر میں حیران ہیں میں تجھے وہ فعل بتاتا ہوں جسکی حقیقت سمجھکر تو شکوک بری ہو جائے گا -

| | | | |
|---|---|---|---|
| اِمتیازِ قید و آزادی میں عاجز ہیں عقل ؛ | | میں تجھے کاہش سے بچنے کی بتاتا ہوں سبیل | |

آزادی و پابندی افعال میں تمیز کرتے ہوتے دانشمندوں کی عقل بھی چکراتی ہی کہ یہ رمز بہت دقیق ہے اسکی تشریح آگے اٹھارہویں منتر میں دیکھو

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्ध व्यंच विकर्मणा ॥
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गति: ॥१७॥

امر و نہی دو قسم کے فعل ہیں اور فعل سے بری ہونیکا مقام اعلیٰ ہے

(۱۷) نیک افعال بد افعال اور ترک افعال میں تمیز کرنا واجب ہے ترک افعال کی ماہیت کا دریافت کرنا مشکل امر ہے -

| | | | |
|---|---|---|---|
| ترکِ فعل و فعل نیک و فعل بد پہچان لے | | منزل اعلیٰ ہی ترک فعل دل میں ٹھان لے | |

افعال نیک و بد دو قسم کے ہوتے ہیں جنکا فرق سمجھنا آسان ہے ذات مصدر فعل نہیں ہی اوسکی تمیز کے واسطے علم عرفان درکار ہے -

कर्मण्य कर्मय: पश्ये दकर्मणि च कर्मय: ॥
सबुद्धि मान्मनुष्येषु सयुक्त: कृत्स्न कर्मकृत ॥१८॥

جو ذات میں صفات اور صفات میں ذات کو دیکھتا ہے وہ فعل سے بری اور عارف ہے

(۱۸) جو بشر افعال میں ترک افعال کا ہونا اور ترک افعال میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

افعال کا ہونا مشاہدہ کرتا ہے وہ عارف اور واصل ہے چاہے تمام افعال اوس سے سرزد ہوتے ہوں۔

| | |
|---|---|
| لازم و ملزوم ہے ایجاب و ترک افعال کا | واصل حق ہے وہ عارف جسپہ یہ عقدہ کھلا |

نتیجہ کی اُمید رکھکر خواہش کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ فعل کہلاتا ہے بلا اُمید نتیجہ اور بیخواہش جو کچھ سرزد ہوتا ہے۔ اوسے فعل سے بریت کہتے ہیں فعل دونوں میں ہوتا ہے فرق انسان کے تعلق اور بے تعلقی سے کرنیکا ہے فعل سے بریت کے معنی ترکِ فعل نہ سمجھنے چاہئیں اکرم یعنی بریت از فعل ایک حالت کیف کی ہے جو بہت غور سے معلوم ہو سکتی ہے اِس منتر کے معنی باریک اور غور طلب ہیں اِنفاس یعنی پران و اپان سے سب حرکات و فعل ہوتے ہیں سمان والیو بالذات قایم اور محیط ہے یعنی اوسمیں سب فعل ہوتے ہیں اور وہ سب افعال میں محیط ہے سمان اور پران وغیرہ کی تشریح ساتویں ادھیا کے خلاصہ میں دیکھو۔

यस्य सर्वे समारंभाः काम संकल्प वर्जिताः ॥

ज्ञानाग्नि दग्ध कर्माणां तमाहुः पंडितं बुधाः ॥१९॥

| | |
|---|---|
| فعل سے بریت پانیکا وسیلہ علم معرفت ہے | (۱۹) جو تمام فعلوں کو بغیر کسی خواہش کے کرتا ہے اور (اِسطور پر) اونہیں آتش عرفان میں جلا دیتا ہے دانشمند اوسکو عارف کہتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| آتش عرفان میں کل افعال جس کے جل گئے | کاملوں کی منزلت دُنیا میں حاصل ہے اُسے |

عارف بیخواہش نتیجہ فعل کرتا ہے اور علم عرفان کی نظر سے افعال کو ہیچ جانتا ہے فعلوں کی آتش عرفان میں جلانے کے یہی معنی ہیں۔

त्यक्त्वा कर्म फला संगं नित्य तृप्तो निराश्रयः ॥

कर्मण्यभि प्रवृत्तो ऽपि नैव किंचित्करोति सः ॥२०॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| عارف کا فعل کرنا مثل نکرنے کے ہوتا ہے - | (۲۰) جو فعل کے نتیجہ سے غرض نہ رکھکر ہمیشہ مطمئن اور آزاد رہتا ہے وہ فعلوں کو کرتے ہوئے بھی کچھہ نہیں کرتا - |
|---|---|

| | |
|---|---|
| جو تمنا دور کر کے ذات میں مسرور ہے | فعل سے برتر ہے لیکن فعل پر مجبور ہے |

نتیجہ پر نظر نہ رکھکر بے تعلقی سے جو فعل کیا جاتا ہے اُسکا کرنا نکرنے کے مساوی ہو جاتا ہے -

निराशीर्यत चित्तात्मा त्यक्त सर्व परिग्रहः ॥
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ २१॥

| مصدر فعل جسم ہے جان فعل سے ہمیشہ بری ہے | (۲۱) جو اُمیدوں سے رہائی پاتا ہے اپنے خیال کو مطیع کر لیتا ہے اور سب پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے وہ صرف جسم سے فعل کرتا ہوا گنہگار نہیں ہوتا |
|---|---|

| | |
|---|---|
| جو معیشت سے بری مستغنی و دلشاد ہے | مورد عصیاں نہیں افعال سے آزاد ہے |

عارف مطالب دُنیوی کے حاصل کرنیکی اُمید نہ رکھکر اور قوت متخیلہ کو قابو میں کرکے فعل کرتا ہے اسطرحپر جو فعل بے تعلقی کی حالتمیں اوسکے جسم سے صادر ہوتے ہیں اونکی قید میں وہ نہیں پڑتا پابندی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ انسان بوجہ پندار کے اپنے آپکو اون کا فاعل مانتا ہے پابندی سے آزاد رہنے کی مرد و زن و فرزند دولت و دُنیا کا چھوڑنا نہیں ہے - جسمانی افعال تو عارف کو بھی کرنے پڑتے ہیں ذات کو اون سے علیحدہ اور برتر سمجھنا معرفت ہے -

यदृच्छा लाभ संतुष्टो द्वंद्वातीतो विमत्सरः ॥
समः सिद्धा वसिद्धौ च कृत्वापि न निबद्धयते ॥ २२

| عارف مسرور اور بے تعلق ہو کر پابند فعل نہیں ہوتا | (۲۲) جو بغیر خواہش کے حاصل ہوئی شے پر قناعت کرتا ہے متضاد خیالات کو دل میں جگہ نہیں دیتا تعصب سے تعلق نہیں رکھتا اور کامیابی ناکامی میں یکساں رہتا ہے وہ فعل کرنے پر بھی پابند نہیں ہوتا |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| چو موحد بغرض اور مست ہی ہر حال ہیں | | فعل کے ہوتے وہ آلودہ نہیں افعال ہیں | |

ساماں قدرت سے جو کچھ پیش آتا ہے عارف اسی میں خوشحال رہتا ہے نیکی و بدی کامیابی وناکامی رنج وراحت وغیرہ کے متضاد خیالات اوس کے دلمیں پیدا نہیں ہوتے وہ کسی کے ساتھ الفت اور تعصب نہیں رکھتا اور بے تعلق ہو کر فعل کرتا ہی پس اوسمیں نہیں پھنستا۔

गत संगस्य मुक्तस्य ज्ञाना वस्थित चेतसः॥
यज्ञाया चरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥२३॥

عارف فعل کا صدور قدرت سے جانتا ہی اور اپنی ذات کو اس سے بری سمجھتا ہے

(۲۳) جو بے تعلق رہنے کے باعث آزاد اور علم ذات میں مستغرق ہو جاتا ہی اور فعل کو ریاض قدرت سمجھکر کرتا ہی اسکے کل فعل معدوم ہو جاتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| علم حق سے پاک باطن ہو چکا ہی جو بشر | | اس پہ ہو سکتا ہی کب افعال قدرت کا اثر | |

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम्॥
ब्रह्मैव तेन गंतव्यं ब्रह्मकर्म समाधिना ॥२४॥

عارف کی تسلیم یعنی گیان یوگ

(۲۴) جو یگ کرنیکے آلہ کو۔ یگ میں ڈالنے کی شے کو۔ یگ کی آگ کو یگ کرنیوالیکو اور یگ کے کرنیکو ذات واحد تصور کرتا ہے اوسکا ذات واحد سے وصال ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فعل و فاعل ظرف و آلہ کل جمالِ ذات ہے | | ذات کی تسلیم کا ثمرہ وصالِ ذات ہے | |
| صوفی شدہ نیست نیست را مذہب نیست | | با دوست رسیدہ راہ دگر مطلب نیست | |
| رب ارس رب شدہ تمام رب ارب نیست | | ہر جا خورشید ہست آنجا شب نیست | |

दैव मेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥

॥२५॥

صفات پرستی اور اجیا جاپ

(۲۵) بعض اشخاص جو کرم کے پابند ہیں دیوتاؤں کا یگ کرتے ہیں بعض ذات واحد کی آتش میں عمل کو عمل کی مدد سے جلاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مانتا ہے کوئی تو خالق سے فعلوں کا وجود | کوئی فعلونکو سمجھتا ہے ملایک کا شہود |

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति

शब्दादीन्विषयानन्ये इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥२६॥

بھگتی سادھنا اور اشٹانگ یوگ کا طریقہ

(۲۶) بعض قوت سامعہ وغیرہ حواس کو ضبط کی آگ میں جلاتے ہیں بعض صوت وغیرہ محسوسات کو حواس کی آگ میں جلاتے ہیں

| | |
|---|---|
| ضبط کی آتش میں جلتے ہیں کسیکے سب حواس | انکی زد کو رد کرتا ہے دل سے کوئی خود شناس |

सर्वाणीन्द्रिय कर्माणि प्राण कर्माणि चापरे ॥

आत्म संयम योगाग्नौ जुह्वति ज्ञान दीपिते ॥२७॥

سنگ دھیان کا طریقہ

(۲۷) بعض سب حواس کے فعلوں اور نفس کے فعلوں کو ضبط دلکی آگ میں جو علم ذات سے روشن ہے جلاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| بعض شاغل جملہ فعلونکو حواس اور نفس کے | خاک کردیتے ہیں اپنے شعلہ زن عرفان سے |

द्रव्य यज्ञास्तपोयज्ञा योग यज्ञास्तथापरे ॥

स्वाध्याय ज्ञान यज्ञाश्च यतयः संशित व्रताः ॥२८॥

دان تپ اور یاسنا تحصیل علم

(۲۸) بعض مستقل مزاج طالب خیرات کا یگ زہد کا یگ یوگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا یگ اور تحصیل علوم معقولات و منقولات کا یگ کرتے ہیں۔

کوئی تو عابد ہے کوئی زاہد فیاض ہے
واقف راز نہاں کوئی ذکی مرتاض ہے

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणे ऽपानं तथा परे ॥
प्राणापान गती रुद्ध्वा प्राणायाम परायणा: ॥ २९ ॥

پرانایام کا طریقہ

(۲۹) بعض اشخاص جو حبس نفس کے شاغل ہوتے ہیں وہ پران اور اپان کی حرکتوں کو روک کر پران کو اپان میں اور اپان کو پران میں جھونکتے ہیں

حرکت انفاس کو بالا و پائیں روک کر
سوخت کر دیتا ہے کوئی حبس دم کی آگ پر

پرانایام کے شغل کی تشریح کے واسطے پانچویں ادھیا کے آخر میں تصویر کو دیکھو۔

अपरे नियता हारा: प्राणान् प्राणेषु जुह्वति ॥
सर्वे ऽप्यते यज्ञविदो यज्ञ क्षपित कल्मषा: ॥ ३० ॥

تقلیل غذا سے نفس کے مغلوب کرنیکا طریقہ

(۳۰) بعض لوگ جو اندازہ کے موافق غذا کہاتے ہیں پرانوں کو پرانوں میں سوخت کرتے ہیں یہ سب کے سب یگ کے جاننے والے یگ کے ذریعہ سے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

نفس کش کرتے ہیں کم کہانیسے خواہش کو ہلاک
جملہ شاغل شغل کی برکت سے ہو جاتے ہیں پاک

یگ کا اشارہ اُن مختلف اشغال کی طرف ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اوپر کے منتروں سے ثابت ہے کہ یگ کے معنی عمل یا ریاض کے ہیں۔

यज्ञशिष्टा ऽमृतभुजो यांति ब्रह्म सनातनम ॥
नायं लोको ऽस्त्ययज्ञस्य कुतो ऽन्य कुरुसत्तम ॥ ३१ ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| ریاضات کا نتیجہ حصول معرفت اور وصال ذات ہے | (۳۱) اے ارجن جو یگ سے حاصل کئے ہوئے آبحیات کو پیتے ہیں وہ ذات لازوال کو پاتے ہیں اور جو یگ نہیں کرتے اُن سے دنیا بھی نہیں سنبھلتی عقبیٰ کا تو کیا ذکر کیا جائے۔ |
|---|---|

| | شغل کی ظلمات میں ہے وصل کا آبحیات | | دین دُنیا میں نہیں اسکے سوا راہ نجات |
|---|---|---|---|

جن اشغال کا اوپر بیان ہوا ہے اونکا نتیجہ اور ما حصل علم ذات ہے جو شخص اون کے انجام میں علم ذات کو نہیں پاتا ہے وہ وصال ذات سے محروم رہتا ہے اس لئے اشغال کو منزل مقصود جاننا نہ چاہیے بلکہ اون کو علم ذات کے حاصل کرنے کا وسیلہ سمجھنا چاہیے اور جس انسان کا کچھہ بھی شغل نہیں ہوتا ہے اور جو اپنے فرائض کے ادا کرنے میں بالکل قاصر رہتا ہے وہ ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی خوشی سے محروم رہجاتا ہے۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ॥
कर्म जान्विद्धि तान्सर्वा नेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥३०॥

| ویدوں میں جو یگ لکھے ہوئے ہیں وہ سب عمل ہیں۔ | (۳۲) اِسطور پر جو بہت اقسام کے یگ وید میں درج ہیں اون سب کی پیدائیش عمل سے خیال کر۔ اِس عقدے کے حل کر لینے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ |
|---|---|

| | ویدنے ظاہر کیا جن بے شمار اشغال کو | | وہ عمل کی صورتیں ہیں اُنسے تو آزاد ہو |
|---|---|---|---|

جتنے ادراک ذات کے طریقے ویدوں میں بیان کئے گئے ہیں اون میں سے کوئی بھی عمل سے خالی نہیں ہے یعنی ہر ایک میں حواس اور دل وغیرہ میں سے کسی نہ کسی سے فعل کیا جاتا ہے وہ طریقہ جس میں کوئی عمل کرنا نہیں پڑتا گیان یوگ ہے اِسکے اصول کی تشریح پانچویں ادھیا کے ۲۷ منتر میں درج ہے

श्रेयान् द्रव्य मया द्यगा ज्ञान यज्ञः परंतप ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥३३॥

| | |
|---|---|
| (۳۳) اے ارجن عملی یگ سے علمی یگ اعلیٰ ہے اے ارجن سب اعمال علم میں کلّیتاً انجام پاتے ہیں۔ | عملی ریاضت سے علمی ریاضت اعلیٰ ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | علم میں ارجن تمام اعمال کا انجام ہے۔ | | بخشش و دولت سے کسب علم اعلیٰ کام ہے۔ |

بھگوت گیتا نے ہر جگہہ علم کو عمل پر سبقت اور فضیلت دی ہے اور اوس کو سب سے اعلیٰ کہا ہے اور اوس کا حاصل کرنا انسان کے حیات کا سب سے بڑا فرض بتایا ہے چنانچہ مندرجہ بالا اشغال کا مدعا اور مطلب علم ذات کا حاصل کرنا ہے جب بشر کو اس علم کی سچی راحت میسر ہوتی ہے اُسکی نزدیک تمام اعمال ہیچ ہو جاتے ہیں

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ॥
उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः ॥३४॥

| | |
|---|---|
| (۳۴) سمجھ لے کہ حقیقت شناس عارف تعظیم التجا اور خدمت کرنے پر تجھے وہ علم (معرفت) بتائینگے۔ | عارفوں سے یہ علم حاصل ہوتا ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | رہبر کامل تجھے دیں گے سبق اس علم کا | | خدمت و تعظیم سے جب تو کرے گا التجا |

عارفوں کا ادب کرنا اور اون کی خدمت گزاری اسلئے واجب ہے کہ وہ آبحیات اونہیں کی صحبت بابرکت سے ملتا ہے۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव ॥
येन भूतान्यशेषेण द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥३५॥

| | |
|---|---|
| (۳۵) جس سے واقف ہو کر تو اے ارجن پھر ایسی غفلت میں گرفتار نہیں ہوگا اور جسکے ذریعہ سے تو کل عالم کو اوّل اپنے اندر بعد ازاں مجھ میں موجود دیکھیگا۔ | اس علم سے غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان ذات کے سرور کو پاتا ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | اپنے اندر اور پھر مجھ میں یہ عالم پائیگا | | جسکے باعث پھر غفلت سے تو چھٹ جائیگا |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انسان نادانی کی وجہ سے اپنے آپ کو جزو سمجھتا ہے جب علم ذات کے وسیلہ سے اوس کی نادانی رفع ہو جاتی ہے اوسوقت وہ ذات واحد کو کل عالم کی ہستی سمجھتا ہے۔

**अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ॥**

**सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं संतरिष्यसि**

گنہگار بھی اِس کے وسیلہ سے نجات پاتا ہے

(۳۶) گو تو سب گنہگاروں سے بھی زیادہ گنہگار ہوتا ہم علم عرفان کی کشتی کے وسیلہ سے گناہ (کے دریا) سے پار ہو گا۔

| | |
|---|---|
| خواہ تو ہو سب گنہگاروں سے بڑھکر شرمسار | کشتی عرفان میں ہوگا قلزم عصیاں سے پار |

| | | | |
|---|---|---|---|
| باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ | گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ | ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست | صد بار اگر توبہ شکستی باز آ |

**यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ॥**

**ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥ ३७ ॥**

یہ علم مثل آتش کے عذاب اور ثواب دونوں کو جلا دیتا ہے

(۳۷) جیسے شعلہ زن آگ لکڑیوں کو خاکستر کر دیتی ہے ویسے ہی آتش عرفان سب فعلوں کو جلا دیتی ہے۔

| | |
|---|---|
| خاک کر دیتی ہے آتش لکڑیونکے تال کو | آتش عرفان جلا دیتی ہے کل افعال کو |

**नहि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ॥**

**तत्स्वयं योगसंसिद्धः कालेनात्मनि विंदति ॥ ३८ ॥**

علم ذات علم صفات سے اعلیٰ ہے اور اپنا شاہد آپ ہے

(۳۸) علم معرفت کی برابر دُنیا میں کوئی شے پاک نہیں ہے اسلئے کہ وہ علم انسان کو اوس کے عمل کے تکمیل پانے پر خود بخود حاصل ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| معرفت سے پاک تر دُنیا میں کوئی شے نہیں | خود بہ خود شاغل کو ہو جاتا ہے یہ عین الیقین |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علم ذات قایم بالذات ہے اور سب علوم اور علیات صفاتی ہیں اور انجام رکھتے ہیں۔

श्रद्धावांल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेंद्रियः॥

ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्ति मचिरेणाधिगच्छति॥३९॥

| | |
|---|---|
| شوق اور طلب سے یہ علم جلد حاصل ہوتا ہے | (۳۹) جو تیز فہم اور اہل ارادت ہے اور اپنے حواس پر غالب ہے وہ علم معرفت حاصل کرکے جلد سرور ابدی کو پاتا ہے۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| طالب روشن ضمیر و صادق و پرہیزگار | | | علم کی تکمیل سے فی الفور پاتا ہے قرار | |
| غواصی کن گرت گہرے باید | غواص را چہار بہرے باید | | سر رشتہ بدست و دست حابر کف و دم نازون و قدم زسرے باید | |

अश्रद्धधानस्य संशयात्मा विनश्यति॥

नायं लोकोस्ति नपरो नसुखं संशयात्मनः॥४०॥

| | |
|---|---|
| جاہل علم پاک سے بے نصیب رہتے ہیں | (۴۰) جو شخص جاہل اور بے ارادت ہے اور حواس سے مغلوب رہتا ہے وہ برباد ہو جاتا ہے اپنا دل جسکے قابو میں نہیں اوسے نہ تو دنیا اور عقبیٰ کی آسایشیں میسر ہوتی ہیں اور نہ اوسکے دل کو چین نصیب ہوتا ہے۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| جہل اور بے اعتقادی کا نتیجہ ہے فنا | | راحت دایم کو کہو دیتا ہے بندہ وہم کا | |

جو شخص جہل پست ہمتی اور بے اعتقادی کی وجہ سے علم معرفت کے حاصل کرنے میں قاصر رہتا ہے اور اپنے دلکے شکوک اور واہمات کو رفع نہیں کرسکتا اُسکی اور حیوان کی زندگی میں بہت کم فرق ہے

योग संन्यस्त कर्माणं ज्ञान संछिन्न संशयम्॥

आत्मवंतं नकर्माणि निबंधति धनंजय॥४१॥

| | |
|---|---|
| علم معرفت کے ذریعے افعال کو ترک کر دیتے ہیں اور علم حقیقت سے شکوک رفع کر لیتے ہیں وہ مقید افعال نہیں ہوتے | (۴۱) اے ارجن جو انسان افعال سے بے تعلقی اختیار کرتا ہے اور تیغ عرفان کی مدد سے شکوک کو قطع کرتا ہے اور اپنے دل کو |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قابو میں آتا ہے وہ افعال کی قید سے بری ہو جاتا ہے۔

محو کرکے سارے فعلوں کو سکونِ قلب میں
جو سراپا ذات کے دیدار میں مسرور ہے

رفع کرکے علم باطن سے شکوک اور تجتیس
یاد رکھ ارجن وہ آفات عمل سے دور ہے

جب قوت متخیلہ کلیتاً بطون کی طرف رجوع ہوتی ہے اور بحر عرفان میں سماتی ہے اوسوقت سب فعل خود بخود ترک ہو جاتے ہیں اور جو وسوسات بطون میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی ہیں اور وہ علم حقیقت کے ادراک سے دور ہو جاتے ہیں۔

तस्माद ज्ञान संभूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मन:।

छित्वैनं संशयं योग मातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥४२॥

انسان اپنے شکوک کو علم حقیقت سے قطع کرکے اور میدان معرفت میں قدم رکھے

(۴۲) پس اے ارجن تو ان شکوک کو جو تیرے دل میں نادانی کیوجہ سے پیدا ہو گئے ہیں علم عرفان کی تلوار سے قطع کرکے افعال سے بے تعلق رہنے کے اصول پر کاربند ہو اور جنگ کرنے پر مستعد ہو۔

وہم کی گردن کو تیغ معرفت سے قطع کر
اور ادائے فرض میں مشغول ہو اے نامور

شکوک جہل کی تیرگی سے پیدا ہوتے ہیں اور علم روشنی بطون ہے اُس روشنی کے مقابل اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا علم میں قیام پذیر ہونے کو یوگ کہتے ہیں۔

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां
योग शास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे कर्म संन्यास
योगो नाम चतुर्थोऽध्याय: ॥४॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کی طریقت کے بارہ میں
شری کرشن اور ارجن کی تقریر کی چوتھی ادھیا
کرم سنیاس یوگ نام ختم ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# چوتھی ادھیا کا خلاصہ

آتما لازوال محیط اور قدیم ہے اور مصدر علم وسرور ہے اوسکا علم کبھی ضائع نہیں ہوتا البتہ کبھی پوشیدہ اور کبھی آشکارا ہوتا رہتا ہے صرف عارف اس رمز کو جانتے ہیں۔ جاہل تموگن یعنی صفت ادنیٰ کے غالب ہونے کی وجہ سے اوس کے سمجھنے سے معذور رہتے ہیں اور انسانوں میں صرف صفت اور فعل کا فرق ہوتا ہے آتما تو سب میں یکساں موجود ہے وہ آتما جسمانی افعال اور اُن کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے پس انسان بے تعلق ہو کر فعل کرنے سے آتما میں وصل ہو سکتے ہیں کرم سنیاس یعنی ترک فعل کے یہی معنی ہیں۔ فعل دو قسم کے ہیں فعل با تعلق اور فعل بے تعلق اوّل قسم کے فعل میں نیک و بد کا تمیز ہوتا ہے۔ اور وہ ادنیٰ ہے دوسری قسم کے فعل میں نظر نیکی و بدی دونوں سے اُٹھ جاتی ہے اور وہ عارفوں کے طریقے کے مطابق ہے اِس طرح پر عمل کرنے سے تمام افعال آتش عرفان میں سوخت ہو جاتی ہیں اور اِنسان ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے وید میں جتنے مختلف عملی طریقے درج ہیں اونکا اصلی مطلب اور نتیجہ علم معرفت کا حاصل کرنا ہے اور علم معرفت وہ سب سے اعلیٰ شے ہے جسکے بغیر شکوک رفع نہیں ہوتے اور آرام نہیں ملتا پس اِنسان کو واجب ہے کہ وہ اوسی کا طالب ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# پانچویں ادھیا سنیاس یوگ

## अर्जुन उवाच

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ।
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥ १ ॥

**کرم سنیاس اور کرم یوگ ان دونوں سے کونسا بہتر طریقہ ہے**

ارجن نے کہا۔ (۱) اے کرشن آپ کرم سنیاس کی اور ساتھ ہی کرم یوگ کی ہدایت کرتے ہیں ان میں سے جو طریقہ بہتر ہے وہ ٹھیک طور پر مجھے بتائیے۔

| | |
|---|---|
| ترک و ایجاب عمل دو نو بتاتے آپ نے | ان میں بہتر جو روش ہے اوسکو ظاہر کیجئے |

اوپر کی تلقین سے ارجن نے کرم سنیاس کے معنی فعل کا نکرنا اور کرم یوگ کے معنی فعل کا کرنا خیال کیا یعنی اونکو دو مخالف امر سمجھا اس سلئے اوس نے یہ سوال پیش کیا ہے۔

## श्री भगवानुवाच

संन्यासः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ ।
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ॥ २ ॥

**کرم سنیاس اور کرم یوگ دونوں لازم ملزوم ہیں مگر کرم یوگ اعلیٰ ہے**

شری بھگوان نے جواب دیا۔ (۲) اگرچہ کرم سنیاس اور کرم یوگ دونوں عمدہ ہیں لیکن منجملہ انکے کرم سنیاس سے کرم یوگ اعلیٰ ہے۔

| | |
|---|---|
| اگرچہ دونوں ہی طریقوں کا بخیر انجام ہو | ترک سے دنیا میں ترک ترک اعلیٰ کام ہو |

عارف کی نظر میں کرم سنیاس اور کرم یوگ دو مخالف امر ثابت نہیں ہوتے بلکہ لازم ملزوم ہیں۔ کرم سنیاس سے مراد سانکھ یعنی علم حقیقت ہے جو لفظ تت سے مناسبت رکھتا ہے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس سے قلب کی حرکت ساکت یکجائی ہے کرم یوگ کے معنی ویدانت یعنی علم معرفت ہیں جو لفظ ادم سے نسبت رکھتا ہے اور وصال کی منزل کا بیان ہے۔ وصال سکون قلب سے حاصل ہوتا ہے اور سکون قلب وصال کا لوازمہ ہے۔ افعال سے بے تعلقی اختیار کرنا کرم سنیاس ہے اور افعال سے بے تعلقی ہو جانا کرم یوگ ہے۔

ज्ञेयः सनित्य संन्यासी योन द्वेष्टि न कांक्षति ॥
निर्द्वंद्वो हि महाबाहो सुखं बंधात्प्र मुच्यते ॥३॥

سنیاسی اسے کہتے ہیں جو شوق و نفرت کو ترک کر دیتا ہے

(۳) ہمیشہ اسکو تارک سمجھنا چاہیے جو رغبت و نفرت نہیں رکھتا اے ارجن جو خیالات متضادہ نہیں رکھتا وہ باسانی قید افعال سے آزاد ہو جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| ہے وہ تارک جسنے رغبت اور نفرت چھوڑ دی | | ہے وہ سالک بیچوڑی میں جسکو آزادی ملی |

سنیاسی وہی ہے جو کسی شے سے رغبت نفرت نہیں رکھتا اور واہمات سے نجات پاتا ہے ظاہری سامان کے ترک کر دینے سے انسان سنیاسی نہیں ہو جاتا۔

सांख्य योगौ पृथग्बालाः प्रवदंति न पंडिताः ॥
एक मप्यास्थितः सम्य गुभयोर्विंदते फलम् ॥४॥

سانکھ اور یوگ بالمعنی ایک ہیں

(۴) سانکھ اور یوگ کو طفل جدا بتاتے ہیں نہ کہ دانشمند جو بشر کسی ایک پر قادر ہوتا ہے اسے دوسرے کا نتیجہ بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| مختلف جذب و سلوک احوال کو آتا ہے نظر | | ایک کی تکمیل سے ملتا ہے دونوں کا ثمر |

علم حقیقت کے بغیر علم معرفت کبھی حاصل نہیں ہوتا اور علم معرفت کے حاصل ہوئے بغیر علم حقیقت درجہ تکمیل پر نہیں پہونچتا اسلیئے وہ دونوں طریقے بالمعنی واحد ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## مقولہ کبیر صاحب

جگت تپ کرم اوپاسنا دھیان جوگ سانکھ
بنا سانکھ پاوے نہیں پرم تتو کا بھیو
سانکھ کرے من شدھ ہو بربتھا جاوے نہ سیو
نربے سانکھ بچار کا پھل آنند پہچان
سانکھ یوگ دو مانتا ہے احوال کا کام
سانکھ یوگ کا ساتھ ہے وہی سانکھ وہی یوگ
سانکھ یوگ کے بھید کو پرگھٹ کروں بکھان
دست سانکھ جن دور تھی ہوتی سانکھ ہے پاس

سات جتن ہیں سانکھ مُکھ - جون پنچھی کے پانکھ
کون دیو رچھا کرے یہی سانکھ ہے دیو
ترت ملے تت کال پھل الیاپر گھٹ دیو
جتنا جسکو سانکھ ہے اوتنا آنند جان
کہنے ماتر جانئے سانکھ یوگ دو نام
سانکھ کیا جن دست کا وہی ست ہے یوگ
دست ایک جانی نہ تھی اب وہ جانی جان
وہی پاس وہی یوگ ہے ہوا پاس ہیں پاس

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते॥
एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति सपश्यति॥५॥

دونوں کیفیت قلبی انسان میں باہم پائی جاتی ہیں

(۵) جس مقام پر سانکھ کے عالم پہونچتے ہیں اُسکو یوگی بھی حاصل کر لیتے ہیں سانکھ اور یوگ کو جو واحد دیکھتا ہے وہ بینندہ ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| جسجگہ سالک پہنچتا ہے وہیں مجذوب بھی | | چشم بینا میں ہے یکرنگی سلوک و جذب کی | |

حقیقت اور معرفت ایک ہی کیفیت قلبی کی دو مختلف اشکال ہیں -

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः॥
योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म नचिरेणाधिगच्छति॥६॥

علم حقیقت کا حاصل ہونا علم معرفت پر منحصر ہے

(۶) اے ارجن یوگ کے بغیر سانکھ کا حاصل ہونا مشکل ہے اور یوگ کا جاننے والا عارف ذات میں جلد وصل ہو جاتا ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| قلب بے پندار کی حاجت ہے تارک کیلئے | مطمئن رہتا ہے سالک ذات کے دیدار سے |

تحقیقات باطنی کے انجام میں شاغل کو علم ذات حاصل ہوتا ہے اور علم ذات کے آشکارا ہونے سے اسکی تحقیقات درجہ تکمیل پر پہونچتی ہے۔

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेन्द्रियः ॥
सर्व भूतात्म भूतात्मा कुर्वन्नपि नलिप्यते ॥७॥

یوگی کو افعال کی پابندی نہیں ہوتی

(۷) جو شخص یوگ کے ذریعہ سے صفائی قلب حاصل کرتا ہے اپنے دل پر فتح پاتا ہے حواس کو قابو کر لیتا ہے اور کل مخلوقات کی جان کو اپنی جان تصور کرتا ہے وہ باوجود فعلوں کے کرنے کے اونمیں آلودہ نہیں ہوتا۔

| | |
|---|---|
| صاف باطن فاتح دل واقف ضبط حواس | ذات کی تسلیم میں اعمال سے ہے بے ہراس |

नैव किंचित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्ववित् ॥
पश्यञ्छृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपन्श्वसन् ॥८
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ॥
इंद्रियाणींद्रियार्थेषु वर्तंत इति धारयन् ॥ ९ ॥

اسکی نظر مشاہدہ ذات سے غافل نہیں ہوتی۔

(۸ و ۹) حقیقت شناس عارف جانتا ہے کہ دیکھتے۔ سنتے۔ چھوتے سونگھتے۔ کھاتے۔ چلتے۔ سوتے۔ سانس لیتے۔ بولتے۔ چھوڑتے۔ پکڑتے آنکھ کھولتے۔ اور بند کرتے وقت حواس کا فعل محسوسات کیجانب ہوتا ہے وہ کچھ نہیں کرتا

| | |
|---|---|
| کھاتے چلتے سانس لیتے سوتے سنتے دیکھتے | اپنی پلکیں بند کرتے یا کھلی رکھتے ہوئے۔ |
| بولتے چھوتے پکڑتے چھوڑتے اور سونگھتے | بے تعلق اجر سے ہے سالک اپنے فعل سے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یوگی ذات کو صفات قیود سے منزہ جانتا ہے اسلئے وہ تمام جسمانی اور روحانی افعال کے سرزد ہونے پر بھی اون افعال سے بے تعلقی رہتا ہے اور مشاہدہ ذات میں مسرور رہتا ہے۔

**ब्रह्मण्या धाय कर्माणि संगंत्यक्त्वा करोतियः॥**

**लिप्यते नस पापेन पद्म पत्रमिवां भसा॥१०॥**

| | |
|---|---|
| (۱۰) جو اپنے افعال قدرت کو تفویض کرکے اونہیں بے تعلقی کے ساتھ کرتا ہے وہ گناہ سے اِس طرح بے لوث رہتا ہے جیسے کنول کا پتہ کسی تالاب کے پانی میں۔ | جو اپنے پندار کو فنا کر دیتا ہے وہ آلودہ گناہ نہیں ہوتا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جو ادا کرتا ہے اپنا فرض خواہش چھوڑ کر | | برگ نیلوفر ہے سیلاب گنہ میں وہ بشر | | |

قدرت کو افعال تفویض کرنے کے یہ معنی ہیں کہ افعال کو اپنے سے منسوب نکرنا اور اونکا صدور قدرت سے جاننا چاہیے۔

**कायेन मनसा बुद्धया केवलै रिन्द्रियै रपि॥**

**योगिनः कर्म कुर्वंति संगं त्यक्त्वात्म शुद्धये॥११॥**

| | |
|---|---|
| (۱۱) یوگی صفائی قلب حاصل کرنے کے لئے بے تعلق ہو کر جسم دل۔ عقل اور حواس سے فعل کرتا ہے | عارف اپنے بطون سے نظر نہیں ہٹاتا اور افعال کی تکمیل جسم وغیرہ میں دیکھتا ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سالک آزاد بھی اپنے گذارے کے لئے | | کام لیتا ہے دل و جسم و حواس و عقل سے | | |

عارف کُل فعلوں کو جسم۔ دل اور عقل سے متعلق جانتا ہے۔ یعنی اپنی ذات سے اونہیں علیحدہ مانتا ہے۔

**युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शांति माप्नोति नैष्ठिकीम्॥**

**अयुक्तः काम कारेण फले सक्तो निबध्यते॥१२॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| (۱۲) یوگی نتیجہ افعال سے نظر اوٹھا کر اطمینانِ ابدی پاتا ہے جو بشیر یوگ سے ناواقف ہے وہ نتیجہ افعال کے خواہش رکھنے کے باعث پابند افعال ہوتا ہے۔ | عارف بیم و امید سے نظر اٹھا کر آرام محض پاتا ہے جاہل بیم و امید میں گرفتار رہتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| پانوں میں جاہل کے پڑتی ہے طمع کی بیکڑی | | بے ہوس عارف کو حاصل ہے سکونِ دائمی |
| چوں شیر و شکر بوحدت صرف آمیخت | | عارف کہ ہمہ بند دوئی را گسیخت |

عارف نظر بالذات اور آزاد رہتا ہے۔ جاہل نظر بالغیر ہونے کی وجہ سے پابند صفات ہو جاتا ہے۔

सर्व कर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखं वशी॥

नव द्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन्॥१३॥

جسم مکان ہے جان مکین ہے

(۱۳) ذات مطلق سب فعلوں کو دل سے ترک کر کے نو دروازوں کے شہر میں نہ کچھ کرتی ہوئی اور نہ کچھ کراتی ہوئی مسرور رہتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ساکن ایسے شہر میں ہیں تو ہیں جسکے راستے | | روح انسان بے تعلق ہو کے کل افعال سے |
| بے من صفتے زپردہ من پیدا<br>در دانۂ تو ہزار خرمن پیدا | | جانان در جانان چو جان در تن پیدا<br>در پرورش دانۂ خود جہدے کن |

جسم انسان مثل ایک شہر کے ہے جسمیں دو آنکھ دو کان دو سوراخ ناک کے ایک منہ اور دو مقام بول و براز نو دروازے ہیں جان بادشاہ ہے قوت مدرکہ ممیزہ وغیرہ اراکین سلطنت ہیں اور محسوسات رعایا ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

नकर्तृत्वं नकर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ॥
नकर्म फल संयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥१४॥

| | |
|---|---|
| (۱۴) ذات اِس عالم میں پندار فاعلیت کو افعال کو اور افعال اور اُنکے نتایج کے باہمی تعلق کو پیدا نہیں کرتی یہ سب صفات سے پیدا ہوتے ہیں۔ | پندار اور افعال کا سبب خاصہ طبعی ہے نہ کہ جان |

| | |
|---|---|
| فاعلیت فعل اور اُنکے نتایج کا صدور | جلوۂ قدرت ہے قادر سے نہیں اُنکا ظہور |

ذات پاک پندار اور فعل اور فعل ونتیجہ کے تعلق کا باعث نہیں ہے اور اونکی آلایش سے برتر ہے وہ سب پرکرتی لیعنی امتزاج صفات سے ظہور پاتے ہیں اِسی کا نام جہل بسیط ہے جس میں کُل عالم گرفتار ہے۔

नादत्ते कस्यचित्पापं नचैव सुकृतं विभुः ॥
अज्ञाने नावृतं ज्ञानंतेन मुह्यंति जंतवः ॥१५॥

| | |
|---|---|
| (۱۵) اگرچہ ذات کسی کے عذاب اور کسی کے ثواب کو نہیں اوٹھاتی لیکن جہل علم ذات کو پوشیدہ کردیتا ہے اسوجہ سے انسان غفلت میں پھنستے ہیں۔ | جان پر عذاب ثواب کا اثر نہیں ہوتا انسان بوجہ جہل اِن کو اُس سے منسوب کرتا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| نیک وبد دونوں سے دایم جان رہتی ہے بری۔ | جہل پردہ ڈالتا ہے عقل پر انسان کی۔ |

آفتاب ذات ہمیشہ روشن رہتا ہے اور تاریکی اُس کے پاس دخل نہیں پاتی البتہ خاصہ طبعی کا ابر عقل کے سامنے حایل ہوکر انسان کو عذاب وثواب کے پھندے میں ڈالدیتا ہے اِس سے بریت پانے کیواسطے عقل کو روشن کرنا لازم آتا ہے کیونکہ جو غلطیاں اندھیرے میں ہوتی ہیں روشنی میں اُن کی صحت ہوسکتی ہے۔ انسان کو مرض جہل کے دفع کرنیکے لیے دانش کا نسخہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور وہ نسخہ بھگوت گیتا ہے۔

ज्ञाने नतु तदज्ञानं येषां नाशित मात्मनः ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥१६॥

| | |
|---|---|
| (۱۶) علم ذات کے وسیلہ سے جن کا جہل دُور ہو جاتا ہے اُن کا علم اُس واجب الوجود کو اِس طرح عیاں کر دیتا ہے جیسے دُنیا کو سورج۔ | جب جہل کا پردہ ہٹجاتا ہے تو قلب میں علم ذات بخوبی آشکارا ہوتا ہے |

| | |
|---|---|
| دُور ہو جاتا ہے جب عقل بشر کا یہ حجاب | ذاتِ حق کو علم درساتا ہے مثل آفتاب |

عارفان علم ذات کے وسیلہ سے پندار ہستی مٹا دیتے ہیں یعنی جزویت سے کلیت پا لیتے ہیں اور ذات نامتناہی کو ظاہر اور باطن مثل آفتاب کے منور دیکھتے ہیں۔

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ॥
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥१७॥

| | |
|---|---|
| (۱۷) جن کی عقل اُس کے ادراک میں مصروف ہوتی ہے دلِ اسمیں لگا ہوتا ہے اور جنہیں اعتقاد اور بھروسہ اُس پر ہوتا ہے وہ علم ذات کے وسیلہ سے گناہوں سے پاک ہو کر نجات پاتے ہیں۔ | جن کا اِس منزل میں مقام ہوتا ہے وہ رستگار ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| عقل و دل کو محو کر کے اہل تسلیم و رضا | معرفت سے عالم فانی میں پاتے ہیں بقا |

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ॥
शुनि चैव श्वपाके च पंडिताः समदर्शिनः ॥१८॥

| | |
|---|---|
| (۱۸) با علم و تہذیب برہمن۔ گئو۔ ہاتھی۔ کتا۔ اور چنڈال سب میں عارف ذات کو مساوی دیکھتا ہے۔ | اُس کو عارف کہتے ہیں جو وحدت کا جلوہ کثرت میں دیکھتا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| فیل کتا گائے چنڈال اور فاضل برہمن | مختلف جسموں میں ہے اِک نور جان پرتو فگن |

عارف کل اجسام میں ذات واحد کو محیط دیکھتا ہے اور نیرنگی دُنیا کا باعث صفات اور افعال کو جانتا ہے۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ॥
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्मा ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥१९॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| جو وحدت کی نظر رکھتا ہے وہ ذات میں وصل ہوتا ہے | (۱۹) جن کا دل اصول مساوات کے تسلیم کرنے میں پکا ہو جاتا ہے وہ اس عالم کو فتح کر لیتے ہیں اور وہ ذات میں وصل ہو جاتے ہیں۔ |

قلب بے پندار کے قبضہ میں ہے کل کائنات ‖ ایک نقطہ میں سمایا ہے فروغ مہر ذات

کثرت میں وحدت کی تسلیم وصال ذات کی صورت ہے۔

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम् ॥
स्थिर बुद्धि रसंमूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थित: ॥२०॥

| | |
|---|---|
| وہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے | (۲۰) جو بشر مستقل مزاج ہوشمند عارف اور واصل ذات ہے وہ مرغوب شے کے حاصل ہونے پر خوش اور نامرغوب کے حاصل ہونے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ |

ضابطہ در روشن دل عارف ہو کے واصل ذات میں ‖ مطمئن رہتا ہے آرام اور تکلیفات میں

बाह्य स्पर्शेष्वसक्तात्मा विंदत्यात्मनि यत्सुखम् ॥
सं ब्रह्मयोग युक्तात्मा सुख मक्षय मश्नुते ॥२१॥

| | |
|---|---|
| اس کی حواس اور محسوسات پر نظر نہیں رہتی اور وہ ذات کی کیفیت میں مسرور رہتا ہے | (۲۱) جو شاغل حواس بیرونی پر توجہ نہیں کرتا اور مشاہدہ بطون میں مسرور رہتا ہے وہ آرام ابدی پاتا ہے۔ |

غیریت کو چھوڑ کر جس کو لگن ہے ذات کی ‖ علم باطن میں اسے ملتی ہے لافانی خوشی

येहि संस्पर्शजा भोगा दु:खयो नय एवते ॥
आद्यंतवंत: कौंतेय नतेषु रमते बुध: ॥२२॥

| | |
|---|---|
| لذات و حواس عارضی ہیں اور اصلی آرام دینے والے نہیں ہیں | (۲۲) اے ارجن جتنے لذات حواس ہیں وہ سب تکلیف کے باعث ہیں اور عارضی ہیں اسلئے کوئی دانشمند انپر التفات نہیں کرتا۔ |

نفس کی لذات ہیں تکلیف دہ اور بے ثبات ‖ انپہ اے ارجن نہیں کرتے ہیں اہل دل التفات

शक्नोतीहैव य: सोढुं प्राक् शरीर विमोक्षणात् ॥
कामक्रोधोद्भवं वेगं सयुक्त: ससुखीनर: ॥२३॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| جو انسان اپنی حیات میں خواہش اور غضب کو مغلوب کر لیتا ہے وہ یوگی ہو جاتا ہے۔ | (۲۳) جو شخص اس دُنیا میں جسم کے چھوڑنے سے پیشتر خواہش اور غضب کے جوش کی برداشت حاصل کرتا ہے وہ یوگی کہلانے کے مستحق ہو جاتا ہے اور سچی خوشی کہتا ہے |
| موت کے آنے سے پہلے حرص و غصہ چھوڑ کر۔ | وصل کی بے انتہا راحت کو پاتا ہے بشر |

جو شخص خواہش اور غضب پر قادر ہو جاتا ہے اُس کو یوگی کہنا چاہئے اس کے سوائے کسی کو اصلی آرام حاصل نہیں ہوتا۔ علم معرفت نقد کا سودا ہے اور اُمید عقبیٰ نسیہ کی دوکان انسان کو اپنے فرائض کا مرگ سے پیشتر ادا کرنا واجب ہے عقبیٰ کی اُمیدیں صرف بیم و رجا ہیں۔

योंतः सुखोंऽतर राम स्तथां तर्ज्योति रेवयः ॥
सयोगी ब्रह्म निर्वाणं ब्रह्म भूतो ऽधिगच्छति ॥२४॥

| | |
|---|---|
| آرام خالص بطون کے استغراق میں حاصل ہوتا ہے | (۲۴) جو یوگی بطون میں مسرور اور مستغرق رہتا ہے اور روشن دل رکھتا ہے وہ ذات میں وصل ہو کر ذات کا سرور حاصل کرتا ہے۔ |
| معرفت کے نور سے معمور ہے جس کا بطون | اُس کا حصہ ہے وصال ذات کا اعلیٰ سکون |

یوگی لذاتِ حواس کو ناپائیدار اور ہیچ سمجھ کر اور اُن سے کنارہ کر کے جمال ذات کے مشاہدہ میں مصروف رہتا ہے جس کو انسان کے قلب کی سب سے اعلیٰ کیفیت سمجھنا چاہئے۔

लभंते ब्रह्म निर्वाण मृषयः क्षीण कल्मषाः ॥
छिन्न द्वैधा यतात्मानः सर्व भूत हिते रताः ॥२५॥

| | |
|---|---|
| بطون میں سلسلۂ خیالات کے رک جانے سے استغراق حاصل ہوتا ہے | (۲۵) جو عارف گناہوں سے مخلصی پاتے ہیں شکوک سے بریت حاصل کرتے ہیں اپنے دل پر حاوی ہو جاتے ہیں اور کل عالم کی بہتری مدنظر رکھتے ہیں وہ ذات میں واصل ہوتے ہیں |
| عارفانِ پاک طینت بیگناہ و باثبات۔ | فیض پہنچاتے ہوئے دُنیا کو پاتے ہیں نجات |

نروان ایک حالت کیف اور سرور کی ہے جس میں انسان کو اپنے وجود کی مطلق خبر نہیں رہتی جس کے بیان کرنے کی کلام کو طاقت نہیں ہے اور جس کا ثبوت صرف شاغل کو اپنے بطون میں ملتا ہے

कामक्रोध वियुक्तानां यतीनां यतचेतसाम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

अभितो ब्रह्मनिर्वाणं वर्तते विदितात्मनाम् ॥२६॥

| | |
|---|---|
| ترک خیال سے خواہش اور غضب پر فتح ملتی ہے اور یہی وسیلہ وصال ذات کا ہے۔ | (۲۶) جو خواہش اور غضب سے بری اور خیال پر قادر ہو کر تارک ہیں اور علم خود شناسی رکھتے ہیں اُن کو ذات کا سرور حاصل ہے |
| شوق و نفرت سے بچا کر جس نے روکا ہے خیال | ایسے حق بین کو میسّر ہے سدا حق کا وصال |

تارک وہ ہے جو خیال کے حرکت کو قابو میں رکھکر سب فعلوں کو کرتا ہے نہ وہ شخص جو اسباب ظاہری کو ترک کر دیتا ہے۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवांतरे भ्रुवोः ॥
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यंतर चारिणौ ॥२७॥
यतेन्द्रिय मनोबुद्धि मुनि र्मोक्ष परायणः ॥
विगतेच्छा भयक्रोधः यः सदा मुक्त एवसः ॥२८॥

بہر کٹی دھیان یعنی شرت سادھنا (۲۷) جو عارف تعلقات بیرونی کو باہر کرکے اور نظر کو بھنوؤں کی وسط میں ٹھہرا کے اور ناک میں سے گذرنے والے انفاس بالاؤ پائیں کو مساوی کرکے۔

(۲۸) جو اس دل اور عقل پر قادر ہو جاتا ہے آزادی حاصل کرتا ہے اور خواہش خوف اور غصہ سے مخلصی پاتا ہے وہ ہر وقت نجات رکھتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ابروؤں کے وسط میں لاکر نظر اطراف سے دل حواس و عقل کر دیتا ہے محو علم ذات | جا پہنچتا ہے سانس کو جو ناک سے چلتے ہوئے وہ علایق سے بری ہے اُسکی ہر دم ہے نجات |

جو شخص مندرجہ بالا ہدایت کے بموجب محسوسات کا خیال دور کرکے دل کو یکسو کرتا ہے اور اپنی نظر کو اُس مقام پر جہاں ناک کا بانسہ شروع ہوتا ہے ٹھیراتا ہے اور منہ بند کرکے سانس کی آمد و شد ناک سے رکھتا ہے اُسے تھوڑے عرصہ کے بعد سانس کی رفتار میں ایک قسم کا سکون معلوم ہوتا ہے تب اُس کے بطون میں خیالات کا سلسلہ رکجاتا ہے اور علم اشراق آشکارا ہوتا ہے کرشن بھگوان نے اس عملی طریقہ کو کل ویدوں میں سے انتخاب کرکے اہل دنیا اس پرکار جد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہونے کی اجازت دی ہے اور یہی بھرکٹی دھیان سُرت سادھنا اور سہج او ستھا کے مختلف ناموں سے موسوم ہوا ہے اور اِسی کی بدولت کشایش باطن حاصل ہوتی ہے پس جو لوگ اِس شغل کے لئے بغیر قیل و قال کرتے ہیں اُنہیں اپنے بیانات کے راست ہونے کا بھروسہ بالکل نہیں ہوتا رامچندر جی نے بھی رام گیتا میں اِس شغل کی تشریح ذیل کے الفاظ میں کی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جاگرت وشوا کار کو لاوے تیجس مائیں<br>پراگ متی کو لین کرے تریا انھ مائیں | | تیجس متی کو لین کرے پراگ مکارے مائیں<br>اُسی دیس میں ہو رہے جہاں دو سرا نائیں |

زمانہ سلف کے اکثر عارفوں نے اِسی ضمیر کو مختلف کلمات میں ادا کیا ہے جن کی نظر بطون پر ہوتی ہے وہ تو سب کلام میں ایک ہی ضمیر پاتے ہیں اور جو اس سرزمین سے بےخبر ہیں وہ واہمات میں پڑے رہتے ہیں اِس موقع پر شائقین کے مطالعہ کے واسطے پران چکر کا ایک نقشہ جس کا حوالہ منتر ۲۹ چوتھی ادھیا میں آچکا ہے دکھایا جاتا ہے اُس کی پوری تشریح مولف کے تصنیف کئے ہوئے بھاشا کے برہم درشن نامی گرنتھ میں مل سکتی ہے۔

भोक्तारं यज्ञतपसां सर्वलोक महेश्वरम् ॥
सुहृदं सर्व भूतानां ज्ञात्वा मां शांति मृच्छति ॥२९॥

| | |
|---|---|
| (۲۹) یہ جانکر کہ میں یگ اور تپ سے حظ اُٹھانیوالا صاحب اور کل مخلوقات کا دوست ہوں وہ تسکین پاتا ہے۔ | اِس شغل کی برکت سے عارف ذات میں وصل ہوتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| مجھکو جو ایسا سمجھتا ہے وہ پاتا ہے قرار | | میں ہوں سب شغلوں کا مرجع مالک اور پروردگار |

ذات پاک عمل اور ریاض کو جس کا ظہور قدرت سے ہوتا ہے صرف تمیز کرتی ہے اُن کی فاعل نہیں بنتی وہ کل موجودات میں محیط ہے سارا عالم اُس کی فرع ہے اور اُس کے جاننے سے آرام ابدی ملتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे
श्रीकृष्णार्जुन संवादे कर्म सन्यास योगो
नाम पंचमोऽध्याय: ॥५॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کی طریقت کے بارہ
میں سری کرشن اور ارجن کی تقریر کی پانچویں ادھیا
سنیاس یوگ نام ختم ہوئی

## پانچویں ادھیا کا خلاصہ

پانچویں ادھیا نے کرم سنیاس اور کرم یوگ کے مختلف ہونے کے خیال کو غلط ثابت کیا ہی اور ظاہر کیا ہے کہ وہ ایک ہی کیفیت قلبی کی دو صورتیں ہیں سانکھ سے علم حقیقت اور یوگ سے علم معرفت مراد ہے یوگی تمام افعال جسمانی کو کرتے ہوئے بھی نظر بباطن رہتا ہے۔ مگر اور طریقوں کے شاغل جب کاروبار دنیوی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں نظر بالغیر ہو جاتے ہیں یوگی کے معنی واصل کے اور سنیاسی کے معنی تارک کے ہیں علم معرفت کے بغیر افعال کا ترک نہیں بنتا اور علم حقیقت کے بغیر وصال ممکن نہیں اس لئے سنیاس اور یوگ لازم و ملزوم ہیں اُن کے حاصل ہونے پر انسان دریافت کر لیتا ہے کہ جان افعال جسمانی کی فاعل نہیں بنتی۔ اور اُن کے نتیجہ سے تعلق نہیں رکھتی مگر وہ جہل کے سبب عوام کو پابند افعال معلوم ہوتی ہے ۲۷، ۲۸ و ۲۹ منتر میں جو شغل لکھا گیا ہے اُس کی مدد سے مشاہدہ جان ہوتا ہے اور اُسکی تشریح ۱۸ سے ۲۲ منتر تک کی گئی ہے اس منزل کو انسان اپنی زندگی میں پا سکتا ہے زمانہ مستقل پر نظر رکھنا صرف بیم درجا میں پھنسنا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# چھٹی ادھیا آتم سیمم یوگ

## श्रीभगवानुवाच

**अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोतियः ॥**
**ससन्यासी च योगी च ननिरग्निर्न चाक्रियः ॥१॥**

### شری بھگوان فرماتے ہیں

سنیاسی اور یوگی کی تعریف (۱) سنیاسی اور یوگی وہ شخص ہے جو نتیجہ پر نظر نہ رکھکر فعل کرتا ہے نہ کہ وہ شخص جو آگ کو استعمال میں نہیں لاتا یا مذہبی پابندیاں چھوڑ دیتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| سالک و مجذوب ہیں بے واسطہ افعال سے | | وہ نہیں تارک جو آگ اور قید مذہب چھوڑ دے |

سنیاسی یا یوگی سے جتنے فعل صادر ہوتے ہیں جبر کی حالت میں ہوتے ہیں اور اُس کو اُن کے نتیجہ سے سروکار نہیں ہوتا۔ اِنسان کے قلب کی اِسی کیفیت کا نام ترک ہے تارک ہونے کے واسطے افعال لازمی کا چھوڑنا ضروری نہیں ہے صرف اُن کا بے تعلق ہو کر کرنا کافی ہے پس جو لوگ کاروبار دُنیوی سے کنارہ کرکے اپنے آپ کو تارک بتاتے ہیں وہ تارک نہیں ہیں بلکہ دُنیا پرست ہیں۔ اِنسان صرف کپڑوں کے رنگنے اور مذہبی رسوم کے ترک کرنے سے سنیاسی یا یوگی نہیں ہوسکتا افعال کا بے تعلقی سے ساتھ کرنا ترک کی اصلی مُراد ہے۔

**यं संन्यास मिति प्राहु योगंतं विद्धि पांडव ॥**
**नह्य संन्यस्त संकल्पो योगी भवति कश्चन ॥२॥**

سنیاسی یعنی ترک خیال کے بغیر یوگی ہونا ناممکن ہے (۲) جس کو سنیاس کہتے ہیں ارجن ادمی کو یوگ سمجھ کیوں کہ خیالات کے ترک کئے بغیر کوئی یوگی نہیں ہوسکتا۔

| | | |
|---|---|---|
| ترک کہتے ہیں جسے وہ فی الحقیقت ہے وصال | | کوئی واصل ہو نہیں سکتا بلا ترک خیال |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سلسلۂ خیالات کو روک کر علم ذات کا حاصل کرنا سیناس کہلاتا ہے۔ یوگ علم و سرور کی اُس حالت کا نام ہے جسمیں خیالات بیم و رجا کے پیدا نہیں ہوتے ہیں واقعات کی تصویر پیش نظر رہتی ہے۔

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारण मुच्यते ॥
योगारूढ़स्य तस्यैव शमः कारण मुच्यते ॥ ३॥

ترکِ خیال کی کوشش کو شغل کہتے ہیں
ترکِ خیال کی حالتِ سکون کو کمال کہتے ہیں

(۳) جبتک عارف یوگ کا شاغل ہوتا ہے اُس کا ذریعہ فعل کہلاتا ہے جس وقت وہ یوگ میں کامل ہو جاتا ہے اُس کا ذریعہ سکون کہا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شوق جبتک ہے بسِ پردہ جمالِ یار ہے | | ہٹ گیا پردہ تو پھر دیدار ہی دیدار ہے |

جس وقت تک شاغل فعل کی عادات ڈالتا رہتا ہے۔ اُس وقت تک اُس کا وہ فعل اختیاری ہوا کرتا ہے جب کچھ عرصہ کی مزاولت سے شغل کا کرنا اُس کی طبیعت کا خاصہ ہو جاتا ہے تب وہ فعل جبریہ کہا جاتا ہے۔

यदाहि नेंद्रियार्थेषु नकर्मस्वनु षज्जते ॥
सर्व संकल्प संन्यासी योगारूढस्त दोच्यते ॥ ४॥

حالتِ سکون کی شناخت

(۴) جس وقت تمام واہمات کے ترک کرنے پر انسان کی توجہ محسوسات اور فعلوں کے طرف نہیں جاتی اُس وقت وہ یوگ میں کامل کہا جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| وسوسہ جب دل سے مٹ جاتا ہے آتی ہے نظر | | سارے عالم میں بھرا یا ذاتِ واحد جلوہ گر |

جس وقت علم ذات کے سرور کے غالب ہونے پر محسوسات کا علم نہیں رہتا اور ذات واحد کا جلوہ کُل عالم میں نظر آتا ہے اُس وقت یوگ کی حالت انسان کے دل میں آشکارا ہوتی ہے۔

उद्धरे दात्म नात्मानं नात्मान मव सादयेत ॥
आत्मैव ह्यात्मनो बंधुरात्मैव रिपु रात्मनः ॥ ५॥

انسان کا درجہ کمال کو حاصل کرنا فرض ہے

(۵) انسان دل کو عروج دے نہ کہ دل کو پستی میں گرائے دل ہی اپنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوست ہے اور دل ہی اپنا دشمن ۔

| | |
|---|---|
| دل ہی اپنا یار ہے جب قلب بے پندار ہے | ہے عدو اپنا ہی دل جب نخل کا مختار ہے |

یوگ کا حاصل کرنا دل کو عروج دیتا ہے یوگ سے واقف نہ ہونا اور گرفتار واہمات رہنا دل کو پستی میں گراتا ہے اس کی ترقی و تنزل انسان کے اختیار میں ہے ۔

बंधु रात्मात्मन स्तस्य येनात्मै वात्मना जित्त: ॥

अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत: ॥६॥

کامل اور ناقص رہنے کا انحصار انسان کی ذات پر ہے ۔

(۶) جو بشر دلیر فتح پاتا ہے اس کا دل اس کا دوست بنجاتا ہے مگر جو دلیر قادر نہیں ہوتا اس کا دل اسکے ساتھ دشمن کے مانند برتاؤ کرتا ہے

| | |
|---|---|
| آگیا قابو میں جس کے دل ہوا اسکا دوستدار | جبکہ قابو میں نہیں ہے دشمنی دل کا شعار |

یوگ کے وسیلہ سے دل قابو میں آکر دوست بنجاتا ہے جو یوگ سے ناواقف ہے اس کا دل اس کے قابو میں نہ ہونے کیوجہ سے باعث آزار ہو جاتا ہے ۔

जितात्मन: प्रशांतस्य परमात्मा समाहित: ॥

शीतोष्णसुखदु:खेषु तथा माना पमानयो: ॥७॥

صاحب کمال اطمینان پاتا ہے

(۷) جو دلیر قادر ہوتا ہے اور اطمینان رکھتا ہے اس کا دل سردی اور گرمی رنج اور راحت عزت اور اہانت میں مشاہدہ ذات میں مسرور رہتا ہے ۔

| | |
|---|---|
| جس کو اپنے دل پہ قابو اور اطمینان ہے | گرم و سرد و رنج و راحت میں اسے عرفان ہے |

یوگی کی توجہ بیرونی تعلقات کی طرف نہیں ہوتی کیونکہ وہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے اور دل اوس میں ذات بحت کا جلوہ دیکھتا ہے ۔

ज्ञान विज्ञानतृप्तात्मा कूटस्थो विजितेंद्रिय: ॥

युक्तइत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकांचन: ॥८॥

علم و سرور رکھتا ہے ۔

(۸) وہ یوگی جس کا دل علم و سرور سے معمور ہے اور جو آزاد رہتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور جو اس پر قابو رکھتا ہی اور جسکے نزدیک مٹی پتھر اور سونا مساوی ہو ذات میں وصل کہا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| ہے وہ واصل جس کا دل ہو مرکز علم و سرور | بے تعلق بے طمع بے نفس ہے مست حضور |
| آنند کے سندھ ہو میں آن بسے سنکو نہ ہو تن کو بنو | جب آپ ہیں آپ سماتے گئے تب آپ ہیں آپ لمو اپنا |
| جب آپ ہیں آپ لہو اپنو تب ناہی جاپ رہو جپنو | جب گیان کو بھان پرکاش ہو جگ جیون ہے ہو رہو سپنو |

सुहान्मत्रार्युदासीन मध्यस्थ द्वेष्य बंधुषु ॥
साधुष्वपिच पापेषु सम बुद्धि र्विशिष्यते ॥९॥

کل عالم کو مساوی جانتا ہے

(۹) جو محب دوست۔ دشمن اور بے غرض کو دوستی اور دشمنی یکساں رکھنے والے کو بیگانے اور یگانے کو نیک افعال اور بد افعال کو مساوی خیال کرتا ہو وہ اعلیٰ ہو

| | |
|---|---|
| جان لیتا ہے مساوی سب کو مرد باکمال | اس کو کثرت میں نظر آتا ہے وحدت کا جمال |

بھول سادہ جاپ بھول گیو پن پاپ کون ہر کون آپ کہاں لو بکھانئے
برہوں سنجوگ بھے سوگ اولٹے بھوگ بھے سرجن یہ جوگ بھے کیسے جی آنئے
جانت ہے دو جا تب چاہت ہی پوجا یہاں ایک ہی نہ دو جا کہو کیسے جی آنئے
جل میں ترنگ جیسے جیو اور برہم ایسے لاکھہ روپ دیکھے کو ایک روپ مانئے

योगी युंजीत सतत मात्मानं रहसि स्थित: ॥
एकाकी यत चितात्मा निराशीर परिग्रह: ॥१०॥

یوگ کے شغل کی ہدایت

(۱۰) یوگی کو واجب ہے کہ وہ گوشہ میں تنہا بیٹھکر قوت خیال اور دل کو روک کر بیم و رجا چھوڑ کر اور بے تعلق ہو کر یوگ کا شغل ہمیشہ کیا کرے۔

| | |
|---|---|
| بیٹھکر گوشہ میں تنہا باندھ کر اپنا خیال | چھوڑ کر خوف و تمنا کو وہ پاتا ہے وصال۔ |

شغل کی مزاولت عادت کے لئے ضروری خیال کی گئی ہے تاکہ بیرونی تعلقات اس سکون کو اور اک ذات کی طرف سے نہ ہٹا سکیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رُباعی

عُزلت ز خودی و خویشتن مے باید
بیشک عملے و ہمتے و شوقے
خلوت ہمہ بے جان و بدن مے باید
نے آنکہ دریں محفل سخن مے باید

शुचौदेशे प्रतिष्ठाप्य स्थिर मास न मात्मनः ॥
नात्यु च्छ्रतं नाति नीचं चैला जिन कुशोत्तरम् ॥ ११॥
तत्रै कागं्र मनः कृत्वा यत चित्तेंद्रिय क्रियः ॥
उपविश्यासने युञ्ज्या द्योग मात्म विशुद्धये ॥ १२॥

**یوگ کے لوازمات** (۱۱) وہ کسی پاک جگہ چادر پر مرگ چرم پر یا کُشا گھاس پر نہ بہت اونچی اور نہ بہت نیچی اپنی نشست بیحرکت قایم کرکے۔

(۱۲) دل کو یکسو کرکے قوتِ خیال اور حواس کے فعلوں کو روک کر جائے نشست پر بیٹھکر صفائی قلب حاصل کرنے کے واسطے یوگ میں مشغول ہو۔

چاہیے اچھی جگہہ پر کچھ کُشا کا بند و بست
ہو بہت اونچی نہ نیچی سیدھی بے حرکت نشست
دور کردے دلسے انسانی ہوسے اور خواہشیں
یوں صفائے قلب کی نیت سے بیٹھے شغل میں

ایک شغل تو پانچویں ادھیاے کے ۲۷ و ۲۸ منتر میں بیان کیا جاچکا ہے دوسرا اس موقعہ پر درج ہوا ہے تیسرے شغل کا آٹھویں ادھیاے کے ۱۲ و ۱۳ منتر میں آگے بیان کیا جاوے گا یہ تین مختلف طریقے قوت خیال کو روک کر ذات میں محو ہونے کے ہیں۔

ہردے نابھہ اور بھرکُٹی تین دھیان استھان
سُرت لیں ہو بھرکُٹی برہمہ رہندر میں گیان
سب منوت من سے رہے تج بچار اور گیان
نربھے پد کی اوستھا جیون پرکاشے بھان
جیون کا یوں پہچان کر دوجے چھوڑ کمان
سُرت ایکتا نابھہ میں ہردے تج پر دھیان
تین دھیان کی ایکتا پرم شانت اور آن
نربھے پد کی اوستھا کیوں کر کروں بکھان
رہے دیہہ میں بدیہہ ہو اپناشی نربان
آپ سنبھال کمال نے کھینچے پران آپان

समंकाय शिरोग्रीवं धारयन्न चलं स्थिरम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वंदिशश्चानवलोकयन् ॥१३॥
प्रशांतात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रतं स्थितः ॥
मनः संयम्य मच्चितो युक्त आसीत मत्परः ॥१४॥

ناسا گر دھیان کا طریقہ - (۱۳) طالب حق جسم سر اور گردن کو سیدھا اور بےحرکت قائم رکھکر اپنی نظر کو اطراف و جوانب سے ہٹا کر اور ناک کے اگلے حصّہ پر جما کر

(۱۴) مستقل مطمئن اور توہمات سے آزاد ہو کر اور دل کو روک کر میرا تصور کرتا ہوا میرے ادراک میں مشغول رہے۔

| | | |
|---|---|---|
| بیم اور اُمید سے جب قلب اُس کا پاک ہو | | دل کی یکسوئی میں اُس کو ذات کا ادراک ہو |
| من کے لگائے ہر پاوے | | جوگی یا بدہ من کو لگاوے |
| جیسے پتنگ جرے دیپک میں پریت سے پران جلاوے | | جگمگ جوت سہی نہیں جاوے جوت میں آن سماوے |
| | جوگی یا بدہ من کو لگاوے | |
| جیسے نار پنگھٹ کو جات ہے سر گاگر بھر لاوے | | سکھی سنگ سے بولت چالت سُرت گاگر سے لگاوے |
| | جوگی یا بدہ من کو لگاوے | |
| جیسے نٹ کلا کے کارن گاڑ ہاڈ ڈھول بجاوے | | اپنا بوجھ سادہ سر او پر سُرت بانس سے لاوے |
| | جوگی یا بدہ من کو لگاوے | |

شائقین سوچیں کہ گنیش کی مورتی جس کی پوجا اہل ہند سب سے پہلے کرتے ہیں کیا معنی رکھتی ہے انسان کے دھڑ پر ہاتھی کا سر کاٹ کر لگا دینا معقولات کے خلاف ہے

واقعات یہ ہیں کہ زمانۂ سلف میں جو استعارات تحریر میں آتے تھے گرو کی زبان سے ان کی تشریح ہوا کرتی تھی افسوس کہ اب گرو ہی معنی سے بیخبر ہیں چیلے کیونکر سمجھ سکتے ہیں

شیو پوران میں گنیش جی کی ولادت کی روایت درج ہے جسکے لفظی معنی پر عوام نے اپنا خیال جما لیا ہے۔ اور اصلی مطلب کو گم کر دیا ہے البتہ غور و فکر سے اِس روایت کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

معنی بخوبی حل ہو جاتے ہیں ماتا پاروتی پرکرتی یعنی شکتی کا روپ ہے اور پتا مہادیو پورش یعنی شیو کا سوروپ ہے۔ پرکرتی کا اٹن یا میل پنچ مہابھوت ہیں جنہیں عناصر کثیف کہتے ہیں اور جن سے کل اجسام کی پیدائش ہے اہنکار یعنی پندار جسم کا دوارپال یا نگہبان ہے اور وہ پرکرتی کا بندہ ہونے کی وجہ سے اپنے پتا آنند روپ شیو کو نہیں پہچانتا اور اپنے انتہ کرن یعنی قلب میں اسکے علم الیقین کو داخل نہیں ہونے دیتا جب اُس پورش کا علم قلب میں دخل پاتا ہے اُسی وقت انانیت کا سر کٹتا ہے ہاتھی کے سر کا لگانا اِس غرض سے بیان کیا گیا کہ اجسام دو قسم کے ہیں کشر اور اکشر یعنی فانی اور باقی۔ فانی اجسام میں چوہا سب سے چھوٹا اور ہاتھی سب سے بڑا ہے اور دونوں میں کامل مشابہت ہے اسی طرح علم جزویت سب سے چھوٹا اور علم کلیت سب سے بڑا مسلمہ ہے سنسکرت کی زبان میں اکشر غیر فانی کو کہتے ہیں اور وہ لفظ حروف تہجی کو بھی تعبیر کرتا ہے جنہیں ॐ اونکار سب سے بڑا ہے اور سب سے اوّل آتا ہے۔ اِس اسم اعظم کی تحریری شکل پر غور کیا جاوے اور اُلٹ کر دیکھا جاوے تو وہ ایک دانت والے ہاتھی کے سر کی مثال ہے ہاتھی کا سر کاٹ کر انسان کے دھڑ پر لگانے سے یہ مراد لی گئی ہے کہ اہنکار یعنی جزویت کے پندار کو دماغ سے نکالکر اونکار ॐ یعنی کلیت کا علم وہاں قائم کیا جاوے۔

گن کے معنی گروہ کے ہیں اور ایش یا پتی کے معنی مالک کے ہیں پس گنیش یا گنپتی کا اشارہ گرو پر ہے جو مریدوں کے مجمع کا رہنما ہو کر اونکار ॐ کے اسم اعظم کا شغل اُن کو بتاتا ہے اور جزویت کے پندار کو اُنکے سر سے نکالدیتا ہے یا اُسکو مطیع کر لیتا ہے اِس لئے چوہے کو گنیش کی سواری مانا ہے شرتی نے اونکار شبد کا اُچارن سب سے مقدم بتایا ہے۔ اور شرتی نے اُس شبد کی مورتی بناکر گنیش کی پرتشٹھا کی ہے اور اُسکو گرو کی پہچان دی ہے۔

اِس تصویر میں ایکطرف گنیش کی صورت ظاہر ہے اور دوسری طرف ناساگر دھیان یعنی شغل طاؤسی کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جس کا طریقہ مجمل طور پر اس ادھیائے کے تیرہویں منتر میں درج ہے۔ اِس تصویر میں پانچوں دیوتاؤں کے نشان ملتے ہیں اور انکا تیری جاپ کا طریقہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نفس کی رفتار وسکون کے ذریعہ سے جسے پورک کنبھک اور ریچک کہتے ہیں دکھایا گیا ہے یوگ کی یہ سب سے آسان اور عمدہ سیڑھی ہے اور اُسکی تفصیل اتھرون وید کی یوگ شکھا اُپنشد میں لکھی ہوتی ہے

**युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी नियत मानसः ॥**

**शान्ति निर्वाण परमां मत्संस्थामधिगच्छति ॥ १५ ॥**

یوگ سے اعلیٰ درجہ کی راحت حاصل ہوتی ہے

(۱۵) جو یوگی دل کو روک کر ہمیشہ اس طرح پر شغل کرتا ہے وہ اعلے درجہ کی راحت کو جو مجھ میں موجود ہے حاصل کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اپنے دلکو تمام کر جو شغل کرتا ہے مدام | اُس کو ملتا ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ مقام |

مندرجہ بالا شغل کی امداد لت سے انسان وصال ذات کا اعلیٰ سرور حاصل کرتا ہے۔

**नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति नचैकान्तमनश्नतः ॥**

**नचातिस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥ १६ ॥**

یوگ کے شرائط

(۱۶) اے ارجن یوگ نہ تو زیادہ خوراک والے کو حاصل ہوتا ہے اور نہ بہت کم خوراک والے کو نہ زیادہ سونے والے کو اور نہ زیادہ جاگنے والے کو۔

| | |
|---|---|
| کم خوری سے ہے اور نہ کم خوابی ریاضت کا اصول | پُر خوری سے ہے نہ پُر خوابی سے راحت کا حصول |

**युक्ताहार विहारस्य युक्त चेष्टस्य कर्मसु ॥**

**युक्त स्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥ १७ ॥**

اعتدال سے یوگ حاصل ہوتا ہے

(۱۷) جس شخص کی غذا اور تفریح اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے اور جو کام میں اعتدال کے ساتھ محنت کرتا ہے اور اعتدال کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہے اُس کو راحت دینے والا یوگ حاصل ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اعتدالِ خواب و خور تفریح و محنت چاہیئے | اعتدالِ فعل میں راحت ہے شاغل کے لئے |

شری بھگوان نے اعتدال اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے اور تمام حکما کی یہی رائے ہوئی ہے یوگ ایک عشق کی حالت ہے جس میں عاشق محو رہا کرتا ہے یعنی کھانے پینے۔ چلنے بیٹھنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سونے۔ جلنے میں اُس کے عشق کی حالت نہیں بدلتی۔

यदा विनयते चित्त मात्मन्ये वावतिष्ठति ॥

निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्तइत्युच्यते तदा ॥१८॥

یوگ کے کمال کی شناخت

(۱۸) جس وقت خیال رُک کر ادراک ذات میں قایم ہو جاتا ہے اور تمام لذات کا شوق جاتا رہتا ہے اُس وقت یوگی کہا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ذات کے ادراک میں جب ہو گیا قایم خیال | | اور دل سے شوقِ لذت مٹ گیا بس ہے کمال |

خیال کا قایم ہو جانا اور لذات کے ساتھ شوق و نفرت نہ رہنا یوگ کی شناخت ہے

यथा दीपो निवातस्थो नेंगते सोपमास्मृता ॥

योगिनो यत चित्तस्य युंजतो योग मात्मनः ॥१९॥

اُس کی تمثیل

(۱۹) چراغ کی لو بند ہوا میں نہیں ہلتی یہ اُس یوگی کی مثال دیگئی ہے جو خیال پر قادر ہے اور جس کا دل یوگ میں مصروف ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ایسے شاغل کو جو رکھہ سکتا ہے بیحرکت خیال | | شمع کی لا جنبش روشن لو سے دیتے ہیں مثال |

بند ہوا میں چراغ کی لو ساکن اور منور ہوتی ہے اور یہ تمثیل یوگی کی ہے جس کا دل خیالات کی تھپیڑے سے بچا ہوا ہے۔

यत्रो परमते चित्तं निरुद्धं योग सेवया ॥

यत्र चैवात्मनात्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥२०॥

یوگ کے وسیلے سے سکون قلب پیدا ہو کر مشاہدہ ذات حاصل ہوتا ہے

(۲۰) جس کی مزاولت کرنے پر شغل کے وسیلے سے قوت خیال رُک کر ساکن ہو جاتی ہے اور انسان اپنی ذات کو اپنے بطون میں خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شغل کے رشتہ سے جب مضبوط ہوتا ہے خیال | | قلب ساکن میں نظر آتا ہے اپنا ہی جمال |

सुखमा स्यंतिकं यत्त द्बुद्धिग्राह्य मतीं द्रियम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

वेत्तियत्र न चैवाऽयं स्थितश्चलतितत्त्वतः ॥२१॥

یوگ سے راحتِ ابدی حاصل ہوتی ہے

(٢١) جس کی بدولت وہ اُس بے انتہا راحت کو جو اشراق میں تمیز ہوتی ہے اور حواس کے حیطہ سے باہر ہے ادراک کرتا ہے اور اصول پر قائم ہو کر علم حقیقت سے برگشتہ نہیں ہوتا۔

| | | |
|---|---|---|
| عالم اشراق کی بے انتہا راحت ہے واں | | ذات کے دیدار میں وسواس سے فرصت ہو واں |

यं लब्ध्वा चा परं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ॥

यस्मिन्स्थितो न दुःखेन गुरुणाऽपि विचाल्यते ॥२२॥

یوگ سب سے اعلیٰ ہے اور وہ انسان کو حالتِ سکون بخشتا ہے

(٢٢) جس کو حاصل کر کے وہ کوئی شے اُس سے اعلیٰ حاصل کرنے کے لئے نہیں پاتا اور جس میں قائم ہو کر وہ سخت تکلیف سے بھی جنبش نہیں کھاتا۔

| | | |
|---|---|---|
| شغل سا اک گوہر نایاب جس کو مل گیا | | بیقراری و طلب سے اُس کا چھٹکارا ہوا |

तं विद्या दुःख संयोग वियोगं योग संज्ञितम् ॥

स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्ण चेतसा ॥२३॥

یوگ کا حاصل کرنا فرض ہے

(٢٣) اور جو تکلیف کے تعلق کو قطع کرتا ہے اُس کا نام یوگ جاننا چاہئے اُس میں انسان کو استقلال اور ہمت کے ساتھ مصروف ہونا واجب ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جب تعلق قطع ہو جاتا ہے محسوسات کا | | قلب کی اُس کیفیت کو وصل کہنا ہے بجا |

संकल्प प्रभवान्कामां स्त्यक्त्वा सर्वान शेषतः ॥

मन सैवेन्द्रिय ग्रामं विनियम्य समंततः ॥२४॥

शनैः शनै रुपरमेद् बुद्ध्या धृति गृहीत्या ॥

आत्म संस्थं मनः कृत्वा न किंचिदपि चिंतयेत ॥२५॥

یوگ کا طریقہ ضبطِ دل ہے

(٢٤) شاغل کو چاہئے کہ وہ اُن تمام خواہشوں کو جو خیال سے پیدا ہوں کلیتاً ترک کر کے دل سے حواس کے گروہ کو روک کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲۵) استقلال کے ساتھ رفتہ رفتہ حواس سے نظر اُٹھا دے اور توجہ کو بطون میں ٹھیرا کر کسی شے کا خیال نہ کرے۔

| | |
|---|---|
| لذتِ دنیا سے پہلے دل اُٹھانا چاہیئے<br>رفتہ رفتہ جسم سے شاغل نظر اپنی اُٹھائے | دل سے پھر نقشِ تخیل کو مٹانا چاہیے<br>ہو کے بے وسواس باطن پر توجہ کو لگائے |

خیال کی حرکت کو جو باہر کی طرف جاتی ہے روکنے سے خیال ساکن ہو جاتا ہے اور اُسوقت انسان اپنے حواس سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

यतो यतो निश्चरति मनश्चं चल मस्थिरम् ॥

ततस्ततो नियम्यै तदात्मन्येव वशं नयेत ॥२६॥

ضبط دل کی مزاولت واجب ہے

(۲۶) جس جس طرف بیقرار اور متحرک دل جاوے اُس اُس طرف سے روک کر اُس کو بطون میں ٹھیرائیے۔

| | |
|---|---|
| چار سو سے دل میں کوئی اضطراب آنے نہ دے | اور نگاہ شوق کو مرکز سے ہٹ جانے نہ دے |

دل پرندے کے مانند محسوسات کی طرف پرواز کرتا ہے شاغل کو اُس کی بیقراری دور کرنی لازم ہے

प्रशांत मनसं ह्येनं योगिनं सुख मुत्तमम् ॥

उपैति शांत रजसं ब्रह्म भूत मकल्मषम् ॥२७॥

اسطرح پر یوگ میں کمال حاصل ہوتا ہے اور اعلیٰ درجہ کی راحت ملتی ہے

(۲۷) جب یوگی سکونِ دل کو حاصل کرتا ہے خواہشات سے بری اور ذات میں وصل ہوتا ہے اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تب اُسے اعلیٰ درجہ کی راحت ملتی ہے۔

| | |
|---|---|
| جب قرار آجائے اور دل سے طلب جاتی رہے | شغل کی تکمیل میں تب وصل کی راحت ملے |

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी विगत कल्मशः ॥

सुखेन ब्रह्म संस्पर्श मत्यंतं सुख मश्नुते ॥२८॥

وصالِ ذات کی بے انتہا راحت حاصل ہوتی ہے

(۲۸) یوگی اِس طرح پر شغل کرنے کی بدولت گناہوں سے آزاد ہو کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وصالِ ذات کی بے انتہا راحت کو بآسانی حاصل کرتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شغل کی برکت سے دُھل جاتے ہیں انساں کے گناہ | | شغل کی لاانتہا فرحت ہیں ملتی ہے پناہ |

सर्व भूतस्थ मात्मानं सर्व भूतानि चात्मनि ॥
ईक्षते योग युक्तात्मा सर्वत्र सम दर्शनः ॥२९॥

**یوگی توحید کا لطف اُٹھاتا ہے**

(۲۹) جو یوگی ذات میں وصل ہو جاتا ہے اور سب کو مساوی جانتا ہے وہ اپنے آپ کو کل مخلوقات میں اور کل مخلوقات کو اپنی ذات میں موجود دیکھتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| عالمِ کثرت ہے وحدت کی نظر میں ایک سا | | کُل کے اندر جزو ہے اور جزو میں کل ہے چھپا |

یوگی ذاتِ واحد کو کل اجسام میں محیط دیکھتا ہے اور اُس کو اپنی ہستی جانتا ہے پس وہ اپنے آپ کو کل مخلوقات میں پاتا ہے یہ منتر معقولات کی ادراک سے برتر ہے اور اُس کے سمجھنے کے واسطے مشاہدہ درکار ہے۔ یعنی وہ حالتِ سکون جس کا اِس ادھیا کے تیسرے منتر میں ذکر ہو چکا ہے حاصل کرنی ضروری ہے۔ اگلا منتر اِس منتر کی توضیح کرتا ہے۔

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ॥
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥३०॥

**کثرت میں وحدت کا تماشہ دیکھتا ہے**

(۳۰) جو مجھکو سب میں اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے اس سے میں جدا نہیں ہوتا اور وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| مجھکو سب میں اور سب کو مجھ میں جو ہے جانتا | | وہ نہیں مجھ سے جدا اور میں نہیں اس سے جدا |

सर्व भूतस्थितं यो मां भजत्येकत्व मास्थितः ॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते ॥३१॥

**جو موحد ہوتا ہے وہ وصالِ ذات کا لطف حاصل کرتا ہے۔**

(۳۱) جو یوگی توحید کی نظر سے مجھکو کل مخلوقات میں مقیم جانتا ہے وہ ہر حال میں مجھ میں وصل رہتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جو موحد جانتا ہے میرا عالم میں قیام | | فعل کے ہوتے وہ مجھ میں وصل رہتا ہے مدام |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

आत्मौ पम्येन सर्वत्र समं पश्यति यो ऽर्जुन ॥
सुखं वा यदि वा दुःखं सयोगी परमो मतः ॥ ३२॥

جو موحد رنج و راحت میں مساوی رہتا ہے وہ اعلیٰ ہے۔

(۳۲) اے ارجن جو یوگی ذات کو واحد تسلیم کرکے رنج و راحت کو مساوی جانتا ہے وہ اعلیٰ مانا گیا ہے۔

شادی و غم میں جو رکھتا ہے نگہ توحید کی ۔۔۔ شغل میں حامل ہے ارجن اسکو بیشک پختگی

अर्जुन उवाच ॥ यो ऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन ।
एतस्याहं न पश्यामि चंचलत्वात्स्थितिंस्थिराम् ॥३३

مساوات کی تعلیم کا قایم ہونا مشکل ہے

ارجن نے کہا (۳۳) اے کرشن آپ نے جو یہ یوگ مساویت کے اصول پر بتایا ہے میں انسانی دل کے متحرک ہونیکی وجہ سے اسکے تسلیم کو استحکام نہیں دیکھتا۔

آپنے تو مجکو تسلیم و رضا تلقین کی ۔۔۔ پر دل انسان ہے متحرک یہ دقت آپڑی

चंचलंहि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम ॥
तस्याऽहंनिग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम ॥ ३४॥

دل بڑا سرکش ہے اور اس کا روکنا سخت دشوار ہے

(۳۴) اے کرشن دل متحرک۔ مفسد۔ زبردست اور سرکش ہے۔ میری رائے میں اس کا قابو میں کرنا مثل ہوا کے روکنے کے مشکل ہے۔

دل ہے سرکش مقصد عیار اے عالی مقام ۔۔۔ بادپائے بے عناں مشکل سے لیتا ہے لگام

श्रीभगवानुवाच । असंशयं महाबाहो मनोदुर्निग्रहं चलम ॥
अभ्यासेन तु कौंतेय वैराग्येण च गृह्यते ॥ ३५॥

دل بیشک متحرک ہے مگر شغل اور عشق سے قابو میں آتا ہے۔

شری بھگوان نے جواب دیا (۳۵) اے ارجن دل بیشک قرار نہیں رکھتا اور مشکل سے قابو میں آتا ہے۔ لیکن وہ شغل اور عشق حقیقی کے وسیلہ سے قابو میں آجاتا ہے۔

فطرتاً گو اضطراب دم بدم ہے اس دلکا شعار ۔۔۔ بھولتا ہے چوکڑی جب عشق کی پڑتی ہے مار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इतिमे मतिः ॥
वश्यात्मना तुयतता शक्यो ऽवाप्तु मुपायतः ॥ ३६ ॥

**دِل کے قابو میں آنے پر یوگ منحصر ہے** (۳۶) میری رائے میں جو لوگ دلپر قادر نہیں ہیں اونہیں یوگ حاصل ہونا دشوار ہے۔ البتہ جو لوگ دلپر قادر ہیں کوشش کرکے حاصل کرسکتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ضبط دلپر منحصر ہے علم وحدت کا حصول | | جو نہیں ہے دِلپہ حاوی اُسکی کوشش ہے فضول |

अर्जुन उवाच - अयतिः श्रद्धयो पेतो योगाच्चलितमानसः ॥
अप्राप्य योग संसिद्धं कांगतिं कृष्ण गच्छति ॥ ३७ ॥

**جو طالب یوگ کے کمال کو نہیں پاتا اُس کا کیا انجام ہوتا ہے۔** ارجن نے سوال کیا (۳۷) اے کرشن جو اہل ارادت شغل سے ناواقف رہتا ہے اور یوگ میں دل نہیں لگا سکتا یوگ کا درجہ کمال حاصل نہ ہونے سے اُس کا کیا حال ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شاغل مجبور حس کا ہے پراگندہ خیال، | | کیا بنے گا شغل میں حاصل نہونے سے کمال |

कच्चिन्नो भय विभ्रष्ट श्छिन्ना भ्रमिव नश्यति ॥
अप्रतिष्ठो महाबाहो वाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि ॥ ३८ ॥

**وہ ناقص رہکر فنا ہوجاتا ہے یا نہیں** (۳۸) کیا وہ شخص جو سکون نہیں رکھتا اور مطلوب کے راستہ سے بے خبر ہے دونوں طرف سے ناقص رہکر بادل کے ٹکڑوں کے مانند فنا نہیں ہوجاتا۔

| | | |
|---|---|---|
| جو ہے دلمیں مضطرب اور وصل سے ناآشنا | | اپنے ذاتی نقص سے کیا ہو نہیں جاتا فنا |

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्य शेषतः ॥
त्वदन्यः संशय स्यास्य छेत्ता नह्युप पद्यते ॥ ३९ ॥

**یہ شک آپ رفع کیجیے** (۳۹) آپ کو یہ میرا شک کامل طور پر رفع کرنا لازم ہے۔ کیونکہ آپکے سوائے اور کوئی اِس شک کا رفع کرنے والا نہیں ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| یہ خلش دلکی مٹادیں آپ کافی طور سے | | کون بہتر آپ سے ہے رفع شک جو کرسکے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ॥
नहि कल्याण कृत्कश्चि दुर्गतिं तात गच्छति ॥४०॥

نیکی کی طرف رجوع کرنے والا فنا نہیں ہوتا

شری بھگوان نے فرمایا۔(۴۰) اے ارجن وہ اِس عالم اور اُس عالم میں فنا نہیں ہوتا۔ اے عزیز نیکی کرنیوالا ہرگز خرابی میں نہیں آتا۔

| | | |
|---|---|---|
| نیک ہے جسکا ارادہ وہ نہیں ہوتا فنا | | ہردو عالم میں برابر اُس کا ہوتا ہے بھلا |

प्राप्य पुण्य कृतांल्लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ॥
शुचीनां श्रीमतां गेहे योग भ्रष्टोऽभिजायते ॥४१॥

اُس کی نیکی کا ظہور آئندہ نیک افعالوں میں ہوتا ہے

(۴۱) جو شخص یوگ سے بے بہرہ رہجاتا ہے وہ نیک افعالوں کے عالم میں پہنچکر اور زمانہ دراز وہاں رہکر یا تو نیک افعال دولتمند کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| نیک افعالوں کا جو عالم ہے پہنچیگا وہاں | | اُس کی نیکی ہوگی دولتمند نسلوں میں عیاں |

अथवा योगिना मेव कुले भवति धीमताम् ॥
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदी दृशम् ॥४२॥

علم ذات سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہے

(۴۲) یا دانشمند یوگیوں کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے مگر دنیا میں اِس قسم کی تولید بہت نادر ہوتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| علم حق سینہ بسینہ منتقل ہو جائیگا | | عارفانِ ذی خرد میں جاکے قسمت پائیگا |

یوگ یعنی علم ذات کے حاصل کرنے کے واسطے نیک افعالی طالب کا شعار ہوتا ہے اور نیک افعالوں کا مسکن کرہ ستوگن میں ہوتا ہے (دیکھو ادھیائے ۱۴ منتر ۱۸) اِس لیئے جو شخص یوگ کے درجہ کمال کو نہیں پہنچتا اُس کی قوت علمی جسم کے ترک کرنیکے بعد کرہ ستوگن میں محو ہوجاتی ہے اور اُسی کرہ سے آیندہ نسلوں میں بصورت نیک افعالی ظاہر ہوتی ہے (دیکھو ساتویں ادھیائے کے آخر میں پرکرتی یعنی قدرت کے منازل کا نقشہ) یوگیوں کی منزل کرہ ستوگن سے بلند مانی گئی ہے اگر وہ عیالدار فرض کئے جاویں تو اولاد کا ہونا ممکن ہے اور طالب ذات کی قوت علمی جس کو کمال حاصل نہیں ہوا کشش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مقناطیسی (اچھا کارن) سے یوگیوں کے خاندان میں ظہور پا سکتی ہو۔ (دیکھو ادھیائے ۵ اشلوک ۹)
اگر یوگی تارک اور مجرد مانے جاویں تو اولاد کا پیدا ہونا قاعدہ قدرت کے خلاف اور بعید از قیاس
ہو جاتا ہے غور کرنا چاہئیے کہ تولید دو قسم کی مانی گئی ہے ایک جسمانی دوسری علمی، پہلی قسم کی تولید
باپ سے ہوا کرتی ہے اور دوسری قسم کی تولید گرو سے اس طرح پر علم ایک نسل سے دوسری
نسل میں منتقل ہوتا رہتا ہے اس موقع پر لفظ پیدائش سے ولادت علمی مراد ہو نہ کہ جسمی آتما تو بالذات
قایم ہی یہ سب تبدل و تغیر پرکرتی میں ہوتا رہتا ہو اہل ہند نے تسلیم کیا ہو کہ گیانی کو آواگون نہیں
ہوتا اگیانی کو ہوتا ہے اس کے معنی پر ذرا غور کرنا چاہئیے۔ گیانی کو آواگون نہیں ہوتا یعنی روشنی میں
غلطی نہیں ہوتی اگیانی کا آواگون ہوتا ہے یعنی اندھیرے میں غلطی کا ہونا ممکن ہے گیان مثل
آفتاب کے روشن ہے اسلئے وہاں آواگون جو کا موہوم ثابت ہوتا ہے اگیان مثل شب تارکے
ہے پس اُس میں آواگون کا وجود نرض ہوتا ہے اب دریافت کرنا چاہئیے کہ کونسی تسلیم صحیح ہے
بیشک جو کچھ روشنی میں دریافت کیا جاتا ہے قابل تسلیم ہوتا ہے اور جو اندھیرے میں معلوم ہوتا ہو
پایہ ثبوت نہیں رکھتا آواگون کے معنی آنے اور جانے کے ہیں اور یہ سلسلہ دنیا میں جاری ہو ایک
آتا ہے دوسرا جاتا ہے آواگون کے معنی دوبارہ جسم قبول کرنیکے خود اُس لفظ سے ثابت نہیں ہوتے
البتہ پنر جنم کے معنی دوبارہ جسم اختیار کرنیکے ہوسکتے ہیں۔ جو مراد کہ عوام نے آواگون کے لفظ
سے اخذ کی ہے وہ کلمات متبرک اور کلام عارفان سے ثابت نہیں ہوتی ہے اور جو اُس لفظ
کے معنی اِس موقع پر ہیں وہ پندرھویں ادھیاکے ۱۰ و ۹ منتروں پر غور کامل کرنے
کے بعد دریافت ہوسکتے ہیں۔

तत्र तं बुद्धि संयोगं लभते पौर्वदेहिकम् ॥
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनंदन ॥४३॥

علم ذات کشش مقناطیسی رکھتا ہے (۴۳) اے ارجن وہ وہاں پر سابق جسم کی توشا علمی کو حاصل
کرتا ہے اور پھر کمال پانے کے لئے سعی کرتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| قوتِ علمی کو حاصل کرکے پہلے جسم کی | | پھر کرے گا شغل کی تکمیل میں کوشش نئی |

وہ کا اشارہ مجموعہ پرکرتی پر ہے جیو نہ کہیں جاتا ہے اور نہ آتا ہے (دیکھو ادھیائے ۲ منتر ۲۰)

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोऽपि सः॥
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्दब्रह्मातिवर्तते॥४४॥

(۴۴) یوگ کا طالب زمانہ سابق کے شغل کی مدد سے | اُس کی کوشش منزل معرفت پر پہنچاتی ہے
خود بخود چرخ قدرت سے پار ہو جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| شغل سابق کی مدد سے طالبِ نیکی شعار | | قلزم قدرت سے ہو جاتا ہے پار انجام کار |

طالب صادق کمال کی طرف رجوع کرتے کرتے آخر الامر کمال کو حاصل کرتا ہے

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्धकिल्बिषः॥
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परां गतिम्॥४५॥

(۴۵) یوگی کوشش کے ساتھ شغل کرکے اور گناہوں سے | وہ کوشش متواتر مسلسل چلی جاتی ہے
پاک ہو کر اور بہت سے پیدائیش کے بعد منزل کمال کو پاکر اعلیٰ درجہ پر پہنچتا ہے۔
یوگی یکسُوئی کے ذریعہ سے گناہوں سے بری ہو کر بہت سے جنموں میں درجہ کمال حاصل کرتے ہیں۔
اِس منتر میں لفظ جنم سے ولادت علمی مُراد ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اُس کی سب سے عمدہ تاریخی مثال بشسٹ جی مہرشی اُن کے فرزند پراشر سوامی اور پوتے وید ویاس مُنی اور پڑپوتے سوامی سکھدیو جی ہیں یعنی جو علم بشسٹ جی کو حاصل ہوا تھا وہ رفتہ رفتہ خالص ہو کر سکھدیو جی کے ذات میں درجہ تکمیل پر پہنچا ہے اور ازاں بعد اُن کی نسل کا خاتمہ ہو گیا ہے مگر اُن کا علم اب تک زندہ اور موجود ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| پاک ہو کر قالبوں میں اور بہت کوشش کیساتھ | | عارفِ کامل کا اعلیٰ مرتبہ آتا ہے ہاتھ |

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः।
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन॥४६॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| یوگی سب سے اعلیٰ ہیں | (۴۶) چونکہ یوگی مرتاضوں سے عارفوں سے اور پابندان فعل سے اعلیٰ مانا گیا ہے لہٰذا اے ارجن تو یوگی ہو۔ |

| | | |
|---|---|---|
| زہد و خیرات و عمل پر ہے فضیلت شغل کو | | تو ارادہ کرکے پکا شغل میں سرگرم ہو۔ |

योगि नामपि सर्वेषां मद्गतेनांतरात्मना ॥
श्रद्धावान् भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥४७॥

| | |
|---|---|
| یوگیوں سے واصل ذات اعلیٰ ہے | (۴۷) یوگیوں میں سے بھی وہ شخص جو راسخ الاعتقاد ہے اور سچے دل سے میری یاد میں مستغرق رہتا ہے اعلیٰ درجہ کا یوگی مانا جاتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| صدق دل اور پاک بازی سے جو مجھ پر ہو فدا | | شاغلوں میں اُسکا درجہ فی الحقیقت ہے بڑا |

جو یوگی دوئی کا حجاب بالکل اُٹھا دیتا ہے اور ذات ناتما ہی اپنی ہستی جانتا ہے وہ سب سے اعلیٰ ہے

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योग शास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे आत्म संयम योगो नाम षष्ठो ६ अध्यायः।

## شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی چھٹی ادھیا موسوم بہ آتم سیم یوگ ختم ہوئی

پانچویں ادھیا میں خیال کے روکنے کیواسطے بہرکٹی دھیان کا عملی طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اِس ادھیا میں دوسرے شغل (ناساگر دھیان) کی تشریح کی گئی ہے اور کرشن بھگوان نے اُس کو دل کے ضبط کرنے کا وسیلہ بتایا ہے اور یوگ کو سب سے اعلیٰ مانا ہے اور اُس کے طالب ہونے کا ایماء فرمایا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ یوگ کا تعلق بیرونی افعال سے صرف اُس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ کشائش باطنی حاصل نہیں ہوتی جب شاغل قلب کی سیر دیکھنے لگتا ہے اُس وقت اُسے کل اندرونی قوتیں کام میں لانی پڑتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

# ساتویں ادھیا گیان وگیان یوگ (۳۰ منتر)

**श्री भगवानुवाच**

**मय्यासक्त मनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः॥**
**असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥१॥**

علم ذات کا بیان ذیل میں درج ہے — شری بھگوان فرماتے ہیں (۱) اے ارجن تم مجھ میں دِل لگا کر اور میرا طالب ہو کر یوگ کا شغل کرتے ہوئے جیسا مجکو ادراک کریگا اُس کی کیفیت بالتحقیق اور بالتشریح سن۔

| | | |
|---|---|---|
| جس نے مجھ میں دِل لگایا ایسے طالب کو سدا | | شغل میں جیسا نظر آتا ہے جلوہ ذات کا۔ |

پانچویں اور چھٹی ادھیا کے اشغال کی تکمیل پانے پر جو علم ذات شاغل پر منکشف ہوتا ہے کرشن بھگوان نے اُس کی کیفیت اِس ادھیا میں چوتھے منتر سے تیرھویں منتر تک ظاہر کی ہے۔

**ज्ञानंते ऽहं सविज्ञान मिदं वक्ष्याम्य शेषतः॥**
**यज्ज्ञात्वा नेह भूयो ऽन्यज्ज्ञातव्य मवशिष्यते ॥२॥**

علم ذات کل علوم میں افضل ہے — (۲) میں وہ علم اشراق تجھے مفصل بتاتا ہوں جسے جانکر دُنیا میں پھر اور کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔

| | | |
|---|---|---|
| اِس کو بالتشریح سن ارجن یہ ہو علم صفات | | اِس کے محرم کو میسر ہے علایق سے نجات |

اِس ادھیا کے اگلے منتروں میں جو علم حقیقت درج ہے وہ عقل کے وسیلے سے دریافت نہیں ہوتا بلکہ حالت کیفیت میں بذریعہ انبھو شکتی یعنی قوت اشراقیہ ادراک ہوتا ہو اُس علم سے آگاہ ہو کر انسان دام غفلت سے کلیتاً رہائی پاتا ہے تب اُسے کسی شئے کے حاصل کرنیکی خواہش اور تمنا نہیں رہتی۔

**मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये॥**
**यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः॥३॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہت کم اِنسان علمِ ذات کے طالبِ ہو کر عارف ہوتے ہیں

(۳) ہزاروں انسانوں میں سے کوئی کمال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنیوالوں میں سے جو درجہ کمال پر پہنچتے ہیں اُن میں سے بھی کوئی مجھے واقعی طور پر جانتا ہے۔

اِس میں ہے دشوار کوشش شاذ و نادر ہی کمال
مجھکو ویسا جاننا جیسا کہ میں ہوں ہے محال

حقیقت شناس عارف ہر زمانہ میں نادر الوجود ہوتے آئے ہیں۔

رُباعی

ہرگاؤ خرے لایق اطلس نبود
لال و گوہر مناسب خس نبود
عرفان گوہر گہر شناسے باید
لشناس گہر شناس ہر کس نبود

भूमि रापो ऽनलो वायुः खं मनो बुद्धि रेवच ॥
अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृति रष्टधा ॥ ४॥

صفات کی تشریح

(۴) خاک - آب - آتش - باد - خلا - دل - عقل - اور انانیت یہ آٹھ مختلف اقسام میرے صفات کی ہیں۔

خاک و آب و آتش و باد و خلا ادنیٰ صفات
جذبۂ دل عقل اور پندار ہیں اعلیٰ صفات۔

وید اور دیگر کلمات عارفوں میں پرکرتی کو ہشتگانہ بیان کیا ہے مگر کرشن بھگوان نے اِس شلوک میں اہنکار یعنی انانیت کو آٹھویں صفت کہا ہے یہ صفت بسیط ہے وہ ساتوں صفتیں اُس میں محدود ہیں اہنکار یعنی انانیت قدیم ہے اور وہ ساتوں صفتیں حادث ہیں پندرہویں ادھیا میں حدوث و قدم کی تعریف کیجائیگی برہم با ہیہ درشن کی تصویر کو گیارہویں ادھیا کی نمبر ۶ کے مقابل دیکھو۔

अपरेय मितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ॥
जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५॥

ذات کی تعریف

(۵) اے ارجن یہ تو ادنیٰ قوت تھی اِس کے علاوہ میری ایک اور اعلیٰ قوت ہے جو کہ مادہ حیات ہے اور جس سے اِس عالم کا قیام ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| جان ہے قوت نویں جس سے ہے عالم کا قیام | | اِک مسبب اور سبب ہیں آٹھ سُن اسے نیکنام |

ذات صفات ہشتگانہ سے برتر اور نویں ہستی ہے اور اُن کے قیام کا باعث ہے وہی کُل جانداروں کی جان اور کُل عالم کے ظہور کا سبب ہے اُسی کیواسطے پندرھویں ادھیا میں لفظ پرشوتم استعمال کیا گیا ہے جیو کے معنی اِس منتر میں ہستی محدود کے نہیں ہیں جو عوام نے فرض کئے ہیں۔

**एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युप धारय ॥**

**अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥६॥**

ذات خالق عالم ہے۔

(۶) تو سمجھ لے کہ تمام مخلوقات اِسی سے پیدا ہوتی ہے میں کُل عالم کی پیدایش اور فنا کا مخزن ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| اِن سے پیدایش تمام عالم کی ارجن جان لے | | آفرینش اور فنا کا میں ہوں مخزن مان لے |

کُل جاندار مثل حباب کے بحرِ ذات سے برآمد ہو کر پھر اُسی میں محو ہو جاتے ہیں یعنی صفات کے امتزاج پانے سے اُن کے مادی اجسام پیدا ہوتے ہیں اور ذات کے محیط ہونے کے باعث وہ حرکت کر سکتے ہیں۔

**मत्तः परतरं किंचिन्नान्य दस्ति धनंजय ॥**

**मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणि गणा इव ॥७॥**

ذات سب سے اعلیٰ اور سب میں موجود ہے۔

(۷) اے ارجن مجھ سے برتر کوئی شے نہیں ہے اور یہ کل عالم مجھ میں اس طرح پرو دیا ہوا ہے جس طرح لڑی میں موتی۔

| | | |
|---|---|---|
| جیسے موتی کی لڑی میں تار ہے اِک درمیان | | سارے عالم میں ہوں ساری اِسطرح اور ہوں نہاں |

اجسام بمنزلہ موتی کے ہیں اور ذات اُن سب میں لڑی کے مانند موجود ہے ہر انسان کو اسکی تلاش اپنے بطون میں واجب ہے (دیکھو نقشہ نمبر ۳ شمشمار یا نظام شمسی)

**रसो ऽहमप्सु कौंतेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ॥**

**प्रणवः सर्व वेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥८॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| ذات کے لطیف ظہور | (۸) اے پسر کنتی میں پانی میں ذائقہ ہوں چاند اور سورج میں روشنی ہوں سب ویدوں میں اونکار ہوں - آکاش میں شبد ہوں اور انسانوں میں مردانگی - |

| | | |
|---|---|---|
| آب میں ہوں ذائقہ اور مہر و مہ میں روشنی - | | وید میں پرنو خلا میں صوت انسان میں نری |

पुण्यो गंधः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ॥
जीवनं सर्व भूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ९ ॥

| | |
|---|---|
| ذات کے لطیف ظہور | (۹) خاک میں خوشبو ہوں آگ میں حرارت ہوں سب جانداروں میں مادہ حیات ہوں اور مرتاضوں میں ریاضت - |

| | | |
|---|---|---|
| خاک میں خوشبو عیاں آتش میں ہوں سوزِ نہاں | | شغل ہوں میں شاغلوں میں اور جانداروں میں جان |

बीजं मां सर्व भूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ॥
बुद्धिर्बुद्धि मतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ १० ॥

| | |
|---|---|
| ذات یعنی جان قدیمی تخم ہے | (۱۰) اے ارجن تو مجھے کل مخلوقات کا لازوال تخم سمجھ میں عاقلوں میں عقل ہوں اور صاحب جلال میں جلال - |

| | | |
|---|---|---|
| ساری مخلوقات کا ہوں میں ہی تخم بے زوال | | عاقلوں میں عقل ہوں صاحب جلالوں میں جلال |

बलं बलवतां चाहं काम राग विवर्जितम् ॥
धर्मा ऽविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ ११ ॥

| | |
|---|---|
| جان کی قوتوں کی تعریف | (۱۱) اے ارجن میں طاقتوروں میں وہ طاقت ہوں جو خواہش اور شوق سے بری ہے اور انسانوں میں وہ خواہش ہوں جو آئین راستی کے مطابق ہے - |

| | | |
|---|---|---|
| اہل طاقت میں ہوں طاقت شوق و خواہش سے بری | | اور انسانوں میں خواہش ہوں بنا بر راستی - |

ये चैव सात्विका भावा राजसास्तामसाश्चये ॥
मत्त एवेति तान्विद्धि नत्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

| | |
|---|---|
| سہ گانگی عالم میں جان سے ظہور پاتی ہے مگر جان ان سے مبرّا اور پاک ہے | (۱۲) جتنے ستوگنی رجوگنی اور تموگنی خواص ہیں ان کا قیام |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میرے سبب سے سمجھ لے میں اُن میں (مقیم) نہیں ہوں بلکہ وہ مجھ میں مقیم ہیں۔

| | |
|---|---|
| میرے باعث بود و ایجاد و فنا کا ہے نظام | ہیں مقیم اُن میں نہیں پر مجھ میں ہی اُن کا قیام |

ستوگن رجوگن اور تموگن کو طاقت قیام و ایجاد و فنا کہنا چاہئے۔ اِن تینوں صفات کا ظہور ذات سے ہوتا ہی جو باوجود اُن کو ظہور دینے کے اُن سے علیحدہ اور برتر رہتی ہے۔

**त्रिभिर्गुणा नयैर्भावैरेभिः सर्व मिदं जगत ॥**
**मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः पर मव्ययम् ॥१३॥**

| | |
|---|---|
| انسان صفت سہ گانہ سے محجوب ہو کر جان کو لازوال نہیں جانتا۔ | (۱۳) یہ کل عالم اِن تینوں صفاتی خواص کے سبب سے غافل ہو کر مجھ لازوال کو جو اُن سے برتر ہے نہیں جانتا۔ |

| | |
|---|---|
| موجب غفلت ہیں کل عالم میں یہ تینوں صفات | لازوال اور اُن سے بالاتر ہے ارجن میری ذات |

صفت سہ گانہ کا پردہ حائل ہونے کی وجہ سے انسان ذات کی حقیقت سے بےخبر ہو جاتا ہی

**दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ॥**
**मामेव ये प्रपद्यंते मायामेतां तरंति ते ॥१४॥**

| | |
|---|---|
| جو جان کو پاتا ہے وہ سہ گانہ صفت سے آزاد ہوتا ہے | (۱۴) میرے اِس عجیب صفاتی طلسم سے عبور کرنا مشکل ہی جو مجکو پاتے ہیں وہ اِس طلسم پر عبور حاصل کرتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| میرے اِس بحر طلسمات صفاتی پر عبور | اُن کو حاصل ہی جو پاتے ہیں مجھے عین سرور |

عارف صفت سہ گانہ کی طلسم سے آگاہ ہو کر ادراکِ ذات نامتناہی میں مسرور رہتے ہیں اور دامِ غفلت سے کلیتاً بریت حاصل کرتے ہیں۔

**न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यंते नराधमाः ॥**
**मायया पहृत ज्ञाना आसुरं भाव माश्रिताः ॥१५॥**

| | |
|---|---|
| جو گرفتارِ طلسم ہو جاتے ہیں وہ اُس سے باہر نہیں نکل سکتے | (۱۵) ادنیٰ درجہ کے انسان جو بد اعمال اور کم عقل ہیں اور جن کا علم خود شناسی صفاتی طلسم کے وجہ سے جاتا رہا ہے اور جو شیطانی |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خاصیت رکھتے ہیں وہ مجھے نہیں پاتے۔

| | |
|---|---|
| رات دن جو لوگ دلدادہ ہیں محسوسات کے | جہل کے زندان میں رہتے ہیں نہیں پاتے تجھے۔ |

جہلا طلسمی دائرہ میں گرفتار ہو کر عالم علوی کی سیر سے بے نصیب رہتے ہیں۔

**चतुर्विधा भजंतेमां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ॥**
**आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥१६॥**

طالبوں کی اقسام (۱۶) اے ارجن مجھے چار قسم کے نیک انسان یاد کرتے ہیں مصیبت زدہ طلبگار عقبیٰ غرض مند اور عارف۔

| | |
|---|---|
| یاد کرتے ہیں مجھے یہ چار بہر عافیت۔ | غم رسیدہ طالب دنیا و دیں و معرفت۔ |

**तेषां ज्ञानी नित्य युक्त एक भक्ति र्विशिष्यते ॥**
**प्रियोहि ज्ञानिनोऽत्यर्थ महं च सच मे प्रियः ॥१७॥**

سب طالبوں میں عارف افضل ہے (۱۷) عارف ذات میں ہمیشہ وصل رہتا ہے اور عشق حقیقی رکھتا ہے اسلئے اُن سب میں افضل ہے میں عارف کو از حد عزیز ہوں اور وہ مجھے عزیز ہے۔

| | |
|---|---|
| عاشق صادق مرا جو مجھ میں داخل ہو گیا | اُس کا میں پیارا ہوں ارجن اور وہ پیارا ہی مرا |

عارف ذات کو اپنی ہستی جانکر جان جاناں ہو جاتا ہے دیگر طالبان حق کی نظر میں دوئی قایم رہتی ہے اسلئے وہ کمال کا درجہ حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

**उदाराः सर्व एवैते ज्ञानीत्वात्मैव मे मतम् ॥**
**आस्थितः सहि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥१८॥**

عارف ذات سے جدا نہیں ہوتا (۱۸) یہ سب اچھے ہیں لیکن عارف کو تو میں اپنی جان ہی مانتا ہوں کیونکہ وہ صاحب دل میرے اعلیٰ مقام پر پہونچتا ہے۔

| | |
|---|---|
| سب ہیں اچھے پہ دلے عارف مری روح رواں | مجھ میں بلکہ وہ سمجھ پایا ہے بے نام و نشاں |

عارف کو دیگر طالبان حق پر بہ علم ذات سے واقفیت ہونے کے باعث فضیلت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ॥
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥१९॥

ایسا عارف جو واصل ذات ہوتا ہے بہت سی پشتوں کے بعد پیدا ہوتا ہے

(۱۹) عارف بہت نسلوں کے بعد کلُ عالم کو ذات تسلیم کر کے مجھ میں وصل ہو جاتا ہے اور ایسا مقدس انسان نادرالوجود ہوا کرتا ہے۔

ہے موحد طالبان ذات کا اعلیٰ شہود
سینکڑوں پشتوں میں ہوتا ہے کہیں ایسا وجود

ہزاروں انسانوں میں سے کوئی ایسا پیدا ہوتا ہے جو علم ذات کے وسیلہ سے نروان یعنی وصال ذات حاصل کرتا ہے۔

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ॥
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥२०॥

جہل کے سبب پرستش صفات کی ہوتی ہے۔

(۲۰) جاہل خاصۂ طبعی سے مجبور ہوتے ہیں اسلئے وہ طرح طرح کے عقیدوں کے پابند ہو کر انواع اقسام کے اغراض سے مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔

جاہل اپنے جہل سے ہوتا ہے پابند رجا
نیتیں ہیں بیشمار اور دیوتا بے انتہا

جو لوگ علم ذات سے بیخبر اور ناواقف ہیں وہ صفات کو اپنا معبود قرار دیکر اُسی کی پرستش کرتے ہیں

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति
तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥२१॥

جس کی جیسی طلب ہوتی ہے اسی کے موافق ذات مطلوب بن جاتی ہے

(۲۱) جو عقیدت مند اعتقاد کے ساتھ جس شہود کی پرستش کرنے کی خواہش رکھتا ہے اُس کے اُسی عقیدہ کو میں استحکام دیتا ہوں۔

پوجتا ہے جس عقیدے سے مجھے جو آدمی
اُس کی نیت سے ثمر بخشتا ہوں ویسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِنسان اپنی سمجھ کے موافق جو عقیدہ رکھتا ہے اُس کا وہی عقیدہ مستحکم ہو جاتا ہے۔

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ॥
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हि तान् ॥२२॥

(۲۲) وہ شخص اپنے عقیدہ کے موافق اوّل اُس شہود کی پرستش کرتا ہے بعد ازاں میرے پیدا کئے ہوئے بہترین مطالب کو حاصل کرتا ہے

مطلوب فرضی مخلوق ہوتا ہے پس خالق نہیں ہو سکتا۔

میرے جس مظہر پہ ٹھہراتے ہیں اِنسان اعتقاد | | اپنے اُس مظہر سے بر لاتا ہوں میں اُنکی مراد

صفات پرستی سے دُنیوی اغراض حاصل ہوتے ہیں لیکن حقیقت کے نجاننے کی وجہ سے شکوک اور بے اطمینانی رفع نہیں ہوتے علم ذات کا حاصل کرنا اِنسان کا فرض ہے صفات پرست اُس کو پورا نہیں کرتے ہیں اور جہل میں گرفتار رہتے ہیں۔

अंतवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ॥
देवान्देवयजो यांति मद्भक्ता यांति मामपि ॥२३

(۲۳) اُن کم عقلوں کا وہ ثمرہ ختم ہونیوالا ہے صفات پرست صفات کو پاتے ہیں میرے طالب مجھکو۔

فرضی مطلوب ہیچ ہے طالب ذات ذات میں وصل ہو جاتے ہیں۔

ہیچ ہے ایسی پرستش کا صلہ انجام کار | | میرے طالب مجکو پاکر ہو گئے ہیں رستگار

اِنسان کا علم صفات کی جس منزل تک پہونچتا ہے اُس میں ٹھہر جاتا ہے۔ عارف کا علم صفات کے دائرہ سے بلند ہو جاتا ہے پس وہ ذات میں وصل ہوتا ہے۔

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यंते मामबुद्धयः ॥
परं भावमजानंतो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥२४॥

(۲۴) کم عقل اِنسان میری بے زوال اور اعلیٰ سے اعلیٰ حقیقت سے ناواقف ہونے کی باعث اگرچہ میں ظہور سے برتر ہوں

جہلا جان کو ہستی قرار دیتے ہیں اگرچہ وہ ہستی اور نیستی سے برتر ہے۔

مجھکو [illegible] ہر جیسا ل کرتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| فاش تا دانی ہے مجکو مان لینا کائنات | | نیستی ہستی کے جھگڑے سے بری ہے میری ذات |

ذات ظہور سے برتر اور بے نشان ہے صفات کے نام اور نشان ظاہر ہیں کم فہم ذات اور صفات میں تمیز نہیں کر سکتے اسلئے وہ صفت کو جو عقل و حواس سے مدرک ہوتی ہے ذات سمجھتے ہیں صفات پرستی دنیا میں علم ذات سے ناواقفیت کی وجہ سے جاری ہوئی ہے۔

**नाहं प्रकाश: सर्वस्य योग माया समावृतः।**
**मूढो ऽयं नाभि जानाति लोको मामजमव्ययम ॥२५॥**

صفات کے حجاب سے وہ مدرک نہیں ہو سکتی ہے

(۲۵) میں صفات کے پردے میں چھپے ہونے کے باعث سب پر آشکارا نہیں ہوں۔ یہ عالم غفلت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے میری ذات کو جو پیدائش و فنا سے برتر ہے۔ نہیں جانتا۔

| | | |
|---|---|---|
| ذات کو محجوب کرتی ہیں صفاتِ ظاہری | | آفرینش اور فنا سے میں ہمیشہ ہوں بری |

جو لوگ پندار خودی کے وجود کو صحیح مان کر محسوسات کی طرف بدل مصروف ہو جاتے ہیں وہ علم ذات سے بے نصیب رہتے ہیں۔ البتہ جو پندار خودی کی ہستی کو موہوم جان لیتے ہیں اُن کو ادراک ذات کا سرور حاصل ہوتا ہے۔

## شعر حافظ

| | | | |
|---|---|---|---|
| میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست | | تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز | |

**वेदाहं समती तानि वर्त्तमानानि चार्जुन।**
**भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥२६॥**

ذات ماضی و مستقبل و حال میں ایک کیفیت پر رہتی ہے۔

(۲۶) اے ارجن میں گذشتہ موجودہ اور آئندہ زمانہ کی مخلوقات کا علم رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔

| | | |
|---|---|---|
| حال ماضی اور مستقبل پہ ہے میری نظر | | سارے دنیا دار میری ذات سے ہیں بے خبر |

ذات لا تغیر محیط اور قدیم سب ہے اور مسند علم و سرور ہے اُس کا علم ماضی حال اور مستقبل تینوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زمانوں پر حاوی ہے مگر انسان بوجہ نادانی اپنی ہستی کو محدود خیال کرتا ہے - دراصل ذات کُل عالم کی ہستی کا سبب ہے -

इच्छा द्वेष समुत्थेन द्वंद्व मोहेन भारत ॥
सर्व भूतानि संमोहं सर्गे यांति परंतप ॥२७॥

| | |
|---|---|
| شوق و نفرت کا تعلق انسان کو غفلت میں ڈال دیتا ہے - | (۲۷) اے ارجن شوق اور نفرت سے نظر دوئی کے پیدا ہونے کے باعث دنیا کی کُل مخلوق غفلت میں پھنستی ہے |

| | |
|---|---|
| شوق و نفرت کی نگہ میں ہے نہاں رازِ دوئی | جس سے پڑ جاتا ہے پردہ عقل پر انسان کی |

شوق اور نفرت جہل کا سرچشمہ ہیں اس لئے ان دونوں کے بند کرنے سے وہ علم ذات جو تینوں زمانوں پر حاوی ہے حاصل ہوتا ہے -

येषां त्वंतगतं पापं जनानां पुण्य कर्मणाम् ॥
ते द्वंद्व मोह निर्मुक्ता भजंते मां दृढव्रता: ॥२८॥

| | |
|---|---|
| جنہوں نے نیکی و بدی سے نظر اٹھائی وہ ہر طرف جلوہ دلدار دیکھتے ہیں - | (۲۸) جن نیک افعال اور باعتقاد انسانوں کے گناہ معدوم ہو جاتے ہیں وہ نظر دوئی کے نقص سے بری ہو کر مجھے یاد کرتے ہیں - |

| | |
|---|---|
| جس کے لوحِ قلب سے نقشِ دوئی مٹ گیا | سب طرف اسکو نظر آتا ہے جلوہ ذات کا |

जरा मरण मोक्षाय मामाश्रित्य यतंतिये ।
ते ब्रह्म तद्विदः कृत्स्न मध्यात्मं कर्म चाखिलम् ॥२९॥

| | |
|---|---|
| جو طالب نجات کیواسطے علم حقیقت کی تلاش کرتے ہیں | (۲۹) جو لوگ ضعیفی اور موت سے نجات پانے کے لئے میرے ادراک کی کوشش کرتے ہیں وہ برہم۔[1] ادھیاتم۔[2] اور کرم[3] کو تمام و کمال جان لیتے ہیں - |

| | |
|---|---|
| ہیں بشر پر جزو و کُل اور فعل کا عقدہ کھلا | وقت ترکِ جسم اُس کو موت سے ہے خوف کیا |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برہم ادھیاتم وغیرہ کی تصریح اگلی ادھیا کے ۳ و ۴ منتر میں کیجاویگی لہذا اُنکے معنی کے اِس موقع پر درج کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः।
प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः॥ ३०॥

| | |
|---|---|
| (۳۰) جو شاغل ادھی بھوت۔ ادھی دیو۔ اور ادھی یگ سے واقف ہوجاتے ہیں وہ مرنیکے وقت بھی میرے اوراک سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ | وہ اِن چھہ نوںنوں کی کیفیت دریافت کرلیتے ہیں۔ |

| | | |
|---|---|---|
| اور اِن دونوں کا شاہد ہی مرا علم دہرور | | یاد رکھہ مجھ سے ہی فانی اور باقی کا ظہور رہ |

جو اِنسان وفات سے پیشتر ذات کی حقیقت کو دریافت کرلیتا ہے دام واپسین تک اُس کا دِل علم ذات سے معمور ہوتا ہے۔

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे विज्ञानयोगो नाम सप्तमोऽध्यायः॥ ७॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی گیان یوگ نام ساتویں ادھیا ختم ہوئی

---

خلاصہ و تشریح ادھیائے ہفتم

شری ادھیائے چھٹی ادھیا تک ادراک ذات کی طریقت بیان کی گئی ہے اور اس کے واسطے لفظ یگ

یعنی ریاض استعمال کیا گیا ہے۔ ساتویں ادھیا میں جو علم اشراق درج ہے وہ اُس ریاض کا حاصل ہے جو شخص ریاض یعنی عمل کی منزل کو طے کر کے اشراق کے درجہ پر پہنچتا ہے وہ پرکرتی کے سات طبقوں کی سیر بطون میں کرتا ہے۔ اِس ادھیا کا لبِّ لباب اُس کے منتر ۴ میں درج ہے اُسمیں آٹھ اپرا پرکرتیاں یعنی اجزائے عالم بیان کئے گئے ہیں اور نویں پرا پرکرتی مادہ حیات ہے۔ اِس منتر کے معنی گیارھویں ادھیا کے اوّل نقشہ سے کھلتے ہیں اِس لئے سمجھنے کیواسطے اُس کا مطالعہ ضروری ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| | مقولہ کبیر صاحب | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سات بات برنن کئے گیتا میں بھگوان | | چیتن کو اشتم کہا یہی بات پرمان | | |

اہنکار کارن یعنی مبداء عالم ہے پرکرتیاں اُس میں محدود ہیں عوام لفظ اہنکار کو غرور کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اُس کے لغوی معنی تسلیم جزویت یا انانیت کے ہیں نظر کلیت میں اہنکار کارن ہے منجملہ سات پرکرتیوں کے من اور بدھی سوکشم یعنی لطیف ہیں کہ وہ کسی حس کے ذریعہ سے مدرک نہیں ہو سکتیں بعض کلمات عارفان میں چار انتہ کرن۔ من[۱] بدھ[۲] چیت[۳]۔ اہنکار[۴] یعنی قوت مدرکہ[۱] ممیزہ[۲] متخیلہ[۳] اور حافظہ[۴] بیان کئے گئے ہیں۔ اور فلسفہ سانکھ نے من اور چیت کو جو بمنزلہ عکس اور منعکس کے ہیں بجائے دو پرکرتیوں کے ایک ہی مانا ہے اور اُس کے لئے صرف لفظ من استعمال کیا ہے باقی پانچ پرکرتیاں۔ آکاش[۱]۔ پون[۲]۔ اگنی[۳]۔ جل[۴] اور پرتھوی[۵] ہیں جن کو استھول یعنی عناصر کثیف کہتے ہیں۔

قدرت نے کارن سے سوکشم اور سوکشم سے استھول ہو کر غیب سے ظہور کی طرف نزول کیا ہے اور رنگا رنگ کے اشیاء پیدا کی ہیں جیسے کہ پانی حرارت طبعی کے کم ہو جانے سے منجمد ہو کر مختلف اشکال برف اور اولہ کے اختیار کرتا ہے۔

پانچ مہا بھوت یعنی عناصر بسیط پانچ گن یعنی خاصیت عنصری پانچ گیان اندری یعنی حواس علمی پانچ کرم اندری یعنی قوت افعالی پانچ پران یعنی انفاس ان سبھی کا نام پرپنچ ہے۔

اِن کی تفصیل ذیل کے نقشہ میں سہولیت کے لئے درج کیجاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| عنصر | خاصیت عنصر | حواس | قوت افعالی | پران |
|---|---|---|---|---|
| آکاش | شبد | کان | ہاتھ | سمان |
| وایو | سپرش | پوست | پاؤں | پران |
| اگنی | روپ | آنکھ | منہ | اپان |
| جل | رس | جیبھ | مقام بول | ویان |
| پرتھوی | گندھ | ناک | مقام براز | اودان |

مندرجہ بالا سات پرکرتیاں عالم میں بصورت کُل اور ہر انسان میں بصورت جزو موجود ہیں کل کا نام تت پدیا ایشر ہے اور جزو کا نام تم پد یا جیو ہے اِنہیں کے امتزاج سے کُل اشکال نمود پاکر پھر کسی وقت اپنے اصلی خزانہ میں ملجاتی ہیں۔

علم جزویت کُل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ اور واقعات کو ظاہر نہیں کر سکتا علم کلیّت بطون میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اور وہ راست ہے جب انسان کی تعلیم جزویت تسلیم کلیّت میں متبدل ہو جاتی ہے تب وہ اِس امتزاج کی حقیقت کو جان کر قرار و اطمینان پاتا ہے۔

## مقولہ کبیر صاحب

| | | | |
|---|---|---|---|
| پانچ پون کا کھیل ہے جتنا ہے برہمنڈ | | جیسے برتن انڈ میں تیسے برتن پنڈ | |

چونکہ پران اِن کے مخزن مانے گئے ہیں اُن کی مجمل کیفیت ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

سمان وایو جزو اور کُل میں بصورت خلا ایک حالت پر قایم ہے اور ذیل کی چار وایو کا مبدا ہے

پران وایو عالم میں بصورت ہوا محیط ہے اور انسان کے جسم میں بصورت نفس کے جو باہر سے اندر کی طرف جاتا ہے موجود ہے اُس کا مرکز دل ہے۔

اپان وایو عالم میں بصورت حرارت اور جسم انسانی میں بشکل حرارت عزیزی موجود ہے اِس کا فعل پمپ کے مانند اندر آنیوالے پران وایو کو باہر کی طرف لوٹا دیتا ہے میدہ اِس کا مرکز ہے۔

ویان وایو عالم میں بصورت مادہ بارد اور جسم انسان میں بصورت برودت موجود ہے اِس کا فعل غذا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو اعضا میں پہنچانا اور جسم کو بالیدگی دینا ہے اس کا مرکز پھیپڑہ ہے۔

اُدوان وایو عالم میں بصورت زمین اور جسم انسان میں بصورت ذرات خاکی موجود ہے اس کا فعل اعضائے بیرونی کو حرکت دینا ہے جگر اس کا مرکز ہے پران کا اودان سے اور اپان کا دیان سے تعلق ہے پران جو محیط اور ساکن ہے اودان کی مدد سے اندر کی طرف کھینچتی ہے۔ ویان اپان کے وسیلے سے تمام اعضاء اور رگوں میں گردش کرتی ہے۔

اِن کے علاوہ پانچ اُپ پران یعنی مزید پران بھی مانے گئے ہیں۔ ناگ جو ڈکار کے آنیکا سبب ہے کورم جس کی وجہ سے پلک کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ کریکل جس سے بھوک پیدا ہوتی ہے۔ دیودت جس کے سبب جمھائی آتی ہے۔ دھننجے جو بعد از مرگ جسم کو پھلا دیتا ہے۔

عارفان زمانۂ گذشتہ ایسے بہت سے عقدوں کو حل کر چکے ہیں جن کا علم اب باقی نہیں رہا ہے جس قدر تحقیقات اُس زمانہ میں ستاروں کی گردش کے بارہ میں بذریعہ علم سلیقہ ہو چکی ہیں اُس کا صحیح ہونا تو چاند اور سورج کے وقت معینہ پر ظاہر ہونے سے اور نیز غروب و طلوع دیگر ستارگان سے ثابت ہے اونہیں عارفوں نے علم ہندسہ سے چوراسی لاکھ یونی کا عالم میں ہونا بیان کیا ہے جس کی روایت آج تک ہند میں مشہور چلی آتی ہے اس کیواسطے کوئی کافی دلیل ہونی ضروری ہے ہر چند علماء سنسکرت سے دریافت کیا گیا جواب شافی نہ ملا۔ اُپنشد و دیگر کلمات عارفان سے جو کچھ حل ہو سکا ذیل میں درج ہے۔

تین گن اور سات پرکرتیوں کو باہم ضرب دینے سے اکیس کا عدد پیدا ہوا ہے۔ چونکہ مخلوقات عالم چار قسم کے ہیں جرج جس میں انسان اور چارپایہ شامل ہیں انڈج یعنی وہ جاندار جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً پرند۔ سویدج جو بدن کے میل سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً جون وغیرہ۔ اودبھج یعنی حشرات الارض اکیس کو ۴ میں ضرب دیکر چوراسی کا عدد بنایا گیا ہے اُس زمانہ میں رواج تھا کہ جینیں یعنی متحرک کو عدد اور جڈھ یعنی غیر متحرک کو صفر سے تعبیر کیا کرتے تھے اور پانچ عنصر جڈھ مانے گئے تھے لہذا پانچ صفر کو چوراسی کے عدد پر بڑہانے سے ۸۴۰۰۰۰۰ کا عدد پیدا ہوا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِنسان بوجہ نادانی اپنی ہستی کو جسم میں محدود خیال کرتا ہے اور جسمانی افعال کا اپنے آپ کو فاعل مانتا ہے در اصل وہی سات پرکرتیاں بصورت کُل عالم میں اور بصورت جزو ہر انسان میں اپنا فعل کرتی ہیں۔ جزو اور کُل کے درمیان تعلق موجود ہے اور اسی کے سبب سے حیات جاندران ہے چنانچہ جب کبھی باہر کی ہوا کا اندر جانا مسدود ہوتا ہے زندگی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

جبتک حِس اور محسوس کے درمیان کوئی تعلق مانا نہ جاوے دیکھنا سُننا وغیرہ جو اس خمسہ کے فعل ہیں نہیں ہو سکتے انہیں سات پرکرتیوں کو کالجوں نے ویدمیں دیوتا یعنی کار پرداز عالم کہا ہے اور مختلف ملکوں کی زبانوں میں مختلف طور پر موسوم کیا ہے ساتویں ادھیا میں جو قانون قدرت مختصر طور پر درج ہے اُسکا نقشہ برائے ملاحظہ شائقین ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

## نقشہ تقسیم اجزائے عالم

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | پورش ۱ | | | | | | | |
| پرکرتی | ستوگن | | رجوگن | | | تموگن ۳ | | |
| کارن | انہو | چیتن | اِچھا | کامنا | تیج | شانتی | استہتی | ۷ مہت اہنکار |
| سوکشم | گیان | چت | شبد | سپرش | روپ | رس | گندھ | ۷ ہرنیہ گربھ |
| استھول | بدھی | من | اکاس | پون | اگنی | جل | پرتھوی | ۷ پرجاپت |

اِسی تقسیم ہفتگانہ کے مطابق ذیل کے مختلف اسماء قرار دیئے گئے ہیں۔ ۲۵

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سات لوک | بھو | بھوہ | سوہ | مہا | جنا | تپ | ست |
| دیوتا " | واسدیو | اندر | رُودر | مُرت | آرگنی | ورُن | کبیر |
| طبقہ زمین " | اتل | بتل | سوتل | تلاتل | رساتل | مہاتل | پاتال |
| سمندر " | دودھ | دہی | گھی | شہد | شراب | آب شیریں | آب تلخ |
| مادہ جسمانی " | نطفہ | ہڈی | گوشت | چربی | خون | پسینہ | پیشاب |
| سُر " | کھر | رکھب | گندھار | مدھم | پنچم | دھیوت | نکھاد |
| یوم " | شنبہ | یکشنبہ | دوشنبہ | سہ شنبہ | چہار شنبہ | پنجشنبہ | جمعہ |
| ستارہ فلک " | زحل | مشتری | مریخ | شمس | زہرہ | عطارد | قمر |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| اہل اسلام نے ہفت طبقہ زمین اور ۹ فلک مانتے ہیں حضرت شمس تبریز نے فرمایا ہے | | |
|---|---|---|
| از ہفت مادر زادہ ام از نہ فلک افتادہ ام | | از شش جہت آزادہ ام من عاشق دیرینہ ام |

اِس موقع پر سات پرکرتیوں میں اہنکار اور پورش کو شامل کرکے ۹ فلک کہے گئے ہیں۔ اختلاف لفظی ہے نہ کہ معنوی جتنے سہ گانہ الفاظ مثل برہما۔ وشن۔ مہیش۔ سُرگ۔ انترکش۔ نرک۔ گیان۔ گیہ۔ کرتا۔ کرم۔ کاریہ۔ عشق۔ عاشق۔ معشوق وغیرہ اِستعمال میں آتے ہیں وہ دراصل ستوگن۔ رجوگن۔ اور تموگن کے مختلف اسماء ہیں۔

پورش۔ پرکرتی۔ مہتت۔ ہرینہ گربھہ۔ پرجاپت وغیرہ الفاظ اونپشدوں پُرانوں اور دیگر کتب اہل ہنود میں جابجا آئے ہیں۔ اور یہ سب اُن اجزاء میں شامل ہیں جو نقشہ بالا میں دکھائے گئے۔ پورش وہ ذات نامتناہی ہے جس کو دیگر اقوام نے برتر از صفات وو ہم وخیال اور وحدہٗ لاشریک کہا ہے۔ اور جسکی حقیقت اہل ہند نے اکھنڈ۔ ابناشی۔ نرنجن۔ نراکار۔ اچینت۔ اکریہ۔ نروکار وغیرہ منفی الفاظ سے ظاہر کی ہے۔ پرکرتی سے صفت سہ گانہ مُراد ہے مہتت کارن کے درجہ کی سات قوتوں کا نام ہے لفظ ہرینہ گربھہ سات سوکشم اور پرجاپت استھول طاقتوں کے معنی رکھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# آٹھویں ادھیا مہاپورش یوگ

## अर्जुन उवाच

किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम॥
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते॥१॥

ارجن نے کیا سوال کیا

| | |
|---|---|
| برہم ادھیاتم کرم ادھی بھوت اور ادھی دیو کے کیا معنی ہیں | (۱) اے پرشوتم برہم[1] کیا ہے۔ ادھیاتم[2] کیا اور کرم[3] کیا ادھی بھوت کس کو کہا ہے اور ادھی دیو کسے کہتے ہیں۔ |

| | | |
|---|---|---|
| کس کو کہتے ہیں جزو و کل فعل کسے ہے کیا مراد۔ | | فانی و باقی شے کے کیا معنی ہیں اے عالی نژاد |

अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन॥
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः॥२॥

| | |
|---|---|
| ادھی یگ کی کیا تعریف ہے آخری وقت کیا کرنا چاہئے۔ | (۲) اے مدھوسودن اس جسم میں ادھی یگ کون ہے اور کیسا ہے آخری وقت خود شناش کو آپ کا تصور کیونکر کرنا چاہئے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| جسم انسان میں محرک کون ہے سمجھائیے | | شاغلوں کو نزع میں کس کا تصور چاہئے |

کرشن بھگوان نے ساتویں ادھیا کے انجام میں برہم ادھیاتم وغیرہ الفاظ بیان کئے ہیں۔ ارجن اس ادھیا میں اُن کے معنی دریافت کرتا ہے۔

## श्री भगवानुवाच

अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते॥
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः॥३॥

شری بھگوان نے فرمایا

| | |
|---|---|
| برہم ادھیاتم اور کرم کی تعریف | (۳) ذات لازوال و برتر کو برہم[1] اور انسان کو ادھیاتم[2] کہتے ہیں |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| کرم اُس جلوے کا نام ہے جو عالم کی پیدایش اور قیام کا سبب ہے۔ | |
| زندگی ہے پاک جلوہ غیر فانی ذات کا | فعل کی اشکال ہیں پیدایش و بود و فنا |

ذات و صفات کے مجموعہ کا نام برہم ہے یعنی وہ دونوں مثل عکس و معکوس کے ہمیشہ موجود رہتے ہیں اور بحالت مجموعی برہم کہلاتے ہیں ادھیاتم سے اِنسان اور دیگر حیوانات مراد ہیں جن کے واسطے لفظ جیو استعمال کرتے ہیں یہ لفظ ساتویں ادھیا کے چوتھے منتر اور پندرہویں ادھیا کے آٹھویں منتر کے سوائے بھگوت گیتا میں اور کہیں نہیں آیا ہے بنا بر آں اُن دونوں موقعوں پر اس کے معنی جان کے ہیں۔ کرم فعل قدرت ہے جس کے وسیلہ سے موجودات ظہور پاتی ہے تیسری ادھیا کے پندرہویں منتر میں اِسی کو بہ الفاظ دیگر برہم یگیہ کہا ہے۔

अधिभूतं क्षरोभावः पुरुषश्चाधि दैवतम् ॥
अधि यज्ञो ऽहमेवात्र देहे देहभृतां वर ॥४॥

| | |
|---|---|
| (۴) ادہی بھوت جڑھ یعنی جسم فانی ہے اور ادہی دیو جان یعنی چیتن ہے اے نیک مرد اس جسم میں ادہی یگ میں ہوں۔ | ادہی بھوت ادہی دیو اور ادہی یگ کی تعریف |

| | | |
|---|---|---|
| جیسکے سب فعلوں کا شاہد ہوں برتر از شہود | | میری قدرت کا کرشمہ ہے یہ انسانی وجود |

ادہی بھوت صفات کو کہتے ہیں جس میں کل اجسام مادی شامل ہیں۔ ادہی دیو جان یعنی ذات واحد ہے جس کی وجہ سے کل اجسام زندہ کہلاتے ہیں۔ ادہی یگ کا درجہ سب سے بلند ہے اور اس سے وہ ہستی بحت مراد ہے جس کو باقی و فانی سے اعلیٰ اور قیاس و فکر سے برتر کہنا چاہیے اوس کا ادراک حواس اور عقل کے وسیلہ سے ممکن نہیں البتہ اُن اشغال کے وسیلہ سے جن کے طریقت پانچویں اور چھٹی ادھیا میں اور اس نیز ادھیا کے ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ منتر میں درج ہے اُس کی حقیقت بطون میں دریافت ہو سکتی ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ مقام کرشن بھگوان کا ہے۔ اور اُسی کو ساتویں ادھیا کے پانچویں منتر میں عالم کی قایم رکھنے والی لوہیں قوت کہا ہے چونکہ اِن الفاظ کے معنی دقیق ہیں اُن کی تشریح ذیل میں مکرر کی جاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ادھی یگ وہ ہستی بے نام و نشان ہے جہاں پر فہم کو رسائی نہیں اور جس کی حقیقت حیطِ ادراک میں نہیں آسکتی برہم میں ادھی دیو اور ادھی بھوت بصورت کلیّت شامل ہیں ادھیاتم ادھی دیو اور ادھی بھوت کے جزو سے بنتا ہے ادھی دیو سے چیتن مراد ہے جس کو غیر مادّی کہتے ہیں ادھی بھوت کے معنی جڑھ یعنی مادّی اشیاء ہیں کرم اجسام مادّی میں تغیر و تبدل پیدا کرنیوالی قوت کا نام ہے

**अन्तकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ॥**
**यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥५॥**

اخیر وقت ادھی یگ کا تصوّر کرنے سے وصال حاصل ہوتا ہے۔

(۵) جو شخص آخری وقت میرا تصوّر کرتے ہوئے کالبد عنصری کو چھوڑتا ہے وہ مجھ میں وصل ہوتا ہے اس میں شبہ نہیں ہے

وقت رحلت یاد میں میری جھکتا ہے جو ہر
مجھ میں بیشک وصل ہوتا ہے وہ قالب چھوڑ کر

انسان کے دل کی سب سے اعلیٰ کیفیت کا نام جیون مکت ہے وہ ایک حالت علم و سرور کی ہے جس کے پیدا ہونے پر انسان خوف مرگ سے آزاد ہو جاتا ہے اور جس کے مرتے دم تک قائم رہنے سے وہ وصال ذات حاصل کرتا ہے چونکہ اس حالت کا مرتے وقت موجود ہونا پیشتر حاصل کئے بغیر ممکن نہیں اسلئے اس کا اپنے جسم کے ترک کرنیسے پیشتر حاصل کر لینا انسان کو واجب ہے۔

**यं यं वापि स्मरन् भावं त्यजत्यंते कलेवरम् ॥**
**तं तमेवैति कौंतेय सदा तद्भाव भावितः ॥६॥**

اس وقت جس شے کا تصوّر کیا جاتا ہے انسان اس میں وصل ہوتا ہے

(۶) جو بشر آخری وقت جس شے کا خیال کرتے ہوئے جسم کو ترک کرتا ہے اے ارجن ہمیشہ وہ اُس کا تصوّر کرنے کے سبب سے اُسی کو پاتا ہے۔

یہ سمجھ لے آخری دم جس کا جیسا ہو خیال
اپنی نیت کے مطابق اسمیں ہوتا ہے وصال

انسان کی قوتِ علمی جس شے کے تصوّر میں وقتِ وفات مصروف ہوتی ہے اُسی میں ملجاتی ہے جو لوگ برہم کے منازل کو طے کرکے ادھی یگ کے اعلیٰ درجہ پر پہنچتے ہیں وہ وصال حاصل کرتے ہیں مگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جن کا علم برہم کے منازل میں محدود رہتا ہے وہ وصال سے محروم رہتے ہیں -

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युद्ध्य च ॥

मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयः ॥७॥

| | |
|---|---|
| (۷) لہذا جنگ کرتے ہوئے تو ہر دم میرا تصور کر- دل اور عقل کو مجھ میں تفویض کرنے سے تو بیشک مجھے پائیگا۔ | پس ہر دم ادھی یگ کی تصور میں مصروف رہنا واجب ہے |

| | | |
|---|---|---|
| محو ہو کر مجھ میں تو ہستی کو میری پائے گا ؛ | | جنگ میں مشغول ہو اور مجھ میں اپنا دل لگا |

حیات بے ثبات ہے اور قابل اعتبار نہیں پس انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو مطلوب کے تصور میں ہر دم لگا رکھے اور اُس کے تصور کو مزاولت سے خاصہ طبیعت بنائے دل اور عقل کے تفویض کرنے یعنی انانیت کو دل سے نکالدینے اور پھر اُس کی جگہ ہستی بحت کی تسلیم کو قایم کرنے سے پردہ بیدائی اُٹھہ جاتا ہے اور وصال کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा नाऽन्यगामिना ॥

परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानुचिंतयन् ॥८॥

| | |
|---|---|
| (۸) اے ارجن دل کو شغل کی مدد سے یکسو کر کے اعلیٰ اور حیرت افزا ذات کا تصور کرنے سے وصال حاصل ہوتا ہے۔ | لیکن تصور شغل کے ذریعہ سے قایم ہوتا ہے |

| | | |
|---|---|---|
| شغل کی برکت سے ذات حق میں ہوتا ہے وصال | | شغل سے یکسو ہوا کرتا ہے انسان کا خیال ؛ |

منتر ۷ اور ۸ میں وصال کا طریقہ مجمل طور پر بتایا گیا ہے ذیل کے منتر ۹ و ۱۰ میں اُس کی تصریح ہے

कविं पुराणमनुशासितारमणोरणीयांसमनुस्मरेद्यः

सर्वस्य धातारमचिन्त्यरूपमादित्यवर्णं तमसः परस्तात् ॥९॥

प्रयाणकाले मनसाऽचलेन भक्त्या युक्तो योगबलेन चैव ॥

भ्रुवोर्मध्ये प्राणमावेश्य सम्यक्स तं परं पुरुषमुपैति दिव्यम् ॥१०॥

| | |
|---|---|
| (۹ و ۱۰) جو آخری وقت شغل کی مزاولت کی قوت سے | پس جسم ترک کرنے کے وقت شغل کے وسیلہ سے ادھی یگ کا تصور کرنا چاہیے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھوؤں کے درمیان نفس کو بخوبی روک کر علم[1] - قدیم[2] - محرک[3] - لطیف سے الطف[4] عالم[5] کے قایم رکھنے والے قیاس سے برتر مثل آفتاب کے جلال رکھنے والے اور تاریکی سے مبرا واجب الوجود کا تصور یکسو دل سے عشق کیساتھ کرتا ہے وہ اُس کی اعلیٰ اور حیرت انگیز ہستی بحت کو پاتا ہے۔

ہے وہ الطف ہست مطلق مالکِ عیب و حضور
یاد کرتا ہے اُسے جو کوئی وقتِ انتقال ؛
ابروؤں کے وسط میں انفاس کو روکے ہوئے
جہل و تاریکی سے برتر عینِ علم و عینِ نور
ہو کے جذبِ شوق سے دلشند و ساکنِ خیال
بہرہ ور ہوتا ہے وہ کیفِ وصالِ ذات سے

اتھرون وید کے برہم ودیا اوپنشد اور یوگ سکھا اُپنشد میں درج ہے دونوں آنکھوں کی نظر کو اُم الدماغ کی جانب الٹ کر ٹہرانے سے اور نفس کو اُس مقام پر روک کر اونکار کا دہیان کرنے سے قوت متخیلہ سکون پاتی ہے اور خیال کے ساکن ہوتے ہی شاغل کو ہستی بحت کا دیدار جس کی آٹھ صفتیں اِس منتر میں بیان کی گیئں حاصل ہوتا ہے۔

यदक्षरं वेदविदो वदंति बिशंति यद्यतयो वीतरागाः॥
यदिच्छंतो ब्रह्मचर्यं चरंति तत्तेपदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये ॥११॥

ذیل کے منتروں میں ادہی یگ اور برہم کا بیان درج ہے۔

(۱۱) جس کو عالمان وید لازوال بتاتے ہیں جس میں شاغل دل سے تعلقات کو ترک کر کے وصل ہوتے ہیں اور جس کے طالب برہم چرج اختیار کرتے ہیں وہ مقام میں تجھے مختصر الفاظ میں بتاتا ہوں۔

وید کے عالم بیان کرتے ہیں جس کو لازوال
جس کے طالب باندھ لیتے ہیں کمر تجرید پر
شاغلانِ بے تمنا جس میں پاتے ہیں وصال
ایسی ہستی کا سُن اے ارجن بیانِ مختصر۔

ادہی یگ اور برہم کا بیان ذیل کے منتر بارہ سے شروع ہوگا اور منتر ۲۲ تک ختم ہوگا۔

सर्वद्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुद्ध्य च ॥
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥१२॥
ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥१३॥

| | |
|---|---|
| ادھی یگ کے ادراک کرنے کا طریقہ :۔ | (۱۲ و ۱۳) جو سب دروازوں کو بند کرکے دِل کو قلب میں روک کر اور نفس کو ام الدماغ ٹھہرا کر یوگ کا شغل کرتے ہوئے اور اوم کا اسم اعظم کہتے ہوئے جسم کو ترک کرجاتا ہے وہ میری اعلیٰ منزل پر پہنچتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ظاہر و باطن میں دِلکی خواہشوں کو روک کر اسم اعظم اوم کا جو ذکر کرتا ہے مدام :۔ | | شغل کی ترکیب سے دم کو چڑھا کرتا ہے سمر کوچ کرکے جسم سے پاتا ہے وہ اعلیٰ مقام |

دیکھو نمبر ۹۔ برہم ودیا کی تصویر کو جس میں علمی اصول گایتری کے جسے ترکال سندھیا بھی کہتے ہیں مندرج ہیں پورانے رشیوں نے اِس ریاضت کو کل ویدوں سے اختصار کے ساتھ اخذ کیا ہے اور برہمن کشتری اور ویش کے لئے اِس ریاضت کا کرنا فرض بتایا ہے۔

اُدم اسم اعظم مبدا اور انتہا کل کائنات کا ہے۔ اکار اوکار اور مکار تین حروف یعنی زبر پیش اور زیر کے ملنے سے اوم کا شبد بنتا ہے اور چوتھی ندائے غنہ ارد ہ ماترا کہلاتی ہے جس میں تینوں حروف کے معنی محو ہو جاتے ہیں۔ پرماتما کے بہت سے نام ہیں مگر اُن سب میں جزویت پرماتما کی پائی جاتی ہے۔ کلیت پرماتما کی اِسی اوم شبد میں ثابت کیگئی ہے اِسی وجہ سے اس شبد کو ایکاکشر برہم کہتے ہیں یہ علم کلیت سمجھنے کیواسطے سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں۔ خاک۱۔ آب۲۔ آتش۳ ہوا۴ خلا۵ دِل۶ اور عقل۷ کہتے ہیں آٹھواں آہنکار سب کا مبدا اور سب میں بسیط ہے اور انکا مجموعہ اوم کی صورت ہے جو بالفاظ دیگر پرجاپت ہرینہ گربھ اور مہتت کے نام سے بھی موسوم ہوتی ہے گرودھیان یا ناساگر دھیان کی تصویر نمبر ۲ جو چھٹی ادھیا میں آچکی ہے اِسی شغل کو دوسری طرح پر دکھاتی ہے اور ساتویں ادھیا کے چوتھے منتر میں اِس کی تشریح ہو چکی ہے۔

اِس تصویر میں جو بڑا گولہ سات رنگ کا ہے برہمانڈ کو دکھاتا ہے اُس میں دوسرا چھوٹا دائرہ پنڈ یعنی جسم کو جتاتا ہے جس نے برہمانڈ کے کرّے کو محجوب کر رکھا ہے برہم ودیا برہمانڈ کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے اور ادھیاتم ودیا پنڈ کے اصلیت کو آشکارا کرتی ہے اور اُس کی تعلیم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہ قاعدہ قدیم گرو کے اُپدیش پر منحصر ہے۔ اِن دونوں ودیاؤں کے ذریعہ سے آتم کی یکتا کرنیکی ریاضت یعنی گایتری سب سے اعلیٰ درجہ کا شغل مانا گیا ہے دو چھوٹی تصویریں مثل عینک جو نیچے بنی ہوئی ہیں اُن میں سے ایک سرستی یا برہم ودیا کی ہے اور دوسری اُس کی مقابل ساوتری یا ادھیاتم ودیا کی ہے اِن دونوں کے درمیان میں ایک لال رنگ کا نقطہ ہے جو جیتن انش کو دکھاتا ہے اور جس میں دونوں ودیاؤں کو باہم مِلا کر محو کر دینا گایتری کے شغل کا اصلی مطلب ہے -

अनन्यचेताः सततं योमां स्मरति नित्यशः ॥
तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥१४॥

جو شخص اُس کی مزاولت کرتا ہے وہ یوگی ہے -

(۱۴) اے ارجن جو یوگی یکسو دِل سے ہمیشہ اور ہر لحظہ میرا تصوّر کرتا ہے اور ہر وقت اُس تصوّر میں غرق رہتا ہے وہ مجھے باسانی پاتا ہے -

| | | |
|---|---|---|
| دمبدم تا وقتِ آخر جس کو میرا دھیان ہے | | مجھ سے ملنا ایسے شاغل کے لئے آسان ہے |

طالبِ صادق مندرجہ بالا شغل کی مزاولت سے مطلوب کا دیدار باسانی حاصل کرتا ہے -

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम ॥
ना मुबंति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥१५॥

یوگی ادھی یگ میں وصل ہوتا ہے

(۱۵) صاحب دِل کمال کے اعلیٰ درجہ پہنچکر اور مجھ میں وصل ہو کر فنا ہونیوالے اور مکرر پیدائش کی تکلیف رکھنے والے عالم میں نہیں آتا -

| | | |
|---|---|---|
| مجھ میں واصل ہو چکا تکمیل سے جو شغل کی | | دارِ فانی کو نہیں ہوتی ہے اُس کی واپسی |

جو لوگ خود شناس ہو جاتے ہیں وہ قید جسمانی میں نہیں آتے ہیں اور ہستی پاک کو باقی اور اجسام کو فانی اور موہوم جانتے ہیں -

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनो ऽर्जुन ॥
मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥१६॥

ادھی یگ لاتغیر ہی برہم میں تغیر و تبدل ہوتا ہے

(۱۶) اے ارجن برہم کی منزل تک جتنے منازل ہیں وہ سب گردش میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں لیکن مجھ میں وصل ہو کر پھر پیدایش ممکن نہیں ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ماسوا تک یہ تمام عالم ہے گردش میں مدام | | ہے وہ گردش سے مبرّا مجھ میں ہے جس کا قیام |

وہ سات پرکریتیاں جن کا ادھیائے ہفتم میں بیان ہو چکا ہے۔ اِس منتر میں لوک یعنی عالم کے لفظ سے تعبیر ہوئی ہیں اور اُن کی ترکیب سے اجسام پیدا اور فنا ہوتے رہتے ہیں سب سے زیادہ کثیف خاک کا طبقہ ہے اور سب سے لطیف عقل کا جس کو مصنّف نے اِس منتر میں برہم لوک بیان کیا ہے ادھی یگ اِن ساتوں سے برتر اور بے لوث ہے جن لوگوں کی قوتِ تصوّر برہم سے بلند ہو جاتی ہے اور ادھی یگ تک پہونچتی ہے وہ اِس عقدہ کو سمجھکر کہ تغیر و تبدّل صرف برہم میں ہوتا ہے اور ادھی یگ ہمیشہ قایم و بیحرکت رہتا ہے پیدایش و فنا سے آزاد ہو جاتی ہیں۔

**सहस्त्रयुग पर्यंत महर्य द्ब्रह्मणो विदु:॥**
**रात्रिं युग सहस्त्रांतां ते ऽहोरात्रविदो जना:॥१७॥**

| | |
|---|---|
| یوگی برہم کے تغیر و تبدّل کو جانتا ہے | (۱۷) جو برہم کے ہزار جگ کے دِن اور ہزار جگ کی رات کو جانتے ہیں وہ دِن اور رات کے جاننے والے ہیں۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ذات کے ہر روز و ہر شب میں ہیں شامل جگ ہزار | . | اہلِ معنی جانتے ہیں معنیٔ لیل و نہار |

اِس نقشہ کے دیکھنے اور بغور سوچنے سے منتر ۱۶ کا مطلب جس میں کرۂ زمین سے براہم لوک تک ساتوں کرّے کال چکر میں دکھاتے گئے ہیں سمجھ میں آجاویگا۔ منتر نمبر ۱۷ کے اندر جو ہزار جگ والے برہم کے دِن اور رات کا بیان ہوا ہے اُس کی مُراد اِس دِن اور رات سے جو گذر رہا ہے نہیں ہے بلکہ لفظ سہسر جو ہزار کے معنی رکھتا ہے بے انتہا تعداد کو آشکارا کرتا ہے یعنی برہم کے دِن اور رات کی انتہا نہیں دیکھو نصف کرۂ زمین پر ہمیشہ دِن اور دیگر نصف کرہ پر ہمیشہ رات رہتی ہی مگر ساکنان کرۂ زمین کو زمین کی گردش کیوجہ سے دِن رات کا تیخ مفہوم ہوتا رہتا ہے۔ برہم لوک کے دِن کا اشارہ ظہور عالم پر ہے اور رات کا منشاء بطون کی کیفیت پر ہے دیکھو منتر ۶۹ دوسری ادھیا کا شرح کرنے والوں نے یگوں کی تقسیم بحوالہ پورانوں کے حسب تفصیل ذیل لکھی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| ست جگ کا زمانہ | ۱۷۲۸۰۰۰ | سال | نسبت ۴ اعداد |
| ترتیا جگ کا زمانہ | ۱۲۹۶۰۰۰ | " | ۳ |
| دواپر جگ کا زمانہ | ۸۶۴۰۰۰ | " | ۲ |
| کلجگ کا زمانہ | ۴۳۲۰۰۰ | " | ۱ |
| میزان | ۴۳۲۰۰۰۰ | | ۱۰ |

مندرجہ بالا تقسیم کے بموجب شری رامچندر جی کا اوتار ترتیا جگ کے آخر میں اور شری کرشن کا اوتار دواپر جگ کے آخر میں ہونا معقولات سے بعید معلوم ہوتا ہے شری بسشٹ مہرشی گرو اور ہمعصر رامچندر جی کے تھے اور اُن کی تصنیف کردہ کتاب جوگ بسشٹ موجود ہے بسشٹ جی بیٹا شکتی نام وشوامتر کے ہاتھ سے مارا گیا تھا شکتی کے بیٹے اور مہرشی بسشٹ جی کے پوتے سوامی پراشر منی کی تالیف کی ہوئی کتاب وشنو پوران موجود ہے شری پراشر جی کے بیٹے کرشن ودیاین یعنی وید ویاس جی مہامنی جنھوں نے ویدوں کی تالیف کی اور بہت سے پوران لکھے اور کتاب مہابھارت تصنیف کی کرشن اوتار کے ہمعصر ہوئے ہیں اور بسشٹ جی اور وید ویاس جی کے درمیان صرف چار پشتیں گذریں چار پشت میں آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا گذرنا جو دواپر جگ کی مدّت ہے کسی طرح پر ثابت نہیں ہو سکتا کلجگ کے زمانہ کا اندازہ کرنیکے واسطے متقدمین نے اپنے علم نجوم سے سال شمسی کا پیمانہ ۳۶۵ اور سال قمری کا ۳۵۵ دریافت کیا اور اِن دونوں کو جوڑ کر اور سات سو بیس کے عدد کو اوسط نکالنے کیواسطے دو سے تقسیم کرکے ۳۶۰ دن کا سال قرار دیا اور اسی عدد کو نظام شمسی کا اُصول قایم کرکے گردش ستارگان وغیرہ کی ثابت کی ہے اب اِس نقشہ میں اعداد کو دیکھو سب سے چھوٹا دائرہ زمین کا ہے اُس تین سو ساٹھ (۳۶) کے عدد کو کال یعنی زمانہ گذران کا پیمانہ بنا کر اور دیش یعنی بساط کے بارہ خطوں سے ضرب دیکر ۴۳۲۰ کا عدد پیدا ہوا ہے اس دائرہ کا نام بھولوک یا طبقہ زمین ہے اوس سے اوپر کے دائرہ میں جو طبقہ آبی یعنی چندر لوک ہے اور جسے بھور لوک بھی کہتے ہیں ایک صفر کے بڑھنے سے یہی عدد ۴۳۲۰۰ کی صورت پیدا کرتا ہے من اور پران یعنی نفس کی حرکت چندر لوک سے آتی ہے اور یجر وید کے تیترے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُپنشد میں اِنسان کی تعداد انفاس ایک دِن رات میں ۲۱۶۰۰ بتائی گئی ہے اور انفاس کی دُو حرکت درآمد و برآمد کی ہونے سے اُن کے اعداد دوگنے ہو کر مساوی ۴۳۲۰۰ کے ثابت ہوتے ہیں اُس سے اوپر کے دائرہ میں جو سُرخ رنگ کا ہے اور سوہ لوک یعنی چرخ آفتاب اور کُرّہ حرارت کا مانا گیا ہے اُس دائرہ کا ایک صفر بڑھنے سے اوپر لکھے ہوئے اعداد ۴۳۲۰۰۰ کی تعداد بنجاتے ہیں۔ زمین پر شمسی اور قمری دونوں طبقوں کے اثر سے مہینے اور سال بنتے ہیں اور اُن دونوں کے اوسط نکالکر یہ پیمانہ ۴۳۲۰۰۰ کلجگ کا قرار دیا گیا ہے۔ طبقہ زمین و قمری و شمسی تینوں ملکر ترلوکی کہلاتے ہیں اور اِسمیں مار سیاہ کی صورت جو فنا کی علامت ہے دکھائی گئی ہے اور نفس کے غلبہ کی کیفیت کو جسے من کہتے ہیں ایک کے عدد سے نسبت دی گئی ہے۔ اِس ترلوکی سے اوپر سبز رنگ کا چرخ ہوا مہرلوک موسوم ہوا ہے جہاں صورت کا نمود نہ ہونے سے کیفیت بدلجاتی ہے یعنی حواس وہاں دخل نہیں کرسکتے صِرف عقل کی رسائی ہو سکتی ہے اس وجہ سے من اور بدہی دونوں کے مشمول ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد المضاعف ہو کر ۸۶۴۰۰۰ کا پیمانہ دواپر جگ کا مانا گیا ہے اور یہ عدد ۲ سے نسبت رکھتا ہے اِس میں دو موے سانپ کی مشابہت دی گئی ہے کہ یہاں حواس کو دخل نہیں ہے البتہ بیم و رجا کی کیفیت رہتی ہے۔

ہوا کی چرخ سے اوپر جنہ لوک جو اکاس یا خلے کا دائرہ ہے وہاں من۱- بدہی۲- اور چت۳ کے باہم موجود ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد تگنا ہو کر ۱۲۹۶۰۰۰ پیمانہ تریتا جگ کا ہو جاتا ہے اور تین ۳ کے عدد سے مناسبت رکھتا ہے وہاں پر اژدہے کی صورت اِس وجہ سے دکھائی گئی ہے کہ اُس کی نشست اور پھنکار نہایت زبردست ہوتی ہے اور صورت اِن کی تاثیر الانظار سے منکشف ہوتی ہے۔

جنہ لوک سے اوپر تپ لوک یعنی روشن کرّہ ہے جو دودیا رنگ سے دکھایا گیا ہے اور وہ انانیت یا اہنکار کا مقام ہے اور یہاں چار قوتوں کے جنہیں من۔ بدہی۔ چت اور اہنکار کہتے ہیں باہم ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد چوگنا ہو کر ۱۷۲۸۰۰۰ پیمانہ ست جگ کا تسلیم ہوا ہے اور وہ ۴ کے عدد سے نسبت رکھنے والا مانا گیا ہے شری مد بھاگوت پوران میں جو دھرم کو بیل سے مشابہت دیکر چار تین - دو - ایک پانوں بیان کئے گئے ہیں اُس کی یہی غرض ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس ست جگ کے دائرہ میں سشیش ناگ کا اشارہ اُن کششہائے مقناطیسی پر ہے جنہوں نے تمام کائنات
کو طناب میں کھینچ رکھا ہے اور جو لہریہ کی صورت میں آسمان سے زمین کی طرف نزول کرتی ہیں تپ لوک
سے اوپر زرد رنگ کا دائرہ گیان کا ہے جسے ستیہ لوک کہتے ہیں اور جو گیان یعنی برہماجی کا مقام ہونے
سے برہم لوک بھی کہلاتا ہے یہ ساتواں دائرہ ہے اور یہاں تک سب دائرہ گردش میں رہتے ہیں
اور پیدائش عالم یہیں سے شروع ہوتی ہے اور ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کے اعداد کے جمع ہونے سے ۱۰ کا عدد بنتا ہے
اور اس دائرہ سے نسبت رکھتا ہے۔ سب سے اوپر آٹھواں دائرہ جو سب کو گھیرے ہوئے
یعنی محیط اور بسیط ہے وہ کارن اہنکار یعنی سب کا مبدا یا خزانہ معنی اونکار کی صورت ہے اور
اس میں سے ناد اور وید کی پیدائش ہوتی ہے یہاں پر علم کو رسائی نہیں اور اس سطح شفاف
میں صورت یا عدد کی نمائش ممکن نہیں اور اُس کی بے انتہائی کی شہادت مشاہدہ باطنی سے ملتی
ہے جسے انہو کہتے ہیں یہ دائرہ ہرنیہ گربھہ روپ اور اونکار ہمروپ ہے اور اس کا دھیان کرنے
سے انسان کے دل سے خیال موت کا ہٹ جاتا ہے اور آخری وقت جیسے گھڑے کے پھوٹ جانے
سے خلا میں نقص پیدا نہیں ہوتا ہے اونکار کے سادھنا کرنے والا برہم میں وصل ہو جاتا ہے۔

**अव्यक्ता द्व्यक्तय: सर्वा: प्रभवंत्यहरागमे।**
**रात्र्या गमे प्रलीयंते तत्रै वाव्यक्त संज्ञके ॥ १८॥**

| | |
|---|---|
| یہ عالم ظہور پا کر غائب ہو جاتا ہے | (۱۸) دن کے نکلنے پر کل موجودات عدم سے ظہور پاتی ہے رات کے ہونے پر اُسی عدم کے خزانہ میں غائب ہو جاتی ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| دن نکلتے ہی عدم سے سب کا ہوتا ہے نمود | | رات ہوتے ہی عدم کو لوٹتے ہیں کل وجود |

اس جگہ پر دن اور رات کا روشنی اور اندھیرے سے تعلق نہیں ہے دن کے معنی ہیں صفات
یعنی کثرت کی طرف توجہ کا ہونا اور رات کے معنی ہیں ذات یعنی وحدت کے مشاہدہ میں مشغول
ہونا جو اس پر نظر کے پڑتے ہی عالم نمودار ہو جاتا ہے اور بطون میں استغراق کے ہونے پر عالم
معدوم ہو جاتا ہے ادھیائے دوم کے منتر ۶۹ میں دن اور رات کی تعریف درج ہو چکی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ॥
रात्र्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥ १९ ॥

| | |
|---|---|
| ظہور و غیوب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ | (۱۹) اے ارجن یہ عالم رات کے آنے پر غائب اور دن کے نکلنے پر ظاہر ہوتا رہتا ہے اور ایسا ہونا لازمی ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| رات کو ہوتے ہیں غائب اور دن کو آشکار | | ساری موجودات یوں چکر میں ہو بے اختیار |

عارف عالم کو باطل جانتا ہے مگر عام لوگ حواس کی شہادت کو درست خیال کرکے عالم کا وجود مانتے ہیں

परस्तस्मात्तु भावोऽन्योऽव्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः ॥
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥ २० ॥

| | |
|---|---|
| ادہی یگیہ کی تعریف | (۲۰) اس عالم ظاہری سے بالا وہ ذات ہے جو پوشیدہ اور لازوال ہے اور جو کل موجودات کے فنا ہونے پر بھی فنا نہیں ہوتی۔ |

| | | |
|---|---|---|
| اُن سے ہے بے لوث اک ذات لطیف لازوال | | ساری دُنیا کے فنا ہونے پہ جو ہے بے زوال |

عالم ظاہری حادث یعنی فنا پذیر ہے لیکن ذات پوشیدہ اور قدیم ہے۔ تغیر و تبدل صفات میں ہوتا ہے ذات قایم اور بے تغیر ہے۔

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ॥
यं प्राप्य न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ २१ ॥

| | |
|---|---|
| ادہی یگ اور کرشن بھگوان کی احدیت | (۲۱) جس ذات کو میں نے پوشیدہ اور لازوال بتایا ہے اُس کا اعلیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے مگر جس اعلیٰ مقام پر پہنچکر بازگشت نہیں ہوتی وہ میرا مقام ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| عارضی ہے طالبوں کا اِس حقیقت میں قیام | | واپسی سے بے تعلق ہے مرا اعلےٰ مقام |

ہستی بحث حدوث اور قدم سے برتر ہے اور اُس کا وصال حاصل کرنا نجات ہے اسی کو اہل [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے فلسفہ نے اپنی اصطلاح میں ادہی یگ کی لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्य स्त्वनन्यया ॥
यस्यांतः स्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥२२॥

| عشق کے وسیلہ سے ادہی یگ کا اشراق ہوتا ہے | (۲۲) اے ارجن وہ ذات برتر جس سے کُل موجودات کا قیام ہے اور جو ہر شے میں محیط ہے صدق ارادت سے مل سکتی ہے۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| عشق سے نزدیک ہے اُس پاک ہستی کا حضور | | سب کے باطن میں جو ہے اور جس سے ہی سب کا ظہور |

ادہی یگ کا وصال عشق حقیقی کے بغیر ممکن نہیں۔

यत्रकाले त्वना वृत्तिमावृत्तिं चैव योगिनः ॥
प्रयाता यांति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥२३॥

| آزادی اور پابندی کی حالتوں کا ذیل میں بیان ہے | (۲۳) جس جس وقت رحلت کرنے سے یوگی آزادی اور پابندی کی کیفیت حاصل کرتے ہیں اے ارجن اُس وقت کی تفصیل میں |
|---|---|

بیان کرتا ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| موت کا جس جس طرح انجام ہو ہجر و وصال | | اب تجھے میں عارفوں کا کہہ سُناتا ہوں حال |

अग्नि ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ॥
तत्र प्रयाता गच्छंति ब्रह्म ब्रह्मविदोजनाः ॥२४॥

| ایک کیفیت قلبی سبب آزادی کا ہے۔ | (۲۴) جو برہم کے جاننے والے آگ کے شعلہ میں۔ دن میں شکل پکش میں پانچھ مہینے اترائن میں انتقال کرتے ہیں وہ برہم کو پاتے ہیں۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| روز روشن میں ہو جب پر تو فگن مہر جلال | | جذب سے ہوتا ہے نور حق میں عارف کا وصال |

धूमो रात्रिस्तथाकृष्ण षण्मासा दक्षिणायनम् ॥
तत्र चांद्रमसं ज्योति र्योगी प्राप्य निवर्तते ॥२५॥

| دوسری کیفیت قلبی سبب پابندی کا ہے | (۲۵) جو یوگی دھوئیں میں۔ رات میں۔ کرشن پکش میں پانچھ مہینے دکھنائن |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں رحلت کرتے ہیں وہ کرہ بارد تک پہونچکر لوٹتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ظلمتِ شب میں ہو جب جلوہ نما ماہ جلال | بازگشتِ عارفان لازم ہے وقتِ انتقال |

مضمون بالا تیترے اپنشد اور چھاندوگیہ اپنشد سے منتخب ہوا ہے اگر عوام کا یہ مقولہ کہ جو لوگ اترائن میں مرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں اور جو دکھنائن میں انتقال کرتے ہیں وہ دوبارہ جنم لیتے ہیں صحیح تسلیم کیا جائے تو پھر ریاضت اور علم معرفت محض بے معنی ثابت ہونگے کیونکہ جو جاہل سامان قدرت سے اترائن میں وفات پائیگا وہ وصال ذات حاصل کرے گا اور جو عارف دکھنائن میں انتقال کرے گا وہ گردش میں رہے گا۔ اس خیال کے موجب نجات کا حاصل ہونا ایک امر اتفاقیہ ہو جاتا ہے اور اُس کا انحصار حصول علم ذات پر نہیں رہتا ایسے معنی کا بیان کرنا متکلم کی کم فہمی دلالت کرتا ہے فی الحقیقت مصنف نے اگنی یعنی عالم ذات کو شعلہ دن شکل پکش اور چھ مہینے اترائن بطور استعارہ بیان کیا ہے اور اگیان یعنی جہل کیواسطے دھواں رات کرشن پکش اور چھ مہینے دکھنائن اُنکے مقابل کے الفاظ استعمال کئے ہیں علم ذات کی روشنی سے انسان حق و باطل کو تمیز کرتا ہے جہل کی تاریکی میں وہ گرفتار واہمات رہتا ہے اور اطمینان نہیں پاتا عارفوں کے بطون میں مرتے وقت تک اُس علم کی روشنی موجود ہوتی ہے جس کی بدولت وہ ذات پاک کا وصال حاصل کرتے ہیں جاہل جسم ترک کرنے کے وقت پندار کے حجاب کی وجہ سے ذات تک رسائی نہ پاکر گرداب صفات میں پڑتے ہیں۔ اصطلاح عارفان میں ذات کو اگنی یعنی مادہ حارہ اور صفات کو اندرہ یعنی مادہ باردہ کہتے ہیں۔ حرارت کا خاصہ ہے جذب کرنا اور لطیف بنانا برودت کا فعل ہے کثیف کرنا اور بالیدگی دینا حرارت بخارات کو بلند کرتی ہے برودت بارش کی صورت میں پھر اُن کو زمین پر لوٹاتی ہے چونکہ آفتاب حرارت کا مرکز ہے اور چاند برودت کا پس ان الفاظ کا اُسی معنی میں استعمال ہوا ہے افسوس ہے اُن لوگوں پر جو فہم کو کام میں نہیں لاتے استعارہ کو نہیں سمجھتے اور لغوی معنوں کو بجنسہ قبول کر لیتے ہیں۔ دیکھو نقشہ نمبر ۶ کو جس میں سب سے باہر کے دائرہ میں اترائن ششماہی سرخ رنگ میں اور دکھنائن ششماہی سیاہ رنگ میں دکھائی گئی ہے اُس کے اندر والے دائرہ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بسنت موسم جاڑا - گرمی - اور برسات - جو اس گردش سے پیدا ہوتے ہیں ظاہر کردیئے گئے ہیں تیسرے
اندر کے دائرہ میں ۶ رتو جن میں بسنت گریشم وغیرہ شامل ہیں لکھدیئے گئے ہیں اس سے اندر کے
دائرہ میں قمری مہینے اور اس سے اندر کی جانب سکرانت یعنی شمسی برج اور نیز دن اور رات کی کمی
بیشی جو گردش زمین کا نتیجہ ہے صاف طور سے آشکارا کردیئے ہیں جب دن بڑھتا ہے تب اسکے مقابل
رات گھٹ جاتی ہے اور جب رات بڑھتی ہے تب دن گھٹ جاتا ہے سرخ رنگ دن کا اور سیاہ رنگ
رات کا ہے اور یہ گردش سالانہ زمین کی ازلی ہے -

शुक्लकृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ॥
एकया यात्यनावृत्ति मन्ययावर्त्तते पुनः ॥२६॥

| | |
|---|---|
| انسان کی دو نوں میں سے کوئی ایک حالت ضرور ہوتی ہے | (۲۶) اس دنیا کے روشن اور تاریک دو قدیم راستے مانے گئے ہیں ایک سے مخلصی ملتی ہے اور دوسرے سے بازگشت ہوتی ہے |

| | | |
|---|---|---|
| روشن و تاریک دو ہیں طریق آخرت | | یہ سبیل بازگشت اور وہ طریق مغفرت |

شائقین اس منتر سے معلوم کر سکتے ہیں کہ دن پکش اور ششماہی زمانہ سے مراد نہیں رکھتے - بلکہ
وہ دو مخالف کیفیت قلبی کے نام ہیں جنمیں سے کوئی نہ کوئی ہر انسان میں ضرور موجود ہوتی ہے
عارف کا دل روشن دن کے مانند ہوتا ہے اور جاہل کا دل مثل شب تیرہ کے اول کیفیت سبب
مخلصی اور دوسری باعث پابندی ہے -

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ॥
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥२७॥

| | |
|---|---|
| یوگی ان دونوں سے واقف ہوکر | (۲۷) یوگی ان دونوں راستوں سے واقف ہو کر غلطی نہیں کھاتا اس لئے اے ارجن تو ہر دم یوگ میں مصروف رہ - |

| | | |
|---|---|---|
| عارفان باخبر دہوکہ نہیں کہاتے کبھی | | سب سے اعلیٰ اور سیدھی راہ ہے عرفان کی |

جس کیفیت قلبی سے نجات ملتی ہے اس کا نام یوگ ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| عاقلاں را عقل تکلیف آمدہ ؛ | عاشقاں را عشق تشریف آمدہ |

वेदेषु यज्ञेषु तपस्सु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ॥
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥२८

(۲۸) وید کے پڑھنے اور یگ اور تپ اور دان کے کرنیکا جو ثمرہ مانا گنا ہے یوگی مذکورہ بالا (علم معرفت) سے کامل طور پر آگاہ ہو کر اس کو ہیچ جانتا ہے اور اپنے اصلی اعلیٰ مقام پر پہونچتا ہے۔

اور نتیجہ افعال سے نظر اٹھا کر وصال پاتا ہے لہذا یوگ کرنا چاہئے۔

| | |
|---|---|
| زہد و تقویٰ خیر و خیرات اور تعلیم و عمل ؛ نفل کی پاداش سے کرتا ہے جو قطع نظر | عالم حادث میں ہیں کل حسب قیمت بابدل جا پہنچتا ہے وہ عارف منزلِ جاوید پر |

یوگ کے حاصل ہونے پر انسان کو زہد۔ ریاض۔ خیرات وغیرہ نیک افعال ادنیٰ معلوم ہوتے ہیں نیک افعال لوگوں کی رسائی توصفات تک ہوتی ہے۔ یوگی بذریعہ علم خود شناسی ذات پاک میں وصل ہو جاتا ہے

इति श्री भगवद्गीता॰ योगशास्त्रे ऽक्षरब्रह्मयोगो नामाष्टमोऽध्यायः ॥८॥

شریمد بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن کی تقریر کی آٹھویں ادھیا موسوم بہ اکشر برہم یوگ ختم ہوئی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# آٹھویں ادھیا کا خلاصہ

آدھی یگ یعنی ذات بے نشان کُل موجودات کے قیام کا باعث ہے اور وہ ہمیشہ ایک صورت پر قایم ہے اُس میں نہ تو تغیر و تبدل کو دخل ہے اور نہ عقل کو وہاں تک رسائی ہے جو کچھ حواس اور عقل کے وسیلہ سے تمیز ہوتا ہے وہ سب براہم میں شامل ہے اور تغیر پذیر ہے آدھی یگ کا مقام سب سے اعلیٰ ہے اور اُس کے ادراک کے لئے انبھو یعنی علم اشراق کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ علم اشراق شغل کے کرنے پر بطون میں پیدا ہوتا ہے ترپٹی دھیان اور آتم دھیان دو مختلف اشغال ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ وہ اُن کا عامل ہو کر ادھی یگ کا وصال حاصل کرے جو لوگ شاغل نہ ہونیکی وجہ سے ادھی یگ کی حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں اُن کی قوت عقلی براہم میں محو ہوتی ہے اور اُس کی منازل میں گردش کرتی رہتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# نویں ادھیا راج ودیا راج گہیہ یوگ

## श्री भगवानुवाच

**इदं तु ते गुह्य तमं प्रवक्ष्याम्यन सूयवे।**
**ज्ञानं विज्ञान सहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥१॥**

شری بھگوان نے فرمایا

ذیل کے منتروں میں علم اِشراق کا بیان ہے

(۱) تیری خدمت نیک ہی اسلئے میں تجھ کو ذیل میں وہ نہایت مخفی علم اِشراق بتاتا ہوں جس سے واقف ہو کر تو مکروہات سے نجات پائیگا۔

میں عیان کرتا ہوں ارجن اب وہ کیفیتِ حسن ذات
جس کو حاصل کرکے تو کلفت سے پائیگا نجات

**राज विद्या राज गुह्यं पवित्रमिद मुत्तमम् ॥**
**प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम् ॥२॥**

اس علم کی یہ تعریف ہے

(۲) یہ علم سب علوم میں افضل ہے اور نہایت مخفی پاک اور اعلیٰ ہے۔ یہ عین الیقین ہوتا ہے اور راست ہی باآسانی حاصل ہو سکتا ہے اور فنا پذیر نہیں ہے۔

علم کی دنیا میں افضل پاک و برتر ہے یہ راز
راست اور عین الیقین سہل اور فنا سے بے نیاز

انہو یعنی علم اشراق کُل علموں کا سرتاج ہی اور سب سے زیادہ دقیق ہے وہ دل کی کثافت دور کرتا ہے اور انسان کو درجہ کمال پر پہنچاتا ہے کوشش کرنے سے اُس کا نتیجہ فوراً ملتا ہے اور نیز طالب کو اُس کے حاصل کرنے میں بمقابلہ اور علموں کے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔

**अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ॥**
**अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्यु संसार वर्त्मनि ॥३॥**

اس کے حاصل کئے بغیر وصال ذات ناممکن ہی

(۳) اے ارجن جو لوگ اس امر حق کے معتقد نہیں ہیں وہ میری ذات تک رسائی نہ پاکر عالم فانی کے راستہ پر واپس آتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| مجھ سے ناواقف ہیں جو اِنسان وہ مجبور ہیں | | واپسی پر مزرعۂ اعمال کو مجبور ہیں ؛ |

جو لوگ علم ذات کو حاصل نہیں کرتے وہ آرام ابدی کی منزل پر نہیں پہونچتے اور شکوک اور بے اطمینانی میں گرفتار رہتے ہیں۔ اِگلے منتر سے علم ذات کا بیان شروع ہوگا۔

**मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्त मूर्तिना ॥**
**मत्स्थानि सर्व भूतानि न चाहं तेष्ववस्थित: ॥४॥**

| | |
|---|---|
| ذات پوشیدہ طور پر عالم میں محیط ہے اور اُس کے قیام کا سبب ہے | (۴) میں پوشیدہ طور پر اس عالم میں محیط ہوں کُل اجسام کا قیام میرے سبب سے ہے نہ کہ میرا قیام اُن کے سبب سے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| میں ہوں مخفی طور پر دایم محیط کائنات | | مجھ سے کُل اِجسام قایم ہیں نہ اُنسے میری ذات |

جس قدر اجسام کثیف اور لطیف حواس اور عقل کے وسیلہ سے تمیز ہوتے ہیں وہ سب ذات واحد کا عکس ہیں اور عکس کا وجود معکوس کے سبب سے ہے۔ معکوس قایم بالذات ہے اور انانیت کے پردے میں چھپا ہے۔

**न च मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योग मैश्वरम् ॥**
**भूत भृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूत भावन: ॥५॥**

| | |
|---|---|
| عالم کو ذات کیوجہ سے قیام ہے لیکن اِن دونوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں کہا جا سکتا۔ | (۵) تو میری اِس قدرت کاملہ کو دیکھہ کہ نہ تو موجودات کا میری ذات میں قیام ہے اور نہ میری ذات باوجود موجودات کو قیام اور ظہور دینے کے موجودات میں مقیم ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| دیکھہ میری قدرت کامل کہ گو موجود ہے ؛<br>گرچہ میری وجہ سے ہے سارے عالم کا نظام | | بود عالم میری ہستی میں مگر نابود ہے۔<br>میں ہوں بے نام و نشان عالم نہیں میرا مقام |

اگرچہ عالم کو ذات پاک کے سبب سے نمود ہے مگر عالم کی ہستی اُس کو ملوث نہیں کرتی۔ یہ امر واقعی ہے اور انسان کو اُس کا عقدہ پندار کے رفع ہونے پر مشاہدہ باطنی میں کھلتا ہے عقل اِس نکتہ کے سمجھنے میں قاصر ہے مگر جہاں تک عقل کی رسائی ہے وہ اِس نقشہ میں ظاہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیجاتی ہے اور بہت غور و فکر سے سمجھ میں آسکتی ہے ادھیاء گیارہ میں جو تصویر نمبر ۱۲ آئیگی وہ مجموعہ کائنات ہے جس کو رگ وید کی پورکھ سوکت نے بیان کیا ہے اور کرشن بھگوان نے چشم باطنی یعنی یوگ شکتی سے ارجن کو مشاہدہ کرایا ہے اسی کو برہم کی جلالی صورت کہتے ہیں اس تصویر نمبر ۷ کی جمالی صورت انسان میں پوشیدہ رہتی ہے اور ادھیاتم ودیا یعنی علم خود شناسی کے وسیلہ سے اُس کا اشراق بطون میں ہوتا ہے۔ بارہویں اور ساتویں تصویریں عکس اور معکوس کی مانند ظاہر و باطن کو دکھاتی ہیں۔ نمبر ۱۲ تصویر میں زمین کا کرہ سب سے چھوٹا ہے اور حیات کا کرہ جسے جیولوک کہتے ہیں سب سے بڑا اور سب کا آدھار ہے اور اس تصویر میں پرتھوی کا کرہ سب سے بڑا اور چیتن انش سب سے چھوٹا اور سب کے اندر ایسا نظر آتا ہے جیسے کسی تالاب یا دریا کے کنارے پر کوئی مندر بنا ہوا ہووے تو اُس کے سایہ میں جو مندر کا شکھر سب سے اونچا ہوتا ہے وہ پانی میں سب سے نیچے نظر آتا ہے۔

اس تصویر میں آٹھ ظاہر کی اور آٹھ باطن کی سولہ کلائیں دکھائی گئی ہیں جن کی وجہ سے کرشن اوتار کو سولہ کلا والا مانا گیا ہے۔ زمین کے دائرہ سے چیتن کی طرف توجہ کا جانا جتن کہلاتا ہے اور چیتن انش کی توجہ باہر کی طرف دائروں پر پڑنے سے کرم میں پابندی ہوتی ہے جتن اور کرم دونوں لفظوں کے معنی میں جو باریک تفاوت ہے وہ بخوبی سمجھ لینا ضروری ہے یعنی فانی سے باقی کی جانب جانا افعال کو فنا کر دیتا ہے۔ اور باقی کا فانی اشیاء کے طرف ناظر ہونا افعال کے طوفان میں انسان کو چکرا دیتا ہے۔

**यथाकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान्॥**
**तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय॥६॥**

| | |
|---|---|
| (۶) جیسے ہوا چاروں طرف زور سے چلنے پر بھی ہمیشہ خلاء میں رہتی ہے ویسے ہی کل موجودات کا قیام مجھ میں سمجھ لے۔ | اس نادر تعلق کی یہ مثال ہے۔ |
| مجھ میں موجودات کا ہے ایسی صورت سے قیام | تند جو باتی ہوا جیسے خلے میں ہے مدام |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس طرح ہوا خلے میں حرکت کرتی ہے اور خلے سے تعلق نہیں رکھتی اسی طرح عالم ذات پاک میں قیام رکھتا ہے اور اس کو ملوث نہیں کرتا ذات اور صفات کے تعلق کی یہ سب سے عمدہ مثال ہے۔ دراصل علم ذات کا اشراق جو بطون میں ہوتا ہے اس کے لئے کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔

सर्व भूतानि कौंतेय प्रकृतिंयांति मामिकाम् ॥
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम् ॥७॥

عالم کی پیدائش و فنا صفات سے ہوتی ہے

(۷) اے ارجن کل موجودات ایک زمانہ کے انجام میں میری قدرت میں محو ہو جاتی ہے اور پھر ایک زمانہ کے آغاز میں میں اس کو نمود دیتا ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| میری قدرت سے ہے رنگِ عالم غیب و شہود | | گاہ پیدا گاہ پنہاں گاہ بود و گہ نبود ؛ |

قدرت ہر آن و ہر لمحہ نئی نئی اشکال کو ظاہر کرتی ہے جو تھوڑے عرصہ کے بعد پھر اپنے اصلی خزانہ میں غائب ہو جاتی ہیں۔

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ॥
भूतग्राम मिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥८॥

ذات صفات سے عالم کو ظہور دلاتی ہے اور خود عاقل نہیں بنتی۔

(۸) میں اپنی قدرت کا حاکم بنکر قدرت کے وسیلہ سے فردور اس کل عالم کو بار بار ظہور دیتا ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| قادرِ مطلق ہوں اور میں اپنی قدرت سے ضرور | | بار بار اس عالم فانی کو دیتا ہوں ظہور |

ظہور و غیوب کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے کہ وہ لازمہ قدرت ہے۔ ذات قدرت سے ان سب فعلوں کو کراتی ہے لیکن وہ ان کا حق فاعلیت اپنے ذمہ نہیں لیتی۔

न च मां तानि कर्माणि निबध्नंति धनंजय ॥
उदासीन वदासीन मसक्तंतेषु कर्मसु ॥९॥

ذات ہمیشہ آزاد ہے اور کسی شئے کا سبب نہیں بنتی

(۹) اے ارجن چونکہ میں ان فعلوں سے بے تعلق اور آزاد ہوں اسلئے وہ فعل مجھے پابند نہیں کرتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں سدا ہوں اپنی قدرت سے بَری اور بے اثر ‏ ‏ اِس لئے پابندیِ افعال سے ہوں بےخطر ؛

ذات کسی فعل کی فاعل نہیں بنتی اور بے لوث رہتی ہے اور یہ عالم قدرت کا جلوہ ہے -

मयाध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ।
हेतु नानेन कौंतय जग द्विपरिवर्त्तते ॥ १०॥

(۱۰) اے ارجُن چونکہ میری مدد سے قدرت متحرک اور غیر متحرک اجسام کو پیدا کرتی ہے اِسلئے عالم گردش میں رہتا ہے -

عالم میں جب قدر تبدیلیاں ہوتی ہیں
اُن کو صفات ذات کی مدد سے پیدا کرتی ہے

میری قدرت کے لوازم میں ہیں حرکت اور قرار ‏ ‏ اِس طرح گردش میں ہے یہ عالم ناپایدار

کُل لطیف اور کثیف اجسام کے ظہور و غیوب کا سبب قدرت ہے اور قدرت ذات پاک کی مدد سے قایم ہے -

अवजानंति मां मूढा मानुषीं तनु माश्रितम् ।
परं भाव मजानंतो मम भूत महेश्वरम् ॥ ११॥
मोघाशा मोघ कर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः॥
राक्षसी मासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥ १२॥

بد خصلت لوگ ذات پاک
کی پرستش نہیں کرتے

(۱۱ و ۱۲) میں عالم کا صاحب ہوں اور اِنسان کے جسم میں مقیم ہوں مگر جن نادانوں کی خواہشیں جھوٹی اور فعل بے نتیجہ اور علم بے معنی ہوتا ہے اور جو کم فہم ہوتے ہیں اور شیطانی اور نفسانی خصلت رکھتے ہیں وہ میری اعلیٰ حقیقت کو نہیں جانتے اور میری یاد نہیں کرتے

صاحب عالم ہوں میں گو جسم اِنساں میں مقیم ‏ ‏ جو بشر نادان ہیں اور اخلاق جنکے ہوں ذمیم
جنکی جھوٹی خواہشیں ہیں جنکے لاحاصل ہیں فعل ‏ ‏ علم بے معنی ہے جنکا اور عقیدت جنکی جہل
وہ میری اعلیٰ حقیقت سے ہیں بالکُل بےخبر ‏ ‏ زندگی حرکات شیطانی میں کرتے ہیں بسر

جسم اِنسان آئینہ جمال ربّانی ہے جن کے دیدہ حق بین پندار کی وجہ سے کور ہو جاتے ہیں اور جو نفسانی خواہشات کا پورا کرنا زندگی کا ماحصل سمجھتے ہیں وہ لذات حواس میں گرفتار رہتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں اور مشاہدہ ذات کی طرف رجوع نہیں کرتے۔

**महात्मा नस्तु मांपार्थ दैवीं प्रकृति माश्रिताः।**
**भजंत्य नन्य मनसो ज्ञात्वा भूतादि मव्ययम् ॥१३॥**

| | |
|---|---|
| نیک خصلت ذات کو معبود مانتے ہیں | (۱۳) اے ارجن جو قابل تعظیم انسان صفت رحمانی رکھتے ہیں وہ مجھکو عالم کا مبدا اور فنا سے برتر جانکر میری یاد کرتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| طالبان باصفا جن کی ہیں ملکوتی صفات | اُن کی نظروں میں ہے کُل عالم کا مبدا میری ذات |

**सततं कीर्त्तयंतो मां यतंतश्च दृढव्रताः॥**
**नमस्यंतश्च मां भक्त्या नित्य युक्ता उपासते ॥१४॥**

| | |
|---|---|
| اور اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ | (۱۴) ثابت قدم انسان میری حمد و ثنا اور عبادت کرتے ہوئے اور صدق دل سے میری بندگی کرتے ہوئے میری پرستش میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| ہے میری حمد و ثنا و بندگی اُن کا شعار | اور میری یاد میں رہتے ہیں دائم ہوشیار |

اوپر کے شلوک ۱۳ و ۱۴ میں اُن لوگوں کا ذکر ہوا ہے جو کرم اور اوپاسنا یعنی افعالی اور خدا پرستی کے پابند رہتے ہیں اور اُسی کو اعلیٰ سمجھتے ہیں۔

**ज्ञान यज्ञेन चाप्य न्येयजंतो मामु पासते।**
**एक त्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतो मुखम् ॥१५॥**

| | |
|---|---|
| عارف کثرت میں وحدت کو دیکھتا ہے | (۱۵) بعض علمی ریاضت کے کرنے والے میری ذات کی جو کثرت کے باعث عالم میں مختلف اشکال میں نمایاں ہے وحدت کے عقیدے سے پرستش کرتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| عارفوں کو جنکی وحدت پر نگہ قایم ہوئی | جلوۂ یکرنگ رنگا رنگیٔ عالم ہوئی |
| عالم اسباب میں ہوں میں ہی ازسرتا بپا | ہیچ ہے چشم بصیرت کی نظر میں ماسوا |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس منتر میں اون حقیقت شناس عارفوں کا ذکر ہے جو پندار کو موہوم تصور کرکے ذات واحد کو کُل اجسام میں محیط مانتے ہیں اور اپنا معبود جانتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| نماز زاہداں سجدہ سجود است | نماز عاشقان ترک وجود است |

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ॥
मंत्रोऽहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम् ॥१६॥

| | |
|---|---|
| ذات واحد کُل عالم میں محیط ہے | (۱۶) کرتو میں ہوں۔ یگیہ میں ہوں۔ غلّہ میں ہوں۔ نباتات میں ہوں منتر میں ہوں۔ گھی میں ہوں۔ آگ میں ہوں۔ اور آہوتی میں ہوں |

| | |
|---|---|
| میں ہی کرتو میں ہی یگ ہوں میں ہی غلہ میں ہی گھی | میں ہی آگ اور میں ہی منتر اور میں ہی آہوتی |

اِس یگ کے کرنیکی وید میں ہدایت کی گئی ہے اوسے کرتو کہتے ہیں لفظ یگ سے عام طور پر وہ یگ مراد ہیں جو شاستر وغیرہ میں درج ہیں۔ غلہ۔ نباتات۔ منتر۔ گھی۔ آگ اور آہوتی یگیہ کے اشیاء متعلقہ ہیں خواستگار بہشت آگ کو جلاتے اور اشیاء خوردنی اُس میں ڈالتے ہیں۔ عارف عالم کو فعل قدرت یعنی برہم یگ جانکر علمی ریاضت کرتا ہے یعنی اپنی پندار کو آتش عرفان میں جلاتا ہے ۱۶ سے ۲۰ منتر تک کے معنی علم اشراق کے حاصل ہونے پر کُلیتاً حل ہو جاتے ہیں۔

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ॥
वेद्यं पवित्रमोङ्कार ऋक्साम यजुरेव च ॥१७॥

| | |
|---|---|
| ذات واحد کُل عالم میں محیط ہے | (۱۷) میں اس عالم کا باپ۔ ماں۔ محافظ اور بزرگ ہوں جاننے کے قابل اور متبرک اونکار ہوں اور رگ وید۔ سام وید اور یجر وید ہوں۔ |

| | |
|---|---|
| میں ہوں سب کا والدو مادر بزرگ و پاسبان | میں ہوں تینوں وید رگ سام و یجر کا رازدان |

کُل مخلوقات کا اور حرف و صوت کا وجود بے بود ہے ذات نامتناہی ہست مطلق ہے اور اُن سب کے ظہور کا سبب ہے۔

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीज मव्ययम् ॥१८॥**

ایضاً (۱۸) میں منزلِ مقصود - پروردگار - مالک - شاہد - قیام گاہ - جائے پناہ مربی پیدایش و فنا کا مقام - مخزن اور غیر فانی تخم ہوں -

| | |
|---|---|
| مصدرِ عالم مقدس اسم اعظم اونکار - | منزل مقصود و مالک شاہد و پروردگار ؛ |
| میں ہی ملجا و ماوا اور مربی خلق کا ؛ | تخم لافانی کی صورت موجب خلق و فنا ؛ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اے کہ شاہ دیار یکتائی | جلوہ گر گشت در من و مائی | روز وحدت بکثرت آوردی | اے تو پنہاں نہ بس ہویدائی |
| غیر تو نیست تا ترا بیند | در حقیقت ترا تو بینائی | ہمہ سوئی چرا ہمہ سوئی | ہمہ جائی چرا ہمہ جائی |
| چوں بصحرا شدی ز خلوت شہر | عالمے شہر تست صحرائی | دیدہ و نور دیدہ جملہ توئی | از کہ برقع ز روئے کشائی |
| | در حجاب از کہ ماندہ ہر گاہ | خود تماشا و خود تماشائی | |

**तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च ॥**
**अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥१९॥**

ایضاً اے ارجن طپش میں ہوں - بارش میں ہوں - مادہ جاذبہ اور مادہ باردہ میں ہوں - حیات اور ممات میں ہوں - حق و باطل میں ہوں -

| | |
|---|---|
| میں طپش ہوں میں ہی بارش جاذبہ اور باردہ | زندگی اور موت میں ہی حق و فکر باطلہ ؛ |

زمین قمر اور آفتاب اِن تینوں چیزوں کے مجموعہ کا نام ترلوکی ہے اور یہی صورت پرجاپتی کی اوپنشدوں سے ظاہر کی ہے دن رات پکش مہینہ اتراین دکھناین طپش بارش حیات ممات برودت اور خشکی دنیا میں اِسی کے نتیجہ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں -

اِس تصویر میں آفتاب کو مرکز قایم کرکے زمین کی گردش اوسکے گرد اور چاند کی گردش زمین کے گرد دکھائی گئی ہے - مگر آفتاب معہ کرہ زمین و قمر کے اپنے محور پر اور نیز قطب شمالی کے گرد جو اوسکا مرکز ہے چکر کرتا رہتا ہے - اِس تصویر میں ستائیس نکھشتر جنہیں بست و ہفت منزل قمر کہتے ہیں اور بارہ راشی جنہیں بارہ بروج کہتے ہیں دکہائے گئے ہیں راشیاں آفتاب سے ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سطح میں اور نکھشتر کے خطوط عمودی شکل میں ہیں جن کا رخ جانب دھرو ستارے کے ہے جیسے گیند پر گول اور آڑے خطوں سے نقش چوگانہ بنکر تقسیم حصص ہو جاتی ہے علمائے قدیم نے نظام شمسی کو اس عقلی دلائل سے اس طرح بارہ راشیوں اور نکھشتروں میں تقسیم کرکے تمام سیاروں کی گردش اور اوقات اور مقامات دریافت کئے ہیں اور ان کے احکام اس وقت تک بموجب اسی قاعدہ کے درست پائے جاتے ہیں بارہ مقام سے آفتاب کی شکل بارہ طرح کی نظر آتی ہے دراصل آفتاب ایک ہی ہے اور بارہ موقعات کے لحاظ سے بارہ نام اس کے رکھے گئے ہیں۔

اس نقشہ میں تین سیاہی کے دائرے آفتاب کے گرد ہیں اور ایک جانب اوس کے ۳۵۵ کا عدد تین جگہ علیحدہ لکھا ہوا ہے کل دائرہ کی تعداد تین سو پینسٹھ دن یعنی سال شمسی ہے جس میں زمین اپنا چکر آفتاب کے گرد پورا کرتی ہے مگر چاند اپنی تیز رفتار سے اپنی گردش کو ۳۵۵ دن میں پورا کر لیتا ہے اور ہر گردش میں دس درجہ آگے بڑھ جاتا ہے اس طور سے تین گردشوں میں تیس دن بڑھا کر اوسکی چھتیس گردشوں میں اپنی ۳۷ گردش کر لیتا ہے اسی وجہ سے منجموں نے دونوں قسم کی گردشوں کی اوسط نکالنے کے لئے ایک لوند کا مہینہ قرار دیکر حساب کو پورا کیا ہے تاکہ تہوار اور موسم اپنے اپنے مقررہ اوقات پر بدستور آویں اہل اسلام کے تہوار اس حساب سے نہ ہونے اور صرف قمری مہینوں کی پابندی کے باعث ہمیشہ دیگر موسموں میں بدلتے رہتے ہیں۔

متقدمین نے چاند کی گردش کو ۲۷ حصوں میں اس وجہ سے تقسیم کیا ہے کہ آفتاب کے بارہ راشیوں کے حساب کو پورا کرنے کے واسطے اور کوئی عدد کام نہیں دے سکتا ہے قمری ۲۷×۴=۱۰۸ اور شمسی ۱۲×۹=۱۰۸ دونوں ایک پیمانہ میں آجاتی ہیں ۱۰۸×۱۰=۱۰۸۰ اور ۳۶۰×۳=۱۰۸۰ نکھشتروں کے حساب سے چالیس گردش قمری مہینے کی ۴۰ گردش کے مساوی ہوتے ہیں اور شمسی مہینے کی ۳۶ گردش کے برابر ہو جاتے ہیں ہر نکھشتر کے چار حصہ یعنی ۲۷×۴=۱۰۸ اور ہر راشی کو نو حصہ پر تقسیم کرنے سے ۱۲×۹=۱۰۸ النقشہ کے حاشیہ پر بالتشریح دکھا دیئے گئے ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے جس کو قدیم رشیوں نے اپنی قوت علمی سے دریافت کرکے دنیا کے بہبود کے واسطے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قاعدہ باندہ دیئے ہیں اور اونکے سمجھ لینے سے عقل کو روشنی ہوتی ہے -

त्रै विद्या मां सोम पाः पूत पापायज्ञै रिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयंते ॥
ते पुण्य मासाद्य सुरेन्द्र लोक मश्नंति दिव्यां दिविदेव भोगान् ॥२०॥

نیک افعال بہشت کو حاصل کرتے ہیں

(۲۰) جو تینوں ویدوں کے معتقد سوم کے رس کو پیکر گناہوں سے پاک ہوکر اور یگ کرکے بہشت کے طالب ہوتے ہیں وہ بہشت کی آرام گاہ میں پہونچکر عمدہ اور دل کش لذات بہشتی حاصل کرتے ہیں -

وید کے جو معتقد کرتے ہیں پیکر سوم رس
اُنکا فردوس بریں میں جاکے ہوتا ہے قیام
پاک نیت سے ریاضت اور جنّت کی ہوس
اور وہ ہوتے ہیں بہشتی لذتوں سے شاد کام

तेतं भुक्त्वा स्वर्ग लोकं विशालं क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोक विशंति ॥
एवं त्रयी धर्म मनु प्रपन्ना गता गतं काम कामा लभंते ॥२१॥

بعد چندے عالم میں واپس آتے ہیں اور گردش میں پڑتے ہیں

(۲۱) اور اُس بلند مقام میں حظ نفس اوٹھاکر ثواب کے ختم ہونے پر عالم فانی میں داخل ہوتے ہیں اس طور پر جو لوگ خواہشوں کے پابند ہیں اور تینوں ویدوں کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں وہ آمد و رفت میں رہتے ہیں -

ختم ہوجاتا ہے جب ایسے ریاضتوں کا ثمر
پیروانِ وید جنکا دل ہے پُر از مدعا
واصلان عیش کا جنت سے ہوتا ہے سفر
جبرِ قدرت سے ہیں یوں آواگون میں مُبتلا

جو لوگ بیم اور اُمید رکھتے ہیں اور عقبیٰ کے عیش و آرام کے حاصل کرنیکی غرض سے عقاید مذہبی کی پابندی اور نیک افعالی اختیار کرتے ہیں وہ اپنی خواہش میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن علم ذات سے ناواقف ہونیکے باعث وصال ذات کے اعلیٰ اور اصلی آرام سے محروم رہتے ہیں -

अनन्याश्चिंतयंतो मां ये जनाः पर्युपासते ॥
तेषां नित्याभियुक्तानां योग क्षेमं वहाम्यहम् ॥२२॥

نیک افعال کا ثمرہ ضرور رہتا ہے

(۲۲) جو لوگ دل کو یکسو کرکے میری پرستش کرتے ہیں اور ہمیشہ میری یاد میں مشغول رہتے ہیں اُنکی اِمداد اور حفاظت کرتا ہوں -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| یاد کرتے ہیں مجھے جو لوگ باصدق و صفا | اُنکی امداد و حفاظت فرض اوّل ہے میرا |

ये ऽप्यन्य देवता भक्ता यजंते श्रद्धयान्विता: ॥

ते ऽपि मामेव कौंतेय यजंत्यविधि पूर्वकम् ॥२३॥

(۲۳) جو اور دیوتاؤں کو مانتے ہیں اور اعتقاد کے ساتھ انکا یگ کرتے ہیں اے ارجن وہ بھی بیقاعدہ طور پر میری ہی پرستش کرتے ہیں

نیک افعال انسان صفات پرست اور ادنیٰ ہیں۔

| | |
|---|---|
| جو ارادتمند دل سے ہیں طلبگار صفات | وہ بھی میری بندگی کرتے ہیں گو بے علم ذات |

اگرچہ دیوتاؤں کو پوجنے والے ذات کی حقیقت سے بےخبر رہتے ہیں تاہم وہ ارادت صادق رکھتے ہیں اس لئے اون کو طالب ذات کہنا درست ہے۔

अहं हि सर्व यज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ॥

न तु मामभिजानंति तत्त्वे नात श्च्यवंति ते ॥२४॥

(۲۴) میں سب یگوں کا قبول کرنیوالا ہوں اور معبود ہوں چونکہ وہ میری اس حقیقت کو نہیں جانتے اونکا تنزل ہوتا ہے۔

چونکہ وہ ذات کی اعلیٰ حقیقت سے بےخبر ہوتے ہیں اس لئے وہ گردش میں رہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| میں ہوں معبود اور مجھسے ہی نتایج کا حصول | ہیں سدا گردش میں وہ جنکا نہیں کوئی اصول |

ذات ہست مطلق ہے اور یگ تپ وغیرہ سب ریاضتیں اوسکی قدرت کا جلوہ ہیں دیوتا کے پوجنے والے اس حقیقت کو نہیں جانتے پس وہ وصال ذات سے بے نصیب رہتے ہیں۔

यांति देवव्रता देवान्पितॄन्यांति पितृव्रता: ॥

भूतानि यांति भूतेज्या यांति मद्याजिनो ऽपि माम् ॥२५॥

(۲۵) دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں مُردوں کو پوجنے والے مردوں کو عنصروں کے پوجنے والے عنصروں کو میرے پوجنے والے مجھ کو

انسان جس کا طالب ہوتا ہے اُسی کو پاتا ہے

| | |
|---|---|
| جس کا جو طالب ہے آخر کار پاتا ہے اُسے | ماسوا کا ماسوا کو اور میرا طالب مجھے |

دیوتاؤں کے پوجنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی محدود عقل کے بموجب ایجاد قیام اور فنا وغیرہ مختلف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صفتوں کو جن کا ذات پاک سے نمود ہے اپنا معبود قرار دیکر اون کی پرستش کرتے ہیں اکثر مذاہب اسی زمرے میں شامل ہیں جتنے آدمی بھوت پریت میراں مدار اور دیگر متوفیاں کے معتقد ہیں وہ سب مردوں کے پوجنے والے ہیں۔ جو اقوام سورج چاند پیپل اور آگ وغیرہ کو پوجتے ہیں وہ عناصر پرست ہیں جو حق اور باطل کی تمیز حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ طالب ذات ہیں۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं योमे भक्त्या प्रयच्छति ॥
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥२६॥

علم ذات کے حاصل کرنے میں تھوڑی سی کوشش بھی ضایع نہیں ہوتی

(۲۶) جو صدق ارادت سے پتہ پھول پھل یا جل مجھے پیش کرتا ہے اُسی کے صدق ارادت سے دی ہوئی شے کو میں بخوشی قبول کرتا ہوں۔

پیش کرتا ہے مجھے جو پتر جل پھل یا کہ پھول
ہدیہ راسخ یہ اُس کا مجھکو دل سے ہے قبول

پتہ پھول پھل اور پانی وغیرہ ادنی درجہ کی چیزیں بھی جو سچے عقیدہ سے دیجاتی ہیں پسندیدہ ہوتی ہیں مطلب یہ ہے کہ علم ذات کے حاصل کرنے میں صدق ارادت سے اگر تھوڑی سی بھی کوشش کیجاوے لاحاصل نہیں ہوتی اور جو شے جس کسی معبود کو سچے عقیدے سے پیش کی جاتی ہے اُس کی قبول کرنے والی ذات ہے

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ॥
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥२७॥

انانیت کو ترک کرنا چاہئے

(۲۷) اے ارجن تو جو کچھ کرتا ہے جو کچھ کھاتا ہے جو کچھ ہومتا ہے جو کچھ خیرات کے طور پر دیتا ہے اور جو ریاضت کرتا ہے اوسے مجھ سے منسوب کر۔

مجھ سے کر منسوب ارجن فاعلیت فعل کی
دھرم یگ تپ دان اور بھوجن ہیں اصل زندگی

جتنے فعل تجھ سے سرزد ہوں تو اون کے فاعل ہونے کے خیال کو چھوڑ دے اور ذات مطلق کی قدرت کو اُن کا فاعل سمجھ

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ॥
संन्यासयोगयुक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥२८॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

افعال کی قید سے آزاد ہونے اور وصال حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

(۲۸) اس طور پر تو افعال کی قید سے جن کا نتیجہ نیک اور بد ہے۔ چھوٹ جائے گا۔ اور علم حقیقت کے طریقہ کا شاغل ہو کر آزادی حاصل کرے گا اور مجھ میں واصل ہوگا۔

| | |
|---|---|
| جبکہ تو پابندی افعال سے ہو کر رہا | ترک کر دے گا جو تو ہر فعل کا ہیم و رجا |
| اوج خاطر سے تیرے نقش خودی مٹ جائے گا | مجھ میں واصل ہو کے تو ہستی کو میری پائے گا |

جب انسان قدرت کو تمام فعلوں کا فاعل مانتا ہے وہ افعال اوسکو پابند نہیں کرتے یعنی عادت کے سرور میں جو ذات کی اور اک سے حاصل ہوتا ہے فعل کے ہونے سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا اس کل ادہیا میں صرف اتنی ہی عملی طریقت ہے جو اوپر کے منتر میں بیان کی گئی۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ॥
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥२९॥

چونکہ ذات متضادہ صفتوں سے آزاد ہے اسلیئے جو لوگ انانیت کو چھوڑ کر افعال کی قید سے آزاد ہو جاتی ہیں وہ ذات میں واصل ہوتے ہیں

(۲۹) میں سب میں مساوی ہوں اور شوق اور نفرت نہیں رکھتا جو مجھے عشق کے ساتھ یاد کرتے ہیں وہ مجھ میں محو ہو جاتے ہیں اور میں اون میں۔

| | |
|---|---|
| سب میں یکساں ہوں یعنی شوق و نفرت سے بری | اُنہیں میں ہوں مجھ میں وہ جنکو محبت ہے میری |

جو مرقومہ بالا طریقت سے ذات پاک کے طالب ہوتے ہیں اون کے حال پر یہ شعر صادق آتا ہے

| | |
|---|---|
| او در دل منست و دل من بدست اوست | چون آئینہ بدست من و من در آئینہ |

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ॥
साधुरेव स मंतव्यः सम्यगव्यवसितोहि सः ॥३०॥

جو بد افعال علم ذات کا طالب ہو اوسے نیک افعال خیال کرنا چاہیئے

(۳۰) جو کوئی بد افعال میری ذات واحد کا تصور کرتا ہے اوس کو بھی نیک افعال ماننا چاہیئے کیونکہ اوس کا ارادہ نیک ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| جان کو قربان کرتا ہے جو میرے نام پر | نیک ہے بدکار بھی ملتا ہے نیت کا ثمر |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو کوئی بد افعال علم ذات کا متلاشی ہے اوسے نیک افعال کرنا لازم ہے کیونکہ اوسکا راہ راست پر آنا ثابت کرتا ہے کہ اُسکی بد خصلت مغلوب ہو گئی ہے اور نیک خصلت غلبہ پا گئی ہے۔

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ॥

कौंतेय प्रतिजानिहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥३१॥

(۳۱) وہ جلد نیک افعال ہو جاتا ہے اور دائمی اطمینان پاتا ہے اے ارجُن میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ میرا طالب فنا نہیں ہوتا۔

چونکہ وہ علم انسان کو جلد نیک افعال بناتا ہے اوسکی حاصل کرنے میں کوشش رائگان نہیں ہوتی

نیک اعمالی میں اوسکو جلد آتا ہے قرار
یہ سمجھ لے میری طاقت ہے فنا سے رستگار

علم ذات میں کوشش کرنے سے نیک افعالی بڑھتی ہے شکوک رفع ہوتے ہیں اور حالت سکون ملتی ہے

मांहि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ॥

स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यांति परां गतिम् ॥३२॥

(۳۲) اے ارجُن جب کہ ناقص الوجود عورت اور ویش۔ اور شودر میری پناہ میں آکر اعلیٰ منزل پر پہونچ جاتے ہیں۔

عورت ویش اور شودر بھی وصال حاصل کر سکتے ہیں

فرقۂ نسواں و ناقص عقل و ویش و شودر جب
سایۂ رحمت میں اعلیٰ منزلت پاتے ہیں سب

عورت ویش اور شودر کیطرف حقارت سے دیکھنا بیجا ہے کہ وہ بھی علم ذات حاصل کر کے درجہ کمال پر پہونچ سکتے ہیں۔

किंपुन र्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ॥

अनित्यम सुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥३३॥

(۳۳) تو پھر نیک خصلت برہمن اور طالب ذات راج رشی کا کیا ذکر کیا جاوے تو اِس عالم کو بے ثبات اور آرام ابدی سے خالی جانکر مجھے یاد کر

برہمن اور چھتری کا تو کیا ذکر ہے علم ذات کو جو آرام ابدی دیتا ہے اسکا حاصل کرنا واجب ہے۔

نیک خصلت برہمن اور با صداقت چھتری
بے ثبات عالم ہے اور مفقود ہے عیش دوام
کیا تعجب ہے اگر ہوں رازدار سرمدی
اتنے نکتہ کو سمجھکر یاد کر میری مدام

اگر برہمن اور چھتری درجہ کمال کو پاویں تو کوئی تعجب کا مقام نہیں کیونکہ وہ علم اونکا ترکہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس کے بدولت آسائش ابدی ملتی ہے۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।।

मामेवैष्य सि युक्त्वैव मात्मानं मत्परायणः ।।३४।।

علم ذات حاصل کرکے ذات میں وصل ہونا

(۳۴) مجھ میں دلکو لگا۔ میری پرستش کر۔ میرے واسطے یگ کر میری بندگی کر۔ تو اس طریقہ سے اپنی ہستی کو میرے حوالہ کرکے مجھ میں وصل ہوگا۔

| | |
|---|---|
| مجھ میں اپنا دل لگا اور مجھکو سچا مان لے | میری خاطر کر ریاضت مجھکو مالک جان لے |
| نقد ہستی کر مجھے تفویض تو ہو جا فنا | مجھ میں واصل ہوگا میرے قول پر ایمان لا |

ہستی بحت کو اپنے دل میں تسلیم کرنے سے پندار کا حجاب رفع ہوتا ہے اور وصال کی صورت بطون میں پیدا ہوتی ہے علم ذات کے حاصل کرنیکا یہی طریقہ ہے اور اسی کو مصنف نے اوپر کے ستائیسویں منتر میں دیگر الفاظ میں بیان کیا ہے

श्रीमद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे राज विद्या राज गुह्य योगोनाम नवमोऽध्यायः ।। ९ ।।

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی راج ودیا راج گھیہ یوگ نام نویں ادھیا ختم ہوئی۔

## نویں ادھیا کا خلاصہ

(۱) ہستی بحت حدوث اور قدیم سے برتر اور افعال سے بے تعلق ہے کل افعال کی پیدایش اور عالم کا ظہور اور غیوب صفات سے ہوتا ہے۔ ذات اور صفات کے درمیان ایک عجیب تعلق ہے جو کہ ادراک معقولات سے برتر ہے اور پندار کے ترک کرنے کے بعد چشم معرفت سے نظر آتا ہے اسے تعلق اسوجہ سے کہتے ہیں کہ صفات کا ذات کیوجہ سے قیام ہے اور لفظ تعلق درست بھی نہیں ہے کیونکہ ایک دوسرے سے الحاق نہیں۔ مقناطیس لوہے کو دور سے کھینچتا ہے مگر کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ اُن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں کسی قسم کا تعلق ہے جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے وہی علم ذات ہے اور ہر فرد بشر مرد خواہ عورت کو وہ علم حاصل ہو سکتا ہے اور پھر کبھی فنا نہیں ہوتا اوس کا حاصل کرنا انسان کا فرض ہے اور اُس کے حاصل کئے بغیر وصال ممکن نہیں۔

(۲) انسان تین قسم کے ہوتے ہیں بد افعال۔ نیک افعال اور عارف۔ بد افعال لذات دنیوی میں مصروف رہتے ہیں اور کسی کو اپنے سے اعلیٰ اور واجب التعظیم نہیں سمجھتے ایسی قسم کے آدمی دائم غفلت میں گرفتار اور ذلیل و خوار رہتے ہیں۔ نیک افعال اپنا خالق اور معبود مانتے ہیں اور حواس کو مطیع کر کے اوس کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں اون کو اپنی نیک فعالی کے ثمرے میں آرام و آسایش حاصل ہوتے ہیں مگر وہ اصلی نہیں ہوتے یعنی اُن کا ہمیشہ قیام نہیں رہتا۔ عارف حق و باطل کو شناخت کرتا ہے اور عالم کو صفات کا جلوہ اور پندار کو ایک موہوم شے جانتا ہے۔ پس وہ بیم و رجا کا پابند نہیں ہوتا اور علم ذات میں مسرور رہتا ہے اوس کا درجہ نیک افعالوں سے بلند ہے۔

(۳) علم ذات پندار کے ترک سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب تک پندار کا حجاب رفع نہیں ہوتا علم ذات اور وصال ہرگز حاصل نہیں ہوتے۔ اس لئے انانیت کا چھوڑنا انسان کو واجب ہے۔

# دسویں ادھیا وبھوتی یوگ

## श्रीभगवानुवाच

**भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ।।**

**यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ।।१।।**

## سری بھگوان نے فرمایا

| | |
|---|---|
| علم ذات کی اس ادھیا میں مکرر تشریح درج ہے | (۱) اے ارجن تو میرے اعلیٰ کلام کو دوبارہ سن چونکہ تو مجھے عزیز ہے اسلئے میں تیری بہتری کے خیال سے ذیل میں اُسکی تشریح کرتا ہوں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سن مفصل راز مخفی ارجن اب بار دگر | | مجھکو اے پیارے تیری بہبود ہے مد نظر | |

دسویں ادھیا میں متکلم نے عجائبات عالم کو ذات واحد کا جلوہ ثابت کیا ہے۔

**न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ।।**

**अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ।।२।।**

| | |
|---|---|
| صفات پرست اس علم سے ناواقف ہیں | (۲) میری حقیقت کو دیوتا اور مہرشی نہیں جانتے اسوجہ سے کہ میں سب دیوتاؤں اور مہرشیوں کا مبدا ہوں۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مہرشی اور دیوتاؤں کی ہے مجھسے ابتدا | | اسلئے میری حقیقت سے ہیں وہ نا آشنا | |

مہرشی وہ عارف ہیں جنہوں نے باہمی مناظرے سے عالم کی ایجاد قیام اور فنا کو تحقیق کر لیا ہے اور دیوتا اُن لطیف قوتوں کا نام ہے۔ جو انسان اور دیگر حیوانات میں بصورت قوت متخیلہ عقل وغیرہ موجود ہیں اور جسم میں محدود نظر آتے ہیں وہ سب دراصل ذات نامتناہی کی قدرت کے مختلف اشکال ہیں اور اوس سے ظہور پاکر اوسکا حجاب ہو رہے ہیں پس جو کچھ اُنکے ذریعہ سے دریافت ہوتا ہے اون سب کا مبدا وہ ذات ہے۔

**यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ।।**

**असंमूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ।।३।।**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| (۳) میں پیدائش اور فنا سے بری اور عالم کا صاحب ہوں جو دانشمند انسان مجھے جان لیتا ہے وہ گناہوں سے رہائی پاتا ہے۔ | جو لوگ اس سے واقفیت حاصل کرتے ہیں وہ گناہوں سے آزاد ہو جاتی ہیں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | معصیت سے پاک بالاتر ہے میرا راز داں | میں ازل سے ہوں ابد تک مالک کون و مکاں | |

बुद्धिर्ज्ञानमसंमोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ॥
सुखं दुःखं भवो भावो भयं चाभयमेव च ॥४॥
अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ॥
भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥५॥

| | |
|---|---|
| (۴، ۵) عقل - علم - ہوشیاری - تحمل - راستبازی - نفس کشی - ضبط دل خوشی - رنج - پندار - ترک پندار - خوف - بیخوفی - رحمدلی - سکون - قناعت ریاضت - فیاضی - خیر طلبی - اور بدخواہی وغیرہ انسان کی مختلف خصلتوں کا ظہور مجھ سے ہوتا ہے | انسانی طبایع ذات پاک سے ظہور پاتے |

| | |
|---|---|
| بُردباری راستبازی نفس امارہ کشی<br>نیک بدخواہی قناعت رحم اور دریا دلی<br>جانتے ہیں مجھ سے جنکو جاننے کا ہے شعور | علم و دانش ہوشیاری ضبط دل رنج و خوشی<br>خوف بیخوفی سکون دل خودی ترک خودی<br>مختلف خاصیتوں کا طبع انسان میں ظہور |

یہ ہیں خصلتیں مندرجہ بالا طبائع انسان میں ذات واحد کی صفاتی قوتوں سے پیدا ہوتی ہیں اور اون کی امتزاج میں اختلاف ہونے کے سبب سے وہ مختلف ہوتی ہیں۔

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ॥
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥६॥

| | |
|---|---|
| (۶) سات قدیم مہرشی اور چار منو میری صفاتی قوتیں ہیں جن سے دنیا میں یہ خصلتیں پیدا ہوتی ہیں | وہ سات اور چار صفاتی قوتوں کی ترکیب سے ظہور پاتی ہیں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ہیں قدیمی جنسے پیدائش ہے مخلوقات کی | میری اعلیٰ طاقتیں چاروں منو ساتوں رشی | |

سات مہرشی اور چار منو کا اشارہ گایتری منتر کی سات بہو مکا اور چار اوستھا پر ہی جن سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اخلاط اور ترکیب سے مخلوقات میں تمام خصلتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ مخلوق چندے عالم وجود کی سیر کرکے خوابگاہ عدم میں جاتے ہیں گاہتری منتر پر غور کرنے سے مندرجہ بالا معنی صاف طور پر سمجھ میں آسکتے ہیں۔

एतां विभूतिं योगंच ममयो वेत्ति तत्त्वतः ॥
सोविकंपेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥७॥

| | |
|---|---|
| جو بشر ان قوتوں کی ترکیب کو سمجھ لیتا ہے وہ اصلی آرام کو پاتا ہے۔ | (۷) جو میری قدرت کو اور اوسکے اون جلوؤں کو ٹھیک طور پر جان لیتا ہے وہ بیشک ایسی حالت سکون کو پاتا ہے جسمیں کبھی جنبش نہیں ہوتی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| قدرت اور جلوؤں کا میرے علم کامل ہے جنہیں۔ | | قطب ہیں وہ اور سکونِ قلب حاصل ہے انکو | |

جو انسان ان منازل کو تمیز کر لیتا ہے اور اپنے وجود کی کیفیت سے آگاہ ہو جاتا ہے اوسکو ایسا قرار و اطمینان ملتا ہے جسمیں کبھی خلل واقع نہیں ہوتا یہ امر عملی ثبوت رکھتا ہے اور اسمیں شک کی گنجایش نہیں ہے اور انسان کو اس کے بارہ میں شکوک اوسی وقت تک پیدا ہوتے ہیں جبتک اوس نے اسے عملی طور پر ثابت نہیں کیا ہے۔

شعر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ناصح بہ طعن گفت برو ترک عشق کن | | معذور دار مست کہ تو او را ندیدۂ | |

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्त्तते ॥
इति मत्वा भजंते मां बुधा भाव समन्विताः ॥८॥

| | |
|---|---|
| طالب صادق ذات پاک کے تحقیقات میں علمی بحث کرتے ہیں۔ | (۸) جو دانشمند اور طالب صادق ہیں وہ یہ سمجھکر کہ میں سب کا مبدا ہوں اور سب کا مجھ سے ظہور رہے میری یاد کرتے ہیں۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سب کا میں آغاز ہوں اور مجھسے ہی سب کا ظہور | | یہ سمجھکر یاد کرتے ہیں مجھے اہل شعور | |

وہ صفاتی قوتیں جن کے متعلق عالم کا نظام ہے بہ کرت یعنی قدرت سے ظہور پاتی ہیں اور قدرت ذات کا عکس ہے پس ذات کلّ عالم کا مبدا ہے۔ جو لوگ تحقیقات باطنی کا شوق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھتے ہیں وہی ادراک ذات میں مشغول ہوتے ہیں۔

मच्चिता मद्गतप्राणा वोधयंतः परस्परम् ॥
कथयंतश्च मां नात्यं तुष्यंति च रमंत्तिच ॥९॥
तेषां सतत युक्तानां भजतां प्रीति पूर्वकम् ॥
ददामिबुध्दि योगं तं येन मामुप यांति ते ॥१०॥

وہ علمی بحث کے نتیجہ میں علم ذات حاصل کرتے ہیں

(۹ و ۱۰) جو مجھ میں دل اور جان کو لگا کر میری بابت باہم گفتگو کرتے ہوتے اور میرا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں اور میرے تصور میں ہر وقت عشق کیساتھ مشغول رہتے ہیں اونھیں میں وہ علم عرفان عطا کرتا ہوں جس کے وسیلہ سے وہ مجھے پاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| جو عقیدت مند مجھ میں دل و جان سے فدا | جنکو دایم مشغلہ ہے میرے ذکر و فکر کا، |
| دل سے میری بندگی کرتے ہیں جو صبح و مسا | علم عرفان اُنکو بہر وصل کرتا ہوں عطا |

جو لوگ صدق ارادت سے علم ذات کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں اور سچے دل سے اوسکی تلاش میں مصروف رہتے ہیں آخرکار علم ذات اونکی قلب پر آشکارا ہو جاتا ہے عشق صدق ارادت کا نام اور اپنے آپکو بھول کر اوس کی یاد میں رہنا منزل فنا ہے۔

तेषा मेवानुकंपार्थ महमज्ञानजं तमः ॥
नाश यास्यात्म भावस्थोज्ञान दीपेन भास्वता ॥११॥

علم ذات جہل و نادانی کو دور کرتا ہے۔

(۱۱) میں اپنی قدرت میں نزول کر کے رحمدلی کے ساتھ معرفت کے روشن چراغ سے اون کے جہل کی تاریکی دور کرتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| تیرگی عقل اُن کی بہتری کے واسطے | دور کر دیتا ہوں علم معرفت کی شمع سے |

علم ذات کی روشنی سے نادانی کی تاریکی بالکل رفع ہو جاتی ہے اور سکون حالت پیدا ہوتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

अर्जुन उवाच- परं ब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान् ॥
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादि देव मजं विभुम् ॥ १२॥
आहुस्त्वा मृषयः सर्वे देवर्षि नारद स्तथा ॥
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥ १३॥

## ارجن نے سوال کیا

(۱۲ و ۱۳) دیورشی - نارد - اسیت - دیول - ویاس اور سب رشی آپکو وہ ذات بیان کرتے آئے ہیں جو ہست مطلق سب سے اعلیٰ نہایت پاک قدیم حیرت انگیز پیدایش و فنا سے آزاد اور محیط ہے اور آپ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔

کل عارفان متفق الرائے ہیں کہ ذات پاک قدیم محیط اور ہست مطلق ہے۔

ذاتِ حق عالم کا مخزن اور سب سے پاک تر
مانتے ہیں آپکو ویاس اور نارد مہرشی
حیرت افزا اشرف و اوّل محیط و بے مرگ
دیول و آسیت فرماتے ہیں ایسا آپ بھی

सर्वमेतहतं मन्ये यन्मां वदसि केशव ॥
नहि ते भगवन व्यक्तिं विदु र्देवा न दानवाः ॥ १४॥

(۱۴) اے کرشن آپ جو کچھ فرماتے ہیں میں اوسے بالکل صحیح مانتا ہوں اے بھگوان نیک اور بد انسان دونوں آپ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

بیم و اُمید رکھنے والے اوسکی حقیقت کو نہیں جانتے ہیں

کرشن میں تسلیم کرتا ہوں ہدایت آپ کی
ہے نہان جن و ملک سے بھی حقیقت آپکی۔

جب تک اِنسان نظر غیریت رکھتا ہے اور بیم و اُمید میں گرفتار رہتا ہے علم ذات اوسکو ہرگز حاصل نہیں ہوتا۔

स्वयमेवात्मनात्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ॥
भूत भावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥ १५॥

(۱۵) آپ ذات پاک محرک اِجسام۔ عالم کے صاحب سب سے

لیکن عارف جو بے پندار ہیں جانتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اعلیٰ اور سب کے مالک ہیں اور اپنے تئیں خود آپ ہی جانتے ہیں۔

آپ ہی پر منکشف ہوتا ہے عقدہ آپ کا — اے خداوندِ مسبب ذاتِ پاک و کبریا
حجاب روئے تو روئے تو است در ہمہ حال — نہانی از ہمہ عالم زبسکہ پیدائی

वक्तु महस्य शेषेण दिव्याह्यात्म विभूतयः ॥
याभिर्विभूति भिर्लोका निमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥१६॥

(۱۶) اب آپ اون نادر جلوؤں کا مفصل بیان کیجیے جن سے آپ نے اِس کُل عالم کو معمور کر رکھا ہے۔

ارجن کرشن جی سے درخواست کرتا ہے کہ اپنی قدرت کے جلوؤں کو مفصل بیان کیجیے۔

ایسے جلوؤں کو مفصل مجھ پہ ظاہر کیجیے۔ — جنسے یہ عالم منوّر کر رکھا ہے آپ نے

कथं विद्या महं योगी स्त्वांसदा परिचिंतयन् ॥
केषु केषुच भावेषु चिंत्योऽसि भगवन्मया ॥१७॥

(۱۷) آپ تو قادرِ مطلق ہیں میں آپکو کس تصوّر کی مزاولت سے جان سکتا ہوں اے صاحب بتائیے کہ میں آپ کا تصوّر کن وسایل سے کروں

میں آپکی حقیقت کو کیسے جان سکتا ہوں۔

کن وسایل سے ملیگا مجکو منظر آپ کا — ہے تصوّر کونسی شکلوں میں بہتر آپ کا

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिंच जनार्दन ॥
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्तिमेऽमृतम् ॥१८॥

(۱۸) اے کرشن آپ اپنی قدرت اور اوس کے جلوؤں کو بالتصریح پھر فرمائیے کیونکہ آپ کا کلام آبِ حیات کی تاثیر رکھتا ہے اور اوس کے سُننے سے میری سیری نہیں ہوتی۔

آپکی قدرت کے جلوؤں کا حال سُننا چاہتا ہوں

اپنی قدرت کے کرشمے پھر بیان فرمائیے — قطرۂ کوثر سے تر میرا دہان فرمائیے

علم ذات بیشک آبِ حیات ہے کیونکہ جو شخص اوسے نوش کرتا ہے وہ حیاتِ جاودانی پاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

श्री भगवानुवाच । हंतते कथयिष्यामि दिव्याह्यात्म विभूतयः

प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यंतो विस्तरस्यमे ॥१९॥

## سری بھگوان نے فرمایا

| | |
|---|---|
| (۱۹) اچھا اب میں تجھے اپنے خاص اور نادر جلوے بتاتا ہوں یوں تو میرے جلووں کی انتہا نہیں ہے۔ | قدرت کے جلووں کی انتہا نہیں ہے |

| | |
|---|---|
| مجھسے سن اب تذکرہ تو میرے خاص اعجاز کا | میرے جلووں کی نہیں ہے یوں تو کوئی انتہا |

ذات بحت کی قدرت کے جلوے کثیر اور بے انتہا ہیں بلکہ کل اجسام نے اوس سے نمود پایا ہے ذیل میں صرف اون جلووں کا بیان کیا جاویگا جو اپنی قسم میں سب سے اعلی درجہ رکھتے ہیں۔

अहमात्मा गुडाकेश सर्व भूताशय स्थितः ॥

अहमादिश्च मध्यंच भूताना मंत एवच ॥२०॥

| | |
|---|---|
| (۲۰) اے ارجن میں کل اجسام کے بطون میں مقیم ہوں اور کل اجسام کی ابتدا وسط اور انتہا ہوں۔ | ذات کل اجسام میں پوشیدہ طور پر موجود ہے |

| | |
|---|---|
| اے دلاور سب کے باطن پر تسلط ہو مرا | ابتدا وسط اور آخر میں ہوں کل اجسام کا |

ذات کل اجسام میں محیط ہے اور کل اجسام کا ایجاد قیام اور فنا اوس کا کرشمہ ہے۔

आदित्या नामहं विष्णु र्ज्योतिषां रविरंशुमान् ॥

मरीचि र्मरुता मस्मि नक्षत्राणा महंशशी ॥२१॥

| | |
|---|---|
| (۲۱) میں نظام شمسی میں وشنو ہوں ستاروں میں روشن آفتاب مروتوں میں مریچی ہوں سیاروں میں چاند۔ | اوسکی قدرت کے جلووں کا بیان |

| | |
|---|---|
| وشنو ہوں برجوں میں سیاروں میں مہر جلوہ گر | بادمیں تار نفس ہوں اور منازل میں قمر |

یہ تصویر خیرہ سمجھ میں آنے پر عجب کیفیت دکھاتی ہے اور اس نظارہ میں عالم نورانی کا تماشا پیش نظر ہو جاتا ہے سنسکرت میں مر متحرک کو کہتے ہیں اور تھ آسمان کا نام ہے ان دو لفظوں کے ملانے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چرکھ شبد بنتا ہے جیسے فارسی والوں نے چرخ فلک لکھا ہے آفتاب کو اِس چرخ کا مرکز سمجھو اور جتنے سیارے اوس کے گرد اجسام کے صورت میں ہیں وہ سب آفتاب سے بہت چھوٹے ہیں لہذا آفتاب سے جو روشنی اونپر پڑتی ہے اس سے ایک پنکھڑی سی بنجاتی ہے اس طرح ہر طرف پنکھڑیوں کے بنے سے ایک نورانی چرخہ سا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ زمین اِس چرخہ کا تکلہ ہے جسکے گرد چاند چکر کرتا ہے زمین کا نصف کرہ زرد رنگ کا ہے وہ دِنکی علامت ہے جو سیاہ حصہ ہے وہ راتکی صورت ہے جس مقام پر سرخی نمودار ہے اور لفظ اوشا لکھا ہوا ہے وہ صبح صادق کی افق ہے اُسکے مقابل جہاں لفظ مترا لکھا ہوا ہے وہ شام کی شفق ہے اور یہ دونوں ہمیشہ قائم رہتے ہیں یعنی زمین کا جو حصہ اِن مقاموں سے گذرتا ہے وہاں شفق اور افق محسوس ہوتے ہیں قمرہ مادہ بارد وہ بشکل برف بارش و ژالہ زمین کے تکلہ پر مثل روئی کے لپٹا رہتا ہے جس سے تمام غلہ جات و نباتات کی پیدائیش اور سب جانداروں کی پرورش ہوتی ہے میش راشی کے آفتاب کو وشنو کے نام سے تعبیر کیا ہے اور موسم بسنت کی زردی اِسی کے اثر سے ہوتی ہے۔

وید نے سات دیوتاؤں کے علاوہ اوشا۔ مترا۔ اور یم تین دیوتا ترلوکی کے اندر مانے ہیں جن کی صورتیں اِس تصویر میں دکھائی گئی ہیں اوشا صبح صادق کی اُفق کا نام ہے جس کا تعلق سورج سے ہے اور مترا شام کی شفق کو کہتے ہیں جسکا تعلق چندرماں یا ورون دیوتا سے ہے یم دیوتا اوس قوت جاذبہ کو کہتے ہیں جو زمین سے آفتاب کی جانب بخارات و دیگر مادوں کو کھینچ لیجاتی ہے اوشا اور مترا کی جوڑی کا نام اشونی کمار ہے اور وہ دو خط مستقیم ہیں جو آفتاب سے اِس کرہ زمین و دیگر سیارگان کیطرف آتے ہیں اور صبح و شام کو پیدا کرتے ہیں اِن کے درمیانی وقت کا نام دن اور رات ہے کرہ زمین کے مختلف حصے اِن خطوط میں سے گذرتے ہیں مگر یہ خطوط ہمیشہ بدستور قائم رہتے ہیں۔

مُرت کا اشارہ ہوائی طبقہ پر ہے جس میں مرچی یعنی نفس فضیلت رکھتا ہے اور وہ بوجہ اپنے جیتن شکتی یعنی روحانی طاقت کی تمام حرکات کا مبدا ہے۔

چاند کا چکر یعنی قمری دوراون ۲۷ حصوں پر جنہیں نکھشتر کہتے ہیں منقسم فرض کیا گیا ہے۔ اور اسکا مجمل بیان تصویر نمبر ۹ میں ہو چکا ہے اور تصویر نمبر ۱۰ اگلے صفحہ پر ناظرین کے ملاحظہ کیواسطے دکھائی جائیگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

روئے زمین کے مانند چاند کے نصف کرہ پر جو مقابل آفتاب کے ہوتا ہے روشنی اور دیگر نصف کرہ پر جو آفتاب سے اوٹ میں ہوتا ہے - اندھیرا رہتا ہے مگر روئے زمین کے باشندگان کو اوسکا روشن حصہ اوسقدر دکھتا ہے جتنے نظر کے سامنے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ چاند کی کلائیں گھٹتی اور بڑھتی معلوم ہوتی ہیں اور جن تین دنوں میں اوسکا روشن حصہ زمین کے مقابل نہیں ہوتا اونمیں رویت قمر بالکل نظر نہیں آتی چاند کا کرہ برودت کا مرکز ہے اور وہ زمین سے قریب ہونیکی وجہ سے جذر و مد وغیرہ سمندروں میں پیدا کرتا ہے -

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।।
इन्द्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ।। २२ ।।

| ایضاً | (۲۲) میں ویدوں میں سام وید ہوں دیوتاؤں میں اندر - حواس میں دل ہوں اور جسموں میں جان - |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| راجہ اندر دیوتاؤں میں | ہےچاہیں سام ہوں | ہیں دل و جان حواس خمسہ و اجسام ہوں | |

چونکہ سام وید میں طریقت عشق بمقابلہ اور ویدوں کے زیادہ صاف طور پر درج ہے لہذا وہ قدرت کا خاص جلوہ بیان کیا گیا ہے - اندر اوس صفاتی قوت کو کہتے ہیں جو بصورت نفس جسم انسان میں داخل ہو کر حواس پر حکومت کرتی ہے اور دل سے اپنے وزیر کا کام لیتی ہے - دل کی غیر حاضری میں حواس خمسہ بیکار ہو جاتے ہیں اسلئے دل اونپر فضیلت رکھتا ہے سب جانتے ہیں کہ ہر ایک جسم جان کی وجہ سے حس و حرکت کرتا ہے اور اشیاء بیرونی کو تمیز کرتا ہے اسلئے جان کو جسم پر بہر نوع عظمت حاصل ہے -

रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ।।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ।। २३ ।।

| ایضاً | (۲۳) میں رودروں میں شنکر ہوں یکش اور راکشسوں میں کویر وسوؤں میں اگنی ہوں اور پہاڑوں میں میرو - |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| میں ہی رودروں میں ہوں شنکر یکش و راچھسوں میں کوبیر | | میں وسوؤں میں ہوں اگنی اور پہاڑوں میں سمیر | |

شیو ستوگنی شنکر رجوگنی اور رودر تموگنی نام ہے۔ اس تصویر نمبر ۱۱ کے دیکھنے سے شیو پران کا اختصار اور مدعا سمجھ میں آجاوے گا۔ بھارت ورش کی ترکون مورتی ہے اور شیو کا سروپ اوسمیں نظر آتا ہے اوپر جٹا جوٹ کشمیر کا مقام ہے اور جٹائیں جو دائیں ہاتھ پر پھیلی ہوئی ہیں پہاڑیاں ہیں جنمیں سے گنگاجی اور تمام ندیاں گذرتی ہیں اور سمندر کی طرف جاتی ہیں پھر اون کو آفتاب کی حرارت سمندر سے جذب کرکے بادل کی صورت بناتی ہے تب بارش پہاڑوں پر ہوتی ہے ایسا چکر برابر چلا جاتا ہے تیرتھوں کے مقامات اِس نقشہ میں مندرج ہیں ہاتھ کا ترشول تین مقامات بدری کا شرم کیدار ناتھ اور گنگوتری کو جو اِس شکل کے ہیں دکھاتا ہے کمر میں مرگ چھالا لپیٹی ہوئی ہے کوبیر دیوتا کو دنیا کا خزانچی یا بھنڈاری پورانوں نے کہا ہے دنیا پرست جو عقبی سے غافل اور مال دولت کے پوجنے والے ہیں یکش اور راکھشش کہلاتے ہیں۔

وسو آٹھ حرارت کو کہتے ہیں جو اجسام میں مخفی رہتی ہے اور دو جسموں کے باہم رگڑنے سے ظاہر ہوجاتی ہے۔ یوگ کے اِصطلاح میں میرو ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہیں اور سمیر پربت سے عارفوں کے اِصطلاح میں ام الدماغ مُراد ہے۔

पुरोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम्॥
सेनानीनामहं स्कन्दः सरसामस्मि सागरः॥२४॥

ذات واحد کی قدرت کے نادر جلووں کا بیان

(۲۴) اے ارجن تو مجھے پروہتوں میں اون کا گرو برہسپتی سمجھ میں سپہ سالاروں میں سکند ہوں اور پانی کے مقامات میں سمندر۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| پروہتوں کا رہنما ہوں سب سے بڑھکر عقلمند | | ساری جھیلوں میں سمندر فوجداروں میں سکند | |

دیوتاؤں کے گرو کا نام برہسپتی ہے۔ سکند نامی ایک بڑا بہادر سپہ سالار دیوتاؤں میں گذرا ہے ظاہر ہے کہ سمندر میں کل دریا جھیل اور ندیاں داخل ہوکر غائب ہوجاتے ہیں اور وہ ان سب سے بڑا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ॥

यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥२५॥

الفاً (۲۵) میں مہرشیوں میں بہرگو ہوں لفظوں میں اوم یگیوں میں جپ یگ ہوں اور پہاڑوں میں کوہ ہمالیہ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| راج رشیو نمیں ہوں بہرگو اکشرو نمیں ہوں اگار | | کوہسار و نمیں ہمالہ مشغلوں میں ذکریار | |

بہرگو مہرشی ہند کے رشیوں میں بڑے زبردست اور واجب التعظیم گذرے ہیں کتب اہل ہند میں اوم کی ندا کو بڑی فضیلت دی گئی ہے یعنی اوسے اسم اعظم مانا ہے اور اونپشدوں نے اوس کی شناخت اور معنی مفصل بیان کئے ہیں اور ذات و صفات کر تمام علوم کا اوس کے معنی میں مشمول ہونا ثابت کیا ہے۔ کل عملی طریقوں میں جپ یعنی ذکر بالقلب اعلیٰ ہے کوہ ہمالیہ دنیا کے سب پہاڑوں سے بلند ہے اور بلحاظ خوبصورتی اور قدرتی نشو و نما کے قابل تعریف ہے

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः ॥

गंधर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कापलो मुनि ॥२६॥

الفاً (۲۶) میں درختوں میں طوبیٰ ہوں دیو رشیوں میں نارد۔ گندہربوں میں چتررتھ اور کاملوں میں کپل منی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| برہم رشیو نمیں ہوں نارد برکشیں میں ہوں آشوتھ | | میں ہوں منیوں میں کپل گندھربوں میں ہوں چتررتھ | |

درخت طوبیٰ یعنی کلپ برچھ کی تفریح پندرھویں ادھیا کے اوّل منتر میں درج ہے اور اوسکی مراد علم صفات سے ہے نارد جی عارفوں کے سرتاج تھے کہ اونہوں نے عشق حقیقی کے وسیلہ سے وصال حاصل کیا تھا زمانہ سابق میں جو رقاص یا قوالوں کا فرقہ گندہرب کے نام سے مشہور تھا اون میں ایک شخص چتررتھ نامی ہوا تھا جو اپنے علم میں کمال رکھتا تھا کپل منی مصنف سانکھ شاستر کے مرتاض کامل اور اعلیٰ درجہ کے فاضل گذرے۔

उच्चैः श्रवसमश्वानां विद्धि माम मृतोद्भवम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां च नराधिपम् ॥२७॥**

(۲۷) تو مجھے گھوڑوں میں اوچے شروا سمجھ جو آبحیات سے پیدا ہوا تھا میں زبردست ہاتھیوں میں ایراوت اور رعایا میں بادشاہ ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| اسپ کی نسلوں میں ہوں میں مرکب عالم پناہ | | کوہ تن فیلوں میں ایراوت رعایا میں ہوں شاہ |

اہل ہند کی اکثر کتابوں میں سمندر کا متھا جانا اور اوسمیں سے چودہ رتن کا نکلنا بیان کیا گیا ہے۔ عوام اِس مضمون کے معنی پر غور کیے بغیر اسے حکایت خیال کرتے ہیں یہ حکایت نہیں ہے بلکہ حضرت اِنسان کی کیفیت ہے جو اور پیرایہ میں ظاہر کی گئی ہے سمندر اِنسان کی ذات ہے اور شیش ناگ اوسمیں نفس ہے دیوتا اور دیت صفات ملکوتی و شیطانی ہیں اور کچھوا جسم ہے دیکھو دوسری ادھیاکا ۵ منتر سمندر کے متھنے سے رتن نکالے گئے ہیں وہ چودہ جوہر پانچ حواس پانچ قوائے افعالی اور چار قوتیں متخیلہ ممیزہ۔ مدرکہ اور حافظہ ہیں اور اونمیں سے ایک اوچے شروا ہے یہ ایال دار اور دُم دار گھوڑا نہیں ہے بلکہ حضرت اِنسان کی قوت متخیلہ ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو قوت خیالات کو پیدا کرتی ہے اور جس کے روکنے سے خیالات رُکجاتے ہیں اوسے متکلم نے بطور استعارہ گھوڑا بیان کیا ہے اِسیکو عارفان گذشتہ نے وشنو کی سواری گرڑ اور برہما کی سواری ہنس اور دُلدل وغیرہ مانا ہے۔ بوعلی شاہ نے لکھا ہے ؎ جہان تیرہ است درہ مشکل جنبیت راعیان درکش ٭ زمانے رخت ہستی را بخلوت نگاہ جان درکش ایراوت ہاتھی کا استعارہ بھی قابل غور ہے ایراوت اُن ہاتھیوں میں سے نہیں ہے جو سرکاری توپ خانے میں کام آتے ہیں بلکہ اون میں سے جو بارش بنکر رہتے زمین کو سیراب کرتے ہیں اور دریاؤں میں طغیانی پیدا کرتے ہیں بادل بخارات سے بنتے ہیں اور ہاتھیوں کی فوج کے مانند نظر آتے ہیں جیسے ہاتھی سونڈ سے پانی پیتا ہے اور پھر خارج کردیتا ہے ویسے ہی بادل بھی پانی کو سمندر سے حاصل کرکے زمین پر ڈالدیتے ہیں اِسلئے ایراوت اندر کا ہاتھی بیان کیا گیا ہے۔

**आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥२८॥

| ایضاً | (۲۸) میں ہتیاروں میں بجر ہوں گئووں میں کامدھینو اسباب تولید میں خواہش ہوں اور سانپوں میں واسوکی۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| بجر ہتیاروںمیں اور میں کامدھن گئووںمیں ہوں | | نسل حیوانی میں خواہش واسوکی سانپوںمیں ہوں |

بجر زمانہ گذشتہ میں کسی قسم کا نہایت خوفناک ہتیار رہا جس کی صورت اب معلوم نہیں ہو سکتی کامدھن گئو سے چارپایہ کی قسم مراد نہیں جسکی بدولت گھی۔ دودہ۔ دہی۔ وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں بلکہ اسکا اشارہ اوس علم حقیقت پر ہے جسکے حاصل کرنے سے تسکین ہوتی ہے اور کسی شے کی تمنا نہیں رہتی تولید کے وسایل میں انسان کی خواہش سب سے بڑا جزو ہے۔ واسو کی ایک قسم کا نہایت زبردست سانپ ہے۔

अनंतश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ॥

पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥२९॥

| ایضاً | (۲۹) میں ناگوں میں اننت ہوں۔ مادہ بارودہ کے موکلوں میں وردن ہوں متوفیوں میں اریمان ہوں اور حاکموں میں یم۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| میں ہوں ناگوںمیں اننت اور ابر باران میں وردن | | اریما متوفیوں میں حاکموں میں کارکن ؟ |

بھاگوت پوران میں یہ بیان درج ہے کہ وشنو بھگوان شیش ناگ کے اوپر آرام کرتے تھے اور لکشمی جی اونکے پاؤں دباتی تھیں بھگوان کی ناف سے کنول پیدا ہوا اور اُس کنول میں سے برہما جی پیدا ہوئے اور وہ سالہا سال تک اوسکی ڈنڈی میں اوپر تلے ڈورتے رہے اب اگر اسکے معنی پر معقولات اور انصاف کے ساتھ غور کیا جاوے تو ثابت ہوجائے گا کہ یہ بھی حضرت انسان کا بیان ہے وشنو بھگوان پورش یعنی ذات پاک کا نام ہے لکھمی جی پرکرتی یعنی قدرت کاملہ ہے شیش ناگ رگیں ہیں جو کل جسم میں بکثرت پھیل رہی ہیں کنول نرخرہ ہے اور اوسکا پھول دماغ ہے جسمیں برہما جی یعنی پندار انفاس کے بالا و پایں حرکتوں کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ॥**
**मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥३०॥**

ایضاً (۳۰) دیتوں میں پہلاد ہوں فنا کرنیوالوں میں کال ہوں چارپاؤں میں شیر ہوں اور پرندوں میں گرڑ۔

| | | |
|---|---|---|
| دیتوں میں ہوں میں پہلاد اور زمانہ ہوں فنا | | کل پرندوں میں گرڑ شیر بر ہوں چارپا |

پرہلاد بھگت فرقہ جہلا میں پیدا ہوکر اور پرورش پاکربھی طالب صادق اور عارف کامل ہوئے ہیں اور ایسی پیدائش بیشک عجیب ہے زمانہ سے بڑھکر کوئی شئے فنا کرنے والی نہیں ہے کیونکہ جو شئے پیشتر ہمارے سامنے تھی اور اب موجود نہیں ہے سمجھنا چاہئے کہ وہ زمانہ کے دائرہ فنا میں آگئی ہو صاف ظاہر ہے کہ درندوں میں شیر سب سے زبردست ہے اور پرواز کرنیوالوں میں سے سب سے زیادہ اڑنیوالا خیال ہے جسکا نام گرڑ رکھا گیا ہے۔

**पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ॥**
**झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥३१॥**

ایضاً (۳۱) تیز رفتاروں میں ہوا ہوں ہتیار باندھنے والوں میں رامچندر ہوں دریائی جانوروں میں مگر ہوں۔ دریاؤں میں گنگا

| | | |
|---|---|---|
| میں ہوا چلنے میں ہوں لڑنے میں دشرتھ کا پسر | | میں ہوں دریاؤں میں گنگا مچھلیوں میں ہوں مگر |

ہوا کی رفتار کل مادی اشیاء سے زیادہ ہے یعنی کوئی مادی شئے ذی روح خواہ غیر ذی روح ہوا سے بڑھکر تیز رو نہیں ہے گو روشنی اور طاقت برقی ہوا سے زیادہ رفتار رکھتے ہیں مگر چونکہ وہ وزن نہیں رکھتے مادی اشیاء نہیں کہے جاسکتے ہیں سری رامچندر جی سپہ گری کے فن میں یکتا تھے اور رامچندر جی اور کرشن جی دونوں ذات واحد کے اوتار تھے کثرت کا خیال جہل و نادانی کا نتیجہ ہے علم ذات وحدت کو ثابت کرتا ہے۔ دریائی جانوروں میں مگر زبردست ہے اور تمام دریاؤں میں گنگا سب سے اعلیٰ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यम् चैवाहमर्जुन ॥

अध्यात्म विद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम् ॥ ३२॥

ایضاً

(۳۲) اے ارجن میں موجودات کی اِبتدا۔ وسط اور انتہا ہوں علموں میں علم خود شناسی ہوں۔ مباحثوں میں بحث ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| میں ہوں موجودات کا آغاز و وسطہ و خاتمہ ؛ | | حکمتوں میں خود شناسی منطقوں میں فلسفہ |

عالم کا ظہور و غیوب ذات پاک کی قدرت کا تماشہ ہے اور وہ ذات ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں میں بدستور ہی علم خود شناسی جو اُسکی شناخت کا ذریعہ ہے کبھی فنا نہیں ہوتا اور سب علوم معرض فنا میں آجاتے ہیں۔

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च ॥

अहमेवाक्षयः कालो धाताहं विश्वतो मुखः ॥३३॥

ایضاً

(۳۳) میں حرفوں میں الف ہوں۔ سماسوں میں میں دوندھ ہوں اور وہ زمانہ ہوں جسکی اِنتہا نہیں ہے اور عالم کا صانع ہوں جو کہ ہر سمت میں موجود ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| میں ہوں حرفوں میں الف ترکیب لفظی میں عطف | | ذات لافانی کی صورت لوز افگن ہر طرف |

اِنسان سب سے پہلے نداے الف کا بولنا سیکھتا ہے چنانچہ کل زبانوں کے حروف تہجی میں وہ اوّل حروف قرار دیا گیا ہے۔ وہ بصورت حرف علت ہر زبان کے الفاظ میں بکثرت اِستعال ہوتا ہے۔ اور دیگر حروف پر فضیلت رکھتا ہے دو لفظوں کی ترکیب سے تیسرے لفظ کے پیدا کرنیکو سماس کہتے ہیں دوندا وسکی ایک خاص قسم کا نام ہے ذات باوجود اِس کے کہ وہ عالم کو ظہور دیتی ہے خود زمانہ میں محدود نہیں ہوتی۔

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ॥

कीर्तिः श्रीर्वाक च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥३४॥

ایضاً

(۳۴) میں سب کو معدوم کرنیوالی موت ہوں اور آنیوالی نسل کی پیدائش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا مخزن ہوں - میں عورتوں میں اون کی نیک سیرتی. خوبصورتی. شیریں بانی - یاد
تیز فہمی مستقل مزاجی اور برداشت ہوں -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | میں ہوں پیدایش کا منبع اور مخزن موت کا | | عورتوں میں خلق نیکی حافظہ علم و حیا | |

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छंदसा महम् ॥
मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः ॥३५॥

ایضاً (۳۵) میں سب سرودں میں برہت سُر ہوں اور تالوں میں گائیتری تال
ہوں مہینوں میں منگسر اور موسموں میں بہار کا موسم -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | تال ہوں گائیتری - راگوں میں برہت کا ملہار | | میں مہینوں میں ہوں منگسر موسموں میں ہوں بہار | |

سام وید کی مختلف آہنگوں میں سے برہت الحان کو خصوصیت دیگئی ہے جیسے کہ فی زمانہ جوگیا اساوری
کو فقرا لوگ قوالی گاؤں میں پسند کرتے ہیں اور اوسکا اثر طبیعت پر زیادہ ہوتا ہے گائیتری چھند یعنی
وزن بحر نہایت دلپذیر اور عمدہ ہے - منگسر کے مہینہ میں اہل ہند کی جسمانی صحت ترقی پاتی ہے مطلع
صاف ہوتا ہے - اور تپش آفتاب کم ہوتی ہے - بہار کا موسم خوشگوار ہوتا ہے اور اُسوقت خون
میں حرارت پیدا ہونی شروع ہوتی ہے -

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥३६॥

ایضاً (۳۶) میں فریبوں میں قمار ہوں صاحب جلال میں جلال ہوں اور
طاقتوروں میں طاقت کوشش اور فتح ہوں -

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | شان ہوں میں شان والوں میں فریبوں میں جوا | | زور و کوشش کامیابی ہوں میں طاقتدار کا | |

دُنیا ایک قمار خانہ ہے اور اِس میں نقدی وقت ہے جو وقت کو ضایع نہیں کرتا وہ جیتا ہوا
قمار باز ہے باقی سب ہارے جواری ہیں - انسان اپنے آپکو طاقتور سمجھتا ہے اور کوشش اور فتح کا ذریعہ اور
فاعل قرار دیتا ہے دراصل وہ طاقت کوشش اور فتح قدرت کی بخشایش ہوتے ہیں -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पांडवानां धनंजयः ॥
मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥३७॥

| ایضاً | (۳۷) میں برشنی کی اولاد میں کرشن ہوں۔ پانڈوں میں ارجن ہوں عارفوں میں ویاس ہوں۔ شاعروں میں اوشنا۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| کرشن ہوں یادوں میں ارجن پانڈوں میں پیشوا | | عارفوں میں دیاس ہوں اور شاعروں میں اوشنا |

یہ کلام ذات نامتناہی کا ہے جو قدیم لازوال اور محیط ہے اور جو کرشن ارجن اور ویاس وغیرہ میں آشکارا ہوئی ہے ارجن اُسوقت تک علم ذات سے ناواقف تھا اور اپنے آپ کو اور کرشن بھگوان کو جدا خیال کرتا تھا اِس موقع پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ اُسکا یہ پندار غلط ہے کرشن بھگوان اور وید ویاس جی مصنف بھگوت گیتا بھی موجد کی نظر میں جدا نہیں ہوسکتے کیونکہ انانیت کیوجہ سے کثرت نظر آتی ہے استغراق کی حالت میں کل عالم ذات واحد کا جلوہ تیز ہوتا ہے۔

दंडोदमयितामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ॥
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥३८॥

| ایضاً | (۳۸) میں حاکموں میں اختیار سزا ہوں۔ راجاؤں میں تدبیر ملکی۔ اسرار میں خموشی ہوں۔ عالموں میں علم |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| ظالموں میں ظلم ہوں راجاؤں میں فرزانگی | | عالموں میں علم اور اسرار میں ہوں خامشی |

جب تک کسی شخص کو اختیارات سزا حاصل ہیں وہ حاکم کہلاتا ہے اختیارات کے چھن جانے پر اوس کی حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ امن اور فتحیابی تدبیر ملکی پر منحصر ہوتی ہیں خاموش رہنے سے انسان کے دل کا حال پوشیدہ رہتا ہے گفتگو اوسے ظاہر کر دیتی ہے۔

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ॥
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥३९॥

| ذات کل عالم کا غیر فانی تخم ہے اور محیط ہے | (۳۹) اے ارجن کل مخلوقات کا تخم میں ہی ہوں کوئی شے متحرک اور غیر متحرک |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی نہیں ہے جس میں میں نہیں ہوں۔

| | |
|---|---|
| اے دھننجے تخم ہوں میں ساری موجودات کا | کون ساکن اور متحرک میں سے ہے میرے سوا |

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ॥
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥४०॥

| | |
|---|---|
| اُسکی قدرت کے جلوے لا انتہا ہیں | (۴۰) اے ارجنؑ میرے نادر جلووں کی کوئی انتہا نہیں ہے یہ تو میںنے اپنے جلووں کا مختصر بیان کیا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| درحقیقت میرے نادر شعبدے ہیں بیشمار | اگرچہ میں نے اب اُنہیں ظاہر کیا بالاختصار |

قدرت کاملہ کے جلوے بے شمار اور حیطہ بیان سے باہر ہیں اس ادھیایں صرف اُن میں سے چند کا مختصر بیان کیا گیا ہے۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ॥
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥४१॥

| | |
|---|---|
| اُسکی قدرت کے ایک کرشمہ نے کُل عالم کو نمود دیا ہے۔ | (۴۱) جو شئے کمال یا خوبصورتی۔ یا قوت رکھتی ہے جان لے کہ وہ میرے نور کے ایک شمہ سے پیدا ہوئی ہے۔ |

| | |
|---|---|
| جسمیں طاقت خوبی و تکمیل ہو یہ جان لے | اُسکی پیدائش ہے اک شمہ سے میرے نور کے |

جن جن اشیاء میں کمال یا خوبصورتی یا زور پایا جاتا ہے سمجھنا چاہئیے کہ ذات پاک کے قدرت کی ایک ذرہ نے ان سب کو ظہور دیا ہے۔

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ॥
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥४२॥

| | |
|---|---|
| الغرض کُل عالم ذات واحد کا عکس ہے | (۴۲) اے ارجنؑ اس بیان کو طوالت دینے سے کیا فائدہ حاصل کلام یہ ہے کہ میں نے ایک شمہ سے اس کُل عالم کو نمود دے رکھا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| بھلا کہتا ہوں میں اب چھوڑ کر طولِ کلام | میرے اک ذرے میں ہے اس سارے عالم کا قیام |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہان جملہ فروغ نورِ حق دان - حق اندر وے ز پیدائیست پنہاں -

دسویں ادھیا کا خلاصہ اوس کے آخری منتر میں درج ہے کہ تمام عالم کو قادر مطلق نے اپنے ایک شمہ قدرت میں قایم کر دکھایا ہے جیسے آنکھ کی پتلی میں سارا عالم سمایا ہوا محسوس ہوتا ہے اسیطرح جو شمہ قدرت بطون سے باہر کو آتا ہے کاری کائنات اُسی میں مضمر پائی جاتی ہے اب اُسکی تشریح اِس نقشہ میں دیکھو بیچ کے خانہ میں ایک نقشہ ہے جیسے سنسکرت میں اشون یا چیتن بندو کہتے ہیں یہی شمہ قدرت ہے اور ایکو مادّہ حیات یعنی جیو اور ایک کا اولین عدد شمار میں سمجھنا چاہیے - قانون قدرت کی کشش سے تجنیس اور افزونی لازمی ہوتی ہے اِس لئے بہت سے نقطوں کے مجموعہ کا نام خط یا رکھا کہلاتا ہے اور چونکہ خط میں دو نقطہ اوّل و آخر میں ظاہر ہوتے ہیں اِسواسطے وہ دو کا عدد اور وشنو مورتی کہلایا ہے اوسے تجنیس کے قانون سے جیسے نقطہ نے افزوں ہو کر خط بنایا ہے خط نے ایک اور نیا خط پیدا کر کے مثلث کی شکل اختیار کی ہے - وجہ یہ ہے کہ ایک خط کا ہونا صرف طول کو ثابت کرتا ہے اور وہ کال یا زمانہ کا روپ ہے جسمیں ماضی و مستقبل دو نقطے لا انتہائی ہیں اِس خط سے عرض یعنی ویش ظاہر نہیں ہو سکتا تھا مگر اِس دوسرے خط نے اوسی پہلے خط سے بلکہ مثلث کی شکل بنائی ہے یعنی عرض و طول دونوں پیدا کر دیے ہیں اور یہ شیو کا سروپ ہوا جو ترشول دہاری اور ترنیتر کہلاتا ہے اور نیز فنا کا دیوتا مانا جاتا ہے چنانچہ جتنے ہتیار کاٹنے والے ہیں اون سب کی شکل مثلث ہوتی ہے اِسطور تین کا عدد ظاہر ہوتا ہے قانون قدرت کے بموجب دُنیا میں اصلی عدد تین ہی ہیں اور دیگر اعداد اِن کی اجتماع سے بنے ہیں - ایک عدد کا خیال بغیر اجتماع تین کے ہو نہیں سکتا جب تک عالم اور علم بینندہ اور بینائی باہم نہ ہو دیں تب تک معلوم یا دیدار ظہور میں نہیں آ سکتے یعنی ناظر نظر و منظور تینوں کے موجود ہوئے بغیر کوئی فعل نہیں بن سکتا بطرز دیگر یوں سمجھئے کہ سفید کاغذ پر ایک خط بنایا جاوے تو وہ کاغذ کی سطح کے دو حصّہ کر دیتا ہے یعنی دو سطح اور ایک خط تین کی موجودگی میں ایک خط کا ہونا ثابت ہو سکتا ہے علیٰ ہذا دو خطوں کے درمیان اگر فصل واقع نہ ہووے تو دو کا ہونا موہوم ہو جاتا ہے دو خط اور ایک فصل تین کے مشمول ہونے سے دو کا علم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیدا ہوتا ہے اسیکو ثلیث یا ترپٹی کہتے ہیں اور یہ تین گن ست رج اور تم کا مجموعہ ہے جو لوگ توحید دوئی اور تثلیث کی بحث کیا کرتے ہیں اگر وہ اسکے معنی کو بخوبی سمجھ جاویں تو یہ جھگڑا باہمی اس عالم سے معدوم ہوجائے خلاصہ یہ ہے کہ اس ثلیث کو جس کا اوپر بیان ہوچکا ہے عارفوں نے کارن ترپٹی یا ثلیث علم الٰہیات مانا ہے دوسری ثلیث علم ریاضی یا سوکھشم ترپٹی کہی جاتی ہے یعنی علمی مثلث پر جب ایک اور نقطہ حسب قاعدہ قدرت کے افزوں ہوا تب وہ شکل مربع اور چار کا عدد قرار دیا گیا یہی برہما کا روپ اور رجوگن کی موتی تصور ہوئی اور اسی وجہ سے برہما چارمکھی کہا گیا ہے۔ اس کے بعد جب مثلث پر خط بڑھا یعنی تین اور دو کا اشتمال ہوا تب شکل مخمس پیدا ہوئی اور من کی صورت قرار دیگئی اگرچہ من کی کوئی خاص صورت نہیں ہے مگر جب حواس اور پنچ عنصر کی گرہ بندھ جاتی ہے تو وہ مجموعہ من کہلاتا ہے اور اسی بنیاد پر رودر کو جو من کا دیوتا ہے پنچ مکھی بناکر پوجتے ہیں اور یہ پانچ مکھہ خاک۔ آب۔ آتش۔ ہوا اور خلا سمجھنے کے واسطے دکھائی گئی ہیں اور یہ پانچوں من میں موجود ہیں من کا فعل ماننا یعنی تسلیم کرنا ہے ہر شئے کا علیحدہ علیحدہ ماننا من سے ہوتا ہے اور یہ عالم کی صورت ہے جو پنجگانہ ظاہر ہورہی ہے اسی واسطے یہ پانچ کا عدد قرار دیا گیا۔

ازاں بعد دو مثلثوں کے اکٹھا ہونے سے مسدس کی شکل نمودار ہوئی اور چھ کا عدد ظاہر ہوا جس نے شکل آکاس کی پائی اور اوس کی چھ سمت پورب پچھم۔ دکھن۔ اتر اوپر اور نیچے بسیط ہو گئے تین کا عدد دوبارہ ہوکر چھ کا عدد یعنی کارن سے سوکھشم ترپٹی بن گیا

پھر ایک نقطہ علم طبعی یا مادی کا جسے سنسکرت میں استھول کہتے ہیں ایزاد ہوا اور اوس نے سات کے عدد کو ظاہر کیا یعنی چھ کون والے آکاس میں حرکت پیدا ہونے سے ہوا ابھر گئی اور وہ ساتویں کہلائی

بموجب قاعدہ قدرت دو مثلثوں کے مجموعہ پر ایک خط کے افزوں ہونے سے آٹھ کون کی صورت نمودار ہوئی اور اُس نے آٹھ کے عدد کو ظاہر کیا اور وہ آتش کہلائی جو ہوا کی حرکت میں موجود رہتی ہے اور اسی سے پیدا ہوتی ہے تین مثلثوں کے جمع ہونے سے تین تنے نو کا عدد ظاہر ہوا یعنی پانی جو حرارت سے پیدا ہوتا ہے آشکارا ہوگیا۔ اس کا ظہور ہوتے ہی اول نقطہ یعنی اولین عدد ان سب کے حجاب میں آگیا اور بجائے اُس کے دسواں عدد بصورت خاک وجود میں آیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علم ہندسہ کے بموجب جو حرکت یا عدد صفر میں پوشیدہ رہتے ہیں اور ایک کا ہندسہ علیٰحدہ مفہوم ہوتا ہی یہی باعث ہی کہ ایک صفر اور ایک کے عدد کے ملانے سے (۱۰) دس کا عدد بنتا ہی ایک کی قیمت ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور صفر کی قیمت کچھ نہیں مانی جاتی پس. کچھ نہیں اور ایک عدد کے ملنے سے دس نہیں بن سکتے ہیں صفر تو اعداد کے بعد پیدا ہوتا ہی تو عدد مخفی طور پر اوسمیں مشمول رہتے ہیں اسلئے وہ ایک کے عدد سے بلکہ دس کے عدد کو ثابت کرتا ہی کسی سطح پر آٹھ نقطہ لگا کر اون کو خط خط سے باہم ملانے سے ہشت پہلو شکل پیدا ہوگی نو نقطوں یا اوس سے زیادہ نقطوں کے لگانے پر دائرہ یا صفر بننے لگتا ہے۔ بالفاظ دیگر دائرہ کا خط کاغذ کی سطح کو دو حصوں میں ایک کو اندر اور دوسرے کو باہر دکھاتا ہے سطح کو پورکھ یعنی اصل کہتے ہیں اور سیاہی کا خط مایا یا فرع موسوم ہوا ہے اگر کاغذ کی سطح سے وہ سیاہی مٹا دیجاوے تو کاغذ کا صفحہ صاف ہو جاتے اور اندر اور باہر کا خیال رفع ہو جائے اگر کسی سے صفر کے معنی پوچھے جاویں تو جواب یہی ملتا ہی کہ کچھ نہیں۔ ان الفاظ کے معنی سمجھنے چاہئیں یعنی کچھ کہنے کی کیا مراد ہی اور اوسی کے ساتھ نہیں کہنے کا کیا مطلب ہے کچھ اوسے کہتے ہیں جو حواس سے جانا نجاوے اور نہیں کا کہنا اوسکی نفی ظاہر کرتا ہے۔ یعنی علم ذات کچھ ہے جو یقین میں آسکتا ہی بیان میں نہیں آتا۔ علم صفات تغیر پذیر اور مثل سایہ کے بے وجود ہے جیسے نقطہ نہیں کا جتاتا ہی اس اوپر کے اس بیان سے کچھ نہیں کہنے کے معنی کچھ سمجھ میں آجاویں گے المختصر ذات کچھ یعنی ہست ہی جس پر کوئی اطلاق نہیں آتا اور صفات نہیں یعنی نیست ہے اگرچہ حواس اوسکی شہادت دیتے ہیں اس تصویر میں خاک آب و آتش وغیرہ الفاظ ایک جانب رنگین دائروں کے مقابل لکھے ہوئے ہیں اور اون سے غرض رنگوں کے امتیاز کی ہے یعنی مٹیالا رنگ ہر تصویر میں خاک کو ہلکا آبی پانی کو لال رنگ آتش کو ہرا رنگ ہوا کو نیلا رنگ خلا کو اندھیرے کا رنگ من کو زرد رنگ بدھی کو آسمانی رنگ اہنکار کو گلابی رنگ چتن یعنی مادہ حیات کو تعبیر کرتا ہے دوسرے خانہ سے اوپر کے چار درجہ اکشر یعنی لافانی کو اور نیچے کے چھ اکشر یعنی فانی کو جتاتے ہیں تیسرے خانہ میں دیہہ شبد و شرتی وغیرہ الفاظ جو لکھے ہیں وہ نیشدھ کٹنی یعنی طریقہ فنا کی منازل کو اسطرح سمجھاتی ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ جسم کو اسم میں اور اسم کو خیال میں محو کرنا چاہئے اور اِس سے اوپر اشراق کی منزل ہے جسمیں علم اشراق کو مادہ حیات میں اور مادہ حیات کو عالِم میں اور عالِم کو علم میں اور علم کو معلوم میں فقدان کرنے سے آخر میں علم خالص رہجاتا ہے اِسی کا نام گیات اوستھا ہے اور اِس حالت میں کچھ عرصہ قایم رہنے سے دیگیان یا کیولیہ اوستھا ملتی ہے جسے بقا کا کیف کہتے ہیں اور جو انسانی ادراک کی انتہا ہے۔

درمیانی خانے کے دونوں طرف ایک سے دس تک کے عدد ایک جگہ اوپر سے نیچے تک بڑھتے ہوئے نزول قدرت یا دہی کو دکھاتے ہیں دوسری طرف کے نیچے سے اوپر کو بڑھتے ہوئے تشید یعنی بے حقیقت سے طریقہ کو ظاہر کرتے ہیں اوپر کے نقطہ کی دسویں منزل یعنی انتہا خاک کا کرہ ہے دوسری جانب خاک سے عروج کرتے کرتے دسویں منزل یعنی شدہ برہم کے نقطہ کا عین الیقین ہو جاتا ہے۔

نزول کے عددوں سے آگے جو خانہ ہے اوس میں تثلیث کی شکلیں دو طرح سے دکھائی ہیں نقطہ کو ایک شمار کرنے سے تین تثلیث کے بعد دسواں عدد نمایاں ہے۔ اور دو عدد سے چار تک اور پانچ سے سات تک اور آٹھ سے دس تک جو تین تثلیث نظر آتی ہیں۔ اون میں نقطہ اولین تثلیثوں سے اوپر اور علیحدہ دکھاتا ہے اور یہ لشید کی یکتی سے گُن اتیت کہلاتا ہے اِسکی شرح ۱۴ ادھیا میں ملیگی مگر اسی خانہ میں تین گنوں کی تقسیم بھی کمی و بیشی یعنی سامان اور وشیش کے قاعدہ سے ظاہر کر دی گئی ہے یعنی پہلی مہیش کی ترپٹی میں ستوگن غالب یعنی پردھان اور رج اور تم مغلوب ہے علیٰ ہذا دوسرے برہما کی رپٹی میں رج غالب اور ست وتم مغلوب ہے اسیطرح تیسرے شیو کی ترپٹی میں تم غالب اور رج اور ست مغلوب اپنے اپنے درجے پر آشکارا ہوتی ہیں اور سب سے نیچے تینوں گنوں کا مجموعہ وراٹ ہے جو دسواں عدد بنتا ہے۔

آخری خانہ میں تشبیہ و تنزیہہ یعنی مورتیمان و اموریتمان جنہیں متشکل و غیر متشکل بھی کہتے ہیں اون کی تقسیم دکھائی گئی ہے خاک آب و آتش میں عنصر متشکل ہیں اِن سے اوپر کے سب غیر متشکل قرار دئیے گئے ہیں۔ حاشیہ پر جو رنگین دائرہ دکھائے گئے ہیں وہ وید کے بیان کئے ہوئے دیوتاؤں کی صورتیں ہیں جن سے نظام عالم کا ہو رہا ہے اور سب سے چھوٹا سا جو ہلکے رنگ کا دائرہ زمین سے مشابہت رکھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوسیکو ڈیرد یوتا یعنی زمین کا بھنڈاری کہتے ہیں۔

اوس سے نیچے جو دو دائرہ خاکی و آبی ملے ہوئے ہیں وہ تصویر ورون دیوتا کی مانی گئی ہے تین طبقوں کے دائرہ کو جس میں خاکی۔ آبی۔ و آتشی مشتمل ہیں پرجاپتی ترلوکی اور استھول ترپی بھی کہتے ہیں چار دائرہ مشتملہ کی صورت مرت دیوتا کی سمجھی گئی ہے اور اوس میں چوتھا چرخ ہوا کا مشمول ہے پانچ دائروں کی مشترکہ شکل رودر دیوتا کی ہے جو پانچوں عناصر کا مجموعہ ہے۔

چھٹی مورتی اندر دیوتا کی ہے جسمیں ہوا۔ اکاس ۔ اور من کی تین امورت یعنی بے شکل چرخ باہم پیوست ہیں ساتویں واسدیو دیوتا کی صورت ہے جسمیں ساتوں طبقہ شامل ہیں اور وہ سب میں محیط ہونے کی وجہ سے واسدیو کہا جاتا ہے۔

آٹھویں چکر میں آہنکار بدھی اور چیتن ان تینوں کے ملاپ سے پورکھ کا سروپ مانا گیا ہے اِس میں آہنکار تو ہرنیہ گربھ کی صورت اور بدھی انتہائے خاک تک جانے سے وراٹ کی مورت اور چیتن دونوں میں محیط اور بسیط کی وجہ سے پورکھ یعنی سب میں پورا کہلایا ہے۔

نویں چکر میں بارہ ارے نکا نشان ویش یعنی بساط اور دسویں چکر میں سیاہی کا دائرہ کال یعنی زمانہ کو دکھاتا ہے ان دونوں کے باہم ملنے سے جیسے کہ دھاگہ کی تانے اور بانے سے وصلچہ رنگین اور نقش دار بن جاتا ہے وستو پیدا ہوتی ہے یعنی برہم کا عکس ویش ہرنیہ گربھ کا عکس کال اور وراٹ کا عکس وستو کو سمجھ لینا چاہئے۔

ناظرین جو دقایق اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ اِس دسویں ادھیاو بھوتی یوگ نام کے جلوے اور حقایق کو کھولتی ہیں تا وقتیکہ اِس نقشہ کو سامنے رکھکر ایک ایک عدد اور لفظ کو بغور اور متواتر نہ سمجھا جاوے اصلی مراد ان کی سمجھ میں نہیں آتی تاہم ہرایک شخص جو ہرفنہ اِسکو پڑھ لیگا حسب لیاقت اپنے کچھ نہ کچھ معنی اِس کے اخذ کریگا۔ جو شخص اپنشدوں سے واقف ہوگا وہ بخوبی معنی اِسکے حل کر سکےگا کہ بھگوت گیتا اونپشدوں کا خلاصہ ہے۔

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे श्री कृष्णा र्जुन संवादे विभूति योगो नाम दशमोऽध्यायः ॥१०॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی دسویں ادھیا موسوم بہ وبھوتی یوگ ختم ہوئی

## دسویں ادھیا کا خلاصہ

اجسام صفاتی قوتوں سے بنتے ہیں اور وہ صفاتی قوتیں ذات پاک کی قدرت کی مختلف اشکال ہیں اور ذات اون اجسام میں جو اوس کی قدرت سے ظہور پاتے ہیں اور کثیر نظر آتے ہیں جلوہ گر ہوتی ہے اور اپنا تماشا آپ دیکھتی ہے۔ جو بشر انانیت کو ترک کرکے پہچان لیتا ہے کہ ذات قدیم لازوال اور کل اجسام میں محیط ہے وہ جان جانان ہوجاتا ہے اور سرور وصال حاصل کرتا ہے اور جو لوگ انانیت کو درست مانکر کثرت پر نظر رکھتے ہیں وہ ذات واحد کے ادراک سے بے نصیب رہتے ہیں۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ انانیت کو ترک کرکے ذات واحد کا دیدار بطون میں حاصل کرے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# گیارہویں ادھیا وشوروپ درشن

## अर्जुन उवाच

मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्म संज्ञितम् ।।
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम् ।।१।।

### ارجن نے کہا

**تلقین بالا سے نادانی دور ہوئی**

(۱) میرے حال پر مہربانی فرما کر جو آپ نے علم خود شناسی کے اعلیٰ اسرار بیان کئے اون سے میری نادانی رفع ہوئی۔

سنکے علم خود شناسی کے رموزِ سرمدی
آپکی تلقین سے میری رفع نادانی ہوئی

دسویں ادھیا کے آخری منتر میں بیان ہو چکا ہے کہ ذات پاک نے اپنی قدرت کے ایک شمہ سے کل عالم کو نمود دے رکھا ہے گیارہویں ادھیا میں اوس کیفیت کا مشاہدہ درج ہے۔

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ।।
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ।।२।।

**قدرت کاملہ اور اجسام کے ظہور و غیوب کی کیفیت دریافت ہوئی**

(۲) اے نرگس چشم میں نے آپ سے اجسام کی پیدائش فنا اور نیز غیر فانی قدرت کا مفصل حال سُنا۔

رازِ قدرت اور مخلوقات کا بود و نبود سنا
آپکے الطاف سے میں نے مفصل سُن لیا

एवमेतद्यथात्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ।।३।।

**اب آپ کی قدرت کا مشاہدہ چاہتا ہوں**

(۳) اے قادر مطلق اور ذات پاک۔ آپ نے اپنی حقیقت جیسے بیان فرمائی ویسی ہی ہے (اب) میں آپ کی قدرت کاملہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

آپنے اپنی حقیقت جیسی فرمائی بیان
ویسے ہی ہیں آپ بیشک یہ ہوا مجھ پر عیاں
ذاتِ پاک اور قادرِ مطلق کرم فرمائیے
جلوہ اپنی قدرت کامل کا اب دکھلائیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

मन्य से यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ॥
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मान मव्ययम् ॥४॥

اوسے دکھائے - (۴) اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں اوس کو دیکھنے کی قابلیت رکھتا ہوں تو آپ مجھے اپنا وہ لازوال ظہور دکھائے -

| | |
|---|---|
| گر میں لاسکتا ہوں تابِ دید خورشید جلال | تو مجھے درسائے اپنا ظہور لازوال - |

श्री भगवानुवाच - पश्य मे पार्थ रुपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ॥
नाना विधानि दिव्यानि नाना वर्णा कृतीनिच ॥५॥

## شری کرشن نے فرمایا

جواب مشاہدہ کر بیشمار جلووں کو - (۵) دیکھہ میرے ظہور سنکڑوں بلکہ ہزاروں طرح طرح کے عجیب اور مختلف رنگ اور صورت والے -

| | |
|---|---|
| ہوش کر اور دیکھہ ارجن میرے جلوے بیدرنگ | بعید و بے انتہا نادر عجائب رنگ رنگ |

पश्यादित्यान्व सूनुद्रानश्विनौ मरुत स्तथा ॥
बहून्यदृष्ट पूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥६॥

صفاتی قوتوں کو (۶) اے ارجن تو بہت سے آدیتیہ وسو - رودر اشونی کمار اور مرُوتو نکو دیکھہ اور بہت سے عجائبات دیکھہ جو تو نے پیشتر نہیں دیکھے -

| | |
|---|---|
| سب صفاتی قوتونکو دیکھہ اے ارجن عیاں | اہلِ دُنیا کی نگاہو نسے جو یکسر ہیں نہاں |

منسلکہ تصویر کو جلوہ جہاں نما کہنا چاہئے اور وہ شائقین کے مطالعہ کے واسطے پیش نظر کی جاتی ہے تا کہ گیارہویں ادھیا کے معنی بخوبی سمجھہ میں آجائیں - اس تصویر کو ہر وقت خیال میں رکھنے کی مزاولت سے اور ہر لفظ کے مراد اور معنی سمجھنے سے کشایش باطنی اخر الامر ہوتی ہے - کرشن اور واجب الوجود میں جو فرق معلوم ہوتا ہے وہ عقل کا نقص ہے جیسے احول کو ہر ایک شے دو نظر آتی ہے اور یہ احولیت اپنے اہنکار یعنی پندار کے فنا کئے بغیر ہرگز جا نہیں سکتی ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس تصویر عالم کو برہم باہیہ درشن اور وراٹ اور مہتو ہیان کہتے ہیں اور یہ اوس صفت جلالی کا بیان ہے جو ایک ایک ذرّے سے ظاہر ہوتی ہے۔

اسی کو ویدونکی رچاؤں نے جابجا مختلف صنایع سے ظاہر کیا ہے اور اوپنشدوں نے اس کے عملی طریقہ کو واضح طور سے اور تشریح کے ساتھ کھولا ہے۔

رگ وید کے پورکھ سوکت میں جس آدی پورکھ کی تعریف کی ہے اوس کی یہ مورتی ہے اور اس میں جو ہزاروں سر اور بے انتہا آنکھیں اور بے شمار پاؤں بتائے گئے ہیں اون سے وہ تمام عالم کو محاصرہ کرکے دس انگل پر مستقیم ہوا ہے وہ پورکھ ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور حیطہ محات سے باہر ہے اور علت سے پُھٹتا ہے یہ اوس کی قدرت ہے اور وہ ان سے برتر ہے یہ کُل عالم اوسکے ایک قدم کے برابر ہے اور تین قدم اسکے عالم بالا میں بے زوال ہو کر ٹھیرے ہیں۔

اب غور کرکے سمجھئے کہ تین پاؤں تین ترپٹیاں ہیں جن میں تین گنوں کے حصص لیکر ۹ کا عدد بنا اور دسویں صفر کی صورت میں ظاہر ہوا اور ایک کا عدد قایم بالذات دسواں انگل ہی ایک کے عدد پر ایک صفر بڑھانے سے دس اور دو صفر لگانے سے سو اور تین صفر لگنے سے ہزار اور علیٰ ہذا اور صفروں کے بڑھنے سے اننت سنکھیا بنتی ہی اور اونکار کی چار ماترائیں اسی صورت کو دکھاتی ہیں زمین پانی اور آگ کی ایک ترپٹی ترلوکی ہے جس کا نقشہ پرجاپتی مورتی میں اوپر دکھایا جاچکا ہے یہ سب سے اندر کے دائرے اوس تصویر کے ہیں اور اسو اسطے اِس تصویر میں ان تینوں دائروں کے گرد ایک حلقہ سفیدی کا دکھایا گیا ہے اور یہ استھول کہلاتے ہیں۔ دوسرے ترپٹی جو حد نظر سے برتر ہے اوس میں ہوا خلا اور من مشمول ہیں اور وہ سوکھشم ترپٹی ہے اوس کے گرد بھی ایک سفیدی کا خط نمایاں ہے۔ تیسرے ترپٹی جو سب سے اوپر ہے اوسے کارن ترپٹی یعنی علمی تثلیث کہتے ہیں جس میں بدھی اہنکار اور چیتن کے تین دائرے مشمول ہیں یہ تین علم عالم اور معلوم کی قوتیں ہیں اور ان میں کوئی واقعی فاصلہ نہیں ہے صرف تفہیمی ہی اور ان کے مجموعہ کا نام گیان ہے۔ انمیں بدھی برہما کا روپ ہے اہنکار شیو کا اور چیتن وشنو کا سروپ ہے اور یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نویں قوت بسیط اور سب کا آدہار ہو کر ایشر اور واسدیو نام سے مشہور ہے اور یہی جیو لوک اور مادہ حیات کل جاندار و نکی ہی یعنی اوس سے زندگی سب کی ہوتی ہی۔ دسویں قوت جو کافذ کی مانند شفا اور بسیط ہے اور جیسیر جزو کل کا نقش بنا ہوا اصلی ذات ہی جسے پرشوتم کہتے ہیں اور ان سب کے محو ہو جانے پر وہ درجہ حاصل ہوتا ہے جسے وگیان بدیہہ مکت یا نرد کلپ سماوہ کہا گیا ہی اور جیسے کرشن بھگوان نے اپنا پرم دہام بتلایا ہی نیچے کے تین پاون اور چوتھے ارد ہ ماترا اوم کے اسی کو ظاہر کرتی ہے جو دسویں قوت ہی۔ طالبان کو واضح ہو کہ گایتری منتر میں جو صرف سات طبق دکھائے گئے ہیں اور یہاں نو طبق اِن میں واقعی اختلاف نہیں ہی یعنی دو تریٹیاں تو بدستور ہیں اوپر والے ساتویں طبق میں اوس سے اوپر کے دو طبق بھی مشمول ہیں کہ اُن میں کوئی تفاوت مقامی نہیں ہے۔

نیچے سے دسویں یعنی اوس بیحد اور بے انتہا دائرہ کو جس کا کوئی نام و نشان نہیں ہی برہم کھلایا ہے اور اکھنڈ ابناشی اگوچر الف کے نفی والے لفظوں سے موسوم ہوا ہے۔ نواں حقیقی کا گلابی دائرہ نرنجن نراکار نروِنکار نرادہار لفظ نِر کے نفی کے ساتھ آشکارا کیا گیا ہے یعنی باوجود مایا کے ظہور کے وہ اوس سے برتر اور اسنگ ہے اور یہ وشنو کی تعریف ہے۔ آٹھویں دائرہ کو جو اہنگ اور شیو کا روپ ہے پورکھ سناتن منیۃ وبھو وغیرہ ناموں سے متقدمین نے بیان کیا ہے جو باریک تفاوت اِن الفاظ کا ہی وہ ہر ایک کو بلا غور کئے سمجھ میں نہیں آتا ہی یہ تین قسم کے نقط علیحدہ علیحدہ مدارج کے موافق ہیں چونکہ مبدا عالم کا اہنکار یا اوم ہے اسواسطے ویدوں کے چار مہاواک ہیں جن میں تین تین لفظوں کے مجموعہ سے بارہ الفاظ دکھلائے گئے ہیں غرض یہ ہے کہ اِن اسماء کا شغل طالبان حق کی رسائی منزلِ مقصود تک کراتا ہی جو لوگ پنداراجسم میں رہکر ان کا شغل کرتے ہیں اون کو مطلوب کا دیدار حاصل نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ پندار کے حجاب میں رہتے ہیں۔

اِس تصویر کا اب دوسری طرح بیان کیا جاتا ہے سب سے اندر کا دائرہ جو زمین سے

مشابہ ہے اوس کے وسط میں ذرا سی سفیدی نظر آتی ہے یعنی کاغذ کا سفید رنگ ذرہ سے بھی چھوٹا نمودار ہے اور اُس کی یکتائی صفحہ کاغذ سے واقعی ہے اور وہ ایک نقطہ چیتن بندہ یا آتش ہے اِس نقطہ کی بساط سے جب ایک خط کھینچا تب کال یا زمانہ کی پیدائش ہوئی ہے اور اوس کے دوسرے خط کے ساتھ مثلث ہو جانے پر عرض و طول دونوں ظاہر ہوئے کال کے تین عدد ہیں اور دیش کے چار سمت ۳ اور ۴ کو باہم ضرب دینے سے بارہ خطوط نے دیش اور کال کو باہم کر دیا اور اون سے یہ صورت تصویر کی جو کھینچی ہے خود بخود پیدا ہو گئی اور وستو کہلائی بارہ بروج اِسی تقسیم کا نتیجہ ہے یہ بارہ خطوط مثل تانے کے ہیں اور سات دائرہ خاک آب آتش ہوا خلا من اور بدھی مختلف رنگوں میں دکھائی ہوئی ہیں بانے کی مانند ہیں انکے بافت سے جو شئے تیار ہوئی اُس میں ۱۲ اور ۷ کی ضرب سے ۸۴ گھر بنتے ہیں جسے عام طور پر چوراسی کا چکر کہتے ہیں اور اِن پر پانچ مادی دائروں کے صفر لگانے سے چوراسی لاکھ کا عدد ثابت ہوتا ہے اور وہ عقل یعنی بدھی تک محدود ہے۔ ابھو یعنی علم اشراق کا حاصل ہونا چوراسی سے نکلنا کہلاتا ہے اور پندار کے رفع ہونے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ جب تک چیتن کی توجہ یعنی نظر نیچے کے طبقوں کے جانب رہتی ہے تب تک چوراسی کی گرفتاری دکھلاتی ہے جب چیتن کی درشٹی یعنی نظر تین کے ذریعہ سے پلٹ کر اوپر کی جانب ہوتی ہے تب چوراسی سے خلاصی ہوتی ہے اور رستگاری کا مقام حاصل ہوتا ہے اور موت کا خیال صفحہ دل سے مٹ جاتا ہے۔ ہر سطر میں بارہ خانوں کے سات سات گھر جو بنے ہوئے ہیں اون کا مختصر بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔ اول خانہ میں نشید کے اعداد درج ہیں دوسرے خانہ میں بھگوت گیتا کی ساتویں ادھیا کے الفاظ ہیں جن کی بنیاد پر یہ تصویر تیار ہوئی ہے بھومی یعنی خاک[1]۔ آپہ یعنی آب[2]۔ انل یعنی آتش[3]۔ وایو یعنی ہوا[4]۔ کھم یعنی خلا[5]۔ من[6]۔ بدھی[7]۔ اہنکار[8] اور قوت حیات[9]۔ اوّلین آٹھ قوتیں باعث ایجاد عالم اور نویں قوت اِن کا آدھار ہے تیسرے خانہ میں چھ فلسفہ اور ساتواں علم اپنے اپنے منصب کے بموجب دکھائے گئے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چوتھے خانہ میں وہ برہم آکرتیاں جن کا بیان تصویر نمبر ۱۱ میں ہو چکا ہے ظاہر کی گئی ہیں۔

پانچویں خانہ میں قدیم سات رشیوں کے نام جن سے نظام و قوانین عالم کی ایجاد ہوئی ہے لکھے گئے ہیں۔

چھٹے خانہ میں وہ ہفت طبقات نیچے کے جو اوس کے مقابل کے سات طبقات بالا کا عکس ہیں بیان کئے گئے ہیں۔

ساتویں خانہ میں اعداد نزول کی کیفیت مندرج ہے۔

آٹھویں خانہ میں وہ سات مادۂ جسم کے جنہیں باستعارہ سات سمندر بھی کہا ہے اپنے اپنے موقعات پر آشکارا کئے گئے ہیں۔

نویں خانہ میں ساتویں لوک جن کی حسب منشاء اتھرین وید کے اوپنشدوں نے تشریح کی ہے جتلائے گئے ہیں۔

دسویں خانہ میں سام وید کی مطابقت سے سات نادیا سات سُر ظاہر کئے گئے ہیں۔

گیارھویں خانہ میں رگ وید کی منشاء کے موافق سات دیوتا یعنی منتظمان عالم کے مقامات درج ہیں۔

بارھویں خانہ میں یجروید کے احکام کے موافق سات لوک جن کا عملی طریقہ گایتری اور ترکال سندھیا قرار دیا گیا ہے آشکارا کئے گئے ہیں

اس ادھیا کے نمبرہ میں ہزاروں انواع کے عجیب اور مختلف رنگ اور صورت والے اشیاؤں کا بیان اور ۹ منتر میں آدیتوں وسودن۔ رودروں۔ اشونی کمار اور مردتوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس تصویر کو چشم معرفت سے دیکھنے پر ثابت ہوگا کہ جو کچھ ارجن کو دکھایا گیا وہ سب اسمیں موجود ہے۔ آدیتوں کا بیان پرجاپتی کی تصویر نمبرہ میں ہو چکا ہے۔ اشٹ دسو اس تصویر کے خانہ نمبر۲ میں مفصل درج ہوتے ہیں رودر کی پنج مکھی صورت تصویر نمبر ۱۱ میں دیکھو اور وہ تصویریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس تصویر کے جزو ہیں - اشٹوبنوں کے جوڑے کا بیان تصویر نمبر ۹ میں ظاہر کر دیا گیا ہے اِس تصویر کا سمجھنا شوق اور کوشش پر منحصر ہے ایک بار پڑھ لینے سے وہ ہرگز سمجھ میں نہیں آ سکتی مگر اسکے بار بار دیکھنے اور غور کرنے سے ہر بار نیا لُطف حاصل ہو گا اور جب اِس کا نقشہ دِل پر جم جائیگا تب ناظرین و شائقین اپنے دِل میں آپ انصاف کر سکیں گے -

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ॥
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥७॥

ظہورِ عالم

(۷) اے ارجن تو آج تمام عالم کو معہ اوس کے متحرک اور ساکن موجودات کے اور جو کچھ دیکھنا چاہتا ہے میرے اس جسم میں موجود دیکھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| دیدنی جو کچھ ہے ساکن اور متحرک نظام | | دیکھ مجھ میں ساری موجوداتِ عالم کا قیام | |

شری کرشن جی کے جسم کو تو ارجن اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا اوسمیں کُل عالم کیونکر آ سکتا تھا حاصل کلام یہ ہے کہ جس وقت اِنسان طریقہ فنا سے اپنے جسم کو نورِ مجسّم یقین کرتا ہے اوسوقت تمام عالم اوسے اپنا ہی جلوہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ جب ارجن نے کرشن کی قدرت کی تصویر کو اپنے دِل میں باندھ لیا تو جو کیفیت عالم کی تھی وہ سب اوسکو اپنے اندر نظر آنے لگی -

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ॥
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥८॥

اِس مشاہدہ کے لیے چشمِ ظاہری نہیں بلکہ انبھو یعنی علمِ اشراق درکار ہے -

(۸) تو مجھے اپنی اِن آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اِس لئے میں تجھے عجیب و غریب آنکھ دیتا ہوں کہ تو اوس سے میری قدرت کے جلال کو دیکھے -

| | | | |
|---|---|---|---|
| چشمِ ظاہر سے نہیں تو دیکھ سکتا ہے مجھے | | اِسلئے دیتا ہوں چشمِ معرفت ارجن تجھے | |

یہ منتر دلچسپ غور طلب اور پُر معنی ہے اور اُس کا مطلب ذیل میں بیان کیا جاتا ہے عالم بطون کی سیر چشمِ ظاہری سے ہرگز نہیں ہو سکتی اوس کے دیکھنے کے لیے گیان نیتر یعنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چشم معرفت کا حاصل کرنا ضروری ہے اوسی کو عارفوں نے اہنہد اور اشراق کہا ہے اور شغل کی مزاولت کے بعد اوس کا انسان کے بطون میں آشکارا ہونا بیان کیا ہے۔

## संजय उवाच

एवमुक्त्वा ततो राजन्महा योगेश्वरो हरिः ॥
दर्शयामास पार्थाय परमं रूप मैश्वरम् ॥९॥

## سنجے نے کہا

قدرت کاملہ کا مشاہدہ (۹) اے راجہ (دہرت راشٹر) یہ کہکر قادر مطلق کرشن نے ارجن کو اپنی قدرت کا اعلیٰ جلوہ دکھایا۔

| | |
|---|---|
| قادر مطلق نے ارجن کو یہ فرما کر شہا | اپنی قدرت کا جلالی معجزہ دکھلا دیا؛ |

اس موقعہ پر کرشن جی نے ارجن کو اوس کے قلب میں عالم علوی کی سیر کرائی اور اوسکی تصریح ذیل میں ہے۔

अनेक वक्त्र नयन मनेका द्भुत दर्शनम् ॥
अनेकदिव्या भरणं दिव्यानेको द्यतायुधम् ॥१०॥
दिव्यामाल्याम्वर धरं दिव्य गन्धानुलेपनम् ॥
सर्वाश्चर्य मयं देव मनंतं विश्वतो मुखम् ॥११॥

عالم ملکوتی کی سیر (۱۰ و ۱۱) جو کہ بے شمار منہ اور آنکھیں بے شمار عجیب شکلیں بے شمار نایاب زیور اور بے شمار نادر ہتیار رکھتا تہا اور عجیب مالائیں اور پوشاکیں زیب تن کئے ہوئے اور عمدہ عطر لگائے ہوئے تہا اور نہایت حیرت انگیز اور روشن تہا جسکی کہیں انتہا نہ تھی اور جس کا ہر طرف رخ تہا۔

| | |
|---|---|
| عالم ملکوت پر جو ہی پڑی اوسکی نظر<br>تہا نہایت حیرت انگیز اور روشن اک وجود | اوسنے دیکھی ذات مطلق ذاتقدس جہت میں جلوہ گر<br>انتہا جسکی نہیں پیدا نہ تہیں جسکی حدود |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| تھے وہاں چشم و صورت بیجیا بیحد سہ<br>عطر خوشبودار میں ڈوبا ہوا تھا سر بسر | زیب تن تھے زیور نایاب و نادر اسلحہ<br>تھی عجب پوشاک اور نادر حمائل زیب بر |

جو جلال کی کیفیت شاغلوں کے قلب پر ظاہر ہوا کرتی ہے اور اُسوقت ارجن کے دل پر طاری ہوئی تھی اوس کا اس منتر میں بیان کیا گیا ہے اب تک ارجن اپنے اور دیگر اشخاص کے جسم ہاتھ منہ آنکھ وغیرہ کو جدا جدا اون سے متعلق خیال کرتا تھا لیکن انانیت کے ترک کرنے کے بعد اوسے کامل یقین ہو گیا کہ ذات واحد تمام اجسام میں محیط ہو کر دیکھنا سننا وغیرہ حواس خمسہ کے فعلوں کی ناظر ہے اور وہی ہر سمت میں جلوہ گر ہے۔

दिवि सूर्य सहस्रस्य भवेद्युग पदुत्थिता ॥
यदि भाः सदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥१२॥

جلال کا جلوہ

(۱۲) اگر آسمان میں یکبارگی ہزار سورجوں کی روشنی ہو تو وہ اُس ذات بزرگ کے جلال کے برابر ہو سکے گی۔

| | |
|---|---|
| گر فلک پر آفتاب ایکدم ہویدا ہوں ہزار | ہیں جلالِ ذات اقدس میں نمایاں ذرہ وار |

درحقیقت ذات بحت کے جلال کے سامنے ہزار سورجوں کی روشنی بھی ہیچ ہے

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ॥
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरे पांडवस्तदा ॥१३॥

عین الیقین کی کیفیت

(۱۳) اُس وقت ارجن نے تمام عالم کو معہ اُس کی نیرنگیوں کے اُس ذات مقدس کے جسم میں موجود پایا۔

| | |
|---|---|
| پیکر بیحد میں جو ہے ہو گیا عین الیقین | عالم کون و مکان و جملہ نیرنگ مبین |

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनंजयः ॥
प्रणम्य शिरसा देवं कृतांजलिरभाषत ॥१४॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**حیرت کا مقام**

(۱۴) تب حیرت کے مارے ارجن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور وہ سر جھکا کر دست بستہ کرشن بھگوان سے کہنے لگا۔

منزلِ حیرت میں وارد ہو گیا ارجن کانپ اٹھا
سر جھکا کر دست بستہ عرض یوں کرنے لگا

अर्जुन उवाच– पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूत विशेष संघान् ॥ ब्रह्माण मीशं कमला सनस्थ मृषींश्च सर्वानु रगांश्च दिव्यान् ॥१५॥

**برہما کا مقام یعنی عالمِ جبروت کی سیر**

(۱۵) ارجن نے کہا اے کرشن میں آپ کے جسم میں تمام دیوتاؤں کو ہر قسم کی موجودات کو۔ خداوند کائنات برہما جی کو جو کنول پر نشست رکھتے ہیں اور سب رشیوں کو اور عجیب عجیب سانپوں کو دیکھتا ہوں

اِس وجودِ پاک میں سب دیوتا ہیں جلوہ گر
جدِ امجد مورثِ اعلیٰ خدائے کائنات
اور مخلوقات ہے ہر قسم کی پیشِ نظر
ہیں کنول کے پھول پر بیٹھے ہوئے اک پاک ذات

अनेक बाहूदर वक्त्र नेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतो ऽनंत रूपम् ॥ नांतंन म मध्यं न पुनस्त वादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्वरूपम् ॥१६॥

**کثرت اور وحدت کا یکجا ہونا۔**

(۱۶) اے عالم کے صاحب میں آپ کو بے شمار بازو۔ شکم۔ دہن اور آنکھیں رکھنے والا محیط کل پاتا ہوں اور مجھے آپ کی بے نہایت ظہور کا آغاز وسط اور انجام نظر نہیں آتا۔

سب رشی اور شیش ناگ اور سانپ ہیں اک حدِ عجیب
آپ ہیں بے انتہا شکلوں میں ہر جانب عیاں
عالمِ ملکوت کا نظارہ ہے از بس عجیب
بے عدد ہیں آپکے بازو شکم چشم و دہان

किरीटिनं गदिनं चक्रिण च तेजो राशिं सर्व तो दीप्तिमंतम् ॥ पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समंता द्दीप्तान लार्क द्युतिम प्रमेयम् ॥१७॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وشنو کا مقام یعنی عالم لاہوت کی سیر

(۱۷) میں دیکھتا ہوں کہ آپ تاج پہنے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں گدا اور چکر لئے ہوئے ہیں اور بجید جلال رکھتے ہیں اور ہر سمت کو روشن کرتے ہیں آپ پر آنکھ بالکل نہیں ٹھہرتی کہ آپ کی روشنی شعلہ زن آفتاب کے مانند ہے اور بے انتہا ہے۔

وہ ظہور لاتعین آپکا ہے دقت دید
کثرت و وحدت کا نظارہ ہے یکجا سر بسر
سر پہ ہے تاج آپکے ہاتھوں میں ہیں چکر و گدا
آنکھ کی کیا تاب ہے دیکھے وہ روئے ذوالجلال

جس کا اول درمیان اور خاتمہ ہے ناپدید
راز ایکو ہم بہو شیامہ ہے روشن قلب پر
شش جہت افروز ہے نور تجلی آپ کا
ہے فروغ حسن عالم سوز جس کا بےمثال

ستو گن تاج۔ رجو گن گدا اور تمو گن چکر ہے۔ ان تین لوازمات شاہانہ سے ذات لامتناہی کل عالم کا انتظام کرتی ہے اور اپنا تماشہ آپ دیکھتی ہے۔

त्वमक्षरं परमं वेदितव्य त्वमस्य विश्वस्य परंनिधानम् ॥
त्वमव्ययः शास्वत धर्म गोप्ता सनातन स्त्वं पुरुषो मतो मे ॥१८॥

لاانتہائی کیفیت

(۱۸) میرے عقیدے میں آپ کی ذات لازوال اعلیٰ اور جاننے کے سب کے لایق ہے اور اس عالم کا اصلی مخزن ہے وہ لافانی اور قدیم آئین راستی کی حامی ہے اور بے زوال ہے۔

ذات عالی لایزالی ہے عقیدت میں مری
قابل ادراک لافانی قدیم اور استوار

موجب بود و فنا، حامی طرز راستی
ہے صفت لاانتہائی کی سراسر آشکار

अनादि मध्यान्तमनन्तवीर्य मनन्तबाहु शशि सूर्य नेत्रम् ॥
पश्यामित्वा दीप्त हुताशवक्त्र स्वतेजसा विश्वमिदं तपन्तम् ॥१९॥

صفت جلال

(۱۹) میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا آغاز وسط اور انجام نہیں ہے آپکی طاقت بے انتہا ہے آپ کے بازو بے شمار ہیں آنکھیں چاند اور سورج کی سی ہیں اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چہرہ روشن آگ کی مانند ہے اور آپ اپنے جلال سے اس عالم کو روشن کر رہے ہیں

| | |
|---|---|
| دیکھتا ہوں میں عیاں شان جلالی آپ کی<br>قوتیں بے انتہا ہیں اور بازو بے شمار | بے ہدایت بے نہایت ذات عالی آپکی<br>ماہ و خورچشمان روشن روئے تاباں مثل نار |

द्यावा पृथिव्योरिदमंतरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः ॥

दृष्ट्वाद्भुतं रूपमुग्रं तवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥२०॥

صفت محیط اور بسیط ہونے کے -

(۲۰) اے ذات بزرگ آپ زمین آسمان خلے اور تمام اطراف زمین محیط ہیں آپ کے اس عجیب اور جلال والی صورت کو دیکھکر تینوں عالم کانپتے ہیں

| | |
|---|---|
| ذات برتر آپکی ہے سارے عالم میں بسیط<br>ذرے ذرے میں منور ہے شعاع لایزال | از زمیں تا آسماں سمت و فضا سب میں محیط<br>تینوں عالم کانپتے ہیں دیکھکر شان جلال |

अमी हि त्वां सुरसंघा विशंति केचिद्भीताः प्रांजलयो गृणंति ॥

स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षि सिद्धसंघाः स्तुवंति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥

صفت معبودی

(۲۱) بعض دیوتاؤں کے گروہ آپ کی پناہ میں آتے ہیں بعض خوف کے مارے ہاتھ جوڑ کر آپ کی تعریف کرتے ہیں بعض صاحب کمال مہرشی خیر باد کہکر آپ کی بہت توصیف بیان کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ہے پناہ عاطفت میں اک گروہ دیوتا<br>جانکر معبود اپنا مجمع اہل کمال | دست بستہ خوف سے حمد و ثنا میں دوسرا<br>آپکی توصیف کرتا ہے بیاں اے جیتپال |

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च ॥

गंधर्वयक्षासुरसिद्धसंघा वीक्षंते त्वा विस्मिताश्चैव सर्वे ॥२२॥

حیرت کا دوسرا مقام

(۲۲) رودر - ادیتہ - وسو - اشونی کمار - مروت اور اوشم پا وغیرہ جتنے دیوتا ہیں اور گندھرب - یکش - راکشش اور سدھ ہون کے جتنے فرقے ہیں وہ سب آپ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| رُور ادشم یا مُرت اَوت وسوا شونی کمار<br>راکشش گندھرب یکش وسدہ وِ انسان ہشیار | اور ہیں انکے سوا جتنے ملا ایک راز دار<br>دیکھکر اِس شکل کو حیران ہیں آئینہ دار |

اوّل وہ سات تجلیات کے وجود ہیں جنکا عارفوں نے زمانہ قدیم میں اشراق کی مدد سے مشاہدہ کیا تھا اور آخر چار اسماء فرقہ اِنسانی ہیں جو اوس زمانہ میں مختلف عقاید کے پیرو ہونے کی وجہ سے اِن ناموں سے موسوم ہوئے۔

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रं महावाहो वहु वाहू रूपादम् ॥
वहूदरं वहुदंष्ट्रा करालं दृष्ट्वालोकाःप्रव्यथिता स्तथाऽहम॥२३॥

شیو کا مقام یعنی عالم ہاہوت کی سیر

(۲۳) اے قوی بازو آپ کے اوس بڑے جسم کو دیکھکر جس میں منہ آنکھ - بازو - پاؤں - شکم - اور خوفناک دانت بکثرت ہیں عالم کانپتا ہے اور میں بھی کانپتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| دِل دھڑکتا ہے مرا اے کرشن اِسکو دیکھکر<br>آپکا جسم کلاں جس میں بکثرت ہیں عیاں | ایک عالم کانپتا ہے ڈالکر اُس پر نظر<br>دست و پا پُر خوف دندان و شکم چشم و دہاں |

नभःस्पृशं दीप्त मनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्त विशाल नेत्रम् ॥
दृष्ट्वाहित्वां प्रव्यथितं तरात्मा धृतिंन विंदामिशमंच विष्णो ॥२४॥

ہیبت کا جلوہ

(۲۴) اے کرشن آپ کے اوس دراز چہرہ کو جو آسمان سے باتیں کرتا ہے اور روشن ہے اور بے شمار رنگ رکھتا ہے اور جس میں بڑی بڑی آنکھیں چمکتی ہیں دیکھکر میرا دل گبھراتا ہے اور مجھے قرار و تسکین نہیں ہے۔

| | |
|---|---|
| فرش سے تا عرش چہرے کی درازی الاماں<br>دیکھکر وہ روئے ہیبتناک روشن ہفت رنگ | پھر رہے جسمیں لاتعداد چشمان کلاں<br>ہوگیا میرا اختلاج قلب سے معذور و تنگ |

दंष्ट्रा करालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानल सन्निभानि ॥
दिशोन जाने नलभेच शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥२५॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایضاً (۲۵) خوفناک دانتوں والے اور آتش اجل کے مانند روشن دہنوں کو دیکھکر مجھے راہ عافیت نظر نہیں آتی اور میرا قرار ہاتھ سے جاتا رہا ہے اے دیوتاؤں کے مالک اور عالم کے پشت وپناہ آپ مجھپر کرم کیجئے۔

| | |
|---|---|
| اُن دہانوں سے نکلتے دیکھ شعلے موت کے<br>موت آتی ہی نظر و پر نہیں ہے اختیار | اور اُن پر خوف دنداں پر نگہ کرکے مجھے<br>کیجئے مجھپر کرم اے مالک اے پروردگار |

अमी चत्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवा वनिपाल संघैः ॥
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथा सौ सहा स्मदीयैरपि योध मुख्यैः॥२६
वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशंति दंष्ट्राकरालानि भयान कानि ॥
केचिद्विलग्ना दशनांतरेषु संदृश्यंते चूर्णितै रुत्तमांगैः ॥२७॥

صفت قہاری (۲۶ و ۲۷) یہ سب دہرت راشٹر کے بیٹے اور اون کے مددگار راجاؤں کے گروہ بھیشم پتامہ - درونا چارج - رتھ بان کا بیٹا (کرن) اور نیز ہماری فوج کے دلاور آپ کے تیز دانتوں والے مہیب دہنوں میں نہایت تیزی کیساتھ گھسے چلے جاتے ہیں اور اُن میں سے کچھ پسے ہوئے سر دانتوں کے درازوں میں لٹکے نظر آتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| کورو کے واقربا اور اُن کے حامی راجگاں<br>نیز اپنی فوج کے زور آزما نے باوقار<br>اور نظر آتے ہیں بعضے سر بہت کچلے ہوئے | بھیشم ودرون وکرن فوج مخالف کے یلاں<br>اُن دہانوں میں گھسے جاتے ہیں سب بے اختیار<br>تیز دنداں کی درازوں میں لگ لٹکے ہوئے |

यथानदीनां बहवो ऽम्बुवेगाः समुद्रमेवा भि मुखा द्रवंति ॥
तथा तवामी नरलोकवीरा विशंति वक्त्राण्यभिविज्वलंति ॥२८॥

تشبیہ (۲۸) جیسے دریاؤں کی بیشمار لہریں سمندر میں جاکر گرتی ہیں ویسے ہی یہہ مردان دلاور آپ کے شعلہ زن دہنوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| بحر میں ہوتا ہے جیسے ندیوں کا اختتام | یہ دلاور آتشین دہنوں میں کرتے ہیں قیام |

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतंगा विशंति नाशाय समृद्धवेगाः ॥
तथैव नाशाय विशंति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः ॥२९

ایضاً (۲۹) جیسے پروانے جلنے کے لئے بے اختیار ہو کر شعلہ پر گرتے ہیں ویسے ہی یہہ سب لوگ جذبہ میں آ کر مرنے کے لئے آپکے دہنوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

| | |
|---|---|
| شمع پر پروانے ہو جاتے ہیں جیسے جاں نثار | موت کے منہ میں ہیں داخل حاضرین کارزار |

लेलिह्यसे ग्रसमानः समंताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः ॥
तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपंति विष्णो ॥ ३०॥

فنا ظہور کا یکجا مشاہدہ (۳۰) اے عالم کے صاحب آپ اپنے روشن دہنوں سے سب لوگوں کو کھا کر خوب مزا لیتے ہیں اور آپ کی زبردست جلالی قوتیں سارے عالم کو روشن کرتی ہیں اور حرارت پہونچاتی ہیں۔

| | |
|---|---|
| اُن دہان شعلہ زن کی ساری دنیا ہے غذا | جسمیں اُسکی موت ہے وہ ذائقہ ہے آپ کا |
| اے خداوند آپکی بیحد جلالی قوتیں | ہیں برنگ روشنی و سوز موجودات میں |

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद ॥
विज्ञातुमिच्छामि भवंतमाद्यं नहि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम् ॥३१

حیرت کا تیسرا مقام اور سوال کہ آپ کون ہیں (۳۱) مجھے بتائے کہ آپ بصورت جلال کون ہیں میرا آپ کو نمسکار ہے اے دیوتاؤں کے سرتاج آپ مجھ پر مہربان ہو جئے میں آپکی اصلیت جاننے کی تمنا رکھتا ہوں اور آپ کے ظہور کو نہیں سمجھ سکتا۔

| | |
|---|---|
| کون ہے اِس صورتِ پُرخوف میں بتلائیے | بندۂ عاجز پہ اے داور کرم فرمائیے |
| آپکے دیدار کی از بس تمنا ہے مجھے | آپ کا اعجاز بالاتر ہے میری عقل سے |

اوپر کے منتروں میں تت پد یعنی کلّیت کا مشاہدہ ارجن کو ہوا تھا اور اب وہ توم پد یعنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انانیت کے پردہ میں معرفت کا طالب ہوتا ہے۔

**श्री भगवानुवाच**

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः॥
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः॥३२॥

## شری بھگوان نے جواب دیا

| |
|---|
| اکال روپ شیو ہوں یعنی عالم ہا ہوت کا صاحب ہوں |

(۳۲) میں عالم کو معدوم کرنے والی فنا ئے کبرا ہوں اور اس موقع پر عالم کو معدوم کرنے میں مصروف ہوں جو تو نہیں لڑے گا تو بھی جتنے جو انمرد ہر دو لشکر میں موجود ہیں وہ سب معدوم ہو جائیں گے۔

| | |
|---|---|
| میں قسمت ہوں اجل کا اور فنا معروف ہوں آج ہر دو فوج میں جتنے بہادر ہیں کھڑے | اس گھڑی عالم کے استیصال میں مصروف ہوں وہ بلا کوشش تری ملک عدم کو جائینگے |

جسم انسانی کے واسطے پیدائش اور فنا لازمی ہیں لہٰذا اون کے فنا ہونے کا فکر نہ کرکے امر حق کے لئے جنگ کرنا انسان کا فرض ہے۔

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम्॥
मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन्॥३३॥

| |
|---|
| عالم ناسوتی یعنی اسباب فانی کا فکر نہ کرکے جنگ کر |

(۳۳) پس اے تیر انداز تو کھڑا ہو اور نیکنامی حاصل کر دشمنوں پر فتح پا کر سلطنت عظیم سے حظ اوٹھا ان کو تو میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے تو برائے نام ایک ذریعہ بنجا۔

| | |
|---|---|
| کھان کر لڑیکی اب تو اپنی شہرت کو بڑھا اونکو تو پہلے ہی میں نے مرگ تک پہنچا دیا | دشمنوں کو زیر کر اور سلطنت کا حظ اُٹھا تو برائے نام کر سامان اُنکی موت کا |

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथान्यानपि योधवीरान्॥
मया हतांस्त्वं जहि माव्यथिष्ठा युध्यस्व जेतासि रणे सपत्नान्॥३४॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| فتح ہوگی | (۳۴) تو درونا چارج - بھشیم پتامہ - جیدرتھ - کرن اور دیگر جوانمردوں کو جنہیں میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے ہلاک کر - تامل نہ کر اور جنگ کر تو لڑائی میں دشمنوں پر فتح پاویگا - |

| | |
|---|---|
| کرن بھیشم جیدرتھ درون اور دیگر سورما<br>وہ مرے مقتول ہیں تو انکو بیشک قتل کر | جنگ کے میدان میں جنکا قدم اب آگیا،<br>کامیابی تجھکو ہوگی مستعد ہو جنگ پر |

संजय उवाच - एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृतांजलिर्वेपमानः किरीटी ॥ नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं सगद्गदं भीत भीतः प्रणम्य ॥ ३५ ॥

## سنجے نے بیان کیا

| | |
|---|---|
| تب ارجن نے خوف اور عاجزی کیساتھ عرض کیا | (۳۵) کرشن جی کے اس کلام کو سنکر ارجن نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور سر جھکا کر کانپتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے لکنت کے ساتھ اُن سے دوبارہ یہ کہا - |

| | |
|---|---|
| جب بتایا کرشن نے یہ راز تو وہ تاجور<br>کانپتے ڈرتے ہوئے اُسنے جھکا کر اپنا سر | بندگی کرنے لگا ہاتھوں کو اپنے جوڑ کر<br>کرشن کی تعریف یوں لکنت سے کی بار دگر |

अर्जुन उवाच - स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवंति सर्वे नमस्यंति च सिद्धसंघाः ॥ ३६ ॥

## کلام ارجن

| | |
|---|---|
| سب لوگ آپ کی عظمت مانتے ہیں | (۳۶) اے کرشن مہاراج یہ بجا ہے کہ ایک عالم آپ کی توصیف بیان کرکے خوشی اور دلبستگی حاصل کرتا ہے اور بدافعال آپ کے خوف کے مارے ہر طرف بھاگتے ہیں اور کاملوں کی جماعتیں آپ کو سجدہ کرتی ہیں - |

| | |
|---|---|
| شانِ مہاراج کے شایاں ہے اگر سارا جہاں<br>بھاگتے ہیں آپکی صورت سے ڈر کر بدخصال | آپکی توصیف میں ہے محو با ادب رطب اللسان<br>آپکو کرتے ہیں سجدہ صاحبانِ باکمال |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انانیت کے پردہ میں معرفت کا طالب ہوتا ہے۔

## श्री भगवानुवाच

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः॥
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः॥३२॥

## شری بھگوان نے جواب دیا

اکال روپ شیو ہوں
یعنی عالم ہاہوت کا صاحب ہوں

(۳۲) میں عالم کو معدوم کرنے والی فنا سے کبرا ہوں اور اس موقع پر عالم کو معدوم کرنے میں مصروف ہوں جو تو نہیں لڑے گا پھر بھی جتنے جوانمرد ہر دو لشکر میں موجود ہیں وہ سب معدوم ہو جائیں گے۔

میں فرشتہ ہوں اجل کا اور فنا مصروف ہوں
آج ہر دو فوج میں جتنے بہادر ہیں کھڑے

اس گھڑی عالم کے استیصال میں مصروف ہوں
وہ بلا کوشش تری ملکِ عدم کو جائینگے

جسم انسانی کے واسطے پیدائش اور فنا لازمی ہیں لہذا اون کے فنا ہونے کا فکر نہ کرکے امر حق کے لئے جنگ کرنا انسان کا فرض ہے۔

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम्॥
मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन्॥३३॥

عالم ناسوتی یعنی اسباب
فانی کا فکر نہ کرکے جنگ کر

(۳۳) پس لے تیر انداز تو کھڑا ہو اور نیکنامی حاصل کر دشمنوں پر فتح پا کر سلطنت عظیم سے حظ اوٹھا ان کو تو میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے تو برائے نام ایک ذریعہ بنجا۔

کٹھان کر لڑنیکی اب تو اپنی شہرت کو بڑھا
اونکو تو پہلے ہی میں نے مرگ تک پہنچا دیا

دشمنوں کو زیر کر اور سلطنت کا حظ اٹھا
تو برائے نام کر سامان اونکی موت کا

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथान्यानपि योधवीरान्॥
मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठा युध्यस्व जेतासि रणे सपत्नान्॥३४॥

فتح ہوگی

(۳۴) تو درونا چارج - بھیشم پتامہ - جیدرتھ - کرن اور دیگر جوانمردوں کو جنہیں میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے ہلاک کر۔ تامل نکر اور جنگ کر تو لڑائی میں دشمنوں پر فتح پاویگا۔

| | |
|---|---|
| کرن بھیشم جیدرتھ درون اور دیگر سورما | جنگ کے میدانمیں جنکا قدم اب آگیا، |
| وہ مرے مقتول ہیں تو اُنکو بیشک قتل کر | کامیابی تجھکو ہوگی مستعد ہو جنگ پر |

संजय उवाच - एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृतांजलिर्वेपमानः
किरीटी ॥ नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं सगद्गदं भीत भीतः प्रणम्य ॥३५॥

## سنجے نے بیان کیا

تب ارجن نے خوف اور عاجزی کیساتھ عرض کیا

(۳۵) کرشن جی کے اِس کلام کو سُنکر ارجن نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور سر جھکا کر کانپتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے لکنت کے ساتھ اُن سے دوبارہ یہ کہا۔

| | |
|---|---|
| جب بتایا کرشن نے یہ راز تو وہ تاجور | بندگی کرنے لگا ہاتھوں کو اپنے جوڑ کر |
| کانپتے ڈرتے ہوئے اُسنے جھکا کر اپنا سر | کرشن کی تعریف یوں لکنت سے کی بارِ دگر |

अर्जुन उवाच - स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च
रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवंति सर्वे नमस्यंति च सिद्धसंघाः ॥३६॥

## کلام ارجن

سب لوگ آپ کی عظمت مانتے ہیں

(۳۶) اے کرشن مہاراج یہ بجا ہے کہ ایک عالم آپ کی توصیف بیان کر کے خوشی اور دلبستگی حاصل کرتا ہے اور بدافعال آپ کے خوف کے مارے ہر طرف بھاگتے ہیں اور کاملوں کی جماعتیں آپ کو سجدہ کرتی ہیں۔

| | |
|---|---|
| شانِ تمہاری کے شایاں ہے اگر سارا جہاں | آپکی توصیف میں ہو با ادب رطب اللساں |
| بھاگتے ہیں آپکی صورت سے ڈر کر بدخصال | آپکو کرتے ہیں سجدہ صاحبانِ باکمال |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

कस्माच्च तेन नमेरन्महात्मन्गरीयसे ब्रह्मणोऽप्यादि कर्त्रे ॥
अनंत देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत् ॥ ३७ ॥

آپ لافانی اور حق و باطل سے برتر ہیں

(۳۷) اے بزرگ منش وہ لوگ آپ کی اوس ذات واجب التعظیم کو جو عالم کی صانع کی بھی علت غائی ہے سجدہ کیوں نہ کریں۔ اے بے شمار دیوتاؤں کے حاکم اور عالم کی پناہ آپ لازوال ہیں اور حق و باطل سے برتر ہیں

| | |
|---|---|
| کیوں نہ یہ تعظیم دیں اُس ذاتِ بابرکات کو | جو عدم سے کھینچ لائی ہے موجودات کو |
| اے خداوند ملائک جلوہ آرائے جہاں | آپ ہی ہیں حق و باطل نیز بے نام و نشاں |

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ॥
वेत्तासि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनंतरूप ॥ ३८ ॥

آپ کی یہ تعریف بیان ہے

(۳۸) اے محیط عالم آپ صفات کا مبدا ہیں اور ذات قدیم ہیں اور اس عالم کے اصلی مخزن ہیں آپ ناظر منظور اور اعلیٰ مقام ہیں اور عالم محیط ہیں

| | |
|---|---|
| انتہا ہے سارے عالم کی مگر ازلی ہیں آپ | جملہ مخلوقات فانی ہے مگر ابدی ہیں آپ |

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशांकः प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च ॥
नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोऽपि नमो नमस्ते ॥ ३९ ॥

صفات ہفتگانہ کو آپ سے ظہور ہے

(۳۹) وایو - یم - اگنی - ورون - چندرما - پرجاپتی - اور پرپتامہ آپ ہی ہیں آپ کو ہزار بار بلکہ بے شمار بار نمسکار کرتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| ناظر و منظور اور ہر حد سے بالاتر ہیں آپ | اے کثیر الشکل ہر صورت میں جلوہ گر ہیں آپ |

جب ان ساتوں قوتوں کو اپنے اندر نگر سارے دریافت کیا جائے تب اس منتر کے معنی بخوبی حل ہو سکتے ہیں۔

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व ॥
अनंत वीर्यामित विक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ॥ ४० ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۰) اے محیط کل آپ کو رُو اور پشت اور سب طرف سے نمسکار ہے آپ بے اِنتہا قوت اور بے اندازہ جلال رکھتے ہیں۔ آپ کُل میں محیط ہیں پس کُل ہیں۔

آپ بے انتہا جلال رکھتے ہیں اور محیط کل ہیں میرا آپکو دل و جان سے نمسکار ہے

| | |
|---|---|
| وایو یم اگنی ورن برہما آہیش اور چندرما<br>آپکو ہے پشت و رُو اور ہر طرف سے بندگی<br>شان اور قوت کے اندازے سے برتر آپ ہیں | آپکی شکلوں کو میرے لاکھ سجدے ہیں بجا<br>ساری دنیا میں عیاں ہے ایک ہستی آپکی<br>آپ ہی سب ہیں کہ اندر اور باہر آپ ہیں |

یہ اپرو کش گیان یعنی حق الیقین کا مقام ہے جہاں نور حقیقی کا جلوہ بے حجابانہ آشکارا ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن حاضر و غائب ناممکنات کا امکان نظر آتا ہے۔ اور حق و باطل کا عقدہ کھلجاتا ہے

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति ॥
अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि ॥ ४१ ॥
यच्चावहासार्थमसत्कृतोऽसि विहारशय्यासनभोजनेषु ॥
एकोऽथवाप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥ ४२ ॥

(۴۱ و ۴۲) اپنا دوست سمجھکر اور آپکی اِس عظمت کو نہ جانکر میں نے عالم بے خبری میں یا دوستانہ طور پر آپ کو کرشن۔ یادو۔ دوست کہکر اکثر پکارا ہے اور ازراہ مذاق کھیلتے۔ سوتے۔ بیٹھتے اور کھاتے وقت خلوت اور جلوت میں آپ کی گستاخی کی ہے اے عالی وقار اوسکی معافی میں آپ کی ذات برتر از قیاس سے مانگتا ہوں۔

جو مجھسے غلطی اور قصور آپکی نسبت ہمیشہ ہوا ہو اُسے معاف فرمایئے

| | |
|---|---|
| دوستی میں آپ کی عظمت نہیں پہچان کر<br>کرشن اور یادو کا پیارا نام میں لیتا رہا<br>کھیل و عوت خوابگاہ و بزم میں تھی دل لگی<br>اے خداوند اب مجھے اُسکی معافی دیجئے | اپنی نادانی کے باعث دوستانہ طور پر<br>دوست کہکر آپ کو میں نے پکارا بارہا<br>خلوت و جلوت میں جتنی مجھسے گستاخی ہوئی<br>ناتواں پر قادرِ مطلق عنایت کیجئے۔ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں ہوں وہ گنہگار کہ ہنگام تفرج
گلگشت چمن اور وہ گلگشت کی خلوت
تھا ترکِ ادب ایک لوازم میں سے اسکے
گر شوخی تھی میری جو گستاخی تو میری
کیا حال میرا ہو جو ذرا قہر میں آوے

سو بار تجھے کہکے کنہیا ہے بولایا
وہ عیش کا جلسہ جو کہ یاروں میں اڑایا
یاروں کو جو یاری کا سبق تونے پڑہایا
کس لطف سے تونے اُو نہیں با تونمیں اڑایا
وہ ذات کہ جس نے ابھی عالم کو جلایا

पितासि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् ॥
न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोऽन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभावः ४३ ॥

آپ عالم کے مخزن اور لاثانی ہیں

(۴۳) آپ اس متحرک اور ساکن موجودات کے باپ اور واجب التعظیم بڑے اوستاد ہیں اے لاثانی قدرت رکھنے والے تینوں عالم میں کوئی آپکے برابر بھی نہیں ہے بڑا تو کون ہو سکتا ہے۔

ہر دو مخلوقات ساکن اور متحرک کے آپ
آپکے تابع ہیں سب از ماہ تا گاؤ زمیں

ہیں مربّی لایق تعظیم مرشد اور باپ
کون ہو سکتا ہے افضل آپ کا ثانی نہیں

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् ॥
पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ॥४४॥

میں آپ سے بصد التجا معافی مانگتا ہوں

(۴۴) اسلئے میں آپکی ذات بااوصاف سے عاجزی اور تعظیم کیساتھ التجا کرتا ہوں کہ جیسے باپ بیٹے کا۔ دوست دوست کا۔ شوہر بیوی کا قصور معاف کرتا ہے آپ میرا قصور معاف کریں۔

ایک عالم میں ہے شہرہ آپکے اوصاف کا
جیسے کوئی دوست فرزند اور بیوی کا قصور

آپ سے ہو بانیاز و عجز میری التجا۔
بخشتا ہے آپ ویسے بخشدیں میرا قصور

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे ॥
तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥४५॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۴۵) جو جلال کی صورت میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھی تھی اُسے دیکھکر خوشی تو ہوئی لیکن میرا دل خوف سے دھڑکتا ہے اے صاحب مجھے وہی صورت دکھائیے اے دیوتاؤں کے مالک اور عالم کے جائے پناہ آپ مجھ پر کرم کیجئے۔

آپ کی صورت جلال کو دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| جو کبھی دیکھی نہ تھی ہے وہ تجلی سامنے<br>اے خداوند اب وہی سیج دھج سجھے دکھلائیے | دل تو میرا خوش ہے لیکن کانپتا ہے خوف سے<br>اے بزرگ و صاحبِ عالم کرم فرمائیے |

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्तमिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ॥
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥४६॥

(۴۶) میں آپکو ویسے ہی تاج پہنے ہوئے گدا اور چکر ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اے ہزار بازو رکھنے والے محیطِ عالم وہی چار بازو والی صورت اختیار کیجئے۔

آپ میرے تصور جلال کو ہٹا دیجئے

| | |
|---|---|
| تاج برسر آپ کو میں چاہتا ہوں دیکھنا<br>اے محیطِ کل عیاں ہیں آپ کے بازو ہزار | اپنے ہاتھوں میں دوبارہ لیجئے چکر و گدا<br>کیجئے وہ چار بازو والی صورت اختیار |

چونکہ ارجن وشنو یعنی صورت جمال کے شغل کا عادی تھا اِسواسطے اُس نے اُسی صورت کے دیکھنے کی اِستدعا کی۔

श्री भगवानुवाच। मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्मयोगात्॥ तेजोमयं विश्वमनन्तमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम्॥४७॥

## شری بھگوان نے فرمایا

(۴۷) اے ارجن تجھ پر مہربان ہو کر میں نے تجھکو اپنی قدرت سے کا وہ اعلیٰ جلوہ دکھایا جو جلال سے بھرا ہوا۔ محیطِ لا انتہا اور ازلی ہے اور جس کو تیرے سوائے اور کسی نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

جواب میں نے ازراہ کرم تجھے اپنی صورت جلال دکھائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنی خوش نیت سے حبیب خوش کر لیا تو نے مجھے
سب طرف اک نور ہے سب بے انتہا بے انتہا

معجزہ یہ تجھے دکھایا تجھکو اپنے فضل سے
جسکو انسان نے نہیں دیکھا کبھی تیرے سوا

پندار ماسوا اور پردہ حجاب کا ہے جب یہ پردہ اٹھ جاتا ہے جمال ذات نظر آتا ہے

صدف نہ رنگ کی ہے یاں نہ کلک صنعت ہے
تمام حسن جو پردہ کے پیچھے تھا پنہاں
ظہور حسن میں پردہ رہا بنے کا بنا

مگر مصور صورت ہے پردۂ پندار
نکل پڑا جو ہیں پردہ کی ہٹ گئی دیوار
وے یہ لطف کہ عاشق کو ہو گئے دیدار

नवेदयज्ञाध्ययनैर्नदानैर्न चक्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ॥
एवंरूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुंत्वदन्येन कुरुप्रवीर ॥ ४८ ॥

یہ صورت کسی عمل کے کرنے سے نہیں ہو سکتی

(۴۸) اے خاندان کرو کے جوانمرد وید کی تحصیل کر کے یگ کی رچائیں پڑھ کے اور خیرات نیک اعمال اور سخت ریاضت کر کے بھی تیرے سوا اور کوئی شخص میری اس صورت کو نہیں دیکھ سکتا

علم کی تحصیل نیک اعمال اور خیرات سے
کسکو طاقت ہے کہ دیکھے میرے جلوے کو عیاں

زہد اور اشغال کی ناگفتہ تکلیفات سے
جو ترا ہے چشم دید اے نسل کورو کے جواں

قومے متحیر اند در راہ یقین
می ترسم ازاں بانگ بر آید روزے

قومے ست وگر بماندہ اندر غم دیں
کلے بے خبراں راہ نہ آں ست و نہ ایں

मा ते व्यथा मा च विमूढ भावोदृष्ट्वा रूपं घोर माहृङ्.ममेदम
व्यपेतभीःप्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेवमे रूपमिदं प्रपश्य ॥ ४९ ॥

اب بجائے جلال کے تصور کے جمال کا تصور کر

(۴۹) میری اس ہیبت ناک صورت کو دیکھکر نہ گھبرا اور بدحواسی کو خود ہی دل سے دور کر اور اطمینان کے ساتھ میری اوسی صورت کو دوبارہ دیکھ -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| تو نہ گھبرا میری ہیبت ناک صورت دیکھکر<br>دیکھ پھر میری اِسی صورت کو اطمینان سے | ہوش میں آ اور اپنے دِل سے خطرہ دُور کر<br>وہ تصوّر تھا جلالی اب جمالی باندھ لے |
| کس کی طاقت ہے جو دیکھے روئے اعظم کو عیاں<br>اب تصوّر کو بدل اور دیکھ تو میری طرف | یہ تیرا حصّہ تھا ارجُن سب کا تو سردار ہے<br>لے کنہیا پھر وہی تیرا پُرانا یار ہے |

संजयउवाच। इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः। आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ॥ ५० ॥

سنجے نے کہا

تصوّر کا بدلنا

(۵۰) اے عالی منزلت (دھرتراشٹر) یہ کہکر کرشن نے ارجن کو اپنا جلوہ دوبارہ دکھایا اور خوش نما صورت اختیار کر کے اوس خوف زدہ کو تسکین دی۔

| | |
|---|---|
| کرشن نے اِسدم دکھایا اپنا جلوہ اور ہی | خوبرو بن کر مہرباں دوست کو تسکین دی |

अर्जुनउवाच। दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्य जनार्दन ॥
इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥ ५१ ॥

ارجُن نے کہا

صِفت جمالی کا ارجُن کے قلب پر ظہور

(۵۱) اے کرشن اب آپ کی اِس خوش نما صورت اِنسانی کو دیکھکر میرے دِل کو قرار اور طبعیت کو اِطمینان ہوا ہے

| | |
|---|---|
| دیکھکر یہ نور دلکش شکل میں انسان کی | ہوش و اطمینان و دلجمعی مجھے حاصِل ہوئی |

श्री भगवानुवाच

सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ॥
देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकांक्षिणः ॥ ५२ ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## شری بھگوان نے فرمایا

| | |
|---|---|
| (۵۲) جس صورت کا دیکھنا دشوار ہے اور جو تو نے دیکھی ہے دیوتا بھی میرے اُس دیدار کی تمنا رکھتے ہیں۔ | کرشن جی نے کہا جو صورت جلال و جمال تو نے دیکھی ہے اوس کا دیدار مشکل سے نصیب ہوتا ہے |

| | |
|---|---|
| جیسی میری حیرت افزا شکل تو نے دیکھ لی | آرزو ہے دیوتاؤں کو بھی اِس کے دید کی |

| | |
|---|---|
| شکر کر ارجن کہ کیا طالع ترا بیدار ہے | تو اوسے دیکھے جسے جلوہ سے ننگ و عار ہے |
| سب ملائک منتظر مدت سے تھے اس دید کے | یہ تیرا صدقہ ہے اور یہ واجب الاظہار ہے |
| کیا عبادت کیا ریاضت کیا سخا سب ہیچ ہیں | ایسے جلوہ میں فقط اِک لطفِ حق درکار ہے |

منتر نمبر ۴۹ کے معنی سمجھنے سے واضح ہوگا کہ جو دوسری صورت کرشن دیو نے ارجن کو دکھائی وہ کوئی اور صورت نہ تھی یعنی جب ارجن صورت جلالی یا جذب کی دیکھکر گھبرایا تب کرشن جی نے اپنی جمالی یا سلوک کی کیفیت دکھادی تصویر نمبر ۱۳ اور تصویر نمبر ۷ میں کوئی تفاوت نہیں ہے وہ تنزیہی اور یہ تشبیہی ہے اور یہ دونوں عکس اور معکوس ہوکر جیسا کہ تصویر نمبر ۷ میں اوپر بیان ہوچکا ہے واقع ہوئی ہیں اِس تصویر نمبر ۱۳ کی بنیاد پر مورتی دھیان کا طریقہ شروع ہوا ہے جو نہایت ضروری ہے یعنی متشکل صورت کا خیال دل میں بندھ سکتا ہے غیر متشکل کا تصور قایم ہونا نہایت مشکل اور دشوار ہے آسانی کے خیال سے یہ طریقہ پسند کیا گیا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے اِس تصور کو سرگن اور نمبر ۷ کی تصویر کو نرگن روپ سمجھ لینا چاہیئے اور اُنمیں صرف تفاوت تفہیمی ہے اور واقعی نہیں ہے یہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اور جیسے کسی بیج میں اوسکے درخت کی شکل معہ پھل۔ پھول۔ پتہ کے موجود ہوتی ہے جو آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اِسی طرح ہر ذی روح کے ہردے یعنی قلب میں روح اعظم آشکارا ہوتی ہے مگر آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی حق الیقین سے نظر آجاتی ہے اب اِس تصویر کے اعداد کی مطابقت کرنے سے یہ عقدہ کھل جائیگا کہ جو کچھ تصویر نمبر ۱۳ میں آشکارا ہوا ہے ویدوں نے اوسی کی حمد و ثنا گائی ہے سر مو تفاوت نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس وشنو کی تصویر میں جو حلقہ سفیدی کا ہے وہ صفحہ بسیط اور ایک کا عدد ہے۔ گلابی رنگ چیتن شکتی یعنی مادہ حیات کا اشارہ ۲ کے عدد پر ہے شیش ناگ کال گویا ۳ کے عدد کو بتاتا ہے اور لکھشمی زرد رنگ والی ۴ کا عدد اور بدھی کا آکار ہے اِن چاروں قوتوں کے مجموعہ سے نابھی یعنی ناف کے مقام پر مجموعہ انفاس یعنی پرانوں کا ہے جسے آسمان والو کہتے ہیں وہاں قدرتی طور پر اندر کی جانب باہر سے نفس کوشش ہوتی ہے جسکی بدولت پران ظہور پاتا ہے اور اوسے مثل ڈنڈی کنول کے سمجھنا چاہئے اِس پران کی ڈنڈی میں برہما یعنی بدھی کا کنول چار برگہ محسوس ہوتا ہے جسمیں اہنکار چیت۔ بدھی۔ اور من کی چار علمی قوتیں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ عکس اون پہلی چار شکتیوں کے ہیں جنکا بیان اوپر آچکا ہے۔ پران جب گلے کے مقام سے اوپر جاتا ہے تب وہ اودان کہلاتا ہے مگر اس سے پیشتر وہ دیان سے جو سارے جسم میں سما رہی ہے ملکر ایک مادہ پنچ لکھشی مورتی جسے رودر کہتے ہیں اور جو مجموعہ پنچ عناصر کا ہے ظاہر کر دیتا ہے اسکے بعد ایان شکتی جو سُرخ رنگ والی آتش کا مادہ ہے اندر گئی ہوئی سانس کو جسم سے باہر کر دیتی ہے اور ملیسا چکر بڑی حیات میں برابر چلیا رہتا ہے اور اِس کا نام زندگی ہے یہ پانچ اور چار کے عدد ملکر مساوی نو کے ہوتے ہیں اور اولین چار کا ایک مجموعہ علم خالص کے دسویں عدد سے مشابہت کلی رکھتا ہے اِس تصویر میں جو ناف سے باہر کی جانب نقوش دکھائے ہیں یہ صرف سمجھانے کی غرض سے ہیں واقعی یہ سب فعل جسم کے اندر ہو رہے ہیں انسان کا دماغ کنول کا پھول ہے نرخرہ اوس پھول کی ڈنڈی ہے اور اِسمیں سارے عجائبات محسوس ہوتے ہیں۔

برہماجی کے سر پر جو تاج سات رنگ کا دکھایا گیا ہے وہ ساتوں بھومکا یعنی طبقات ہیں اور رودر کے سر پر جو آٹھ رنگ کا تاج ہے وہ پنچ مہابھوت من بدھی اور اہنکار کا مجموعہ ہے یہاں پر ستوگنی وشنو کا رجوگنی برہما کا اور تموگنی شیو کا روپ ہے یہ تینوں گُن باہم ملکر تماشہ دکھا رہے ہیں جو دیدہ حق بیں سے وا انکشاف ہوتا ہے۔ سام وید میں جو طریقت عشق کی ظاہر کی گئی ہے وہ بلا صورت پرستی کے بن نہیں سکتی اور بھگتی کے لفظ سے مشہور ہے سب سے عمدہ اور آسان یہی طریقت مانی گئی ہے ماسوا پر نظر ٹھیرانا عشق مجازی کہلاتا ہے اور ذات پر توجہ کرنا عشق حقیقی ہے اور کرشن بھگوان کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساری گیتا میں یہی فرمان ہوا ہے کہ اپنی انانیت دپندار کو دُور کر کے بجائے اُسکے اِنسان ذات پاک کے مشاہدہ کی مزادلت کرے اور اُسکے حضور سے غائب نہو اِسی وجہ سے پرماتما پوجن اور گرو کا دھیان جو بالمعنی ایک ہیں طالب کے واسطے لازمی ہے۔ مذہب صوفیا اہل اسلام نے اس طریقت کو مان رکھا ہے گو وہ کسی الفاظ میں بیان کی جاوے مگر معنی میں فرق نہیں ہے خدا شناسی کی اوّل منزل بُت پرستی ہے کہ بلا اِس کے خدا شناسی نہیں ہوتی۔

| | |
|---|---|
| درونِ ہر بُتے جانیست پنہاں | بزیرِ کفر ایمانیست پنہاں |

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ॥

शक्य एवं विधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मामयथा ॥५३॥

اُس دیدار کا حاصل ہونا کس عمل کے ذریعہ سے ممکن ہوتا ہے

(۵۳) جیسا تو نے مجھے دیکھا ہے ویسا میں وید کے پڑھنے ریاضت کرنے خیرات دینے اور یگ کرنے سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

| | |
|---|---|
| علم کی تحصیل تقویٰ خیر و نیک اعمال سے | دیکھنا مشکل ہے جیسا تو نے دیکھا ہے مجھے |

| | |
|---|---|
| وید پڑھنا جگ کا کرنا خیر اور خیرات سب<br>سب سے یکسو ہو کے جو مجھسے لڑاتا ہے نظر | ایسے جلوہ میں ہر ایک لاچار ہے بیکا رہی<br>میں بھی اُسکو دیکھتا ہوں یہ میرا اسرار ہے |

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवं विधोऽर्जुन ॥

ज्ञातुं द्रष्टुंच तत्वेन प्रवेष्टुंच परं तप ॥ ५४॥

البتہ عشق حقیقی کے وسیلہ سے علم اور دیدار اور وصال حاصل ہوتا ہے

(۵۴) اے ارجن فاتح دشمنان عشق حقیقی کے وسیلہ سے میرا علم اور دیدار کما حقہ حاصل ہوتا ہے اور وصال نصیب ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اضطراب دل کے ہوتے میری قربت ہے محال | عشق سے آسان ہے میرا علم و دیدار و وصال |
| دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال | می دار و نہفتہ چشم دل جانب یار |

मत्कर्म कृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

निर्वैरः सर्वभूतेषु यः समामेति पाण्डव ॥ ५५ ॥

(۵۵) اے ارجن جو شخص اپنے فعلوں کو مجھے تفویض کرکے ادا نہیں کرتا ہے میرا طالب ہوتا ہے میرا عشق حقیقی رکھتا ہے اور کل مخلوقات سے بے تعصب رہتا ہے وہ مجھ میں وصل ہو جاتا ہے۔

مجھکو اپنی ہستی تسلیم کرنا عشق حقیقی ہے اور ذریعہ وصال ہے

| | |
|---|---|
| جو میرا طالب فنا ہوتا ہے مجھ میں عشق سے | جسکی یکساں ہے نظر سب پر وہ پاتا ہے مجھے |

**مضمون ادھیائے یازدہم منظومہ پنڈت پران کشن صاحب ہالچر ساکن گوالیار**

| | |
|---|---|
| جو کرے سو میری خاطر جو دھرے میرے لئے | سادگی میں میرا عاشق کیا غضب ہوشیار ہے |
| ہو محبت اُس کو اُن سے جن کو میں پیدا کروں | بے طمع ہو بے غرض ہو جب وہ میرا یار ہے |
| مجھ سے چاہے مجھکو اور میری پرستش میں رہے | دوسری صورت سے جب دیکھو جبھی بیزار ہے |
| جو بنا تھا بنا یاد دیکھ کیسا باقی رہا | ایک نقطہ ہے جو تیرے حق میں اب درکار ہے |
| ترک کر سب ملتیں لے مجھ اکیلے کی پناہ | یہ میرا ذمہ ہے ارجن تیرا بیڑا پار ہے |

इति श्री मद्भगवद्गीता सूप निषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे विश्वरूप दर्शन योगोनाम एकादशोऽध्यायः ॥ ११ ॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الٰہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی وشوروپ درشن یوگ نام والی گیارہویں ادھیا ختم ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# گیارھویں ادھیا کا خلاصہ

دسویں ادھیا تک تو علم الیقین کی منزل بیان کی گئی ہے اس ادھیا میں عین الیقین اور حق الیقین کی اعلیٰ منازل دکھائی گئی ہیں اور طریقت فنا سے ان تک رسائی کا ہونا ممکن ظاہر کیا گیا ہے اور زہد ریاضت نیک اعمال وغیرہ سے ان کا حاصل ہونا محال بتایا گیا ہے جس وقت یوگ اور سانکھ اور ویدانت کے قدیم طریقوں پر بخوبی عمل درآمد کا ہونا دشوار ثابت ہو گیا تھا اس وقت سری بھگوان نے عامۂ خلائق کی مخلصی کے لئے زمانہ آئندہ کے حسب حال ان شاستروں کے اصول کا انتخاب کر کے فنا کے آسان طریقت کو فروغ دیا۔

فنا کے طریقت میں عشق کے وسیلہ سے انانیت ترک کر کے نور حقیقی کو اپنی ہستی تسلیم کرنا ہوتا ہے جب وہ تسلیم بالکل عین الیقین ہو جاتی ہے بعد ازاں وہ حق الیقین کا درجہ پاتی ہے اس وقت طالب کُل عالم کو اپنا ہی جلوہ دیکھتا ہے اور اسی کو وشو روپ درشن یعنی جلوہ جہاں نما عارفوں نے کہا ہے عین الیقین کی حالت میں کثرت وحدت میں سما جاتی ہے اور وحدت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے حق الیقین کی کیفیت میں کثرت میں وحدت ہی موجود نظر آتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# بارہویں ادھیا بھگتی یوگ

## अर्जुन उवाच

एवं सतत युक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते ॥
ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमा ॥१॥

### ارجن نے دریافت کیا

طریقت شغل فکر تصوّر اور طریقت فنا۔

(۱) بعض طالب تو اِسطور پر ہمیشہ آپکی پرستش میں مشغول رہتے ہیں اور بعض ذات لازوال و بے نشان کی پرستش کرتے ہیں اُنمیں سے کونسے وصال کا بہتر طریقہ جانتے ہیں۔

کچھ بشر عشقِ حقیقی سے ہیں طالب آپ کے
ذات کے جویا ہیں کچھ اُن میں ہیں افضل کونسے

لفظ اِسطور کا اشارہ فنا کے طریقہ پر ہے جو گیارہویں ادھیا میں بیان کیا گیا ہے اور لازوال اور بے نشان ذات کی پرستش سے حصولِ معرفت کا وہ طریقہ مُراد ہے جو زمانہ سابق میں جاری تھا اور جس کے لئے کرم یوگ یعنی عملی طریقت ضروری تھی۔ ذات لازوال کو اور کرشن بھگوان کی حقیقت کو جُدا نہ سمجھنا چاہئے یہاں تو صرف طریقت کے اِختلاف پر سوال پیدا ہوا ہے۔

## श्रीभगवानुवाच

मय्यावेश्य मनो ये मां नित्य युक्ता उपासते ॥
श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः ॥२॥

### شری بھگوان نے فرمایا

طریقت فنا بہتر ہے

(۲) جو دِل کو مجھ میں لگا کر خلوص عقیدت سے ہمیشہ میری پرستش کرتے ہیں وہ واصلوں میں اعلیٰ ہیں

میری طاعت میں سدا مشغول ہیں جو آدمی
صدق جنمیں ہے طلب اعلیٰ ہے اُن کی زندگی

جو لوگ فنا کے طریقہ سے طالب ذات ہوتے ہیں اور وہ طریقوں کے پیروان پر سبقت رکھتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

येत्वक्षर मनिर्देश्य मव्यक्तं पर्युपास्ते ।।

सर्वत्र गम चिन्त्यं च कूटस्थ मचलं ध्रुवम् ।।३।।

सन्नियम्येन्द्रिय ग्रामं सर्वत्र सम बुध्दयः ।।४।।

ते प्राप्नुवंति मामेव सर्व भूतहिते रताः ।।४।।

شغل فکر اور تصوّر کے طریقوں سے بھی وصال ہوتا ہے

(۳ و ۴) جو سب کو یکساں سمجھتے ہیں اور سب کی بہتری مدِ نظر رکھتے ہیں اور تمام حواس کو روک کر بے زوال۔ حیطہ کلام سے باہر بے نشان محیط کُل۔ قیاس سے برتر۔ پاک قایم اور قدیم ذات کی پرستش کرتے ہیں وہ بھی مجھی کو پاتے ہیں۔

ہستی لطف ہی لافانی و برتر از حواس
محو ہو جاتے ہیں جو اُس میں صفائے قلب سے
قایم و ساکن محیط و پاک و بیروں از قیاس
چاہتے ہیں خیر سب کی وہ بھی پاتے ہیں تجھے

جو لوگ ضبط حواس اور ریاضت کے وسیلہ سے ذات بے نشان کے متلاشی ہوتے ہیں وہ کرشن بھگوان کی ذات میں جو واقعی بے نشان ہے وصل ہوتے ہیں۔

क्लेशो ऽधिक तरस्तेषा मव्यक्ता सक्त चेतसाम् ।।

अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देह वद्भिर वाप्यते ।।५।।

مندرجہ بالا طریقہ مشکل اور دیر طلب ہیں

(۵) لیکن اونھیں ذات بے نشان کے تصوّر قایم کرنے کی وجہ سے زیادہ دقت پیش آتی ہے انسان کے لئے ذات بے نشان کا تصوّر مشکل ہے۔

عیب کی پردہ دری اُنکے لئے دشوار ہے
عقل ظاہر بیں سے پنہاں ذات کا دیدار ہے

حصول علم ذات کے دو طریقے ہیں ایک میں اپنی ہستی کو برہم یعنی ذات محیط تصوّر کرنا ہوتا ہے دوسری میں انانیت کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ پہلے طریقہ میں ضبط حواس کے وسیلہ سے ذات بے نشان کا تصوّر قایم کیا جاتا ہے اور نہایت مشکل ہے دوسرے طریقہ سے بشرطیکہ طالب تیز فہم ہو بہت جلد کشایش باطنی حاصل ہوتی ہے اور اُس کے لئے لوازمات بیرونی کا ترک بھی لازمی نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صرف باطنی ریاض کافی ہے پندار کی موجودگی میں ذات بے نشان کا تصور قایم ہونا ممکن نہیں ہو
پندار کے ترک کرنے پر جو کچھ باقی رہتا ہے وہ ذات بے نشان ہو ضبط حواس کے طریقت کے پابند
کو بھی آخر الامر فنا کی منزل طے کرنی پڑتی ہے (ادھیائے پنجم کا منتر ۶ بغور دیکھو)

येतु सर्वाणि कर्माणि मयि सन्यस्य मत्पराः ॥
अनन्ये नैव योगेन मांध्यायंत उपासते ॥६॥
तेषां महं समुद्धर्ता मृत्यु संसार सागरात्
भवामि नचिरात्पार्थ मय्या वेशित चेतसाम् ॥७॥

طریقت فنا آسان اور زود رسان ہو

(۶ و ۷) جو میرے طالب اپنے سارے افعال مجھکو تفویض کر کے عشق کامل کے ساتھ مجھے یاد کرتے ہیں اور میری پرستش کرتے ہیں اے ارجن میں اون کو بحر عالم فانی سے جلد پار کر دیتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| میرے طالب اپنے سارے کام مجھپر چھوڑ کر<br>جن کو میرا عشق صادق ہے انھیں اے نامدار | جان و ایماں کو فدا کرتے ہیں شوق وصل پر<br>جلد بحر عالم فانی سے میں کرتا ہوں پار |

جو شخص عشق کی کشتی کو ذکر اور فکر کا چپو اور بادبان لگا کر دریائے فنا کے پار لیجاتا ہے وہ عالم جاودانی کی سلطنت پاتا ہے۔

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ॥
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥८॥

دھیان یعنی تصور

(۸) دل کو مجھ میں لگا اور عقل کو میری سپردگی میں رکھ اس کے بعد تو بیشک مجھ میں وصل ہوگا۔

| | |
|---|---|
| عقل و دل دونو کو تو میرے تصور میں لگا | راز کھل جائیگا تجھ پر منزل مقصود کا |
| رو ز خود گم شو وصال این است وبس | گم شدن گم کن کمال این است وبس |

अथ चित्तं समाधातुं नशक्नोषि मयि स्थिरम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

अभ्यास योगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय ॥९॥

ابیاس یعنی شغل - (۹) جو تو میرا تصوّر قایم نہیں کرسکتا تو اے ارجن تو شغل کی مزاولت سے میرے حاصل کرنے کی کوشش کر۔

بالفرض تیرا تصوّر تجھ کو مشکل ہو اگر
شغل کے ذریعہ سے میرے وصل کی تدبیر کر

غافل ز احتیاطِ نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس نفسِ واپسیں بود

अभ्यासेऽप्य समर्थोऽसि मत्कर्म परमो भव ॥
मदर्थ मपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धि मवाप्स्यसि ॥१०॥

بچار یعنی فکر (۱۰) جو تو شغل بھی نہیں کرسکتا تو اپنے فعلوں کو مجھ سے منسوب کر اون افعال کو مجھ سے منسوب کرنے پر بھی تجھے درجۂ کمال حاصل ہوگا۔

شغل میں تکلیف ہو تو مجھکو فاعل جان کر
میری خاطر فعل کر عرفان سے ہوگا بہرہ ور

فکر کن تا وارہی از فکرِ خود
فکر کن تا فرد گردی از جسد
فکر آں باشد کہ بکشاید رہے
راہ آں باشد کہ پیش آید شہے
شاہ آن باشد کہ از خود شہ شود
نے بہ مخزن باد ہا و لشکرہا شود

अथैत दप्य शक्तोऽसि कर्तुं मद्योग माश्रितः
सर्व कर्म फलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥११॥

تیاگ یعنی فنا (۱۱) جو یہ بھی نہیں کرسکتا ہے تو پھر میرے وصال کا طالب ہو کر اور اپنے دل پر قادر ہو کر افعال کے نتیجہ سے کلیتاً نظر اوٹھا۔

یہ بھی گر دشوار ہے طالب ہو میرے دید کا
دور کر شمع طلب سے ظلمتِ بیم و رجا

انسان لفظ است معنیش را دریاب
دریاب ز لفظ معنی و روئے متاب
رو لفظ فنا ساز و بہ معنی دل بند
در بحر وجود محو شو ہمچو حباب

श्रेयो हि ज्ञान मभ्यासा ज्ज्ञाना द्ध्यानं विशिष्यते ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ध्यानात्कर्म फलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥१२॥

طریقہ فنا اعلیٰ ہے (۱۲) شغل سے فکر اعلیٰ ہے فکر سے تصور تصور سے ترک نتیجہ فعل اور ترک نتیجہ فعل سے محویت۔

| | |
|---|---|
| شغل و عرفاں سے ہو آساں تو وسیلہ عشق کا | عشق کا مقصد فنا ہو اور فنا میں ہے بقا |

طالب کے لئے ابھیاس یعنی شغل سے بچار یعنی فکر جس کو سیر القلب بھی کہتے ہیں اعلیٰ ہے بچار پر آتم دہیان یعنی ذات بحت کا تصور فضیلت رکھتا ہے آتم دہیان سے تیاگ جس کو طریقہ فنا کہتے ہیں عمدہ ہے اور فنا کے بعد بقا ہے شغل کا تعلق دل حواس اور نفس سے ہے فکر کا عقل سے تصور قوت متخیلہ کا فعل ہو فنا ترک انانیت کو کہتے ہیں ان چاروں مختلف طریقوں کی تشریح مندرجہ بالا چار منتروں میں درج ہوچکی ہے اور اُن سب کی آخری منزل محویت ہے۔

| | |
|---|---|
| پیش نظر و فکر دل و ذکر زبانش | یار است ہمیں یار ہمیں یار دگر ہیچ |

अद्वेष्टा सर्व भूतानां मैत्रः करुण एवच ॥

निर्ममो निरहंकारः समदुःख सुखः क्षमी ॥१३॥

संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढ़ निश्चयः ॥

मय्यर्पित मनोबुद्धिर्योमद्भक्तः समेप्रियः ॥१४॥

شاغل (۱۳ و ۱۴) جو میرا طالب دنیا میں کسی سے حسد اور دشمنی نہیں رکھتا ہو اور رحمدل علیم اور بے پندار رہے تکلیف و راحت کو مساوی سمجھتا ہے تحمل اور صبر رکھتا ہے اور شغل کرتا ہوا حواس پر قادر اور یقین کا پکا ہو اور اپنے دل اور عقل کو مجھ میں لگائے رہتا ہو وہ مجھے عزیز ہے۔

| | |
|---|---|
| جسکو کل مخلوق سے ہو اُنس و لطف و آشتی<br>شغل کی برکت سے ہے جس کا عقیدہ اُستوار | جسکی چشم مست میں ہمرنگ ہیں رنج و خوشی<br>عقل و دلکو محو کرکے ہو دہ میرا جانِ نثار |

यस्मान्नो द्विजते लोको लोकान्नो द्विजतेचयः ॥

हर्षा मर्ष भयोद्वेगै र्मुक्तोयः सचमे प्रियः ॥१५॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| الیضاً | (۱۵) جس سے اہلِ دنیا کو آزار نہیں پہونچتا ہے اور جس کو اہل دنیا آزار نہیں پہونچا سکتے ہیں اور جو خوشی اور رنج خوف اور غصہ سے آزاد رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔ |
|---|---|

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خوف و طیش و رنج و راحت سے بَری ہی میرا یار | | اُس کا مسلک صلح کُل ہی وہ ہی سب کا دستدار | | |

अनपेक्षः शुचिर्दक्षः उदासीनो गतव्यथः ॥

सर्वारंभ परित्यागी योमद्भक्तःसमेप्रियः ॥१६॥

| طریقہ فکر کا طالب | (۱۶) جو میرا طالب بے خواہش۔ پاکباز اور ہوشیار ہے آزاد ہے اور مکروہات سے بری رہتا ہے اور اپنے سب فعلوں کے نتیجہ پر نظر رکھتا ہے وہ مجھے عزیز ہے |
|---|---|

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مطمئن بے لوث قانع پاکباز و باتمیز | | تارکِ پندارِ انسان ہے مجھکو عزیز | | |

योन हृष्यति नद्वेष्टि नशोचति न कांक्षति ॥

शुभाशुभ परित्यागी भक्ति मान्यः समेप्रियः ॥१७॥

| الیضاً | (۱۷) جو طالب شوق و نفرت بیم و اُمید نہیں رکھتا ہے اور نیکی اور بدی کو ترک کر دیتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔ |
|---|---|

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جو بری ہی شوق و نفرت بیم اور اُمید سے | | وہ دوئی سے پاک ہی اُس سے محبت ہی مجھے | | |

समः शत्रौच मित्रेच तथा मानापमान्योः ॥

शीतोष्ण सुखदुःखषु समः सग विवर्जितः ॥१८॥

तुल्य निंदास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित् ॥

अनिकेतः स्थिरमति भक्ति मान्स प्रियोनरः ॥१९॥

| طریقہ تصوّر کا طالب | (۱۸ و ۱۹) جو طالب دوستی اور دشمنی تعظیم اور اہانت میں یکساں رہتا ہے۔ اور سردی گرمی شادی و غم سے مساوی بے تعلق ہے مدح و ذم کو برابر خیال کرتا ہے اور سکون رکھتا ہے اور جو کچھ پیش آجائے اوسی میں خوش رہتا ہے اور کاروبار خانہ داری کے ساتھ دلی تعلق نہیں رکھتا ہو امستقل مزاج رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔ |
|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| جسکی نظر و نہیں ہے یکساں دوستی اور دشمنی<br>باتوکل بے تعلق ہجو اور تعریف سے | گرم وسرد وشادی وغم حرمت وبےحرمتی<br>صابر و آزاد وہ روانساں پیارا ہے مجھے |

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ।।
श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ।।२०।।

طریقہ فنا کا طالب (۲۰) جو میرے طالبان صادق خلوص عقیدت سے اس کلام کو جسمیں علم الوہیت کا آبِ حیات بھرا ہوا ہے حرزِ جان بناتے ہیں وہ مجھے نہایت عزیز ہیں۔

| | |
|---|---|
| اِب حیواں میری اِس تقریر کا جس نے پیا | وہ کمالِ عشق سے محبوب کامل بن گیا |

| | |
|---|---|
| عشق بشگافد فلک را صد شگاف<br>عاشقان اندر عدم خیمہ زوند<br>عشق قہار است و من مقہور عشق | عشق لرزاند زمیں را از گزاف<br>چوں عدم یک رنگ نقش واحد اند<br>چوں شکر شیریں شدم از شور عشق |

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे भक्तियोगो नामद्वादशोऽध्यायः ।।१२।।

شری بھگوت گیتا کی مخفی علم الوہیت کے طریقت کے
بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی بھگتی
یوگ نام والی بارھویں ادھیا
ختم ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# بارھویں ادھیاکا خلاصہ

بارھویں ادھیا میں شغل فکر اور تصور کے طریقوں کاجو قدیم زمانہ میں جاری تھے عشق و فنا کے طریقے سے جس کو کرشن بھگوان نے فروغ دیا فرق دکھایا گیا ہے۔ اون طریقوں سے مطلوب کا پانا مشکل اور دیرطلب ہے طریقہ فنا اہل دانش کے لئے آسان ہے اور اوس میں کامیابی بھی جلد حاصل ہوتی ہے منجملہ اون تین طریقوں کے شغل پر فکر کو اور فکر پر تصور کو فضیلت ہے۔ اور فنا کا طریقہ اون سب سے اعلیٰ ہے۔ شغل میں حواس اور دل کو ضبط کرنا ہوتا ہی فکر میں عقل کے ذریعہ سے حق و باطل کا تمیز کرنا پڑتا ہے۔ تصور میں خیال کو یکسو کرکے جان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

طریقۂ فنا کے عامل پندار ہستی کو ترک کرکے ذات مطلق میں محو ہو جاتے ہیں۔ طالب کو ہر ایک طریقہ سے درجہ بدرجہ کشایش باطنی اور ذات پاک کی قربت حاصل ہوتی ہی لیکن محویت کے مقام پر پہونچنے کے لئے فنا کی شاہراہ طے کرنی لازمی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# تیرھویں ادھیا کشیتر کشیتر گیہ یوگ

## अर्जुन उवाच

प्रकृतिं पुरुषं चैव क्षेत्रं क्षेत्रज्ञ मेवच ॥
एतद्वेदितु मिच्छामि ज्ञानं ज्ञेयं च केशव: ॥१॥

### ارجن نے سوال کیا

(۱) اے کرشن آپ مجھے صفات۔ ذات۔ جسم۔ جان۔ علم اور علیم کے معنی سمجھائے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| علم توحید و احد ذات وصفات وجسم وجان | | ان منازل کا نشان تبلائے اے مہربان | | |

ذات اور صفات کی تین تین ظہوروں کو ان مختلف چھ اسماسے بیان کیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| کارن | علیم | علم |
| سوکشم | ذات | صفات |
| ستھول | جان | جسم |

श्री भगवानुवाच। इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्र मित्यभिधीयते ॥
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विद: ॥२॥

### شری بھگوان نے جواب دیا

جسم اور جان کی تعریف (۲) اے ارجن اس کالبد عنصری کا نام جسم ہے اور جو اس کو جانتا ہے اوسے عارف جان سکتے ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مصدر افعال ہوناجسم کی پہچان ہے | | شاہد افعال جسمانی سراپا جان ہے | | |

کھیتر زبان سنسکرت میں زمین مزروعہ کو کہتے ہیں اور کھیتر گیہ کے معنی کسان یعنی مزارعہ کے ہیں اس موقع پر کھیتر سے مراد مکان یعنی جسم ہے اور کھیتر گیہ مکیں یعنی جان کے معنی رکھتا ہے۔

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्व क्षेत्रेषु भारत ॥
क्षेत्र क्षेत्रज्ञयो ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥३॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**اجسام کی کثرت جان کی وحدت**

(۳) اے ارجن جان لے کہ سب جسموں میں جان میں ہی ہوں میری رائے میں جسم اور جان کا تمیز کرنا علم معرفت ہے۔

مان لے ارجن کہ میں ہوں جان کل اجسام کی
امتیاز جسم و جان ہے روح علم باطنی

ذات کارن سے سوکشم اور سوکشم سے استھول بن کر آشکارا ہوئی ہے اور اپنی ناظر آپ ہی ہے چونکہ استھول اوس کی حد ظہور کے طرف ہے لہذا اس کے معنی اول بیان کئے گئے ہیں سوکشم اور کارن کے معنی آگے بیان کئے جائیں گے ان تینوں منازل کی تحقیقات میں کل علم معرفت آجاتا ہے۔

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक्च यद्विकारि यतश्च यत् ॥
स च यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥४॥

**جسم اور جان کے علم کا خلاصہ**

(۴) وہ جسم جو کچھ ہے جیسا ہے اوس کے جو جو خواص ہیں اوس کا جس سے ظہور ہے وہ جیسی ہے اور جیسی قدرت رکھتی ہے اوس کا مکمل بیان مجھ سے سن

اب بیان کرتا ہوں تجھ سے جان کے اعجاز کو
جسم کی خاصیت و نیرنگی و آغاز کو

اس ادھیا کے چھٹے منتر میں بیان ہوگا کہ جسم پانچ عنصروں کا پتلا ہے اور اونیس قوتوں سے آراستہ ہے ساتویں منتر میں اوس کے خواص کی تشریح درج ہے جسم کا جان سے ظہور رہتا ہے اور اس کی حقیقت ۲۲ منتر میں اور تعریف اور قدرت ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ منتر میں ظاہر کیجائیگی۔

ऋषिभि र्बहुधा गीतं छन्दोभि र्विविधैः पृथक् ॥
ब्रह्मसूत्र पदैश्चैव हेतुमद्भि र्विनिश्चितैः ॥५॥

**جسم و جان کے علم کی وسعت**

(۵) عارفوں نے نئے نئے طرز پر اور ویدوں نے مختلف طور پر اور فلسفہ ویدانت کے مسلوں نے دلیل اور صحت کے ساتھ اسی راگ کو گایا ہے۔

گا چکے ہیں مختلف الحان میں یہ راگنی
چار وید اور مہرشی اور فلسفی و منطقی

وید اور فلسفہ اور تمام عارف واجب الوجود کے انہیں تین منازل کو مختلف انواع سے حیطہ بیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں لائے ہیں مگر عوام بوجہ عدم واقفیت لفظی بحثیں پیش کرتے ہیں درحقیقت علم معرفت ایک ہے اور اُس اختلاف کا ہونا ممکن نہیں۔

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ॥
इन्द्रियाणि दशैकं च पंच चेन्द्रियगोचराः ॥६॥
इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ॥
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥७॥

اجزاء جسمانی (۶) پانچ عناصر بسیط۔ انانیت۔ عقل۔ قوت متخیلہ۔ دس حواس۔ دل اور پانچ الحواس (۷) رغبت اور نفرت۔ آرام اور تکلیف۔ موت۔ زندگی اور پیدائش یہ جسم اور اس کے حواس کی مجمل تفصیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| پانچ عنصر پانچ اعضا دس حواس مذکر شوق و نفرت رنج و راحت ہوش غفلت اور خودی | | چار قوت یعنی عقل و دل خیال وحافظہ مختصر الفاظ میں تفصیل ہے اس جسم کی |

خلا۔ باد۔ آب۔ آتش۔ خاک۔ انانیت۔ عقل۔ قوت۔ متخیلہ۔ سامعہ۔ لامسہ۔ باصرہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ ہاتھ پاؤں۔ مونہہ۔ مقام بول۔ مقام براز۔ دل۔ کان۔ پوست۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک۔ یہ چوبیس تتو یعنی اجزاء جسم انسان کے فلسفہ سانکھ نے تحقیقات کے بعد ثابت کئے ہیں پچیسواں ذات مطلق ہے جس سے ان سب کو نمود ہے۔

اِن چوبیس اجزاء کی ترکیب سے رغبت و نفرت آرام و تکلیف موت زندگی اور پیدائش کی ساتوں حالتیں ہوتی ہیں۔

अमानित्वमदंभित्वमहिंसा क्षान्तिरार्जवम् ॥
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्मविनिग्रहः ॥८॥

علم کی [illegible] (۸) انکساری۔ راستبازی۔ رحمدلی تحمل۔ سچائی استاد کی تعظیم کا خیال [illegible] ضبط دل۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | زہد و تقویٰ راست بازی صلح جوئی انکسار | | صحبتِ انسانِ کامل ضبطِ دل صبر و قرار | |

इन्द्रियार्थेषु वैराग्यमनहंकार एवच ॥
जन्म मृत्यु जराव्याधि दुःखदोषानु दर्शनम् ॥९॥

ایضاً (۹) محسوسات سے بے تعلقی۔ ترک پندار۔ پیدائش، موت۔ بڑھاپے اور بیماری کی تکلیفات کے نقص سے آگاہ رہنا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | ترک محسوسات و خواہش پاک طینت اور حلم | | مرگ و پیدائش علالت اور پیری سب کا علم | |

असक्तिरनभिष्वंगः पुत्रदार गृहादिषु ॥
नित्यं च समचितत्वमिष्टानि ष्टोपपत्तिषु ॥१०॥

ایضاً (۱۰) اولاد۔ بیوی اور متعلقین وغیرہ کی الفت میں نہ پھنسنا آزاد رہنا اور خوشی اور رنج کے موقع پر یکساں رہنا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | اقربا فرزند اور بیوی کی الفت چھوڑنا | | جذبۂ رنج و خوشی کی ریسماں کو توڑنا | |

मयिचानंन्य योगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ॥
विविक्तदेशसेवित्व मरतिर्जन संसदि ॥११॥

ایضاً (۱۱) عشق حقیقی کے ساتھ میرا ہی طالب ہونا۔ گوشہ گزیں رہنا اہل دنیا سے بے تعلقی رکھنا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | باندھنا میرا تصور عشق صادق سے مدام | | گوشہ گیری از خلائق ترکِ شوقِ اژدہام | |

अध्यात्म ज्ञान नित्यत्वं तत्त्व ज्ञानार्थ दर्शनम् ॥
एतज्ज्ञान मिति प्रोक्त मज्ञानं यदतो ऽन्यथा ॥१२॥

ایضاً (۱۲) علم ذات میں ثابت قدم ہونا اور علم صفات سے واقف ہونا علم کی تشریح ہے جو اس کے برعکس ہے وہ جہل ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | ظاہر و باطن کی معلومات سے بہرہ وری | | علم کی تعریف | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بطون کی طرف توجہ کا رجوع ہونا گیان یعنی علم ہے۔ حواس سے مغلوب ہونا اگیان یعنی جہل ہے

**ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वाऽमृत मश्नुते ॥**
**अनादि मत्परं ब्रह्म न सत्तन्नास दुच्यते ॥१३॥**

علیم کی تعریف (۱۳) اب میں اوس علیم کی تعریف بیان کرتا ہوں جس کے جاننے سے زندگانی جاوید ملتی ہے جس کا آغاز نہیں ہے اور جو ذات لازوال ہے اور حق و باطل نہیں کہا جا سکتا

| | | | |
|---|---|---|---|
| | معنی لفظِ احداب تجبیہ کرتا ہوں عیاں<br>اوّل و آخر نہیں اُس کا کہ وہ ہے لازوال | | علم وحدت کا نتیجہ ہے حیاتِ جاوداں<br>حق نہ کہ سکتے ہیں اُس کو اور نہ باطل اہل جاں |

علیم کا مشاہدہ اوس وقت ہوتا ہے جبکہ علم اور عالم دونوں علیم میں محو ہو جاتے ہیں جب تک علم اور عالم کا تمیز موجود رہتا ہے محویت کا ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ عالم پندار ہے اور علم نمود عالم ہے اور یہ دونوں علیم کا حجاب ہو رہے ہیں۔

**सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरो मुखम् ॥**
**सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥१४॥**

محیط (۱۴) اوس کے سب طرف ہاتھ پانوں ہیں سب طرف آنکھیں سر اور منہ ہیں سب طرف کان ہیں اور وہ سارے عالم میں محیط ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ہر طرف گوش و سر چشم و دہان و دست و پا | | ہیں اُسی کے اور وہ ہے شش جہت سے رونما |

جتنے انسانوں کے ہاتھ پانوں آنکھ سر اور منہ ہیں یہ سب اوسی علیم کے ہیں جو سب میں محیط ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ذاتت بہمہ صفات جامع در تو<br>بر خود تو عبث تہمت ہستی داری | | زاں نورِ حقیقت است لامع در تو<br>حق است کہ شد قایل و سامع در تو |

**सर्वेन्द्रिय गुणाभासं सर्वेन्द्रिय विवर्जितम् ॥**
**असक्तं सर्व भृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥१५॥**

پاک (۱۵) وہ سب حواس کے فعلوں کو روشنی دیتا ہے اور سب حواس سے برتر ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب سے مبرا ہے اور سب کو ظہور دیتا ہے صفات سے منزہ ہے اور صفات کو تمیز کرتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جلوہ گر اجناس میں ہے خود مبرا از حواس | | با ہمہ و بے ہمہ با وصف بیروں از قیاس | |
| عکس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد<br>ایں ہمہ نقش مے و عکس مخالف کہ نمود | | عاشق سوختہ دل در طمع خام افتاد<br>یک فروغ رخ ساقی ست کہ در جام افتاد | |

علیم عالم کی نیرنگی کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اقوال کو سنتا ہے زبان سے بولتا ہے اور پانوں سے چلتا ہے اور باوجود ان سب فعلوں کے کرنے کے ان میں آلودہ نہیں ہوتا

बहिरंतश्च भूतानामचरं चर मेव च ॥
सूक्ष्म त्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चांतिके च तत् ॥१६॥

لطیف (١٦) اجسام کے اندر اور باہر ہے اور ساکن اور متحرک ہے وہ کمال لطافت کے سبب معلوم نہیں ہوتا ہے اور دور اور نزدیک موجود ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ساکن و متحرک و مخفی و ظاہر ہے وہ نور | | گو لطافت سے نظر آتا نہیں نزدیک و دور |

علیم کل عالم میں اور ہر ذرہ میں محیط ہے اور باوجود اجسام کو حرکت دینے کے خود غیر متحرک ہے وہ بسبب کمال لطافت حواس کے پردہ میں چھپا ہوا ہے اور اون سے تمیز نہیں ہو سکتا وہ قریب سے قریب ہے مگر بوجہ جہل و نادانی نہایت دور معلوم ہوتا ہے۔

अविभक्तं च भूतेषु विभक्त मिव च स्थितम् ॥
भूत भर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥१७॥

واحد (١٧) وہ واحد ہو کر اجسام میں منقسم نظر آتا ہے اور اوسی کو موجودات کے ایجاد قیام اور فنا کا باعث جاننا چاہیے۔

| | | |
|---|---|---|
| وہ یگانہ ہے مگر عالم میں ہے کثرت نما | | اس کے رخ کا پرتو ہے بود ایجاد و فنا |

علیم در اصل واحد ہے مگر جہل کی وجہ سے اسکی کثرت کا خیال انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ॥
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य धिष्ठितम् ॥१८॥

منور (۱۸) وہ سب نوروں کا نور ہے اور ظلمت سے دُور ہے اور عالم علم اور معلوم بنکر سب کے دل میں مقیم ہے۔

جہل کے پردے میں پوشیدہ ہے وہ نوروں کا نور — قلب میں علم سے لگا تو اُس سے پاتا ہے ظہور

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः ॥
मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥१९॥

علم اور علیم کا تمیز ذریعہ وصال ہے

(۱۹) یہاں تک جسم علم اور علیم کا مجمل بیان ہوا ہے جو میرا طالب اسے سمجھ لیتا ہے وہ مجھ میں وصل ہوتا ہے۔

جسم و جان اور علم کا جو تذکرہ میں نے کیا — اُسکو سُن کر میرا طالب مجھ میں جاتا ہے سما

جسم اور جان کا بیان نمبر ۲ سے ۷ تک علم کا بیان ۸ سے ۱۲ تک اور علیم کا بیان ۱۳ سے ۱۸ تک مختصر طور پر ہوا ہے۔

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि ॥
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृति संभवान् ॥२०॥

ذات وصفات

(۲۰) تو سمجھ لے کہ ذات اور صفات دونوں کی ابتدا نہیں ہے اور نیک اور بد خاصیتیں صفات سے ظہور پاتی ہیں۔

آفرینش اور فنا سے پاک ہیں ذات وصفات — جملہ اوصاف وعوارض ہیں صفاتی کائنات

ذات اور صفات کا باہم ہونا مثل عکس اور معکوس کے ہے ذات قائم ہے اور صفات متحرک اور متغیر۔

कार्यकारण कर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ॥
पुरुषः सुख दुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥२१॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ذات مصدر علم اور صفات مصدر فعل ہے

(۲۱) فعل فاعل اور فاعلیت کا سبب صفات بیان کی گئی ہیں اور تکلیف و آرام کی تمیز کرنے کا سبب ذات ہے۔

فاعلیت فعل اور فاعل ہیں نیرنگِ صفات
راحت و تکلیف کے اِحساس کا باعث ہو ذات

افعال صفات سے پیدا ہوتے ہیں۔ ذات صرف اون کی علیم ہے۔

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुंक्ते प्रकृतिजान्गुणान् ॥
कारणं गुणसंगोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥२२॥

ذات اور صفات کا تعلق

(۲۲) ذات صفات میں مقیم ہو کر اون خواص کو جو صفات سے پیدا ہوتے ہیں برداشت کرتی ہے اور خواص کے ساتھ اوس کا تعلق ہونے سے نیک اور بد انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے۔

سیرِ قدرت دیکھتا ہے ذاتِ حق کا معجزہ
نیک و بد خلقت ہو گویا ایک صفاتی شعبدہ

ذات اور صفات کے اِلحاق سے کل مخلوقات کی پیدائش ہوتی ہے اور اِس اِلحاق کا نام حیات ہے۔

उपद्रष्टानुमंता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ॥
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥२३॥

ذات کا جلوہ

(۲۳) وہ ذات پاک اِس جسمِ اِنسان میں نزول کر کے شاہد۔ مالک پروردگار علیم۔ قادرِ مطلق اور رحمت مطلق کہلاتی ہے۔

قالب حادث میں نازل ہو کے وہ ذاتِ قدیم
نامزد ہے فاعل و مفعول معلوم و علیم

ذاتِ اِنسانی حیات کو اِختیار کر کے مندرجہ بالا صفتوں کا ادراک کرتی ہے۔

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ॥
सर्वथा वर्त्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥२४॥

ذات و صفات کا علم باعثِ رستگاری ہے

(۲۴) جو اِنسان ذات اور صفات اور صفات کے خواص کی ماہیت کو سمجھ لیتا ہے وہ چاہے کسی حال میں رہے پھر پیدا نہیں ہوتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علم ہے جسکو حقیقت کا صفات و ذات کی
باہمہ اوصاف وہ ہی آفرینش سے بری

جو بشر ذات اور صفات کے عقدہ کو حل کر لیتا ہے وہ عارفِ کامل ہو جاتا ہے۔

در ذاتی و با ذات تو اے طالب ذات
موجود بذاتی نہ بر آیات صفات

ایں چاہ خودی را دو سہ گز گر بکنی
از خانۂ خود بیابی آن آبِ حیات

ध्यानेनात्मनि पश्यंति केचिदात्मान मात्मना ।।
अन्ये सांख्येन योगेन कर्म योगेन चापरे ।।२५।।

شغل فکر اور تصور کے طریقے سے وصالِ ذات ہوتا ہے

(۲۵) بعض آدمی تصور کے وسیلہ سے ذاتِ مطلق کو اپنے باطن میں مشاہدہ کرتے ہیں بعض فکر یا شغل کے ذریعہ سے

اہلِ باطن کو میسر ذات کا دیدار ہے
علم اور اعمال کا ثمرہ وصالِ یار ہے

अन्ये त्वेव मजानंतः श्रुत्वान्येभ्य उपासते ।।
तेऽपि चातितरंत्येव मृत्युं श्रुति परायणाः ।।२६।।

سرت سادھنا وصال کا ذریعہ ہے۔

(۲۶) اور جو لوگ ان طریقوں سے ناواقف ہیں اور غیروں سے سُن کر یاد حق کرتے ہیں وہ بھی سُرت سادھنا کے ذریعہ سے دریائے اجل سے پار ہو جاتے ہیں۔

یادِ خالق سے ہمیشہ جس کا دل سرشار ہے
بالیقین بحرِ اجل سے اُس کا بیڑا پار ہے

علمِ ذات کا حاصل ہونا استعداد اور قابلیت پر منحصر نہیں ہے بلکہ صفائی قلب پر ہے۔ جو کہ اشغال سے حاصل ہوتی ہے بہت سے متقدمین تحصیل علم کے بغیر عارف کامل ہو چکے ہیں جن کے کلام کی ضمیر عالمان و محققان گذشتہ کی تصانیف کی ضمیر سے مطلق فرق نہیں رکھتی سُرت سادھنا کا طریقہ جس کا اس منتر میں بیان ہوا ہے دیگر اشغال سے مختلف ہے کہ اسمیں بجائے کسی تصور کے قائم کرنیکی قوت متخیلہ کو اپنے فعل سے باز رکھنا ہوتا ہے اور اسی طریقہ سے کشایش باطنی حاصل ہو جاتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यावत्संजायतेकिंचित्सत्वंस्थावरजंगमम् ।।
क्षेत्र क्षेत्रज्ञ संयोगात्तद्विद्धि भरतर्षभ ।।२७।।

**جسم و جان کا اتصال موجب حیات ہے**

(۲۷) اے ارجن جتنے حس و حرکت کرنے والے جاندار اور غیر متحرک مخلوق پیدا ہوتے ہیں تو جان لے کہ وہ جسم اور جان کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں۔

بےحس و با ہوس مخلوقات میں اے نیک فال
اشتراک ہے مساوی جسم و جان کا اتصال

समं सर्वेषु भूतेषुतिष्ठंतं परमेश्वरम् ।।
विनश्यत्स्वविनश्यतं यः पश्यति स पश्यति ।।२८।।

**جسم اور جان کی شناخت**

(۲۸) جو شخص دیکھتا ہے کہ قادر مطلق کل مخلوقات میں یکساں ہے اور اون کے فنا ہونے سے فنا نہیں ہوتا وہ اہل بینش ہے۔

چشم بینا کی نظر میں ایک ذات کبریا
سب میں ہے یکساں منور نیز برتر از فنا

समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ।।
नहिनस्त्यात्मनात्मानं ततोयाति परां गतिम् ।।२९।।

**نفی کلیت اور وصال**

(۲۹) وہ شخص قادر مطلق کو جو سب میں یکساں ہے یکساں دیکھکر اپنے آپکو گرداب فنا سے بچا لیتا ہے اور اعلیٰ منزل پر پہونچتا ہے۔

کثرت عالم میں وحدت جس کو آتی ہے نظر
جاگزیں ہوتا ہے وہ روحانیت کے بام پر

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ।।
यः पश्यति तथात्मानमकर्तारं स पश्यति ।।३०।।

**طریقہ فنا**

(۳۰) جو بشر کل فعلوں کا صدور صفات سے جانتا ہے اور اپنی ذات کو فاعل نہیں مانتا وہ روشن ضمیر ہے۔

اپنے سب افعال کو جو مانتا ہے قدرتی
آپ کو ان سے مبرا ہے وہ کامل آدمی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

यदा भूत पृथग्भाव मेकस्थमनुपश्यति ।।
तत एव च विस्तारं ब्रह्म संपद्यते तदा ।।३१।।

توحید اور وصال (۳۱) جب اوس کی نگاہ میں عالم کی کثرت وحدت میں سما جاتی ہے اور کثرت وحدت کا جلوہ نظر آتی ہے اوسوقت وہ ذات بے زوال ہو جاتا ہے

| | |
|---|---|
| نقطۂ وحدت میں کثرت کو گھٹا کر دیکھنا | جاننا واحد کو سب میں ہی طریقہ وصل کا |
| دو عالم چیست نقش صورت دوست<br>بعد آئینہ یک روئے مقابل | چہ جائے نقش صورت بلکہ خود اوست<br>اگرچہ صد نماید لیک یک اوست |

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्मायमव्ययः ।।
शरीरस्थोऽपि कौन्तेय न करोति न लिप्यते ।।३२।।

جان کی تعریف (۳۲) چونکہ ذات بے زوال آغاز اور صفت نہیں رکھتی اسلئے وہ جسم میں مقیم ہو کر بھی کوئی فعل نہیں کرتی اور آلودہ نہیں ہوتی۔

| | |
|---|---|
| جان ہی بے ابتدا بے انتہا اور بے زوال | اُس کی یکرنگی میں ہی فعلوں کی آمیزش محال |
| تخم این پنج عنصر آں ذات ست<br>شجر از دانہ گرچہ شد پیدا | برتر از پنج واں ہماں ذات ست<br>دانہ باشد ز بیخ و شاخ جُدا |

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्यादाकाशं नोपलिप्यते ।।
सर्वत्रावस्थितो देहे तथात्मा नोपलिप्यते ।।३३।।

لطیف (۳۳) جسطرح خلا ہر شے میں محیط ہونے پر بھی بوجہ لطیف ہونے کے کسی شے سے آلودہ نہیں ہوتا اسی طرح ذاتِ مطلق سب جسموں میں محیط ہونے پر بھی آلودہ نہیں ہوتی

| | |
|---|---|
| ساری اشیاء میں خلا ساری ہی آغشتہ نہیں | جان کُل اجسام پر حاوی ہی آغشتہ نہیں |
| حق مطلق دبے سود دور گُل چو در گُل بو بود<br>از پنج عنصر شد جہاں آن پنج از حق شد عیاں | جان عناصر او بود تحقیق شد تحقیق شُد<br>حق را بروں زیں پنج دان تحقیق شد تحقیق شد |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोक मिमंरविः ॥
क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥३४॥

منور | (۳۴) اے ارجنؔ جیسے ایک سورج تمام عالم کو روشن کرتا ہے ویسے ہی ایک جان سب جسموں کو روشن کرتی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ایک سورج ڈالتا ہے جیسے سب پر روشنی | | جانِ واحد ڈالتی ہے سب کے اندر روشنی | |
| در ہزاراں جام گوناگوں شراب بیش نیست<br>گرچہ پر خیزد ز آب بحر موج بے شمار | | گرچہ بسیار اند انجم آفتاب بیش نیست<br>کثرت اندر موج باشد لیک آب بیش نیست | |

क्षेत्र क्षेत्रज्ञ योरेव मंतरं ज्ञान चक्षुषा ॥
भूत प्रकृति मोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम् ॥३५॥

علم معرفت ذریعہ وصال ہے۔ | (۳۵) جو لوگ جسم اور جان کا فرق اور عالم موجودات اور صفات سے مخلصی پانے کا طریقہ علم معرفت سے دریافت کر لیتے ہیں وہ اعلیٰ مقام پر پہونچتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دیکھ لیتا ہے جو چشم دل سے جسم و جاں کا حال | | معرفت کی راہ سے پاتا ہے وہ اوجِ کمال | |

جو لوگ جسم اور جان کی حقیقت کو اپنے بطون میں مشاہدہ کرتے ہیں اور جسمانی افعال کی قید سے رہائی پانے کا طریقہ جان لیتے ہیں وہ کمال کا درجہ پاتے ہیں مگر جسمانی افعال میں مقید ہونے کا سبب جہل اور انانیت ہیں لہذا اون سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جہل اور انانیت کا دور کرنا ضروری ہے علم سانکھ میں شردن منن مذہیاسن اور ساکشات چار مدارج ذات میں وصل ہونے کے بیان کئے گئے ہیں شردن کے لغوی معنی سماعت اور اصطلاحی معنی تحصیل علم ذات کے ہیں منن تسلیم کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں قوتِ فکری کے ذریعہ سے حق اور باطل کا تحقیق کرنا مراد ہے۔ جو کچھ تحقیق ہو چکا اوس پہ ثابت قدم ہونا مذہیاسن ہے اوس کے بعد ساکشات کا درجہ ملتا ہے۔ یعنی جس علم میں ہمیشہ ثابت قدمی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حاصل ہوئی تھی اُس کا جلوہ اب ظاہر و باطن میں نظر آتا ہے۔

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग
शास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे प्रकृति पुरुष
विवेकयोगो नाम त्रयोदशोऽध्यायः ॥१३॥

شری مد بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی تیرہویں ادھیاء کشیتر کشیتر گیہ یوگ نام ختم ہوئی۔

## تیرہویں ادھیا کا خلاصہ

بارہویں ادھیا میں فنا کا طریقہ عشق کے وسیلہ سے بتا تا گیا ہے اور عشق ایک ایسا خط ہے جس کے انجام پر عاشق و معشوق دو نقطہ ہیں تیرہویں ادھیا میں تمیز سہ گانگی سے توحید کی منزل پر پہونچنے کا طریقہ عیاں کیا گیا ہے اور فلسفہ سانکھ کے وہ اصول مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں جن کی تشریح ادھیائے دوم میں ہو چکی ہے۔

کبیر صاحب نے اِسی مضمون کو اپنی قوتِ اشراقیہ سے ذیل کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ارے او موڑکھ کھیتی وارا
پانچ مرگ پچیس مرگنی چنچل تین چکارا
کام کرودھ دو اصل مرگ ہیں نت اُٹھ چرت سویرا
بیدی بید سکل سب بانچیں جاسے بھید نرالا
ست کی باڑ دھرم کی ٹاٹی گرو کا شبد رکھوالا

جتن بن مرگون نے کھیت اجاڑا
اپنے اپنے رس کے لوبھی چرتے پھریں نیارا نیارا
پریم بان لے چڑھو پارو ہی بھاؤ بھگت کر مارا
اٹل جوت شن گھر تاپے پر سے پریم پیارا
کہے کبیر سنو بھئی سادھو یریان بھلی سنبھالا

جتن بن مرگون نے کھیت اُجاڑا

--- ❧ ---

# چودھویں ادھیا گن ترے وبھاگ یوگ

## श्री भगवानुवाच

परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञान मुत्तमम् ॥
यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धि मितो गताः ॥ १॥

## شری بھگوان نے فرمایا

علمِ حقیقت کا بیان

(۱) اب میں اوس پاک علم کو دوبارہ بیان کرتا ہوں جو کُل علوم میں افضل ہے اور جس کی واقفیت حاصل کر کے تمام طالبانِ حق دینوی پابندیوں سے آزاد ہوئے ہیں اور درجۂ کمال پر پہونچے ہیں۔

| | |
|---|---|
| میں اس افضل علم کو پھر تجھسے کرتا ہوں بیان | عارفوں نے جس سے پایا ہے عروج لامکان |

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्य मागताः ॥
सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥२॥

علمِ حقیقت نجات کا وسیلہ ہے۔

(۲) جو لوگ اس علم کے فیض سے مجھ میں وصل ہو جاتے ہیں وہ پیدائش کی قید میں نہیں آتے اور موت سے امن میں رہتے ہیں

| | |
|---|---|
| جنکی قسمت میں ہوا اسکے فیض سے میرا وصال | گردشِ بود و فنا میں اُن کا آنا ہے محال |

طالب قوت اشراقیہ کی مدد سے مطلوب کو اپنے جسم میں بصورت جان جلوہ گر مشاہدہ کر کے پیدائش اور فنا کے خیال سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی وہ ان کا اطلاق صرف جسم پر مانتا ہے۔

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन् गर्भं दधाम्यहम् ॥
संभवः सर्व भूतानां ततो भवति भारत ॥३॥

عالم کی پیدائش کا طریقہ

(۳) اے ارجن جب میں اپنی صفات کی بطن کو بارور کرتا ہوں اُسوقت کل موجودات کا نشو و نما ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اپنی قدرت کے شکم کو بارور کرتا ہوں جب | ساری موجودات کی بالیدگی ہوتی ہے تب |
| آں روح مجردم کہ خلقم بدن است | بے آتش و آب و باد و خاکم وطن است |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| | در گردش ازان است کہ جویا من است | | ایں چرخِ فلک باایں ہمہ جرم کہ ہست |

सर्व योनिषु कौन्तेय मूर्तयः संभवन्ति याः ॥

तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीज प्रदः पिता ॥४॥

ذات سے صفات کا قیام ہے

(۴) اے ارجن جو تمام اقسام کے وجود پیدا ہوتے ہیں صفات اون کی ماں ہے اور میں پیدا کرنے والا باپ ہوں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | قدرت اونکی ماں ہے اور میں باپ ہوں اونکا | | جتنی اشیا ہر طرح کی تجھکو آتی ہیں نظر |
| | ہماں نقش نقاش و نقش آور است<br>ہوں صنع مصنوع و صورت گر است | | دریں خانہ ذاتست بس با صفات<br>درین خانہ آن خانہ ساز اے دلی |

सत्त्वंरजस्तम इति गुणाः प्रकृति संभवाः ॥

निबध्नंति महाबाहो देहे देहिन मव्ययम् ॥५॥

صفات سہ گانہ ذات کا حجاب ہیں

(۵) اے قوی بازو ستوگن، رجوگن اور تموگن جن کی پیدائش قدرت سے ہوتی ہے غیر فانی جان کو جسم میں مقید کرتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | روح ناجی کو جو کرتی ہیں مقید جسم میں | | ہیں سہ گانہ علم و شوق و جہل کی خاصیتیں |

ذات پاک صفات سہ گانہ سے عالم کو ظہور دیکر رنج و راحت وغیرہ کو جو اوس سے متعلق ہیں ادراک کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

तत्र सत्त्वं निर्मल त्वात्प्रकाशक मनामयम् ॥

सुख संगेन बध्नाति ज्ञान संगेन चानघ ॥६॥

ستوگن مصدر علم و سرور ہے۔

(۶) اے نیک مرد منجملہ اون کے ستوگن بسبب لطیف ہونے کے اوس نورانی اور بے زوال جان کو علم و سرور کے تعلقات کا پابند کرتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | دانش و تسکین کی صورت اوسکو آتی ہے نظر | | نور باطن کا جلا ہے جس کے قلب صاف پر |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ستوگن یعنی اعلیٰ صفت عقل کو روشنی دیتی ہے اور آسودگی کے سامان پیدا کرتی ہے۔

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णा संग समुद्भवम् ॥

तन्निबध्नाति कौन्तेय कर्म संगेन देहिनम् ॥७॥

رجوگن خواہش اور افعال کا سبب ہے

(۷) اے ارجن تو سمجھ لے کہ رجوگن شوق کی صورت رکھتا ہے خواہش کے ہمراہ پیدا ہوتا ہے اور وہ جان کو افعال کے تعلقات کا پابند کرتا ہے۔

اے دلا دریاد رکھ حرص و ہوائے دل ربا — ڈالتی ہیں علم کی گردن میں ہار اعمال کا

رجوگن یعنی صفت درمیانی سے اسباب دنیوی کے ساتھ دل بستگی پیدا ہوتی ہے جو خواہشات کو پیدا کر کے انسان کو تدبیر اور کوشش میں مصروف رکھتی ہے۔

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्व देहिनाम् ॥

प्रमादालस्यनिद्राभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥८॥

تموگن سے جہل و غفلت کی پیدائش ہے

(۸) اے ارجن تو سمجھ لے کہ تموگن سب انسانوں کو غفلت میں پھنساتا ہے وہ جہل سے پیدا ہوتا ہے اور عشرت کاہلی اور نیند کا پابند کرتا ہے۔

جس گھڑی جہل مرکب کا اثر ہو عقل پر — نیند سستی اور عیاشی میں رہتا ہے بشر

تموگن یعنی صفت ادنیٰ تیرگیٔ عقل پیدا کر کے عشرت اور کاہلی میں انسان کو پھنساتی ہے۔

सत्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत

ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे संजयत्युत ॥९॥

ست رج اور تم کے لوازمات

(۹) اے ارجن ستوگن آسودگی پیدا کرتا ہے۔ رجوگن افعال کو کراتا ہے۔ تموگن علم کو پوشیدہ کر کے عیش و عشرت میں پھنساتا ہے۔

علم میں آرام ہے اعمال میں تکلیف ہے — غافل و بدمست کرنا جہل کی تعریف ہے

جن تین صفتوں کا بیان مندرجہ بالا فقروں میں ہو چکا ہے ان کے خواص آسایش تکلیف اور غفلت اس فقرہ میں ظاہر کئے گئے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

रजस्त मश्चाभि भूय सत्वं भवति भारत ॥

रजः सत्वं तमश्चैव तमः सत्वं रजस्तथा ॥१०॥

ست رج اور تم کی کمی وبیشی

(۱۰) اے ارجن رجوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر ستوگن غالب ہوتا ہے ستوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر رجوگن۔ علیٰ ہذا ستوگن اور رجوگن کے مغلوب ہونے پر تموگن۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| علم وشوق وجہل میں ہے امتزاج باہمی | | ایک کی بیشی سے باقی دو میں ہوتی ہے کمی | |

کبھی ایک صفت کے غلبہ کے ہونے پر باقی دو صفتیں مغلوب ہو جاتی ہیں۔

सर्व द्वारेषु देहे ऽस्मिन प्रकाश उप जायते ॥

ज्ञानं यदा तदा विद्या द्विवृद्धं सत्व मित्युत ॥११॥

شناخت حالت ستوگن

(۱۱) جس وقت اس جسم کے تمام دروازوں کو علم روشن کرتا ہے اسوقت ستوگن کا غلبہ سمجھنا چاہیے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| شہر تن کے سارے دروازوں پہ جب ہو روشنی | | تو سمجھنی چاہیے اسمیں حکومت علم کی | |

جسوقت انسان علم کی روشنی سے حق وباطل کو تمیز کر سکتا ہے اسوقت ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔

लोभः प्रवृत्तिरारंभः कर्मणा मशमः स्पृहा ॥

रजस्येतानि जायंते विवृद्धे भरतर्षभ ॥१२॥

شناخت حالت رجوگن

(۱۲) اے ارجن لالچ۔ تدبیر کوشش اضطراب اور خواہش رجوگن کا غلبہ ہونے پر پیدا ہوتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| آرزو تدبیر کوشش بے قراری اور امنگ | | شوق کے جذبہ میں دکھلاتی ہیں اپنا اک رنگ | |

جسوقت رگ طمع حرکت میں آکر دلکو اُمید اور کوشش کیطرف رجوع دلاتی ہے اور اضطراب کی حالت پیدا کرتی ہے اُسوقت رجوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔

अप्रकाशो ऽ प्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

तमस्येतानि जायंते विवृद्धे कुरु नंदन ॥१३॥

شناخت حالت تموگن

(۱۳) اے ارجن تیرگی عقل - کاہلی بیہودگی اور غفلت تموگن کے غلبہ کے وقت پیدا ہوتی ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| کاہلی و بیوقوفی حسرت و دیوانگی | | جہل کی شدت سے پیدائش ہواں جذبات کی | |

جسوقت عقل کا علم سے نفاق اور جہل سے اتفاق ہوتا ہے اور حق سے انکار اور باطل کا اقرار کیا جاتا ہے اُسوقت غلبہ تموگن کا سمجھنا چاہیئے

यदा सत्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ॥

तदोत्तम विदांल्लोकान मलान्प्रति पद्यते ॥१४॥

ستوگن کا اپنے طبقہ سے اتصال

(۱۴) جو انسان ستوگن کے غلبہ کے وقت جسم کو ترک کرتا ہے وہ عارفوں کے پاک عالم میں پہونچتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جسم کو جو ترک کر دیتے ہیں فرط علم میں | | عارفوں کی منزل کامیاب ملتی ہے انہیں | |

علم و راستی انسان میں ستوگن سے پیدا ہوتے ہیں ہندا جو لوگ علم و راستی کے غلبہ کی حالت میں جسم کو ترک کرتے ہیں اونکی وہ اعلیٰ خاصیتیں ستوگن کے طبقہ میں جس سے وہ برآمد ہوئی تھیں جذب ہو جاتی ہیں عارفوں کے پاک عالم کا اسی طبقہ پر اشارہ ہے۔

रजसि प्रलयं गत्वा कर्म संगिषु जायते ॥

तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ॥१५॥

رجوگن اور تموگن اپنے اپنے طبقات کی طرف کشش کرتے ہیں

(۱۵) انسان رجوگن کے غلبہ سے وفات پاکر نیک اعمالوں میں پیدا ہوتا ہے۔ تموگن کے غلبہ کے وقت رحلت کرنے سے جاہلوں میں پیدا ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خانۂ عامل میں پیدائش ہو الفت کا مآل | | جہل کے غلبہ میں رحلت کا نتیجہ ہے زوال | |

اشیاء دنیوی کے ساتھ انسان کی دل بستگی ہونے کا سبب رجوگن ہے پس جو لوگ حرص و

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوا میں آخری وقت تک گرفتار رہتے ہیں اون کی اوسط درجہ کی قوتیں رجوگن کے طبقہ میں جو اون کا سرچشمہ ہے شامل ہو جاتی ہیں۔ جہالت اور ناراستی تموگن سے پیدا ہوتی ہیں اسلیے جو شخص مرتے دم تک جہالت اور ناراستی سے رہائی نہیں پاتے اُنکی صفات ذمیمہ تموگن کے ادنیٰ طبقہ میں جذب ہوتی ہیں غرضیکہ وقت وفات انسان کی جو صفتیں ہوتی ہیں وہ اُس طبقہ میں جہاں سے کہ اُنھوں نے نمود پایا ہوتا ہے کھنچ جاتی ہیں یعنی جزو سے کُل کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

**कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ॥**
**रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ॥१६॥**

ست رج اور تم کے عملی نتائج

(۱۶) ستوگن کا عمدہ نتیجہ نیک اعمالی ہے رجوگن کا نتیجہ تکلیف تموگن کا نتیجہ افعال بیہودہ ہیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | نیک اعمالی کا ثمرہ روشنیٔ طبع ہے | | رنج کا باعث معیشت جہل کا بد وضع ہے | |

**सत्त्वात्सञ्जायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ॥**
**प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥१७॥**

ست رج اور تم کے عملی نتائج

(۱۷) ستوگن سے علم پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے حرص و ہوا۔ تموگن سے بیہودگی غفلت اور نادانی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| علم کا میوہ ہے دانش شوق کا حرص و ہوا | | تیرگی مستی و غفلت ہیں ضمیمہ جہل کا | |

بہشت اعراف اور دوزخ وغیرہ الفاظ صفات کی تقسیم سہ گانہ سے اختراع ہوئے ہیں وہ دراصل انسان کی انہیں تین حالتوں کے نام ہیں۔

**ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ॥**
**जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ॥१८॥**

ست رج اور تم کی منازل

(۱۸) جو ستوگن رکھتے ہیں وہ بلندی پر جاتے ہیں۔ رجوگن کے رکھنے والے وسط میں رہتے ہیں۔ تموگن والے جو اخلاق ذمیمہ کے پیرو ہوتے ہیں پستی میں گرتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منزلِ عرفان ہی بالاجائے طاعت درمیان ۔۔۔ جہل وبدکاری کے درجہ میں ہی ذلت اور زیاں

جن لوگوں کا شعار دانشمندی اور راستبازی ہے اونہیں صفات کی عملداری میں اعلیٰ مرتبہ پر سرفراز سمجھنا چاہئے جو لوگ تعلقات دنیوی میں بدل مصروف ہیں وہ اوس عملداری میں متوسط درجہ رکھتے ہیں جو لوگ جہل اور ناراستی کے پیرو ہیں وہ بمقابلہ اون دونوں قسم کے آدمیوں کی جن کا اوپر ذکر ہوا ہے ادنیٰ درجہ کے سمجھے جاتے ہیں۔

नान्यं गुणेभ्यः कर्त्तारं यदा द्रष्टाऽनुपश्यति ॥
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥ १९ ॥

ست رج اور تم سے پریت

(۱۹) جو دانشمند صفت سہ گانہ کے سوائے اور کسی کو فاعل نہیں مانتا ہے اور اوس ذات کو جو صفت سہ گانہ سے برتر ہے جان لیتا ہے وہ میرا وصال حاصل کرتا ہے۔

جسکی نظروں میں ہی کل مخلوق اعجازِ صفات ۔۔۔ ذات سب سے بے نیاز اسکو میں دیتا ہوں نجات

جو بشر اپنے افعال کو صفات سے منسوب کرتا ہے اور اپنی ذات کو اون سے برتر جانتا ہے وہ عارف ہے۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ॥
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥ २० ॥

دل کی آزادی حیاتِ ابدی کے لئے ضروری ہے۔

(۲۰) جو انسان ان تین صفتوں پر جو جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں حکومت کرتا ہے وہ پیدایش موت اور بیماری سے نجات حاصل کرکے آبِ حیات نوش کرتا ہے۔

ضعف وبیماری و مرگ و ذلیت سے ہو کر رہا ۔۔۔ تارکِ اوصاف کے حصہ میں ہی آبِ بقا

عارف اون صدمات کو جو جسم پر عاید ہوتے ہیں اپنی ذات سے متعلق خیال نہیں کرتا اسلئے وہ علم وسرور کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## ارجن نے سوال کیا

## अर्जुन उवाच

**कैर्लिङ्गैस्त्रीन्गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ॥**

**किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन्गुणानतिवर्त्तते ॥२१॥**

آزادی کی شناخت (۲۱) اے صاحب جو شخص اِن تین صفتوں سے آزاد ہے اس کی کیا شناخت ہے اوس کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے اور وہ کیونکر ان تین صفتوں پر حاوی ہو جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| تارک الدنیا کا کیسا طرز اور اخلاق ہے | | کس طرح اوس کا حساب زندگی بیباق ہے |

## श्री भगवानुवाच

**प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पाण्डव ॥**

**नद्वेष्टि संप्रवृत्तानि ननिवृत्तानि कांक्षति ॥२२॥**

## شری بھگوان نے جواب دیا

ترک داغذ کے خیال سے تعلق نہ رکھنا۔ (۲۲) جو انسان علم۔ شوق اور نادانی کی حالتوں کے طاری ہونے پر اون سے بچنا نہیں چاہتا اور اون کے موجود ہونے پر اون کے ہونیکی تمنا نہیں کرتا۔

| | | |
|---|---|---|
| علم و شوق و جہل کے حملوں سے چوڑتا نہیں | | اور ان سب کی جدائی کا الم کرتا نہیں |

یہ مسئلہ بہت باریک ہے اور بہت غور و فکر سے حل ہو سکتا ہے۔ عارف کے جسم میں اثر سہ گانہ ہوتے رہتے ہیں مگر استغراق ذات میں وہ اُنکی موجود ہو جانے اور جاتے رہنے کی مطلق پرواہ نہیں کرتا اون کا تماشہ دیکھتا ہے اور اپنی ذات پر اون کا اثر نہیں مانتا۔

**उदासीनवदासीनो गुणैर्योन विचाल्यते ॥**

**गुणावर्तंत इत्येवं योऽवतिष्ठति नेंगते ॥२३॥**

تغیرات کا اثر نہ ماننا (۲۳) اور کسی شے کے ساتھ دلبستگی نہ رکھکر صفاتی تغیرات کے اثر کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قبول نہیں کرتا اور یہ جانکر کہ کل حرکتیں صفات سے پیدا ہوتی ہیں سکون و قرار رکھتا ہے

| | |
|---|---|
| گردش عالم ہیں جس کو ہے سکونِ دائمی | جو صفاتی دور سے جنبش نہیں کہاتا کبھی |

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ।।

तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिंदात्मसंस्तुतिः ।।२४।।

مساوات کی تعلیم کا ہونا

(۲۴) اور رنج و راحت میں مساوی اطمینان رکھتا ہے لوہے پتھر اور سونے کو یکساں جانتا ہے بھلائی اور بُرائی کے پیش آنے پر یکساں مستقل رہتا ہے اور اپنی تعریف اور ہجو کو یکساں خیال کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| راحت و کلفت میں جسکی عقل رہتی ہے بجا<br>بے تعلق ہے جو اپنی ہجو اور تعریف سے | جسکی نظروں میں ہے یکساں آہن و سنگ و طلا<br>ہے مساوی کامیابی اور ناکامی جسے |

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ।।

सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ।।२५।।

افعال سے بے تعلقی

(۲۵) اور جس کے نزدیک عزت اور اہانت دوست اور دشمن مساوی ہیں اور جس کو سب فعلوں سے آزادی حاصل ہے اوس کو صفاتی تعلقات سے آزاد رکھنا چاہیئے۔

| | |
|---|---|
| پاک ہے جو شوق و نفرت عزت و توہین سے | تارکِ فعل و صفت اِس کو کہنا چاہیئے |

جو شخص صفتوں کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے اوس کی حالت کا بیان اوپر کے چار فقروں میں شناخت کیواسطے ہوا ہے۔

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ।।

स गुणान्समतीत्यैतान्ब्रह्मभूयाय कल्पते ।।२६।।

عشق حقیقی سے کیا حاصل ہوتا

(۲۶) جو بشر عشق حقیقی کے وسیلہ سے میرا طالب ہوتا ہے وہ ان صفات پر عبور پا کر واجب الوجود میں وصل ہوتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | |
|---|---|---|
| عشق صادق سے جو مجھ پر جان کرتے ہیں نثار | اُن کی حق تک ہو رسائی قلزم باطل کے پار | |

صفت سہ گانہ سے بریت عشق حقیقی کے پیدا ہونے پر حاصل ہوتی ہے۔

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाऽहममृतस्याव्ययस्य च ॥
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥२७॥

| | |
|---|---|
| ذات میں محویت عشق حقیقی ہے۔ | (۲۷) کیونکہ میں اوس واجب الوجود کا ظہور ہوں جو لافانی اور بیزوال ہے اور عین راستی اور آرام خالص کا مخزن ہے۔ |

| | |
|---|---|
| ظلمتِ ہر دو جہاں میں مجھ کو جانو مہر نور | مخزنِ قانونِ قدرت منبع فیض سرور |

کرشن بھگوان کی ذات لافانی اور مصدر علم و سرور ہے اور اوس کا عشق عشق حقیقی ہے۔

इति श्री मद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्म विद्या-
यां योगशास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे गुण
त्रय विभागयोगोनाम चतुर्दशो ऽध्यायः॥१४॥

شری مد بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقہ کے
بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی چودھویں ادھیا
موسوم بہ تقسیم صفات سہ گانہ ختم ہوئی

---

## چودھویں ادھیا کا خلاصہ

تیرھویں ادھیا میں جسم اور جان کی تشریح ہو چکی ہے اِس ادھیا میں اوس تعلق کا بیان ہوا ہے جو جسم اور جان کے درمیان واقع ہے اور اِس تعلق سے لوازمات صفات کا جو اثر ذات پر پڑتا ہے ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ذات باوجود اوس صفاتی تعلق کے موجود ہونے کے اوسکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اثر کو قبول نہیں کرتی اور جو عقل اس اثر کو حواس کی شہادت سے تسلیم کرتی ہے وہ ہی ناقص اور محدود ہے ذات محیط بے زوال پاک اور صفات سے برتر ہے اور جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ سب صفات میں شامل ہے چونکہ جان ذات کا جلوہ ہے اور جسم صفات کا کرشمہ ہے پس جان ہمیشہ جسمانی قیود سے آزاد ہے اور ایک حالت پر قایم ہے جب کہ جان جسم میں مقید اور محدود نہیں ہے اور پیدایش و فنا کے حیطہ سے باہر ہے تو پھر عوام کے خیالات جو اوس کے پیدا ہونے اور ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہونے کے نسبت ہیں وہ واقعات پر مبنی نہیں ہیں اور علم حقیقت سے اونکی ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں۔ بعض متقدمین نے اپنی تصریحات میں آواگون یعنی تناسخ کے مسئلہ کو ناسمجھوں کے بد افعالی سے بچانے کے لئے بیم و رجا کے پیرایہ میں بیان کیا ہے مگر اہل دانش اس کو بیم و رجا کے کلام سے زیادہ وقعت نہیں دیتے آجکل اواگون کے معنی عام طور پر یہ ئے جاتے ہیں کہ جان ایک قالب کو چھوڑ کر دوسرے قالب میں پیدا ہوتی ہے اور جسم سابق کے فعلوں کا نتیجہ وہاں پاتی ہے مگر اس خیال کے ثبوت میں کوئی کافی دلیل نہیں بیجاتی ہے اور جو دلائل پیش کیجاتی ہیں وہ غور و فکر کرنے پر پایہ ثبوت سے گر جاتی ہیں منتر ۱۴ و ۱۵ کے معنی بہت دقیق ہیں اور اون کے سمجھنے کیواسطے علم حقیقت سے کافی واقفیت درکار ہے اسلیئے جو لوگ بیم و رجا کے پابند ہیں وہ دفعتاً ان منتروں کے اصلی مطلب کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو معنی وید کے منمیر اور عارفوں کے کلمات کے موافق حل ہوئے ہیں اور معقولات کے بھی خلاف نہیں ہیں بالتصریح ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تناسخ ایک تسلسل کی صورت ہے جو پر کرتی یعنی صفات کے چرخ میں واقع ہے صفات کی تین قسمیں ہیں جنہیں ست رج اور تم کہتے ہیں یہ تینوں اس چرخ میں اپنا اپنا فعل کرتی ہیں اور کل عالم ان کی کشش میں بندھا ہوا ہے چنانچہ ہر ایک صفت اپنا فعل کرتی ہے یعنی اپنی قوت کو پھیلا کر پھر کسی وقت کھینچ لیتی ہے اور اس تسلسل کو قایم رکھتی ہے۔ ستو گن کے طبقہ کو اعلیٰ اور رجو گن کے طبقہ کو اوسط اور تمو گن کے طبقہ کو ادنیٰ مانا ہے۔ اعلیٰ۔ اوسط اور ادنیٰ کا قرب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ولبعد سے تعلق نہیں ہے وہ سب عقل سے تمیز کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ستوگن علم و سرور کا مبدا ہے اِس کیفیتِ قلبی کو عارفوں نے اعلیٰ تسلیم کیا ہے رجوگن کی حالت میں تعلقات کی پابندی ہوتی ہے لہذا وہ متوسط کہلاتا ہے تموگن جہل اور بدانتی کا مخزن ہے اور اِنسان کے دل کو پستی میں گراتا ہے اسوجہ سے وہ ادنیٰ مانا گیا ہے۔ جس صفت کے غلبہ کے وقت کسی جاندار کے حیات اور جسم کا خاتمہ ہوتا ہے اوس وقت اوسکی جو کچھ حالت ہوتی ہے وہ صفات کے چرخ کے اوس طبقہ میں جس سے کہ اوس کو نمود ہوا ہے جذب ہو جاتی ہے اور آیندہ پیدا ہونے والے وجودوں میں آشکارا ہو کر پیدائش وفنا کا سلسلہ جاری رکھتی ہے جب تک اِنسان اپنی ہستی کو اِن صفات سہ گانہ میں محدود اور مشمول خیال کرتا ہے تب تک اوس کا علم صفات کے چرخ میں گردش کرتا رہتا ہے۔ جس وقت علم حقیقت آشکارا ہوتا ہے۔ اور عالم کے واقعی صورت پیش نظر ہو جاتی ہے اوس وقت وہ ذات کو صفات سے جدا جان کر ذات میں وصل ہو جاتا ہے اوس کے بعد جیسے بھنے ہوئے چنے سے پھر چنے کی پیدایش نہیں ہوتی اوس کا علم ہستی یعنی پندار دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔

تناسخ تولید کی شکل میں واقع ہوتا ہے اور تولید دو قسم کی ہے جسمی اور علمی جسمی تولید کا مادی اشیا اور حواس کی قوتوں کے ساتھ تعلق ہے جن کا ظہور تموگن اور رجوگن کے غلبہ سے ہوتا ہے علمی تولید کا اشارہ عقل وغیرہ اُن لطیف قوتوں پر ہے جو ستوگن کے غلبہ میں نمود پاتی ہیں۔

اِن دونوں قسم کی تولید کا الحاق کرم یعنی افعال کے ساتھ ہوتا ہے یعنی باپ کے فعلوں سے بیٹے اور پوتے کی نسل پر اثر پڑتا ہے اِنھیں کو پرالبد سنچت اور کریہ مان کہتے ہیں پرالبد کرم نسل گذشتہ کے فعلوں کا نام ہے جن سے سنچت کرم یعنی نسل موجودہ کے افعال بنتے ہیں کریہ مان کرم اون فعلوں کو کہتے ہیں جو نسل موجودہ کے فعلوں سے زمانۂ مستقبل کی پیدا ہونے والی نسلوں میں ظاہر ہونگے (دیکھو تیتریہ انپشد) اگرچہ فعلوں کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن فعل کی اصلیت ایک ہی ہے یعنی ماضی حال اور مستقبل کی نظر سے اون کو سہ گانہ کہا ہے تمام عالم اِن تین صفتوں کے تانے بانے سے بنا ہوا ہے اور مجموعی طور پر نظام پا رہا ہے یعنی یہ صفتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اختلاطِ باہمی سے رنگا رنگ کی صورتیں پیدا کرتی ہیں اور ستوگن کی افزونی سے انسان کا وجود بناتی ہیں جس میں وہ اپنی ہستی کو محدود خیال کر کے بیم و رجا کی قید میں آ جاتا ہے۔ فی الحقیقت ایک قوت درپردہ ہے جو کچھ چاہو کہو کُل اجسام میں محرک ہے اور اوس کی کشش سے کُل افعال بحالت جبر ہر ایک بشر سے ظہور پاتے ہیں جبکہ یہ قوت ذات واحد وبے نام ونشان کا جلوہ ہے اور وہ ذات پاک اوس کے ہر ذرہ میں محیط ہے تو پھر وہ آواگون جسے عام لوگ درست سمجھے ہوئے ہیں کس کو اور کیونکر ہو سکتا ہے اس خیال کے پیدا ہونیکا سبب اگیان یعنی نادانی ہے۔ گیان یعنی علم حقیقت کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے کہ ذات یگانہ خود ناظر و منظور بنکر صفات کے پردہ میں عالم کی سیر کر رہی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# پندرہویں ادھیا پرشوتم یوگ (منتر ۲۰)

## श्रीभगवानुवाच

ऊर्ध्व मूल मधः शाख मश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ॥
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद सवेदवित ॥१॥
अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखाः गुण प्रवृद्धा विषय प्रवाला ॥
अधश्च मूलान्यनु संततानि कर्मानुबंधीनि मनुष्य लोके ॥२॥

## شری بھگوان نے فرمایا

| |
|---|
| پایاردی برکش یعنی علم صفات کا درخت |

(۱) عارفوں نے علم اشراق سے، ایک بے زوال درخت کا ہونا بیان کیا ہے جس کی اوپر جڑ ہے اور نیچے شاخیں ہیں اور جس کے پتے وید ہیں اور جس کا جاننے والا (ہر چہار) وید کا عالم مانا گیا ہے۔

(۲) اوس کی شاخیں جو صفات (کی تنہ) سے پھوٹی ہیں اور جن میں محسوسات کے شگوفہ لگے ہوئے ہیں اوپر اور نیچے پھیلی ہوئی ہیں اور اوس کی جڑیں جو کہ انسانوں سے افعال کے صادر ہونیکا سبب ہیں نیچے کی طرف لٹکی ہوئی ہیں۔

| | |
|---|---|
| اونچی جڑ نیچے تنہ کا ایک شجر ہے بے زیان<br>جسکے ہر سو شاخ و غنچے ہیں خواص اور لذتیں | جس کے پتے وید ہیں اور جسکا واقف ویددان<br>حلقۂ دام عمل ہیں جسکی آویزاں جڑیں |

یجر وید کی تیترے اونپشد اور اتھروَن وید کی کٹھوتی اونپشد میں مضمون بالا مفصل طور پر درج ہے اور تفسیر لکھنے والوں نے اپنی اپنی سمجھ کے موافق اوس کے مختلف معنی بیان کئے ہیں اُپنشدوں کے مطالعہ سے کامل طور پر ثابت ہے کہ اِس درخت کا اشارہ جسم کے پردہ میں ایشور یعنی جان کے نزول پر ہے جسکو عارفوں نے بذریعہ اِشراق اپنے بطون میں تحقیق کیا ہے اور جس سے عالم ظاہری کا شہود ہوا ہے اوس کی جڑ پر کرتی یعنی حرکت ابتدائی ہے جو انسان کے دماغ میں پیدا ہو کر علمی قوتوں اور حواس کو روشنی دیتی ہے اور افعال جسمانی کراتی ہے اوس کا تنہ صفات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سہ گانہ ہیں جنکو ست رج اور تم کہتے ہیں اور جن کی تشریح چودھویں ادھیا میں ہو چکی ہے اوس کی شاخیں چاروں قوت ہائے مدرکہ اور حواس خمسہ ہیں جن کے وسیلہ سے انسان اس عالم میں اطراف و جوانب کی موجودات کو تمیز کرتا ہے۔ اوس کے شگوفہ محسوسات ہیں جنہیں خلا۔ ہوا۔ آگ پانی۔ اور خاک کہتے ہیں اور پتوں سے وہ علوم مراد ہے جو کہ ذات انسان سے پیدا ہوئے ہیں۔ ویدکے اصلی معنی اوس علم کے ہیں جو سینہ انسان میں ازل سے چلا آیا ہے اور جو علم کتاب اور سفینہ میں موجود ہے وہ بھی کسی زمانہ میں علم سینہ سے کلام بنکر قلمبند ہوا ہے اور ازلی نہیں کہا جاسکتا کلمہ چار حرکتوں کی ترکیب سے بنتا ہے جن کو زبان سنسکرت میں پرا۔ پشنتی۔ مدھما۔ اور بیکھری کہتے ہیں۔ اون میں سے اوّل حرکت اہنکار یعنی قوت حافظہ کا فعل ہے دوسری حرکت چت یعنی قوت متخیلہ سے پیدا ہوتی ہے اور تیسری حرکت بدھ یعنی قوت ممیزہ سے اور چوتھی حرکت من یعنی قوت مدرکہ سے ان چاروں کی ترکیب سے کلمات بنکر گفت و شنود میں استعمال کئے جاتے ہیں اور اسطور پر مطالب دنیوی حاصل ہوتے ہیں وہی کلمات حیطہ تحریر میں آکر متقدمین کے خیالات کو متاخرین پر ظاہر کرتے ہیں بالفاظ دیگر یہ درخت حضرت انسان کی مجموعی کیفیت ہے جو شغل (اجپا جاپ) کے کرنے کے بعد اشراق کی حالت میں واقعی نظر آتی ہے۔ اور عام طور پر بھی انسان اوس درخت کی صورت رکھتا ہے جس کی جڑ یعنی دماغ اوپر کی طرف ہی اور حواس اور ہاتھ پاؤں وغیرہ بمنزلہ شاخوں کے نیچے کی طرف پھیلے ہیں۔

جسم انسان میں جان کے نزول کو عارفان گذشتہ نے بغرض اختصار اونکار کے اسم آعظم سے تعبیر کیا ہے اور تحریر میں بھی ॐ کی شکل مانند اوس درخت کے ہوتی ہے جس کی جڑ اوپر اور شاخیں نیچے کی طرف پھیلی ہوئی ہیں اونکار کی عظمت پر تو وغیرہ بہت سے اوپنشدوں میں تشریح کے ساتھ بیان کی گئی ہے لہذا اوس کا مفصل بیان کرنا اس مقام پر طوالت سمجھا جاتا ہے۔ یہ درخت قدیم ہے۔ مگر ہمیشہ رنگ برنگ کی شاخ اور شگوفہ پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور تغیر اور تبدّل کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

چونکہ کُل علوم اسی درخت سے ہوتے ہیں اس لئے جو بشر اس درخت سے واقف ہو جاتا ہے وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کل علوں پر عبور حاصل کرتا ہے۔ گوسائیں ولی رام جی نے اپنی قوت اشراقیہ سے اِس درخت کے بیان کو زبان فارسی میں یوں منظوم کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| شنو یک درخت ظاہر و باطن و بے نمود | باطن درخت یا شجر و ظاہرش ثمر |
| صد جلوہ یار میکند از شش جہت ترا | اے بے خبر ز یار مگو نیستت خبر |
| حسرت اگر بود بکشا دہ نگاہ باشش | در ہا کشادہ اند برائے تو بے خبر |
| از تو درلیست جانب عشرت گہ نگاہ | از خویش بگذر و درون خویش درنگر |

नरूपमस्येह तथोप लभ्यते नांतोन चादिर्न च संप्रतिष्ठा ॥
अम्वस्थमेनं सुविरुढ मूल मसंग शस्त्रेणहृढेन छित्वा ॥३॥
ततः पदंतत्परि मार्गितव्यं यस्मिनाताान लिवर्तन्ति भूयः ॥
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥४॥

الفاً (۳) اِس عالم میں اوس کی شکل نظر نہیں آتی اور اوس کا آغاز انجام اور مقام معلوم نہیں ہوتا۔ (انسان کو لازم ہے) کہ وہ اِس درخت کو جس کی جڑ نہایت سخت ہے تجرید کی مضبوط تلوار سے کاٹ کر۔

(۴) اوس مقام کو تلاش کرے جہاں پر پہونچکر بازگشت نہیں ہوتی اور اوس ذات بے ہدایت کو پاوے جس کے باعث اِس عالم کا سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آیا ہے

| | |
|---|---|
| سمت و صورت اوّل و آخر نہیں آتے نظر | تیشۂ عرفان سے اُسکی سخت جڑ کو کاٹکر |
| لا اُس منزل کو ڈھونڈے جسمیں دائم ہی قیام | وصل ہو اُس اصل میں یہ فرع کا جس سے نظام |

انسان اپنے بطون میں حرکت ابتدائی کے لطیف فعلوں کو جو جان سے سرزد ہوسکتے ہیں چشم ظاہری سے نہیں دیکھ سکتا اور اون کی ابتدا انتہا اور خاص مقام بتا نہیں سکتا بطون وہ خزانہ معنی ہے جس کو عارفان ہند نے سماں وائو کہا ہے اوس میں ایک قسم کی کشش موجود ہے نفس کی بالا و پائیں وہ حرکتیں پیدا کرتی ہے اون میں سے ہر ایک حرکت میں ست رج اور تم کی تین صفتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمایاں ہوتی ہیں جس جگہ سے حرکت نفس کی شروع ہوتی ہے وہ ست کا مقام ہے حرکت کی ابتداء کو رج اور خاتمہ کو تم کہتے ہیں اِن تینوں صفتوں کی جڑ وہ کشش ہے اور اوسیکو بالفاظ دیگر حرکت ابتدائی بیان کیا ہے - اِن دونوں حرکتوں کے اعتدال سے اِنسان کی حیات قایم ہے اور حواس علمی و انفعالی اپنا اپنا فعل کرتے ہیں اِسطور پر جان کا نزول لطافت سے کثافت کی طرف ہوتا ہے شاغل کو چاہیے کہ وہ اپنی ہستی کے علم کو اوس حرکت اِبتدائی سے جس کے سلسلہ سے میں دیگر حرکات لطیف کے پیدا ہونے پر عالم نمایاں ہو جاتا ہے جذبہ معرفت کی مدد سے جدا سمجھ لیوے اور منزل لامکان و بے نشان کو اپنا مسکن بنا وے دانش کشسر یعنی تیغ تجرید کی تشریح اتھرون وید کے چھور کا اپنشدوں میں دیکھو)

| | |
|---|---|
| گر این ردائے عنصری از تیغ عرفانی بُری | قند حقیقت میخوری برخود مبیں در خود ببیں |
| شمشیر عرفاں صاف کن قطع ہمہ وصاف کُن | رو با حقیقت بات کُن برخود مبیں در خود ببیں |
| از خود گذر در خود نگر بیخود بخود شو باخبر | زین ہر دو بالا کُن نظر برخود مبیں در خود ببیں |
| از خود اگر یکسو شوی بیخود سراپا او شوی | از سوئے خود بے سو شوی برخود مبیں در خود ببیں |
| جویائے خود در خود خود او خود جلوہ ہائے او بر او | حرف لمنود ما و تو برخود مبیں در خود ببیں |
| او در نشاں بس بے نشاں او بے نشاں در بر نشاں | بل برتر از وہم و گماں برخود مبیں در خود ببیں |

निर्माण मोहा जितसंगदोषाःअध्यात्म नित्या विनिवृत्तकामाः।
द्वंद्वैर्विमुक्ताः सुखदुःख संज्ञैर्गच्छंत्य मूढाः पदमव्ययं तत् ॥५॥

مقام محویت پر پہونچنے کا طریقہ

(۵) دانشمند پندار اور نادانی سے بری ہو کر دل پر فتح پا کر اپنی ذات میں ہمیشہ محو رہ کر خواہشات سے کنارہ کر کے اور رنج و راحت دونوں سے تعلق ترک کر اوس بے زوال مقام پر پہونچتے ہیں -

| | |
|---|---|
| جسکا دل ہو خود نمائی جہل اُلفت سے بری | شوق باطل چھوڑ کر جسکی لگن حق سے لگی |
| دُور ہو جاتا ہو جب تکلیف و راحت کا خیال | ایسے دانشور کو ملتا ہے مقام لازوال |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دریائے قدرکا بہاؤ حواس اور عالم ظاہری کی طرف جاری ہے اور اوس سے پندار نادانی خواہشات رنج اور راحت کی لہریں اور بلبلے ہر انسان کے دِل میں اوٹھ رہے ہیں شاغل کو چاہیے کہ وہ اپنی علم ہستی کی کشتی کو اوس تلاطم سے بچاتا ہوا دریائے قدرت کے بہاؤ پر چڑہالیجاوے اور معرفت کے کنارے پر پہونچے دریائے قدرت کے عبور کرنے کا طریقہ اِس منتر میں کھول دیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ شاغل حرکت ابتدائی سے اپنی ذات کو برتر اور پاک جاننے کی یعنی انانیت کے خیال کو روکنے کی مزاولت کرتا رہے کہ اِس مزاولت سے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے خواہش جاتی رہتی ہے دلِ پر فتح حاصل ہوتی ہے اور رنج و راحت مساوی ہو جاتا ہے اور ہمدرد ابدی نصیب ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| از خود بگذر کہ ہر دو عالم - | در تست نہاں چوں قطرہ در یم |
| خود را ہمگی بخویشتن دہ - | ایں دادن دایں دہ از ہمہ بہ |
| جز و سر خود زخود بدر کن | از صافی و از کدر گذر کن ؛ |
| از موت و حیات شو کنارہ | کافی ست ولی ہمیں اشارہ - |

न तद्भासयते सूर्यो न शशांको न पावकः ॥
यद्गत्वा न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥६॥

مقام محویت کا نشان (۶) جہاں سورج - چاند اور آگ کی روشنی کا دخل نہیں ہے اور جہاں پہونچکر باز گشت نہیں ہوتی ہے وہ اعلیٰ مقام میرا ہے -

| | |
|---|---|
| آتش و شمس و قمر کی روشنی اوسجا نہیں | جو میری منزل پہ پہنچا وہ کبھی لوٹا نہیں |

ذات بے نشان کا جلوہ بطون میں مشاہدہ کیا جاتا ہے جہاں پر سورج - چاند اور آگ کی روشنی نہیں پہونچتی ہے اور ذات پاک کا نور چمکتا ہے سورج - چاند اور آگ کی روشنی تو مادی ہے اور حواس کے ذریعہ سے تمیز کیجاتی ہے نور ذات غیر مادی ہے اور وہ علم اشراق کی صورت رکہتا ہے چونکہ اوس کا مقام حواس اور محسوسات کے حیطہ سے برتر ہے لہذا اوسکو اعلیٰ بیان کیا ہے ذات پاک وہاں سے کلُ عالم کو ظہور دیتی ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# نظم

| | |
|---|---|
| زخلوت چون بصحرا زد علم را | منور ساختہ لوح و قلم را |
| صفات از ذات و ذات از وصف ظاہر | بجز ذاتش بذاتش نیست ماہر |
| جہان و جسم و جان مرات ذاتش | چہ باشد جسم و جان عکس صفاتش |
| زباطن ظاہرش چون گل شگفتہ | زہے پیدا بہ پیدائی نہفتہ |
| زباطن ظاہرش چون سر کشیدہ | لباس ظاہری در بر کشیدہ |
| من و ما را نمود از بود او شد | دو عالم را وجود از جود او شد |
| دو عالم چیست عکس نور رویش | زعکس او پدید این ہائے ہویش |
| ہمہ حق است و حق از حق ہویدا | بجز حق ذرہ خود نیست پیدا |

ममैवांशो जीवलोके जीव भूतः सनातनः ॥
मनःषष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृति स्थानि कर्षति ॥७॥

**مقام ثنویت سے جان کا شہود**

(۷) میری غیر فانی طاقت جانداروں کی جان بنکر دل اور حواس خمسہ کو جن کا قدرت سے ظہور ہوتا ہے کشش کرتی ہے۔

| | |
|---|---|
| یک ذرہ میری ہستی کا ہے جانداروں کی جاں | میری قدرت ہے حواس خمسہ دل سے عیاں |
| تن زندہ ز روح و روح از حق زندہ | زاں رو دست پدید ماہی در بندہ |
| کار لیست ترا معرفت نفس خود ست | پیکار نشستہ چو نقش کنندہ |

لفظ انش جس کا ترجمہ یہاں پر طاقت کیا گیا ہے لغوی معنی جزو کے رکھتا ہے مگر اس کا اطلاق صرف مادی اشیاء پر مثل خاک و آب و آتش کے ہو سکتا ہے جن کے ذرہ ایک دوسرے سے جدا ہو جانے ممکن ہیں نور ذات بوجہ غیر مادی اور لطیف ہونے کے منقسم نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن اگیان یعنی نادانی کے باعث اجسام میں منقسم معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ خلا کسی مادی اشیاء کے ذریعہ سے بوجہ لطیف ہونے کے تقسیم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اثر مطلق قبول نہیں کرتا ہے تو پھر وہ طاقت جس کو جان کہتے ہیں بوجہ لطیف تر ہونے کے کیونکر جزو کی صورت اختیار کر سکتی ہے جیولوک کا لفظ جو اس منتر میں استعمال کیا گیا ہے اوس کا کل حیوانات کے مادہ حیات پر اشارہ ہے جو اس عالم میں زندہ اور متحرک ہیں اون میں سے کسی جاندار کی حیات و ممات سے کوئی تغیر اوس طاقت حقی میں واقع نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قایم اور موجود ہے اور ذات بے نشان کا نور ہے (دیکھو ساتوین ادہیا کا پانچواں منتر اور تیرہوین ادہیا کے ۱۴ و ۱۵ و ۱۶)

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ॥
गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गन्धानिवाशयात् ॥८॥

جان کا نزول جسم میں

(۸) جب جان نزول کر کے جسم کو قبول کرتی ہے. تب وہ جیسے ہوا بو کو اوڑا لیجاتی ہے اپنے مقام سے اُن کو ساتھ لیجاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| قالبوں سے روح جب ہوتی ہے واصل یا جُدا | ساتھ لیجاتی ہے اپنے جیسے نکہت کو صبا |

جان کا جسم میں نزول قاعدہ ازلی ہے اور نزول کی صورت یہ ہے کہ ابتدا میں ہرنیہ گربھ یعنی مادہ لطیف کے خزانہ سے جو کل عالم میں محیط ہے ایک خواہش انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تولید نسل کا سبب ہے اور اوس کے فعل سے لطیف مادہ کثیف ہو کر نطفہ کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اور پشت پدر سے شکم مادر میں جاتا ہے۔ اوس وقت وہ اُن پانچ حواس اور دل کو جن کا ذکر اگلے منتر میں ہوگا۔ اپنے اندر لیجاتا ہے۔ جیسے بیج میں تنہ۔ شاخ۔ پتہ۔ پھول۔ پھل وغیرہ اور انڈے میں پر و بازو و دیگر اعضاء جسمانی بصورت اختیار موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح نطفہ میں تمام حواس اور اعضائے جسمانی نامکمل طور پر مفعول رہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| در باطن دانہ شجر دیدم | خود عین طلا صورت زیور دیدم |
| این کثرت عالم است در وحدت حق | چون مرغ در دل بیضہ مضمر دیدم |

ایتریہ اوپنشد میں انسان کی تولید کا بیان ہے اور اوس کا ترجمہ منشی کنہیالال الکہ دہاری نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیا ہے چونکہ اوس مضمون کا تعلق اِس منتر کے مضمون سے ہے لہذا وہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نطفہ پشت پدر میں ہوتا ہے اور وہ خلاصہ اجزا پدر کا ہوتا ہے اوس کی حفاظت باپ کرتا ہے جب ماں کے شکم میں مخلوط ہوتا ہے جو ہر اجزا بدن پدر کا تولد اوّل کہلاتا ہے (اور ماں کے جیسے عضو جسم کے بنے تھے ہوتا ہے) غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر نطفہ کی صورت بنکر شکم میں عورت کے آتا ہے اور حمل کی مدّت میں جورو خاوند کی محافظ رہتی ہے اور شوہر اسوجہ سے کہ جوہر یک دگر سے وہ حمل ہوتا ہے اُلفت اور حفاظت کرتا ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہیے کہ شوہر خود بمرتبہ ثانی تولد ہوتا ہے"

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च ॥
अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते ॥९॥

| الیضاً | (۹) وہ (جان) کانؔ - آنکھہؔ - پوستؔ - زباںؔ - ناکؔ - اور دل کے وسیلہ سے محسوسات کو ادراک کرتی ہے۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| گوش و چشم و لمس و بینی و زبان کی قوتیں | دل کی حرکت سے وہ لیتی ہے نفس کی لذتیں | |

نطفہ زمانہ حمل میں بالیدگی پاکر اور بچہ کی صورت اختیار کرکے شکم مادر سے باہر آتا ہے تب وہ دل اور حواس کے ذریعہ سے موجودات بیرونی کو تمیز کرتا ہے اور اُس کی عقل عمر کے ساتھ ترقی پاتی جاتی ہے

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुणान्वितम् ॥
विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥१०॥

| اشتراق وسیلہ ادراک جان ہے | (۱۰) کم فہم اوس کی نزول - قیام - حس وحرکت اور نیک و بد صفت میں پابند ہونے کو نہیں دیکھہ سکتے البتہ وہ لوگ جو چشم معرفت رکھتے ہیں دیکھتے ہیں۔ |
|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| آمد و شد و رک و معقولات سے اِس روح کی | با خبر مرد ذکی ہے بے خبر مرد غبی | | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خواہش کا پیدا ہونا اور نطفہ بنکر شکم مادر میں پہونچنا نزول کی صورت ہے مدت حمل تک شکم مادر میں رہ کر بالیدگی پانے کا اشارہ قیام پر ہے بعد ولادت بچّے کے ہوش اور حواس کا ترقی پانے کا وقت جس میں اوسکو نیک و بد کا علم پیدا نہیں ہوتا حس وحرکت کا زمانہ کہلاتا ہے۔

جب بچّہ کو نیک و بد کا تمیز عمر کے بڑھنے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ نیک و بد صفتوں کو اپنے سے منسوب کرتا ہے اور اون کا اثر اپنے اوپر مانتا ہے۔ اوسیکو پابندی صفات کا زمانہ کہتے ہیں غرضکہ جان اِن چاروں حالتوں میں نزول کر کے اپنی اصلیت کو بھول جاتی ہے اور اپنی ہستی کو مقید خیال کرتی ہے مگر جس وقت جہل کی تاریکی رفع ہوتی ہے اوس وقت وہ اپنے آپ کو پاک اور اس نزول کی کیفیت کو اپنا بازیچہ جانتی ہے۔

**यतंतो योगिनश्चैव पश्यंत्यात्मन्यवस्थितम् ॥**

**यतंतोऽप्यकृतात्मानो नैनं पश्यंत्यचेतसा ॥११॥**

| خودشناسی میں کوشش کرنے سے اشراق حاصل ہوتا ہے۔ |
|---|

(۱۱) شاغل (علم خودشناسی میں) کوشش کرنے والے اِسکو اپنے اندر مقیم دیکھتے ہیں غافل جن کے باطن پر نظر نہیں ہے کوشش کرنے پر بھی اسے نہیں دیکھ سکتے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اہل دل کوشش سے اپنے ولیں پاتے ہیں اُسے | | شاغلانِ بےخبر محروم ہیں دیدار سے | |

دیدار ذات صرف کوشش پر منحصر نہیں ہے بلکہ اوس کے واسطے بطون پر نظر ہونی بھی ضروری ہے پس جو لوگ ذات کی تلاش عالم کیطرف کرتے ہیں وہ باوجود کوشش کے ناکام رہتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| راست بیں از نظر راست بمقصود رسید | | احوال از چشم دو بین در طمع خام فتاد | |

**यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ॥**

**यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥१२॥**

| اِشراق کی حالت |
|---|

(۱۲) جو آفتاب کا جلال عالم کو روشنی بخشتا ہے اور جو چاند اور آگ میں موجود ہے اوس کو میرا جلال سمجھ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہر عالمتاب اک جلوہ ہے میرے نور کا ۔۔۔ ماہ میں اور شعلہ آتش میں ہے میری ضیا

شاغل بطوں میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ جس طور پر جان زندہ اجسام میں علم اور حواس کو روشنی دیتی ہے اوسی طرح وہ آفتاب ماہتاب اور آگ کو روشنی بخشتی ہے۔

गामा विश्यच भूतानि धारयाम्यहमोजसा ॥
पुष्णामि चौषधी सर्वा सौमो भूत्वा रसात्मक: ॥१३॥

جمادات اور نباتات کی پیدائش

(۱۳) میں زمین داخل کر کے جمادات کو سہارا رہا ہوں اور مادّہ باردہ بن کر نباتات کو بالیدگی دیتا ہوں۔

میری طاقت سے جماداتی طبق کا ہے قیام ۔۔۔ عرق بنکر ہے نباتاتی طراوت میرا کام

جان زمین میں تصرف کر کے مادّہ حارّہ کے غلبہ سے جمادات و معدنیات کو پیدا کرتی ہے زمین کی شکل انڈے کے مانند ہے اور انڈے میں جیسے اوپر چھلکا اور اندر غدود ہوتا ہے اوسی طرح زمین کا بالائی طبقہ مثل چھلکے کے ہے۔ اور اوس کے اندر مادّہ رقیق موجود ہے اس مادّہ کی حرارت سے جو زمین کے بالائی طبق کی طرف آتی ہے اور آفتاب کی طپش سے جو اوس کے اوپر پڑتی ہے۔ اوس میں جواہرات دھات اور پتھر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

ان کی پیدائش کا طریقہ ایسا ہی ہے جیسا کہ پزاوہ میں کچی مٹی کو پکا کر اینٹیں اور ظروف بنانے کا ہے مادّہ باردہ کے غلبہ سے سطح زمین پر نباتات کا نشوونما ہوتا ہے۔

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देह माश्रित: ॥
प्राणा पान समायुक्ता पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥१४॥

حیوانات کا ظہور

(۱۴) میں حرارت عزیزی بنکر حیوانات کے جسم میں مقیم ہوں اور بالا اور بائیں انفاس کی ترکیب سے چاروں قسم کی غذا کو ہضم کرتا ہوں۔

جسم حیوانی میں رہتا ہوں حرارت کی طرح ۔۔۔ ہضم کرتا ہوں غذا معدے کی قوت کی طرح

حرارت عزیزی حرارت اور برودت کے اعتدال سے بنتی ہے اور وہ غذا کو ہضم کر کے حیات کو قایم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھتی ہے اون میں سے حرارت کی پیدائش اَپان سے ہوتی ہے اور برودت کی پیدائش پران سے اَپان اوس قوت کا نام ہے جو اندر سے سانس کو باہر کی طرف اوچھالتی ہے اور جس کے فعل کے ختم ہوتے ہی پران کا فعل شروع ہو جاتا ہے یعنی سانس کی کشش اندر کی طرف ہونے لگتی ہے۔

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ॥
वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ॥१५॥

انسان کا وجود (۱۵) میں سب کے دل میں مقیم ہوں اور حافظہ تمیز اور سہو کا مخزن ہوں کُل ویدوں کے ذریعہ سے میرا ہی جاننا مقصود ہے۔ میں علم توحید کا مصنّف اور ویدوں کا عالم ہوں۔

| | |
|---|---|
| سب کے باطن میں ہے مجھ سے عقل و سہو و حافظہ | میں ہی ہوں تثلیث علمی اور اُس کا خاتمہ |

جان کُل جسموں میں عالم علم اور معلوم بنکر جلوہ گر ہوتی ہے اور تمیز حافظہ اور سہو کو ست رج اور تم ان تین صفتوں سے نمود دیتی ہے سب ویدوں کا مقصد جان کا پہچاننا ہے اور جان سے کُل وید پیدا ہوئے ہیں اور جان ہی اون کا علم رکھتی ہے۔

| | |
|---|---|
| یک تنہر بصد سینہ یک رو بصد آئینہ | یک شاہ بصد کشور یک ماہ بصد ایوان |

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ॥
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥१६॥

ذات و صفات کی تعریف (۱۶) عالم میں دو قسم کی ہستی ہے حادث اور قدیم کُل موجودات حادث مانی گئی ہے اور جو ہستی تغیر و تبدل سے بری رہتی ہے وہ قدیم کہلاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| ہستی عالم کی دو شکلیں ہیں حادث اور قدیم | ہے فنا سب کو مگر باقی ہے اک روحِ علیم |
| اصل تو دگر باشد فرع تو دگر<br>فرع تو بہ اصل تست ہست و قائم | مطلق اصل است و فرع از رنگ و صور<br>ہر صوفی کا غذا است بنفس مستر |

جو کچھ حواس اور عقل کے ذریعہ سے تمیز ہوتا ہے اور تغیر و تبدّل اختیار کرتا ہے وہ سب حادث

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور فانی ہے جس ہستی پر فنا اور تبدل کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور جس کی حقیقت صرف اشراق کی حالت میں دریافت کی جاتی ہے اوسے قدیم اور باقی کہتے ہیں۔ ہر شے میں یہ دونوں مشمول ہیں پس کوئی ذرہ اون سے خالی نہیں ہے دو شے کا ایک جگہ ہونا عقل سے محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر مشاہدہ بطون سے یہ عقدہ کھل جاتا ہے۔

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मे त्युदाहृतः ॥

योलोकत्रय माविश्य बिभर्त्य व्यय ईश्वरः ॥१७॥

ہستی بحت کا نشان

(۱۷) جو ذات پاک اون دونوں سے برتر ہے اوسے ہستی بحت کہتے ہیں اور جو ہستی عالم سہ گانہ میں متصرف ہوکر اوسے سہارتی ہے وہ غیر فانی جان ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ذات حق بری ہوئی ہوان دونوں معروفات سے | | قادر مطلق وہی ہے اپنے مقبوضات سے | |

ہستی بحت کا علم انتہائے ادراک انسانی ہے اور اس ذات پاک کو عارفان ہند نے کیول برہم اور پرشوتم وغیرہ ناموں سے تعبیر کیا ہے جسوقت علم خالص رہجاتا ہے اور عالم اور معلوم دونوں محو ہو جاتے ہیں اوسوقت ہستی بحت کا کیف پیدا ہوتا ہے عالم علم اور معلوم کی تمیز کا ہونا ہی جان ہے۔ اور وہ ہستی بحت کا جلوہ ہے۔

यस्मात्क्षर मतीतो ऽह मक्षरा दपि चोत्तमः ॥

अतो ऽस्मि लोके वेदेच प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥१८॥

ہستی بحت کی فضیلت

(۱۸) چونکہ میں حدوث اور قدم سے برتر ہوں لہذا مجھے عوام الناس نے اور کتب علوم نے ذات بے نشان کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فانی و باقی کی معلومات سے بالا ہوں میں | | اسلئے دیر و حرم میں پاک اور یکتا ہوں میں | |
| از جسم و جان برترم برفرق جملہ عنصرم | | در ملک وحدت داورم برخود مبیں درخود ببیں | |

योमा मेवम संमूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ॥

ससर्व विद्भजति मांसर्व भावेन भारत ॥१९॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| (۱۹) اے ارجن جو دانشمند میری اوس مقدس ذات کو جانتا ہے وہ سب کچھ جان لیتا ہے اور سب فعلوں کو کرتے ہوئے میری بندگی کرتا ہے۔ | عارف کی کیفیت |

| | |
|---|---|
| میری ہستی تک ہوا جن اہل دانش کا گذار | علم اُن کا ہے مکمل وہ ہیں میرے جاں نثار |

جب عارف ذات بے نشان کے نور کو بطون میں دریافت کرتا ہے تب وہ اوسی کا جلوہ ہر شے میں دیکھتا ہے اور اوس کے مشاہدہ میں مسرور رہتا ہے۔

इति गुह्यतमं शास्त्र मिद मुक्तं मयानघ ॥

एत द्बुध्वा बुद्धिमान्स्या त्कृत कृत्यश्च भारत ॥२०॥

| | |
|---|---|
| (۲۰) اے ارجن جو کوئی اوس نہایت دقیق فلسفہ کو جس کی میں اوپر تشریح کر چکا ہوں سمجھ لیتا ہے وہ عالم عمل کی منزل سے پار ہو جاتا ہے | عارف ہونیکے لئے نزول ذات کے اسرار کا جاننا ضروری ہے |

| | |
|---|---|
| میں نے اب تجھکو بتائے ہیں جو اسرار ازل | اُن کو ارجن جان ہے علم و عمل کا ماحصل |

بطون کی جن کیفیتوں کا اس ادھیا میں بیان ہوا ہے۔ اونہیں کو اسرار غیب سمجھنا چاہئے جب انسان اِن رموز کے معنی کو بخوبی حل کر لیتا ہے اور عارف ہو جاتا ہے تب وہ کسی قسم کی ریاضت اور عمل سے تعلق نہیں رکھتا ہے اور ذات بحید کے مشاہدہ میں ہمیشہ مستغرق رہتا ہو عارفان گذشتہ نے معرفت کی اس منزل اعلیٰ کو سہج درسیہ کلپ ونرو کلپ سمادھی اور نربان اوستھا اور نیز جیون اور ودیہہ مکت کے ناموں سے موسوم کیا ہے اور اوس کی سب منازل پر فضیلت مانی ہے۔ عارف کامل گوشائیں ولی رام جی نے اس منزل کی کیفیت کو ذیل کے الفاظ میں ظاہر کیا ہے

سادھو ہون سہج سمادہ بھلی ہے
گور پرساد جادن سے لاگی نیک نہ کبہو ٹلی ہے

| | |
|---|---|
| اوگھڑے نین پہچانا ہنس ہنس سندر روپ نہارا<br>گرہ اُودیاں ایک سم جانا بھاؤ مٹا یا دوجا<br>سووت جاگت اوٹھت بیٹھت ایسی تاڑی لاگی | آنکھ نہ موندوں کان نہ روندوں کوئی کشٹ نہ دہارا<br>چیتا چلوں سوئی پر دکہنا جو کچھ کروں سو پوجا<br>سُن محل میں آن سمائے ملن باسنا تیاگی |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ ہی رہنی یہ ہی گہنی دلی پر گھٹ کھ گا ئی — دو دکھ سوکھ سے جو پرے پرم پد وہ پد ہے سکھ دائی

سادھون سہج سمادہ بھلی ہے

इति श्री मद्भगवद्गीता सू० पुरुषोत्तम
योगो नाम पंचदशोऽध्याय: ॥१॥

## شری بھگوت گیتا کے مخفی الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی پندرہوین ادہیا موسوم بہ پرشوتم یوگ ختم ہوئی ۞

## پندرہویں ادہیا کا خلاصہ

بدریا قطرہ چوں واصل شود دریا ست درمعنی — حباب و موج ہم آب اندیشہ گاف ایں معمارا

یہ وہی معمّا ہے جس کے حل کرنے کی کوشش میں تمام وید اور علوم پیدا ہوئے ہیں اور جس کسی نے اس معمّے کو حل کیا ہے اوس نے تمام ویدوں کا ماحصل پایا ہے یہ جان اور جسم اور عالم کے شہود کا ایک عجیب و غریب معمّا ہے جس کا اپنی حیات میں حل کر لینا ہر فرد بشر کا فرض ہے اس ادہیا میں یہ معمّا واسطے رہنمائی طالبان صادق کے علم اشراق کی مدد سے کھولا گیا ہے جبتک انسان اپنی ہستی کو مثل حباب دریائے وحدت سے جدا مانتا ہے بیسم درجا کی تلاطم میں غوطہ کھاتا رہتا ہے اور اس عقدہ کو کھول نہیں سکتا۔

جب بشر دریائے وحدت میں شناوری کرتا ہے اور اوس دریا کی روانگی سے موج و حباب کو ظہور پاتے دیکھتا ہے تب وہ اپنی ہستی کے بلبلے کو اوس سے جدا نہیں پاتا ہے اور جزویت سے کلیت میں سماتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب وہ دریا کی ماہیت پر نظر ڈالتا ہے اور بلبلے اور موج کی اصلیت دریافت کرتا ہے تب یہ اشعار اُس کے حال پر صادق آتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ماہیت کہ دریا شدہ امواج برانگیخت گہ گشت حبابی | | گہ موج شدہ در عالم تکرار در آمد درین دور آن شد |
| ہر چند بگویم رہ بیہودہ بپوئیم رازیست نہفتہ | | ہر کس کہ بفہمید بیکسار بر آمد خود جملہ جہان شد |

کل عارفوں نے اسی رمز کو مختلف کلمات میں کھولا ہے اور چاروں مہاواک یعنی چاروں ویدوں کے اسم اعظم کا اس پر اشارہ ہے۔ منجملہ اون کے سام وید کا اسم اعظم تتوسی جو تت توم اور اسی تین لفظوں سے بنا ہے اس پر دلالت کرتا ہے اوّل لفظ تت کا اشارہ عالم بطون پر ہے جو بالذات لافانی اور باقی ہے اور جس نے کثیف مادہ کی صورت اختیار کی ہے۔

دوسرے لفظ توم سے عالم ظاہری مراد ہے جو کہ کثیف مادے کی شکل رکھتا ہے اور تغیر پذیر اور فانی ہے۔

تیسرا لفظ اسی ذات پاک کا نشان بتلاتا ہے جو کہ باقی و فانی سے برتر ہے اور جس کی کمال قدرت نے ان دونوں کو نمود دیا ہے۔

توم پد یعنی عالم ظہور کا علم عقل اور حواس کے ذریعہ سے انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اور واقعات پر مبنی نہیں ہوتا اوس کے باعث انسان اپنی جان کو جسم میں محدود سمجھتا ہے اور افعال جسمانی کا پابند ہو جاتا ہے۔

تت پد یعنی عالم بطون کا علم اشراق کی حالت میں پیدا ہوتا ہے اور واقعی صورت کو دکھلاتا ہے جس بشر کی رسائی معرفت کی اس منزل تک ہو جاتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ جس جان کو جیو یعنی اپنی جان جانتا تھا وہ دراصل کل عالم کی جان یعنی ایشور ہے۔

اسی پد یعنی مقام ہویت جزویت اور کلیت کے علم سے بلند اور برتر ہے۔ اور اس کا نام وصال ذات ہے۔

ہویت کے حاصل کرنے کے لئے ابتدا میں اجپا جاپ یعنی پاس انفاس کی مزاولت کرنی پڑتی ہے اسکی مزاولت سے طالب کے دل کو کشائش ہوتی ہے اور نفس کی رفتار میں سکون پیدا ہو جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بعد ازاں وہ حرکت ابتدائی جو کہ تت پد یعنی ایشور کی منزل سے اوٹھتی ہے محسوس ہوتی ہے اور جب انسان کی رسائی یہاں تک ہو جاتی ہے تب جیو اور ایشور کے جدا ہونے کا خیال رفع ہو جاتا ہے یعنی اُس کا علم جزویت علم کلیّت میں مبدل ہو جاتا ہے۔

طالب کو لازم ہے کہ وہ اوس کو آخری منزل نہ سمجھے اور اپنی ہستی بحت کو اُس حرکت سے جزو کل کی ہستی کی صورت میں آشکارا ہوتی ہے جدا جان لے یعنی جزویت اور کلیّت کے علم سے جنہوں نے کہ علم خالص سے ظہور پایا ہے توجہ کو ہٹا کر علم خالص میں جو سرور و کیف کا چشمہ ہی محو ہو جائے یہی نکتہ ہے جس کو اس ادھیائے میں مصنف نے اسنگ شستر یعنی تیغ تجرید سے درخت کلیّت کا کاٹنا بطور استعارہ بیان کیا ہے۔

## کبیر صاحب کا مقولہ

| | |
|---|---|
| گیان محل کے دو دروازے سرگن نرگن باری ہے | گی گیا تاہیں دو دروازے آتم وست نیاری ہے |
| کبھی اس ور کبھی اُس درباری جھونکا جہاں تک | چڈا کاس بیٹھے نہیں لگے نہیں پل آنکھ - |
| دوڑے پیچھے دوڑے اوپر مدھ نہیں ٹھہرائے | نانا بدھ کے جتن کرت ہی سوجھے آپ نہ کائے |
| ایسا ٹھور ٹھکانا نیڑے پاوت نائیں اندھ | ٹک کرپا کر آپ بچار، مٹے سکل دُرگندھ |
| گی دیہی گیاتا اہنگ گیان لکھو بیچ پران | سوتہ پرکاشے جیو ہے ابناشی نربان |

جب انسان مندرجہ بالا طریقت سے محویت کی منزل پر پہونچتا ہے تب اوسکو کسی طرح کے عمل اور شغل سے تعلق نہیں رہتا اور وہ تاقیام جسم سرور ابدی میں مستغرق رہتا ہے۔

گوسائیں چرنداس جی نے وگیان سمادھ یعنی محویت کے درجہ کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| جب لگ تو بچار کے ہے ایک اور دوسے | برہم برت باندھی رہے تب لگ دھیان ہی ہوئے |
| میں تو یہ وہ بھول کر رہے جو سہج سو بھائے | آپا دیہہ اوٹھائے کر گیان سمادھ لگائے |
| گیان رہت گیاتا رہت اور رہت گے جان | لگی کبھی چھوٹی نہیں یہہ سمادھ وگیان |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# سولہویں ادھیا دیوا سرسمپت یوگ

अभयं सत्त्व संशुद्धि र्ज्ञान योग व्यवस्थितिः ॥

दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥१॥

صفاتِ ملکوتی (۱) بیباکی۔ پاک۔ باطنی۔ علم اور عمل میں استقامت۔ فیاضی۔ ضبط حواس۔ تکمیلِ فرایض مذہبی۔ تحصیلِ علم۔ ریاضت۔ راستبازی۔

अहिंसा सत्यम क्रोधस्त्यागः शांतिर पैशुनम् ॥

दया भूतेष्व लोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीर चापलम् ॥२॥

ایضاً (۲) خیر طلبی۔ سچائی۔ تحمل۔ نیکی۔ اطمینان۔ عیب پوشی۔ رحمدلی قناعت۔ حلم۔ حیا۔ سنجیدگی۔

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नाति मानिता ॥

भवंति संपदं दैवी मभि जातस्य भारत ॥३॥

ایضاً (۳) جلال۔ عفو۔ استقلال۔ پاکبازی۔ صلح جوئی۔ اور انکسار اے ارجن فرشتہ صفت انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| شوق ذکر و فکر یکسوئی۔ صفائے باطنی | زہد و ضبط و فیضِ تعلیم و ریاض و سادگی |
| صبر سچائی بہی خواہی رضا ترکِ خودی | رحم استغنا سکونِ حلم و حیا سنجیدگی |
| ہمت و صلح و شرافت شان و عفو و انکسار | نیک اِنسانوں کے یہ اوصاف ہیں اے نامدار |

دیوتاؤں کی کوئی نسل یا قوم اِنسانوں کے علاوہ کبھی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ جو اِنسان اِن صفتوں سے موصوف تھے وہ دیوتا کہلائے ہیں۔

दम्भो दर्पो ऽभि मानश्च क्रोधः पारुष्य मेव च ॥

अज्ञानं चाभि जातस्य पार्थ संपद मासुरीम् ॥४॥

صفاتِ شیطانی (۴) اے ارجن فریب۔ خود نمائی۔ غرور۔ غصہ۔ سنگدلی اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہالت شیطانی خصلت رکھنے والے اِنسانوں میں ہوتی ہیں۔

| | |
|---|---|
| تکبر غصہ خود پسندی جہل بیرحمی غرور | ایسی خصلت کا بُرے اِنسانمیں ہوتا ہے ظہور |

شیطانی کوئی مجسم شے بد افعالی کی ترغیب دینے والا نہیں ہے بلکہ وہ رجوگن اور تموگن کے غلبہ کا نام ہے جس کی وجہ سے اِنسان کے دل میں صفاتِ ناقصہ پیدا ہوتی ہے

दैवीसंपद्वि मोक्षाय निबन्धाया सुरीमता ॥

मासुचः संपदं दैवी मभिजातोऽसि पांडव ॥५॥

ملکوتی اور شیطانی صفتوں کے نتائج

(۵) صفات ملکوتی ذریعہ مخلصی کا اور صفات شیطانی باعث گرفتاری کا مانی گئی ہیں۔ اے ارجن تو فکر نکر کہ تیری پیدائیش صفات ملکوتی سے ہے

| | |
|---|---|
| مغفرت کی راہ نیکی ہے مذلت کی بدی | فکر کر ارجن کہ نیکو نہیں ہے پیدائیش تری |
| خوئے خوش و اخلاق نکو جنت و باغ | خوئے بد و اوصاف بدت دوزخ و داغ |

द्वौभूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एवच ॥

दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थमे शृणु ॥६॥

دو قسم کے اِنسان ہیں

(۶) اِس دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں فرشتہ صفت اور شیطان خصلت۔ اے ارجن فرشتہ صفت لوگوں کا تو مفصل بیان ہو چکا ہے اب تو شیطان خصلت لوگوں کا حال سُن

| | |
|---|---|
| آدمی دُنیا میں ہیں نیک اور بد دو قسم کے | اُنکی کیفیت سنائی اب انہیں بھی جان لے |

प्रवृत्तिंच निवृत्तिं चजनान विदुरा सुरः ॥

न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥७॥

شیطان خصلت اِنسان

(۷) شیطان خصلت اِنسان امر اور نہی کو تمیز نہیں کر سکتے اور پاک باطنی نیک اعمالی اور راستبازی اُنمیں نہیں ہوتی

| | |
|---|---|
| مردمان بد نہیں پہچانتے امر و نہی | اُن کے دل سے دور رہتے ہیں صفا و راستی |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

असत्यम् प्रतिष्ठंते जगदाहु रनीश्वरम् ।।
अपरस्पर संभूतं किमन्यत्काम हैतुकम् ।।८।।

ایضاً (۸) وہ بیان کرتے ہیں کہ اس باطل اور حادث عالم کا کوئی صاحب نہیں ہے اور ذرّوں کے اتصال کے سوائے اوس کی پیدایش کا کوئی اور سبب نہیں ہوسکتا

| | |
|---|---|
| وہ بتاتے ہیں کہ کوئی صانع عالم نہیں<br>امتزاجِ مادّی سے جملہ پیدایش ہوئی | صنعتِ کون و مکان بے بود ہے قایم نہیں<br>علت و معلول سے قسموں میں افزایش ہوئی |

یہ عقیدہ اون لوگوں کا ہے جو ذرّوں کی قوتِ اتصال سے عالم کی پیدایش بتاتے ہیں اور ناستک کہلاتے ہیں۔

एतां दृष्टि मवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्प बुद्धयः ।।
प्रभवंत्युग्र कर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः ।।९।।

ایضاً (۹) جو اس خیال کے پابند ہوکر اپنی جان کے دشمن بنجاتے ہیں وہ کم عقل اعمال اور عالم کو ضرر پہونچانے والے آخرکار غارت ہوتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| دشمن ایمان و جاں ہیں جنکا ایسا ہے خیال | وہ سیہ باطن سیہ کاری سے پاتے ہیں زوال |

काम माश्रित्य दुष्पूरं दंभमान मदान्विताः ।।
मोहाद्गृहीत्वाऽसद्ग्राहान्प्रवर्तन्तेऽशुचिव्रताः ।।१०।।

ایضاً (۱۰) وہ ایسی نفسانی خواہش میں پھنسکر جو کبھی پوری نہیں ہوتی فریب غرور اور جوش کو کام میں لاتے ہیں اور جہالت کے باعث ناراستی کے طریقہ کو اختیار کرکے بدافعالی میں زندگی گذارتے ہیں

| | |
|---|---|
| ہوکے وہ مادہ مستی مکر و تکبر کے غلام | جہل کے ناپاک جذبوں سے کیا کرتے ہیں کام |

चिंताम परिमेयांच प्रलयान्तामुपाश्रिताः ।।

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

कामोप भोग परमा एतावदिति निश्चिताः ॥ ११॥

ایضاً (۱۱) وہ ایسی فکر میں جو بعید از عقل ہوتی ہے اور مرتے دم تک قائم رہتی ہے گرفتار رہتے ہیں اور زر اور حظِ نفس کو عمر کا ماحصل جانکر اوس میں مشغول رہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مرتے دم تک فکر بے معنی میں رہکر مبتلا | حظِ نفسانی سے پُر کرتے ہیں کاسہ عمر کا |

आशा पाश शतैर्बद्धाः काम क्रोध परायणाः ॥

ईहन्ते काम भोगार्थ मन्यायेनार्थ सचयान् ॥१२॥

ایضاً (۱۲) وہ اُمید کے صدہا دام میں گرفتار ہوکر اور خواہش اور غضب میں مبتلا ہوکر لذاتِ نفسانی حاصل کرنے کے لئے ناجائز طریقوں سے دولت جمع کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| صید ہوکر دام میں وہ شوقِ محسوسات کے | پھڑپھڑاتے ہیں پرونکو دانۂ زر کے لئے |

इद मद्यमया लब्ध मिदं प्राप्स्ये मनोरथम् ॥

इद मस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥१३॥

ایضاً (۱۳) میری وہ مُراد تو حاصل ہو گئی ہے اب مَیں اِسے حاصل کرتا ہوں یہ اسوقت میرا ہے اور آئندہ بھی میرا ہی رہیگا۔

| | |
|---|---|
| ہو چکا یہ کام اب وہ کام کرنا ہے ہمیں | اپنی دولت ہو گی آئندہ بھی اپنے ہاتھ میں |

असौ मया हतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ॥

ईस्वरो ऽहमहं भोगी सिद्धो ऽहंवलवान्सुखी ॥१४॥

ایضاً (۱۴) میں نے فلاں دشمن کو تو مار ڈالا اور میں باقی دشمنوں کو بھی مارونگا میں حکومت کرتا ہوں۔ لذاتِ دنیوی سے حظ اوٹھاتا ہوں صاحب کمال اور ہوں اور آرام سے زندگی بسر کرتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| ہم حریفونکو نہ چھوڑیں گے کرینگے پائمال | ہمکو حاصل ہے حکومت عیش طاقت اور کمال |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

आढ्यो ऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ॥
यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञान विमोहिता ॥१५॥

ایضاً (۱۵) میں دولتمند اور عالی خاندان ہوں میری برابر اور کون ہو سکتا ہے میں یگ کروں گا خیرات دونگا اور عیش سے عمر بسر کروں گا۔ اِس قسم کے جاہلانہ خیالات نے جن کی عقل کو تیرہ کر دیا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | زر کا سارا کھیل ہے یہ جنکے دل میں ہے گمان | | سب سے اعلیٰ ہی ہمارا مرتبہ اور خاندان | |
| | اندریں بیشہ شیر میگردد<br>نشود در و بر دباو گا ہے ؎ | | نفس ہر گہہ دلیر میگردد<br>عقل بیچارہ بجو روباہے | |

अनेकचित्तविभ्रान्ता मोहजालसमावृताः
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतन्ति नरकेऽशुचौ

ایضاً (۱۶) اور جو طرح طرح کے واہمات میں سرگرداں اور دام غفلت میں گرفتار ہیں اور عیش و عشرت میں مصروف رہتے وہ ناپاک دوزخ میں پڑتے ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکو ملتی ہے جہنم میں معصیت کی سزا | | نفس کے قابو میں جنکا قلب مضطر آ گیا | |

تیرگی عقل اور دام غفلت میں گرفتار ہو کر بُرے فعلوں کا کرنا دوزخ میں پڑنا ہے ورنہ دوزخ کوئی جیلخانے کا سا مکان بنا ہوا نہیں ہے

आत्मसंभाविताः स्तब्धा धनमानमदान्विताः ॥
यजंते नामयज्ञैस्ते दम्भेनाविधिपूर्वकम् ॥१७॥

ایضاً (۱۷) جو مغرور سنگدل اور دولت کے غرور سے مدہوش ہیں اور بے قاعدہ کے خلاف نام کے واسطے یگ کرتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| پارسائی کا جو دم بھرتے ہیں شہرت کے لئے | | سنگدل مغرور اور مدہوش مال و جاہ سے |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چند چوں گرگ و مار و شیر و پلنگ | تا فتہ روز صلح و ماندہ بجنگ

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधंच संश्रिता: ॥
मामात्म परदेहेषु प्रद्विषंतोऽभि सूयका: ॥१८॥

ایضاً

(۱۸) اور پندار - قوت جسمانی کے جوش - نخوت - خواہش اور غصہ سے مغلوب ہوکر میری ذات کو جو اون کی اور اوروں کے جسموں میں مقیم ہے - غیر سمجھکر آزار پہونچاتے ہیں -

عجب وجوشِ نوجوانی جنکے دلمیں ہے بھرا | شوق غصہ اور نخوت نے جنھیں اندھا کیا
اپنی لاعلمی سے جو آزار دیتے ہیں مجھے | سارے عالم میں میرا جلوہ نہیں پہچانتے

तानहं द्विषत: क्रूरान् संसारेषु नराधमान् ॥
क्षिपाम्यजस्रम शुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥१९॥

خصلت شیطانی سے انسان ہمیشہ تنزل پاتا ہے۔

(۱۹) اون موذی - بے رحم - اذل الخلائق - بدخصلت انسانوں کا تنزل میں شیطانی نسل میں ضرور کرتا ہوں -

ایسے موذی بد چلن ظالم ذلیل اشخاص کا | نسلِ شیطانی میں کرتا ہوں تنزل بارہا

ساتویں منتر سے آنیسویں منتر تک اون لوگوں کا بیان ہوا ہے جو خصلتِ شیطانی رکھتے ہیں اور عقل کے تیرہ ہوجانے سے اپنی اور عالم کی ہستی کو جدا اور غیر سمجھکر فساد اور ایذا رسانی کا باعث ہوتے ہیں اور اس طور پر اور بھی زیادہ بدافعالی میں گرفتار ہوکر تنزل کرتے چلے جاتے ہیں

आसुरीं योनि मापन्ना मूढ़ाजन्मनिजन्मनि ॥
माम माप्यैव कौंतेयततोयांत्य धमांगतिम् ॥२०॥

متواتر تنزل سے ترقی ناممکن ہو جاتی ہے

(۲۰) اے ارجن جو بدعقل شیطانی نسل کو کئی مرتبہ پاکر بھی میرا وصال حاصل نہیں کرتے وہ پستی میں گرتے ہیں -

جسم لیکر جو نہیں کرتے ترقی زینہار | مجھسے غافل ہوکے وہ دنیا میں ہوجاتے ہیں خوار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو علم تیرگی اور بد افعالی سے جہل کیصورت اختیار کرتا ہے تاوقتیکہ اوس کی کثافت دور نہو وہ قدرت کے چرخ میں اپنی مرکز پر لوٹ لوٹ کر نسل آیندہ میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ॥
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥२१॥

(۲۱) خواہش۔ غصہ اور طمع دوزخ کے تین مختلف دروازے ہیں جن سے اِنسان پر زوال آتا ہے اِسواسطے اون تینوں کا ترک لازم ہے۔

خواہش غصہ اور طمع سے خصلت شیطانی پیدا ہوتی ہے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| حرص و خواہش اور غضب ہے دوزخ کے در وا کر ہیں تین | | اُنسے اپنا دل ہٹا وہ دلکو لیجاتے ہیں جہین | | |

اگر خواہش غصہ اور طمع دوزخ کے دروازے ہیں تو پھر جتنے اِنسان اِن خصلتوں سے مغلوب ہیں وہ گرفتار دوزخ ہیں۔

एतैर्विमुक्तः कौन्तेय तमोद्वारैस्त्रिभिर्नरः ॥
आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥२२॥

(۲۲) اے ارجن جو اِنسان تموگن کی اِن تین دروازوں سے بچکر اپنی بہبودی میں کوشش کرتا ہے وہ اعلیٰ منزل پر پہونچتا ہے۔

خواہش غصہ اور طمع کا ترک شرط ہے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جہل و بدکاری کے اُنسے راستوں کو چھوڑکر | | منزل مقصود تک ہوتا ہے نیکوں کا گذر | | |

جو اِنسان خصلت ناقصہ سے مغلوب نہیں ہوتے وہ بہشت پاتے ہیں یعنی علم و سرور کی اعلیٰ منزل کیطرف رجوع کرتے ہیں۔

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ॥
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥२३॥

(۲۳) جو شخص شاستر کے اصول کے خلاف اپنی مرضی کے موافق عمل کرتا ہے وہ کمال کو نہیں پاتا ہے اور آسایش اور

جہل کا پیرو درجہ کمال نہیں پاتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اعلیٰ درجہ سے محروم رہجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اُنکی قسمت میں نہیں عرفان راحت اور وصال | گر گیا اخلاق کی معیار سے جنکا خیال |
| گر چنینی تو دائما خواری | زشت وان خوئے مردم آزاری |

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ ।।

ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ।।२४।।

علم اور نیک اعمال سبب رستگاری ہیں

(۲۴) اس لئے تجھے اون اصول سے واقف ہو کر جو شاستر میں امر و نہی کی تقسیم کے بارہ میں درج ہیں شاستر کی ہدایت کے موافق عمل کرنا واجب ہے۔

| | |
|---|---|
| پیروی واجب ہے تجھکو شرع کے احکام کی | اے دلاور عقل سے پہچان لے امر و نہی |

شاستر یعنی فلسفہ نے امر و نہی کا فرق ظاہر کیا ہے اور امر پہ کاربند ہونے اور نہی کے چھوڑنے کی ہدایت کی ہے امر سے وہ افعال حسنہ مراد ہیں جو صفات ملکوتی سے پیدا ہوتی ہیں نہی اون افعال ذمیمہ کا نام ہے جو خصلتِ شیطانی سے سرزد ہوتے ہیں۔

इति श्री मद्भगवद्गीता सू॰ दैवासुर संपद्विभाग योगो

नाम षोडषोऽध्यायः ।।१६।।

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقے کے
بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی سولہویں
ادھیا موسوم بہ تقسیم صفاتِ شیطانی
و ملکوتی ختم ہوئی

## سولھویں ادھیا کا خلاصہ

نیک خصلت اور نیک افعال انسان کے دلکو کثافت سے پاک اور روشن کر کے اوس اعلیٰ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منزل پر جو بالفاظ دیگر بہشت کہلاتی ہے پہونچاتے ہیں بدخصلت اور افعال ذمیمہ دل کو کثیف اور تیرہ کر کے پستی میں گراتے ہیں اور یہی دوزخ ہے عارف بیم و رجا کی اصلیت سمجھکر اور واقعات کو چشم معرفت کے وسیلہ سے دیکھکر ہرگز افعال ذمیمہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔

## نظم

خانۂ عمر تو بود بر دمے
بھر دمے کینہ و کبر و ریا
بھر دمے عصہ و بدخو نیت
بھر دمے ایں ہمہ شر و فساد
حیف بریں دانش و آئین تو
عقل تو نقش توز تو در ربود
خواہش دنیائے تو بردہ از یاد
ناز بر ایام جوانی کُنی
سر شود گرم دکانی تو
پارہ کُن ایں جامۂ ہستی خویش
صاف شو از لوث دورنگی ہمہ
صدق و صفا را بہ یقین پیشہ کُن
رہبر خود من عفر اینجا بساز
محرم خود شو کہ تو خود چیستی
فاصلی از صورت و معنی خویش

بھر دمے می طلبی عالمے
بھر دمے این ہمہ حرص ہوا
بھر دمے با ہمہ بے رویت
ہفت ہزاری شدنت اجتہاد
کور شدہ دیدۂ حق بین تو
خوئے دورنگی و دو دانی فزود
آخرش از یاد تو رفتہ چو باد
فخر بر آراستہ دخانی کُنی
خواب و خیال است جوانی تو
اوج طلب چند بہ پستی خویش
موم صفت باش زسنگی ہمہ
واقف خود شو بخود اندیشہ کُن
خودی خود را ہمہ در خود بباز
چوں ہمہ خود اوست تو خود کیستی
چند شوی فرش رہ کفر و کیش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# سترھویں ادھیا شردھاترے وبھاگ یوگ

## अर्जुन उवाच

ये शास्त्रविधिमुत्सृज्य यजंते श्रद्धयान्विताः ॥
तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्त्वमाहो रजस्तमः ॥१॥

| عقیدے کی بابت سوال | ارجن نے سوال کیا (۱) اے کرشن جو عقیدت مند انسان شاستر کے |
|---|---|

موافق عمل نہیں کرتے اون کا عقیدہ ستوگنی رجوگنی اور تموگنی میں سے کونسا ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جو عقیدت مند حکم شرع سے ہے منحرف | | شوق و علم و جہل میں کس وصف سے ہے متصف |

## श्रीभगवानुवाच

त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा ॥
सात्त्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां शृणु ॥२॥

| جواب عقیدے تین قسم کے ہیں۔ | شری بھگوان نے جواب دیا (۲)، عقیدہ انسانوں کا طبعی |
|---|---|

خاصہ ہے اور اوس کی تین قسمیں ہیں ستوگنی رجوگنی اور تموگنی اب تو اونکا حال مجھسے سن

| | | |
|---|---|---|
| یہ سمجھ ارجن کہ انساں میں سہ گانہ اعتقاد | | شوق و علم و جہل کی ترکیب سے ہے طبع زاد |

सत्त्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ॥
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥३॥

| عقیدہ لازمہ بشریت ہے | (۳)، اے ارجن ہر بشر کا عقیدہ اوس کی طبیعت کے موافق ہوتا |
|---|---|

ہے اور عقیدہ کا ہونا جزو بشریت ہے پس جس کا جو عقیدہ ہے وہی اُس کی ہستی ہے

| | | |
|---|---|---|
| قابلیت کے برابر فکر ہے ہر شخص کا | | فکر جزو بشریت ہے فکر سے انسان بنا |

طبیعت صفات سہ گانہ کی امتزاج کا نام ہے جو ہر انسان کو اپنی ماں اور باپ سے ورثہ میں ملتا ہے بعد میں وہ صحبت کے اثر سے ایک خاص یقین کو پیدا کرتا ہے جسکا عقیدہ نام ہے ہر شخص کا کچھ نہ کچھ عقیدہ ہوتا ہے اور جو جس کا عقیدہ ہوتا ہے وہی اوس کی ہستی ہوتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے برادر تو ہمہ اندیشۂ — ما بقی تو استخوان وریشۂ

यजंते सात्विका देवान्यक्षर क्षांसि राजसा: ।।
प्रेतान्भूत गणांश्चान्ये यजंते तामसाजना: ।।४।।

پرستش سہ گانہ

(۴) ستوگنی اِنسان دیوتاؤں کو، رجوگنی یکش اور راکشسوں کو اور تموگنی بھوت اور پریتوں کو پوجتے ہیں۔

دیوتاؤں کی پرستش ہے طریق عالماں
دیدۂ دانش پہ جنکے جہل کا پردہ پڑا
راکشش اور یکش کی پوجا جو طرز ظالمان
پوجتے پھرتے ہیں بھوت اور پریت کو وہ جابجا

نیک خصلت اِنسان صفات علوی کی پرستش کرتے ہیں اور نیک افعال کے پابند رہتے ہیں اہل غرض سفلی قوتوں کو اپنا معبود بناتے ہیں اور اونکی رضامندی حاصل کرنے کیلئے دیگر جانداروں کو تکلیف اور ایذا پہونچاتے ہیں بدخصلت لوگ مردے بھوت جن وغیرہ کی پرستش کے جہل میں گرفتار رہتے ہیں۔

अशास्त्र विहितं घोरं तप्यंते ये तपोजना: ।।
दंभाहंकार संयुक्ता: काम राग बलान्विता: ।।५।।
कर्षयंत: शरीरस्थं भूतग्रामम चेतसा ।।
मांचैवांत: शरीरस्थं तान्विद्ध्या सुर निश्चयान् ।।६।।

تموگنی عقیدہ۔

(۵) جو بےعقل اوس سخت ریاضت کے جسکی شاستر میں اجازت نہیں ہے پابند ہوتے ہیں مکر و پندار رکھتے ہیں خواہش اور تمنا سے مغلوب ہیں: (۶) اور عناصر جسمانی اور میری ذات کو جو اون کے دل میں مقیم ہے تکلیف پہونچاتے ہیں اونکا عقیدہ تموگنی سمجھ۔

جو بےجا ایذا دہ مشاغل شرع میں معیوب ہیں
وہ مجھے آزار پہنچاتے ہیں اپنے قلب میں
مکر نخوت حرص اور خواہش سے جو مغلوب ہیں
جسم کو تکلیف دیکر جان لے شیطان انہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## ابیات

| | |
|---|---|
| سبے خردے چند زخود بے خبر | عیب پسندند بز عم ہنر |
| دو و شوند ار بد ماسغے رسند | باز شوند ار بہ چیہراسئے رسند |

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रिय:॥
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेद मिमं शृणु ॥७॥

سہ گانہ تقسیم

(۷) غذا ایگ تپ اور دان جو تین تین قسم کے ہیں ہر ایک کو جداگانہ پسند ہوتے ہیں اب تو اونکا تفاوت سمجھ لے -

| | |
|---|---|
| ہیں سہ گانہ زُہد و اعمال سخاوت اور غذا | اب بتاتا ہوں کہ کن کو شوق ہے کس قسم کا |

غذا یگ تپ اور دان کی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں ہیں اور ہر قسم کے اِنسان کو اپنی قسم کی شئے مرغوب ہوتی ہے -

आयु: सत्वबलारोग्य सुख प्रीति विवर्धना:॥
रस्या: स्निग्धा: स्थिरा हृद्या आहारा: सात्विक प्रिया:॥८॥

ستوگنی غذا

(۸) جو غذا عمر قوت تولید طاقت صحت آسایش اور خوشی کو بڑہاتی ہے اور ذائقہ دار مرغن مقوی اور خوشگوار ہوتی ہے وہ ستوگنی کو مرغوب ہوا کرتی ہے -

| | |
|---|---|
| جسکی خاصیت ہو ایزادیٔ نسل و زندگی | تندرستی زور جسمانی طمانیت خوشی |
| جسکو کہتے ہیں مقوی و مفرح سرد و تر | عقلمندوں کو بہت مرغوب ہے وہ ماحضر |

कट्वम्ललवणात्युष्ण तीक्ष्ण रूक्ष विदाहिन:॥
आहारा राजसस्येष्टा दु:ख शोका मय प्रदा:॥९॥

رجوگنی غذا -

(۹) جو غذا کڑوی - کھٹی - نمکین گرم - چرپری - روکھی اور جلن پیدا کرنے والی اور تکلیف - رنج اور بیماری کا باعث ہوتی ہے وہ رجوگنی کو مرغوب ہوا کرتی ہے -

| | |
|---|---|
| جو غذا ہو گرم کھٹی خشک کڑوی چرپری | جسمیں ہو سوزش کی خاصیت نمک کی زیادتی |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| نفس صحت رنج اور تکلیف ہو جسکا اثر | رال ٹپکاتے ہیں دُنیادار اُسکی چاٹ پر |

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् ॥
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥१०॥

تموگنی غذا۔ (۱۰) باسی۔ بد ذائقہ۔ متعفن۔ جھوٹی اور ناپاک خوراک تموگنی کو مرغوب ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| جھوٹی بد بودار باسی بد مزہ ناخوردنی | ایسا کھانا شوق سے کھاتے ہیں جاہل آدمی |

अफलाकांक्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ॥
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः ॥११॥

ستوگنی یگ۔ (۱۱) جو یگیا وسکے نتیجہ کی اُمید نہ رکھکر اور فرض سمجھکر باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے وہ ستوگنی ہے

| | |
|---|---|
| فرض کی تکمیل ہے بیم و رجا باقاعدہ | جان اے ارجن کہ ہے اہل خرد کا مشغلہ |

अभिसंधाय तु फलं दंभार्थमपि चैव यत् ॥
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥१२॥

رجوگنی یگ۔ (۱۲) اے ارجن جو یگ مطلب برآری کے واسطے جھوٹے عقیدے سے کیا جاتا ہے اُسے رجوگنی سمجھ۔

| | |
|---|---|
| جو کیا جاتا ہے چالاکی سے مطلب کے لئے | اہل دُنیا کا عمل اُسکو سمجھنا چاہئے |

विधिहीनमसृष्टान्नं मंत्रहीनमदक्षिणम् ॥
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते ॥१३॥

تموگنی یگ۔ (۱۳) جو یگ آہوتی۔ منتر۔ دچھنا اور عقیدے کے بغیر بے قاعدہ طور پر کیا جاتا ہے اُسے شاستر تموگنی کہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| بے تواضع بے قرات بے شوق اور بیقاعدہ | بے درم اعمال ہیں احمق کو آتا ہے مزہ |

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥१४॥

کائیک تپ یعنی زہد جسمانی

(۱۴) دیوتا برہمن گرو اور عالم کی تعظیم کرنا پاک اور صاف رہنا نیک افعالی کا پابند اور علم الٰہی کا طالب ہونا اور کسی کو ایذا نہ پہونچانا زہد جسمانی کہلاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| دیوتا برہمن گرو اور پنڈتوں کو پوجنا | خوب پاک و صاف رکھنا اپنے کُل اعصاب کا |
| حالتِ تجرید میں رہنا مظالم سے بری | میں سے ارجن زہد جسمانی کی یہ تفسیر کی |

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ॥
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥१५॥

واچک تپ یعنی زہد زبانی - (۱۵) صلح آمیز - راست - شیریں اور مفید کلام کا ادا کرنا اور علوم کا پڑھنا زہد زبانی ہے۔

| | |
|---|---|
| راست شیریں مصلحت آمیز و پاکیزہ کلام | نیز علمی گفتگو زہد زبانی ہے تمام |

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ॥
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥१६॥

مانسک تپ یعنی زہد قلبی (۱۶) اطمینان رکھنا حلم اور قرار سے کام لینا حواسوں کو مغلوب کرنا اور صفائی قلب میں مشغول ہونا زہد قلبی کہلاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ترک محسوسات اطمینان خاموشی سرور | اور صفائی باطنی ہیں زہد قلبی کا ظہور |

श्रद्धया परया तप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ॥
अफलाकाङ्क्षिभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥१७॥

ستوگنی زہد - (۱۷) مندرجہ بالا تین قسموں میں سے جس کسی قسم کا زہد نتیجہ کی تمنا کو چھوڑ کر اختیار کیا جاتا ہے اوسے عارف ستوگنی کہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| جذب کامل ہو نتیجہ کی غرض جسمیں نہ ہو | فوقیت دیتے ہیں دانشمند ایسے زہد کو |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

در حقیقت اِس قسم کے زُہد کی ہدایت کی گئی ہے۔

सत्कार मान पूजार्थं तपो दंभेन चैवयत् ॥
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलम ध्रुवम् ॥१८॥

رجوگنی زُہد

(۱۸) جو نہدنا موری افتخار اور عزت کے واسطے فریب سے کیا جاتا ہے اور بے ثبات اور خالی ہے اوسے شاستر رجوگنی کہتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جسکا مقصد ہو نمایش عزت و نام آوری | | بے حقیقت اور باطل ہے وہ زُہد دُنیوی | |

اِس قسم کا نمایشی زُہد آجکل عام طور پر کیا جاتا ہے۔

मूढ ग्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ॥
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामस मुदाहृतम् ॥१९॥

تموگنی زہد

(۱۹) جو زہد حماقت کی وجہ سے اپنے آپکو تکلیف دیکر اوروں کو تکلیف پہونچانے کے لیے کیا جاتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| احمقونکے زُہد کی پہچان ہے دیوانگی | | خود کو تکلیفات دیکر غیر کی ایذا دہی۔ | |

اِس طرح کا زہد حماقت کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ॥
देशेकाले च पात्रे च तद्दानं सात्विकं स्मृतम् ॥२०॥

ستوگنی خیرات

(۲۰) جو خیرات فرض سمجھکر معاوضہ کی امید نہ رکھکر اور موقع وقت اور استحقاق کا خیال کرکے دیجاتی ہے وہ ستوگنی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فرض منصب جانکر خواہش صلہ کی چھوڑکر | | واجب و معقول مسکن اور موزوں وقت پر | |
| مستحق اشخاص کو خیرات دیتا ہے جو زر | | عارفانہ ہے سخاوت کیطرف اُسکی نظر | |

ناظرین اِس منتر کی ہدایت کو ملاحظہ کرکے ذرا غور کریں کہ اوس کی آجکل کہاں تک پابندی ہورہی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

यत्तु प्रत्यु पकारार्थं फल मुद्दिश्य वापुनः ॥

दीयते च परिक्लिष्टं दानं राजसं स्मृतम ॥ २१ ॥

رجوگنی خیرات (۲۱) جو خیرات معاوضہ کی امید سے نتیجہ کی توقع پر۔ مجبوری کیحالیتمیں دیجاتی ہے اوسے عارف رجوگنی کہتے ہیں۔

جس میں ہو دِلی لگن یا آرزو یاداش کی | یا مجبوری ہو جو خیرات ہو وہ دُنیوی

رنج بیماری اور تکلیف کے موقعوں پر اِس قسم کی خیرات اکثر ہوا کرتی ہے۔

अदेश काले यद्दानम पात्रेभ्यश्च दीयते ॥

असत्कृतमवज्ञातं तत्ताम समुदाहृतम् ॥२२॥

رجوگنی خیرات۔ (۲۲) جو خیرات موقع اور وقت کا لحاظ نکرکے غیر مستحق کو توہین اور تضحیک کے ساتھ دیجاتی ہے وہ تموگنی کہلاتی ہے۔

جسکے کرنیمیں نہو وقت اور موقع کا خیال | جس سے پورا ہو کسی بد وضع انسان کا سوال
جسپہ ہوتا ہو عمل توہین اور تضحیک سے | ایسی بخشش کا تعلق ہے دلِ تاریک سے

اہل ہند اون فقرا یتیم اور بیکسوں کو جو مستحق خیرات کے ہیں محروم رکھکر اور لوگوں کی نفس پروری کرتے ہیں جو مکار گمراہ کرنے والے اور مفت خور ہیں اس قسم کی خیرات نیکی میں داخل نہیں ہے اور بردوں کو برائی سکھاتی ہے۔

ॐ तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधःस्मृतः ॥

ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताःपुरा ॥२३॥

اسم اعظم اوم تت ست۔ (۲۳) زمانہ قدیم میں برہم کی اسم اعظم اوم تت ست کا تصور تین طرح پر کیا گیا اوس سے برہمن وید اور یگ بنائے گئے۔

اوم تت ست ذاتِ واحد کا سہ لفظی نام ہے | علم و شوق و فعل کی تعبیر اُسی کا کام ہے

اوس برہم نے جو کہ علیم خالص ہے علم عالم معلوم تین صفتوں میں ظہور پایا ہے اور اوم تت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ست کے اسم اعظم کا ان پر اشارہ ہے۔ ان تین صفتوں کے اتحاد سے برہمن بھاگ منتر بھاگ اور قواعد یگ بنائے گئے اوم اوس ذات پاک کو معہ اوس کے شہود کے ظاہر کرتا ہے اور تت سے عالم باطنی اور ست سے عالم ظاہری مراد ہے (پندرھویں ادھیا کے خلاصہ میں تت توم اسی کا بیان دیکھو)

तस्मादो मित्यु दाहृत्य यज्ञ दान तपः क्रियाः ॥

प्रवर्तंते विधानोक्ताः सततं ब्रह्म वादिनाम् ॥२४॥

اوم کا تصور

(۲۴) اس لئے عارف ہمیشہ اوم کہکر یگ دان اور تپ کے عملوں کو جن کی ویدمیں ہدایت کی گئی ہے شروع کرتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| جس گھڑی ہو زہد وخیرات وعمل کی ابتدا | اوم کہتے ہیں خلوص دل سے ارباب صفا | |

عارف ہر کام کو شروع کرتے وقت اوم تت ست زبان سے ادا کرتے ہیں اور نیز اپنی توجہ کو اس علم کی طرف مبذول کرتے ہیں جو لفظ اوم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

तदित्य नभि संधाय फलं यज्ञ तपः क्रियाः॥

दान क्रियाश्च विविधाः क्रियंते मोक्षकांक्षिभिः॥२५॥

تت کا تصور

(۲۵) طالبان نجات تت کے لفظ کو زبان سے ادا کرکے اور نتیجہ کی توقع کو چھوڑ کر یگ دان اور تپ کے مختلف عملوں کو شروع کرتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| طالبانِ عاقبت ہو کر بری امید سے | کرتے ہیں آغاز ایسے کام تت کہتے ہوئے | |

جب کسی کام کی ابتدا میں طالب علم معرفت اوم تت ست کہتے ہیں تب وہ اوس علم حقیقت کو مد نظر رکھتے ہیں جس پر تت کا لفظ دلالت کرتا ہے۔

सद्भावे साधुभावे च सदित्येत त्प्रयुज्यते ॥

प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥२६॥

ست کا تصور

(۲۶) اے ارجن ست کا لفظ راستی نیکی اور افعال حسنہ کے معنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اے دلا ور لفظ ست ہے مرکزِ صدق وصفا | | عالمِ فانی میں ساری نیکیوں کا رہنا |

دُنیا دار لوگ فرزند کی پیدایش۔ زُنّار بندی۔ شادی۔ تعمیر مکان وغیرہ خوشی کے موقعوں پر مذہبی رسوم اور دیگر فرایض کو اوم تت ست کہکر شروع کرتے ہیں اور اُنکے بخیر وخوبی انجام پانے کی تمنّا کرتے ہیں۔

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ॥
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥२७॥

(۲۷) نیک اِعمال ریاضت اور خیرات پر اعتقاد رکھنا عقیدہ کا ظہور ست سے ہے اور اُنکا عمل لانا بھی ست کہلاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| زہد وخیرات وعمل کی باعقیدت پیروی | | عالمِ باطل میں ہے تعمیل حق کے حکم کی |

ست یعنی حق سے عالم کا ظہور ہے اور اوسکی وجہ سے عالم کو قیام ہے پس یگ تپ وغیرہ عملوں کی پیدایش حق سے ہے اور اونکا اعتقاد راسخ بھی حق پر مبنی ہے۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ॥
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥२८॥

(۲۸) جو نیک اِعمال خیرات اور زہد بے اعتقادی سے کئے جاتے ہیں وہ است کہلاتے ہیں۔ اور اون کا زمانہ حال و آیندہ میں وجود نہیں ہوتا۔ بے اِعتقادی است سے ہوتی ہے

| | | |
|---|---|---|
| زہد وخیرات وپرستش اور نیک اعمال کو ذی خرد منسوب کرتے ہیں است کے لفظ سے | | جنمیں عامِل کا عقیدہ راسخ وکامل نہو کیونکہ وہ بے سُود ہیں دُنیا وعقبیٰ کے لئے |

حق اور باطل کی تمیز کا نہونا بے اعتقادی ہے اور وہ ہیچ ہے اِسلئے جو عمل بے اعتقادی سے کئے جاتے ہیں ہیچ ہوتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

इति श्रीमद्भगवद्गीता० श्रद्धात्रय विभागयोगो-
नाम सप्तदशो ऽध्यायः ॥१७॥

شری مد بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقہ کے
بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی سترہویں
ادھیا شردھا ترے وبھاگ یوگ یعنی عقیدوں کی
سہ گانہ تقسیم ختم ہوئی

## سترہویں ادھیا کا خلاصہ

ہر انسان کا کچھ نہ کچھ عقیدہ ضرور رہتا ہے اور جس کا جو عقیدہ ہو جاتا ہے اُس کو وہ اپنے خیال کے موافق درست اور راسخ سمجھتا ہے مگر عقیدہ راسخ اوسی کو کہنا چاہیئے جو حق پر مبنی ہو اور جس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہو۔

چونکہ یہ امر حق و باطل کی تمیز کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اِس لئے جنہوں نے حق و باطل کا تمیز نہیں کیا ہے اون کا عقیدہ راسخ نہیں ہے اِنسان اپنے باطل عقیدہ کو ثابت نہیں کر سکتا ہے اور توہمات اور شکوک میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے مگر حق کی تمیز حاصل کرکے وہ تمام شکوک سے رہائی پاتا ہے اور عقیدہ راسخ کے پیدا ہونے پر حق کو حق مشاہدہ کرتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# اٹھارھویں ادھیاموکش سنیاس یوگ

## अर्जुन उवाच

संन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि वेदितुम् ॥
त्यागस्य च हृषीकेश पृथक्केशिनिषूदन ॥ १ ॥

| |
|---|
| سنیاس اورتیاگ کے بارہ میں سوال |

(۱) ارجن نے سوال کیا (۱) اے قوی بازو کرشن کیشی (راکشش کے ہلاک کرنے والے آپ مجھے سنیاس اور تیاگ کی حقیقت علیحدہ علیحدہ سمجھائیے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | مجھسے اِن دونوں منازل کا بیان فرمائیے | | ترک وترکِ ترک کے معنی عیاں فرمائیے |

سنیاس اورتیاگ دونوں لفظوں کے معنی قریب قریب ہیں ارجن اونکے باریک تفاوت کو دریافت کرتا ہے۔

## श्री भगवानुवाच

काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः ॥
सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः ॥ २ ॥

## شری بھگوان نے جواب دیا

| |
|---|
| سنیاس اورتیاگ کا تفاوت |

(۲) جو فعل خواہش سے کئے جاتے ہیں اُنکے ترک کرنے کو علماء سنیاس مانتے ہیں اور تمام فعلوں کے نتیجہ کے ترک کرنے کو دانشمند تیاگ کہتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | اجرسے دِل کو ہٹانا سالکوں کی راہ ہے | | فاعلیت کا مٹانا تارکوں کی راہ ہے |

فعل کے کرنے کی خواہش نکرنا سنیاس ہے فعل کے نتیجہ سے نظر اوٹھا لینا تیاگ ہے سنیاسی اون خواہشوں کو جو دل میں پیدا ہو کر فعل کراتی ہیں رد کرتا ہے تیاگی جن افعال کو کرتا ہے اونکے نتیجہ سے تعلق نہیں رکھتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः॥
यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यमिति चापरे ॥३॥

ایضاً (۳) بعض عارف فعل کے صدور کو ایک نقص سمجھکر اوسکے ترک کرنے کی ہدایت کرتے ہیں بعض نیکی خیرات اور زہد کے فعلوں کے ترک کرنیکی اجازت نہیں دیتے

| | |
|---|---|
| بعض کہتے ہیں کہ سب اعمال ہیں علمی حجاب<br>زہد خیرات اور نیکی کو فرائض جانکر | اِسلئے واجب ہے پندارِ خودی سے اجتناب<br>بعض عارف زور دیتے ہیں ادائے فرض پر |

سنیاسی اوس حرکت قلب کو جس سے تمام فعل سرزد ہوتے ہیں حجاب ذات سمجتے ہیں تیاگی اوس حرکت کا صدور ذات سے مانتے ہیں۔

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरतसत्तम ॥
त्यागो हि पुरुषव्याघ्र त्रिविधः संप्रकीर्तितः ॥४॥

تیاگ کی تین قسمیں ہیں (۴) اے ارجن تو اون میں سے تیاگ کی بابت میرے عقیدے کو سن اے شیر مرد تیاگ تین قسم کا بیان کیا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| راہ سالک ہے مرے نزدیک ان دونوں میں فرد | اِسکی ہے تقسیم سہ گانہ صاف ہے اے نیکمرد |

کرشن بھگوان نے سنیاس پر تیاگ کو ترجیح دی ہے

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ॥
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥५॥

تیاگ کے معنی ترک فعل نہیں ہیں (۵) نیک اعمال خیرات اور زہد عارفوں کے قلب میں صفائی پیدا کرتے ہیں پس نیک اعمال خیرات اور زہد کے فعلوں کا ترک واجب نہیں بلکہ اُنکا کرنا ہی واجب ہے۔

| | |
|---|---|
| زہد و تقوی بخشش و اعمال نیک بے ریا<br>اِسلئے اُنکا نکرنا ہے سراسر ناروا | عالموں کے قلب کو دیتے ہیں نورانی صفا<br>بلکہ دانائی سے کرنا فرض ہے انسان کا |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

एतान्यपि तु कर्माणि संगंत्यक्त्वा फलानि च ॥
कर्त्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥६॥

تیاگ سد ترک بالقب عزت (۶) مگر اے ارجن وہ فعل ولی تعلق اور نتیجہ کو چھوڑ کر کرنے چاہئیں اسلئے
کہ یہ سب سے اعلیٰ اصول ہے اور اس پر سری بھگوان کا یقین ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دور کرکے ثمرہ اعمال کا شوق دلی | | فرض کی تکمیل ہے میری سمجھ میں لازمی | |

नियतस्य तु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ॥
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः ॥७॥

تموگنی تیاگ (۷) لازمی فعل کا چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ غلطی سے اوس کو چھوڑ دینا
جہالت میں داخل ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| نامناسب ہے ادائے فرض سے منہ موڑنا | | فعل لاحاصل ہے نادانی سے اُسکا چھوڑنا | |

جہالت کی وجہ سے جو فعل حسنہ ترک کئے جاتے ہیں اونکا انجام خراب ہوتا ہے۔

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत् ॥
सकृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत् ॥८॥

رجوگنی تیاگ (۸) جو شخص لازمی فعل کو دقت جانکر تکلیف سے بچنے کے لئے چھوڑتا ہے
وہ نبظر خودغرضی تارک ہونے کے باعث ترک فعل کا نتیجہ نہیں پاتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تارک الدنیا ہے جو آسائشِ تن کے لئے | | ترک بالعوض سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اُسے | |

جو شخص تن آسانی کے خیال سے لازمی افعال کو ترک کرتا ہے اوس کو اون افعال کے
ترک سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन ॥
संगंत्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः ॥९॥

ستوگنی تیاگ (۹) اے ارجن لازمی فعل کو فرض سمجھکر کرنا اور اوس سے اور اوسکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نتیجہ سے تعلق نہ رکھنا اصلی ترک مانا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| فعل اور اُسکے نتائج سے تعلق توڑ کر | فرض کی تکمیل اصلی ترک ہے اے نامور |

جہالت کے باعث اور تن آسانی کے خیال سے افعال حسنہ کا ترک کرنا محض غلطی ہے افعال حسنہ کو فرض سمجھکر کرنا اور اونکے معاوضہ کی اُمید نہ رکھنا اصلی ترک ہے۔ عارف اہل دنیا کی بہبودی پر نظر کرکے افعال حسنہ کا ترک روا نہیں رکھتے مگر اونکے ساتھ دلی تعلق نہیں کرتے چنانچہ ایک عارف کا قول ہے۔

| | |
|---|---|
| سر برہنہ نیستم دارم کلاہِ چار ترک | ترکِ دنیا ترکِ عقبیٰ ترکِ مولیٰ ترکِ ترک |

न द्वेष्ट्य कुशलं कर्म कुशलेनानुषज्जते ॥
त्यागीसत्त्व समाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥१०॥

ستوگنی تیاگ کی تعریف

(۱۰) جو تارک اعلیٰ خصلت اور روشن عقل رکھتا ہے اور شکوک سے مبّرا ہے وہ اچھے فعلوں کے ساتھ موانست اور بُرے فعلوں سے نفرت نہیں کرتا۔

| | |
|---|---|
| تارکِ ساکن دل و روشن ضمیر و با یقیں | نیک و بد سے دوستی اور دشمنی رکھتا نہیں |

اچھے فعلوں سے رغبت اور بُرے فعلوں سے نفرت کا ہونا تعلق ہے عارف توحید کو مدِ نظر رکھکر بھلے اور بُرے فعلوں کو ہیچ جانتا ہے اور اپنی ذات پر اون کا اثر نہیں مانتا۔

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ॥
यस्तु कर्मफलत्यागी सत्यागीत्यभिधीयते ॥११॥

ترک افعال ناممکن ہے نتیجہ افعال سے بے تعلقی کا نام تیاگ ہے

(۱۱) اِنسان جملہ افعال کو ترک نہیں کر سکتا پس جو شخص نتیجہ افعال کو ترک کرتا ہے وہی تارک کہلاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| کون ہو سکتا ہے دُنیا کے مشاغل سے بری | چھوڑ دی خواہش صلہ کی جسنے تارک ہے وہی |

افعال لازمہ جسمانی ہیں اور اون کا کلیتاً مسدود ہونا ناممکن ہے اسلئے نتیجہ افعال سے بے تعلق رہنا ہی ترک افعال ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

अनिष्टमिष्टं मिश्रंच त्रिविधं कर्मणःफलम् ॥
भवत्य त्यागिनां प्रेत्य नतु संन्यासिनां क्वचित् ॥१२॥

| | |
|---|---|
| تیاگی اور اگیانی کی حالت کا فرق | (۱۲) جو لوگ تارک نہیں ہوتے ہیں اونکے نزدیک عاقبت میں فعلونکا بھلا برا اور متوسط درجہ کا نتیجہ ہوتا ہے لیکن تارک کیلیئے اوسکا وجود نہیں ہوتا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | نیک۔ بد اور نیک و بد ان تین قسموں کی جزا | | سبکے قسمت میں لکھی ہے عارفاں کے ماسوا | |

جو انسان ترک بالقلب کے معنی نہیں سمجھتے ہیں اور افعال کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اون کا نیک اور بد نتیجہ فرض کرتے ہیں تارک فعل اور اُسکے نتیجہ دونوں کو ہیچ جانتا ہے۔

पंचैतान महाबाहो कारणानि निबोध मे ॥
सांख्ये कृतांते प्रोक्तानि सिद्धये सर्व कर्मणाम ॥१३॥

| | |
|---|---|
| علم سانکھ کے اصول فعل کی بابت | (۱۳) اے ارجن میں تجھے ذیل میں اون پانچ سببوں کو جو علم سانکھ میں |

ہر فعل کی تکمیل کیواسطے لازمی بیان کیئے گئے ہیں بتاتا ہوں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | اے دہننجے پانچ باعث ہیں صدور فعل کے | | لازمی جنکو بتایا علم معقولات نے | |

अधिष्ठानं तथा कर्त्ता करणं च पृथग्विधम् ॥
विविधाश्च पृथक् चेष्टा दैवं चैवात्र पंचमम् ॥१४॥

| | |
|---|---|
| فعل کے پانچ سبب | (۱۴) ظرف۔ فاعل۔ مختلف آلہ فعل۔ مختلف۔ اور جداگانہ حرکات اور |

قوت ہائے بسیط۔

۱۔ ظرف سے دیش یعنی مقام مراد ہے۔ ۲۔ فاعل اہنکار یعنی انانیت ہے۔

۳۔ کان۔ پوست۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ منہ۔ اور مقام بول و براز یعنی پانچ حواسِ علمی اور پانچ حواس افعالی مختلف آلہ فعل مانے گئے ہیں۔

۴۔ مختلف حرکات کا اِشارہ سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ اور شامہ وغیرہ حواس کی قوتوں پر ہے

۵۔ قوت ہائے بسیط اون قوتوں کا نام ہے جو عالم میں محیط ہو کر صدور فعل کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سبب ہیں اور جن کو محققوں نے دیوتا کہا ہے۔

| | |
|---|---|
| امتزاجِ مادّی و انفرادِ عنصری | اختلافِ ظرف و آلہ نیز پندارِ خودی |

چت یعنی قوت متخیلہ کا دیوتا واسدیو۔ من یعنی قوت مدرکہ کا دیوتا اندر اکاس یعنی خلا کا دیوتا رود، پون ہوا کا دیوتا مرت۔ اگنی یعنی آگ کا دیوتا سورج۔ جل یعنی پانی کا دیوتا ورن۔ پرتھوی یعنی خاک کا دیوتا کبیر مانا گیا ہے۔

शरीर वाङ्मनोभिर्यत्कर्म प्रारभते नरः ॥
न्याय्यं वा विपरीतं वा पंचैते तस्य हेतवः ॥१५॥

فعل کا پانچ سببوں سے صدور ہے (۱۵) انسان جس نیک یا بد افعالی کو جسم زبان اور دل سے کرتا ہے اوسکے باعث یہ پانچوں ہوتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| دل زبان و تن سے جن فعلوں کا ہوتا ہے ظہور | خواہ نیک خواہ بد۔ یہ انکے باعث ہیں ضرور |

तत्रैवं सति कर्तारमात्मानं केवलं तु यः ॥
पश्यत्यकृतबुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥१६॥

ذات مصدر فعل نہیں ہے (۱۶) جب کہ یہ واقعات ہیں تو پھر جو بدعقل ذات پاک کو اپنی کم فہمی کی وجہ سے فاعل قرار دیتا ہے وہ چشم بینا نہیں رکھتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ذات کو فاعل جو کم فہمی سے دیتا ہے قرار | ایسے مرد تیرہ دل کا احمقوں میں ہے شمار |

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ॥
हत्वाऽपि स इमाँल्लोकान्न हन्ति न निबध्यते ॥१७॥

تیاگی گناہ سے بری ہے (۱۷) جو اپنے آپ کو کسی فعل کا فاعل نہیں مانتا ہے اور جس کی عقل آلودگی سے صاف ہو جاتی ہے وہ سارے عالم کو مار کر بھی نہ قاتل بنتا ہے اور نہ گنہگار۔

| | |
|---|---|
| شخصیت کو ترک کر دیتا ہے جو روشن ضمیر | با وجود قید دنیا دی نہیں اسمیں اسیر |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو شخص دعویٰ فاعلیت نہیں رکھتا اور جسکی عقل روشن ہے اور جو ذات کو ہر ذرہ میں دیکھ رہا ہے وہ کس کو مار سکتا ہے اِسموقع پر عالم کے مارنے کے معنی پندار ہستی کے فنا کر دینے کے ہیں جب پندار فنا ہوا عالم کہاں باقی رہا

ज्ञानंज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्मचोदना ॥
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्मसंग्रहः ॥१८॥

علم اور فعل کا تعلق۔ (۱۸) عالم۔ علم اور معلوم تین محرک فعل ہیں فاعل مفعول اور آلہ فعل کے ملنے سے فعل بنتا ہے۔

| | |
|---|---|
| علم کی تثلیث سے افعال پاتے ہیں ظہور | فعل کی تثلیث میں محدود ہے اُنکا صدور |

حرکت ابتدائی بطون میں بصورت عالم علم اور معلوم پیدا ہو کر اِنسان کی توجہ کو فعلوں کی طرف رجوع دلاتی ہے اور جسم اور حواسوں سے فعل کراتی ہے۔

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः ॥
प्रोच्यते गुणसंख्याने यथावच्छृणु तान्यपि ॥१९॥

گیان۔ کرم اور کرتا یعنی علم فعل اور فاعل کی تقسیم سہ گانہ (۱۹) علم۔ فعل اور فاعل اپنی صفتوں کے لحاظ سے سانکھیہ شاستر میں تین قسم کے بیان کیے گئے ہیں اونکو تو سمجھ لے۔

| | |
|---|---|
| عامل و علم و عمل تینوں کی تین اِقسام کا | مجھسے سن لے جو بیان اہل شریعت نے کیا |

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ॥
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥२०॥

ستوگنی گیان۔ (۲۰) جس علم کے ذریعہ سے جملہ مخلوقات کی کثرت میں ذات بحت واحد اور غیر منقسم نظر آتی ہے اوسے اعلیٰ درجہ کا علم خیال کر

| | |
|---|---|
| کثرت عالم میں جس سے وحدت حق ہو عیاں | قلب صافی میں رہا کرتا ہے وہ ستر نہاں |

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान्पृथग्विधान् ॥
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ॥२१॥ ॥२१॥

رجوگنی گیان۔ (۲۱) جو علم کثرت کی نظر سے ذات واحد کو تمام مخلوقات میں جدا جدا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور کثیر تسلیم کرتا ہے اوسے اوسط درجہ کا سمجھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| جسم وجان دو نوںکی کثرت ہو عیاں جس علم سے | اوسکا مخزن قلب مضطر کو سمجھنا چاہیے | | |

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन् कार्ये सक्तमहेतुकम् ॥
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामससमुदाहृतम् ॥२२॥

تموگنی گیان - (۲۲) جو علم ایک محدود صورت کو بلا دلیل محیط تسلیم کرکے اوس میں گرفتار ہو جاتا ہے اور راستی سے خلاف اور ہیچ ہے وہ ادنیٰ بیان کیا گیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جزو میں کل کو مقید مان لینا بے دلیل | خاصہ اُس علم کا ہے جو ہو ناچیز و ذلیل | |

नियतं संगरहितमरागद्वेषतः कृतम् ॥
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्त्विकमुच्यते ॥२३॥

ستوگنی کرم - (۲۳) نتیجہ پر نظر نہ رکھنے والے جس لازمی فعل کو بھلا اور برا نہ سمجھکر بے تعلقی سے کرتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کا کہلاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| دُور کرکے دل سے پندار و ریا بیم و رجا | فرض انسانی ادا کرنا ہے اعلیٰ مشغلہ | |

جن اشخاص کا علم منتر ۲۰ کے مطابق اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اونسے اعلیٰ درجے کے فعل سرزد ہوتے ہیں

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः
क्रियते बहुलायासं तद्राजससमुदाहृतम् ॥२४॥

رجوگنی کرم - (۲۴) خواہشمند اور مغرور انسان جن فعلوں کو بہت مشقت سے کرتے ہیں وہ اوسط درجہ کے کہلاتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| جسمیں بہبودی کی خاطر آرزومند آدمی | شوق سے کرتے ہیں محنت ہے وہ کار دُنیوی | |

جن لوگوں کا علم منتر ۲۱ کے موافق محدود ہوتا ہے اونسے بیم و رجائے فعل صادر ہوتے ہیں۔

अनुबंधं क्षयं हिंसामनपेक्ष्य च पौरुषम् ॥
मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्तामसमुच्यते ॥२५॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| تموگنی کرم | (۲۵) مآل کار - نقصان - ایذا اور ذاتی طاقت کا لحاظ نکر کے جو فعل جہالت سے کیا جاتا ہے اوس کو ادنیٰ درجہ کا فعل کہتے ہیں ۔ |

| | |
|---|---|
| جس سے پیدا ہو خرابی زحمت کلفت اور زیان | ایسا ادنیٰ کام کرنا ہے طریق جاہلان ۔ |

جن لوگوں کے جہل کا بائیسویں منتر میں بیان ہوا ہے اونکے افعال بھی ذلیل اور ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں

मुक्तसंगोऽनहंवादी धृत्युत्साह समन्वितः
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विक उच्यते ॥२६॥

| | |
|---|---|
| ستوگنی کرتا | (۲۶) جو فاعل تعلق اور پندار سے بری ہے - استقلال اور ہمت رکھتا ہے اور کامیابی اور ناکامی میں مطمئن رہتا ہے اوس کا اعلیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے ۔ |

| | |
|---|---|
| مردم با فیض اپنا فرض کرتا ہے ادا | ہو کے بے بیم و رجا اور واقف تسلیم و رضا |

اس منتر کا بیسویں اور تیئسویں منتروں سے تعلق ہے ۔

रागी कर्मफलप्रेप्सुर्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः॥
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः ॥२७॥

| | |
|---|---|
| رجوگنی کرتا | (۲۷) جو فاعل غرضمند افعال کا نتیجہ چاہنے والا حریص - بیرحم اور ناپاک ہے اور خوشی اور رنج کو مانتا ہے اوسے اوسط درجہ کا کہتے ہیں ۔ |

| | |
|---|---|
| دنیوی عامل ہے کم بین و غرضمند آدمی | بیحیا حاسد حریص اور تابع رنج و خوشی ۔ |

یہ منتر اکیسویں اور چوبیسویں منتر سے تعلق رکھتا ہے ۔

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः॥
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते ॥२८॥

| | |
|---|---|
| تموگنی کرتا | (۲۸) جو فاعل جاہل - بے تمیز - ضدی - فریبی - کینہ ور - کاہل - ردی شکل اور سست ہے وہ ادنیٰ درجہ کا کہلاتا ہے ۔ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| عاقل ادنیٰ ہے جاہل بدتمیز و بے ہنر ؛ | سست رو نی شکل ضدّی سرپسند و کینہ ور |

یہ منتر اوپر کے بائیسویں ۲۲ اور چھبیسویں منتروں سے متعلق ہے۔

**बुद्धभेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ॥**

**प्रोच्यमानस शेषेण पृथक्त्वेन धन ञ्जय ॥२९॥**

بدھی یعنی عقل اور دھرتی یعنی استقلال کی تین قسمیں۔

(۲۹) اے ارجن ہیں عقل اور استقلال کی تین قسموں کو جو کہ صفاتی مدارج کے لحاظ سے قرار دیگئی ہیں علیحدہ علیحدہ اور بالتفصیل ذیل میں بیان کرتا ہوں

| | |
|---|---|
| عقل و استقلال کے تینوں مدارج کا بیاں | حسب تقسیم صفاتی مجھ سے سن اے مہرباں |

**प्रवृत्तिं च निवृत्तिंच कार्याकार्ये भयाभये ॥**

**बंधं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३०॥**

ستوگنی بدھی

(۳۰) اے ارجن جو عقل پابندی اور آزادی امر اور نہی خوف اور بیخوفی قید اور نجات کو تمیز کرتی ہے وہ اعلیٰ ہے۔

| | |
|---|---|
| آشکارا جس سے ہوں قید نجات امر و نہی | وصل و ہجراں ترک و اخذ اعلیٰ ہے وہ فرزانگی |

جس سے عقل نے منتر ۲۰ و ۲۳ اور ۲۶ کے معنی حل کرلئے ہیں وہ کامل ہے۔

**यया धर्म्मम धर्म्मंच कार्यं चाकार्यमेव च ॥**

**अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥३१॥**

رجوگنی بدھی

(۳۱) اے ارجن جو عقل راستی ناراستی امر اور نہی کی حقیقت کو نہیں جانتی وہ اوسط درجہ کی ہے۔

| | |
|---|---|
| حق و باطل نیک بد کو جو نہیں پہچانتی ؛ | درجہ اوسط کی کہلاتی ہے وہ دانشوری |

اس قسم کی عقل منتر ۲۱ و ۲۴ و ۲۷ کے معنی کو جنکا اوس سے تعلق ہے کامل طور پر نہیں سمجھ سکتی۔

**अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसा वृता ॥**

**सर्वार्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥३२॥**

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تموگنی بدھی۔ (۳۲) اے ارجن جو عقل تیرہ ہو کر ناراستی کو راستی مانتی ہے اور ہر شے کو اوس کے برعکس سمجھتی ہے وہ ادنیٰ درجہ کی ہے۔

حق کو باطل جاننا جھوٹے کو سچا ماننا
خاصہ ہے اے دلاور سب سے کمتر عقل کا

یہ وہ عقل ہے جس کا منتر ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ سے تعلق ہے اور جس نے جہالت کا طوفان سارے عالم میں مچا رکھا ہے۔

धृत्या यया धारयते मनः प्राणेंद्रिय क्रियाः
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३३॥

ستوگنی دہرتی۔ (۳۳) اے ارجن جس سچے استقلال کی مدد سے دل نفس اور حواس فعل۔ بذریعہ یوگ ضبط کئے جاتے ہیں وہ اعلیٰ ہے۔

ضبطِ دل ضبطِ نفس ضبطِ حواس ظاہری
ہیں یہ اعلیٰ برکتیں لاجنب استقلال کی

اِس قسم کے استقلال کی بدولت علم۔ فعل۔ فاعل اور عقل کے وہ اعلیٰ درجے جن کا بیان منتر ۲۰ و ۲۳ و ۲۶ اور ۳۰ میں ہو چکا ہے حاصل ہوتے ہیں۔

यया तु धर्मकामार्थान्धृत्या धारयतेऽर्जुन ॥
प्रसंगेन फलाकांक्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥३४

رجوگنی دہرتی۔ (۳۴) اے ارجن جس استقلال کے وسیلہ سے اہل غرض دلی شوق کے ساتھ عقائد مذہبی۔ خواہشات نفسانی اور مطالب دنیوی کو پورا کرتے ہیں وہ اوسط درجے کا ہے۔

باغرض ہے وہ ارادت جس سے کوئی خود پسند
دین و دنیا عیش و عشرت کیلئے ہو کاربند

اِس قسم کے استقلال کی مدد سے علم۔ فعل۔ فاعلیت اور عقل کے وہ متوسط درجے جن کا ۲۱ و ۲۴ و ۲۷ اور ۳۱ منتر میں ذکر ہوا ہے حاصل ہوتے ہیں۔

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मदमेव च ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

न विमुञ्चति दुर्मेधा धृतिः सा पार्थ तामसी ॥३५॥

| تموگنی دہرتی۔ | (۳۵) اے ارجن جس کچے استقلال سے خواب غفلت۔خوف۔رنج۔تکلیف اور حماقت نہیں چھٹتی وہ ادنیٰ ہے۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| خوف وخطرہ رنج وکلفت غفلت وبیہودگی | راتدن اِنکی غلامی ہے دلیلِ بزدلی | |

اِس قسم کا کچا استقلال اِنسان کا تنزل علم۔فعل۔فاعلیت اور عقل کے ادن ادنیٰ درجوں میں کرتا ہے جن کی کیفیت منتر ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ اور ۳۲ میں ظاہر کی گئی ہے اور وہ جہالت کو بڑھاکر اِنسان کو اعلیٰ درجہ کی طرف ترقی کرنے سے باز رکھتا ہے۔

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ॥

अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तं च निगच्छति ॥३६॥

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ॥

तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥३७॥

| ستوگنی سُکھہ | (۳۶) اے ارجُن اب تو مجھسے آرام کی تینوں قسموں کا حال سُن جو آرام دشغل کی) مزاولت سے میسر ہوتا ہے تکلیف کا خاتمہ کرتا ہے۔ |
|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| تجھکو آرام سہ گانہ کا سُناددں تذکرہ | شغل سے ہوتا ہے جسمیں کاہشونکا خاتمہ | |

(۳۷) ابتدا میں زہر کی مانند اور انجام میں آبحیات کی مانند معلوم ہوتا ہے اور علم ذات کے سرور سے پیدا ہوتا ہے وہ اعلیٰ درجہ کا بیان کیا گیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ابتدا میں زہر سا ہو آخرش آبِ حیات | سب سے درجہ میں بڑا ہے وہ سُرورِ علم ذات | |

تینتیسویں منتر میں دل۔ نفس اور حواس کو استقلال کے ساتھ ضبط کرنیکی جو ہدایت کیگئی ہے اوس پر عمل کرنے سے یہ آرام حاصل ہوتا ہے ابتدا میں ضبط کی مزاولت دقت طلب اور ناگوار معلوم ہوتی ہے مگر جب شاغل اوس کو استقلال کے ساتھ روز مرّہ بڑھاتے ہیں تب اوس سے بطون میں ایک کیف پیدا ہوتا ہے جس کو آرام خالص کہنا چاہئیے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**विषयेंद्रिय संयोगाद्यत्त दग्रेऽमृतोपमम् ॥**

**परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥३८॥**

رجو گنی سکھ

(۳۸) جو آرام حس اور محسوس کے باہمی تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور ابتدا میں آبحیات اور انجام میں زہر معلوم ہوتا ہے وہ اوسط درجہ کا مانا گیا ہے -

| | |
|---|---|
| نفس کو محسوس ہو اوّل جو آبِ زندگی | سَم قاتل ہو وہ آخر کار لطفِ دُنیوی |

جسمانی آسائش اور دُنیاوی خوشی اصلی آرام نہیں ہیں اور وہ انجام میں تکلیف دہ ہوتی ہیں مگر اہل دُنیا انہیں کو اعلیٰ درجہ کا آرام جانتے ہیں -

**यदग्रे चानुबंधे च सुखं मोहनमात्मनः ॥**

**निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥३९॥**

تموگنی سکھ

(۳۹) جو آرام ابتدا اور انجام دونوں میں انسان کو غافل کر دیتا ہے اور نیند سستی اور عیش و عشرت سے پیدا ہوتا ہے وہ ادنیٰ درجہ کا کہا گیا ہے -

| | |
|---|---|
| عیش و عشرت خواب خور بیدانشی و کاہلی | جس سے پیدا ہوں وہ آسائش ہے ادنیٰ قسم کی |

ایسی آرام طلبی انسان کو شروع میں خوار کرتی ہے اور آخر میں آزار پہنچاتی ہے -

**न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ॥**

**सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥४०॥**

صفت سہ گانہ سے عالم کا وجود ہے -

(۴۰) زمین - عالم فضا اور عالم ملائک میں کوئی وجود ایسا نہیں ہے جو کہ قدرت کی صفت سہ گانہ سے بری ہے -

| | |
|---|---|
| کون ہے ارض و سما اور عالم ملکوت میں | جلوہ گر جس میں نہیں تینوں صفاتی قوتیں |

زمین کی موجودات میں کل جمادات نباتات اور حیوانات شامل ہیں -

عالم فضا میں خلا - ہوا - بادل - بجلی - ستارے داخل ہیں -

دیولوک یعنی عالم ملائک کا اشارہ ادن سات لطیف قوتوں پر ہے جو حس اور محسوس بنکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مجموعی طور پر عالم کو نظام دیتی ہیں۔

ब्राह्मण क्षत्रिय विशां शूद्राणां च परंतप ॥

कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभाव प्रभवैर्गुणः ॥४१॥

| | |
|---|---|
| (۴۱) اے ارجن برہمن چھتری ویش اور شودر کے افعال قدرت کی صفات کے بموجب تقسیم کئے گئے ہیں | صفات سہ گانہ کی تقسیم سے چاروںکی پیدائش ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | قاعدہ سے رُو نما ہیں مختلف خاصیتیں | | برہمن چھتری و ویش و شودر کے افعال ہیں | |

اِنسان کی چار فرقوں میں تقسیم قانونِ قدرت کے بموجب ہوئی ہے پس دُنیا میں کوئی ملک اِن چار فرقوں سے خالی نہیں ہے جن لوگوں کو قدرت نے علمِ الوہیت اور اوس کی تلقین کا مادہ بخشا ہے وہ رہنمائے حق اور پیشوائے مذہب قرار دیے گئے ہیں۔
جن لوگوں کو قدرت نے شجاعت اور حکمرانی کا اقتدار عطا کیا ہے وہ حاکم سردار اور والئے ملک مانے گئے ہیں جن اِنسانوں نے تجارت اور کاروبارِ دنیوی کی قابلیت قدرت سے حاصل کی ہے وہ تاجر اور کاشتکار ہو گئے ہیں۔
جن اشخاص کو مندرجہ بالا صفتوں میں سے کوئی بھی حاصل نہیں ہوئی وہ خدمت کا پیشہ اختیار کر کے اِن تینوں فرقوں کے مددگار بن گئے ہیں۔
اِن چاروں فرقوں کے بغیر دُنیوی کاروبار اور ضروریات کا پُورا ہونا ممکن نہیں ہے وید نے برہمن کو مُنہ چھتری کو بازو ویش کو ران اور شودر کو پاؤں بیان کیا ہے اور وہ ایک تلازمہ ہے جسمیں اِن چاروں فرقوں کا ایک جسم قرار دیکر ہر ایک فرقہ کو بلحاظ منصب اوس کا خاص حصہ بتایا ہے
برہمن کو مُنہ اِسواسطے کہا ہے کہ کلام کا ادا ہونا اور تعلیم و تلقین کے سلسلہ کا جاری رہنا زبان سے تعلق رکھتا ہے۔
چھتری کو بازو اِس لئے فرض کیا ہے کہ شجاعت کا صدور اور قوت کا ظہور بازو سے ہوتا ہے
ویش کو ران سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ برہمن اور چھتری دونوں کے فرائض منصبی کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ادا ہونا اوس کی کوشش پر منحصر ہے

شودر کو اِس وجہ سے پاؤں مانا ہے کہ برہمن چھتری اور ویش تینوں کے کاروبار کا اوسکی خدمت پر دارومدار اِس طور پر ہے جیسے تمام جسم کا بوجھ پانوں پر ہوتا ہے اور جسم پاؤں کے بغیر معذور ہو جاتا ہے۔

शमो दमस्तपः शौचं क्षांति रार्जवमेवच ॥
ज्ञानं विज्ञान मस्तिक्यं ब्रह्म कर्म स्वभावजम् ॥४२॥

برہمن کی تعریف

(۴۲) دِل[1] اور حواس کا ضبط[2] کرنا زہد[2]۔ پاک[3] باطنی۔ حلم[4]۔ راستی[5]۔ علم[6] اشراق[7] اور تسلیم[8] الوہیت برہمن کا فرض ہے۔

| | |
|---|---|
| ضبط نفس و دِل صفا و زہد صدق و انکسار | علم ظاہر عشق باطن ہَیٔ برہمن کا شعار |

جو اِنسان اِن آٹھ صفتوں سے موصوف ہے وہ اصلی برہمن ہے باقی مصنوعی ہیں۔

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ॥
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥४३॥

چھتری کی تعریف

(۴۳) شجاعت[1]۔ جلال[2]۔ اِستقلال[3]۔ زیرکی[4]۔ جنگ[5] میں قدم نہ ہٹانا۔ خیرات[6] دینا اور حکمرانی[7] کرنا چھتری کا فرض ہے۔

| | |
|---|---|
| شان اِستقلال بیباکی شجاعت زیرکی | فیض اور فرمانروائی ہیں صفاتِ چھتری |

اِن اوصاف کے رکھنے والے چھتری کا ملنا موجودہ زمانہ میں مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔

कृषि गोरक्ष्य वाणिज्यं वैश्य कर्म स्वभावजम् ॥
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥४४॥

ویش اور شودر کی تعریف

(۴۴) کھیتی۔ گلہ بانی اور بیوپار ویش کا فرض ہے۔ خدمت کے متعلق جو کام ہیں اون کا کرنا شودر کا فرض ہے۔

| | |
|---|---|
| گلہ بانی کھیتی اور بیوپار ہے ویشوں کا فرض | خدمت و فرمانبری اِن سبلی ہَیٔ شدروں کا فرض |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ॥
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विंदति तच्छृणु ॥४५॥

فرض متعلقہ کا پورا کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(۴۵) انسان اپنے فرض کو ادا کر کے کمال کے درجہ پر پہونچتا ہے وہ اپنا فرض کرتے ہوئے جس طریقے سے کمال کو حاصل کرتا ہے اوس کا حال سُن۔

| | |
|---|---|
| سب کو ملتا ہے ادائے فرض سے اوج کمال | جس طریقت کی بموجب میں سناتا ہوں وہ حال |

यतः प्रवृत्तिभूतानां येन सर्वमिदं ततम् ॥
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विंदति मानवः ॥४६॥

کمال کو حاصل کرنیکا طریقہ

(۴۶) جس سے کل مخلوقات نے وجود پایا ہے اور جو اس سارے عالم میں محیط ہے انسان اپنے فرض کی تکمیل سے اوس کی اطاعت کا اظہار کر کے کمال کو حاصل کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| سب کی پیدائش ہی جس سے سب میں ہی جسکا جمال | اُسکی طاعت کی بجالانے میں ہی کسب کمال |

۴۵ اور ۴۶ منتر سے صاف ثابت ہے کہ قدرت نے کمال کا حاصل کرنا کسی ایک فرقہ کیواسطے مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ طالب میں صرف اون صفتوں کا موجود ہونا جن کا حوالہ منتر ۴۳ کی تشریح میں دیا گیا ہے ضروری ہے اور لازمی ہے۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥४७॥

فرض متعلقہ کو فرض غیر متعلقہ پر ترجیح ہے۔

(۴۷) اپنے فرض کا ناکمل طور پر ادا کرنا کسی دوسرے فرض کے کامل طور پر ادا کرنے سے بہتر ہے اپنے طبعی فرض کے ادا کرنے سے انسان گنہگار نہیں بنتا

| | |
|---|---|
| کار بیجا پر ادائے فرض کو ہے برتری | پیروِ احکام قدرت ہی گناہوں سے بری |

جو شخص اپنے منصبی فرض کو چھوڑ کر دوسروں کے فرایض اختیار کرلیتا ہے وہ احکام قدرت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی مخالفت کرتا ہے نیکی کو غارت کرتا ہے اور بدی کا باعث ہوجاتا ہے۔

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ॥४८॥
सर्वारंभा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृता: ॥४८॥

| | |
|---|---|
| (۴۸) ارجن اپنے فرض کا گو وہ ادنیٰ درجہ کا ہو چھوڑنا لازم نہیں ہے کیونکہ کل فرایض عیب سے ایسے گھرے ہوئے ہیں جیسے کہ آگ | ادنیٰ فرایض کا ادا کرنا لازمی ہے |

دھوئیں سے گھری ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| فرض گو ادنیٰ ہو تا واجب ہے اُسکا چھوڑنا | لازم و ملزوم ہیں نار و دُخان فعل و جزا |

چاروں فرقوں میں سے کسی کا اپنے منصب پر غرور کرنا بیجا نہیں ہے۔

असक्तबुद्धि: सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृह: ॥
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥४९॥

| | |
|---|---|
| (۴۹) جو سب سے بے تعلق اختیار کرتا ہے اپنے دل کو قابو میں لے آتا ہے اور خواہشوں کو چھوڑ دیتا ہے | دونوں کے فرایض کو صفاتی اور جان کو ذاتی جوہر جاننا فعل سے بریت ہے |

وہ تارک ہو کر فعل سے بری ہونے کے اعلیٰ درجہ پر پہونچتا ہے۔

| | |
|---|---|
| بے طمع روشن دل آزادہ رو ہے جو بشر | جا گزیں ہوتا ہے ترکِ ترک کی معراج پر |

ہر شخص کے لئے کمال کا کرنا دل کے قابو کرنے پر منحصر ہے۔

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाप्नोति निबोध मे ॥
समासेनैव कौन्तेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा ॥५०॥

| | |
|---|---|
| (۵۰) اے ارجن انسان کمال کو حاصل کرکے جیسا برہم کو پاتا ہے اور جیسے علم ذات سے ماہر ہوتا ہے اوس کا مجمل بیان سن | فعل سے بریت پانا برہم میں وصل ہونیکا ذریعہ ہے۔ |

عقل بوجہ پندار کی آلایش کے کثیف ہورہی ہے آلایش کے رفع ہونے پر عقل سلیم پیدا ہوتی ہے اور اسی کا نام برہم میں وصل ہونا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्यच ॥
शब्दादीन्विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौव्युदस्यच ॥५१॥
विविक्त सेवी लघ्वाशी यतवाक्काय मानसः ॥
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः ॥५२॥
अहंकारंबलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम् ॥
विमुच्य निर्ममः शांतो ब्रह्म भूयाय कल्पते ॥५३॥

برہم میں وصل ہونیکا طریقہ

(۵۱) جو اپنی عقل کو کثافت سے پاک کر کے دِل کو اِستقلال کے ساتھ مطیع کر کے۔ صوت وغیرہ محسوسات سے بے تعلّق ہو کر اور شوق و نفرت کو چھوڑ کر (۵۲) تنہائی اختیار کرتا۔ قلیل غذا کھاتا ہے۔ زبان جسم اور دِل کو قابو میں لاتا ہے اور ہمیشہ تصوّر میں مشغول اور عشقِ حقیقی میں مسرور رہتا ہے۔
(۵۳) وہ انانیت۔ تکبر۔ خود نمائی۔ خواہش۔ غصہ اور شوق سے بری ہو کر واجب الوجود میں وصل ہو جاتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | شوق نفرت چھوڑ کر قادر ہے جو احساس پر | | عقل کو دیکر جلا کوشش سے دلکو تھام کر |
| | اِعتدال وسادگی وجہ مُسرّت ہیں جسے | | جسکا شیوہ یادِ حق ہے دلِ زبان وجسم سے |
| | رفع ہو جاتے ہیں جبدم اُسکو ملتی ہے نجات | | زُعم انانیت تکبر حرص غصہ خواہشات |

واجب الوجود میں وصل ہونیکا جو عملی طریقہ اِس منزل میں مجمل طور پر بیان کیا گیا ہے اُسکی تشریح یہ ہے کہ شاغل ضبط حواس کی مدد سے پہلے حواس کا تعلّق محسوسات سے ہٹاتا ہے پھر وہ اپنی توجہ کو حواس کی طرف جانے سے روک کر قرار اور سکون حاصل کرتا ہے اور اپنی قوتِ متخیلہ کو آتم دھیان یعنی ذات کے تصوّر میں لگاتا ہے اس کے بعد انھو یعنی علم اِشراق جو واجب الوجود کا جلوہ ہے اُسپر آشکارا ہو جاتا ہے اور وہ اوسی میں دلبستگی رکھتا ہے۔

ब्रह्म भूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न कांक्षति ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥५४॥

برہم میں وصل ہونیکے بعد انسان کی حالت

(۵۴) جو بشر واجب الوجود میں وصل ہوکر اطمینان حاصل کرتا ہے بیم و رجا کو چھوڑ دیتا ہے اور کل مخلوقات کو مساوی سمجھتا ہے اُسکے دل میں میرا سچا عشق پیدا ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| دُور ہوں جب قلب سے وہم خودی بیم و رجا | غیریت سے پاک مسکن ہے وہ میرے عشق کا |

صفات ایک سمندر کی مانند ہے اور افعال بمنزلہ لہروں کے اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور ذات مثل آفتاب کے ہے جس کا عکس اوس سمندر میں پڑتا ہے اور لہروں کی حرکت کے باعث ہلتا ہوا معلوم ہوتا ہے لہروں کے مٹ جانے پر آفتاب کا عکس سمندر میں قایم نظر آتا ہے اور عکس کے مشاہدہ سے آفتاب کا سمندر اور لہروں سے علیحدہ ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः ॥
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनंतरम् ॥५५॥

ذات میں وصل ہونیکا طریقہ

(۵۵) وہ اُس عشق کی بدولت میری حقیقت سے کامل طور پر واقف ہوجاتا ہے اور پوری واقفیت حاصل کرکے مجھ میں وصل ہوجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| جذب کامل سے ہو جب پیش نظر میرا جمال | عشق کر دیتا ہے مجھ میں میرے طالب کا وصال |

جب انسان کی رسائی علم کلیت کی منزل تک ہوجاتی ہے اُسوقت اوسے خورشید ذات کا پرتوہ اپنے بطون میں نظر آتا ہے اور اوس کے دیدار کا عشق پیدا ہوتا ہے جس کے وسیلہ سے وہ اپنی ہستی کے ذرے کو اُسکے بے انتہا جلال میں فنا کر دیتا ہے۔

## نظم

| | |
|---|---|
| در بازئی عشق صرفہ جان | زیبا نہ بود بہ پیش جانان |
| آنکو کہ فدائے عشق یار است | او را بہ تن و بجان چہ کار است |
| بیجان و تن است در تن و جان | آرام گہش کنار جانان |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | | | |
|---|---|---|---|
| | پرواے وجود وجاں ندارد | | در بحر فنا قدم گذارد |
| | ازموت وحیات پاک گشتہ | | درراہ یگانہ خاک گشتہ |
| | جز رنگ یگانگی نہ گیرد | | باید کہ دولت صفا پذیرد |
| | جز این ہمہ باطل وہوائی | | این است ولی رہ خدائی |

सर्व कर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ॥
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥५६॥

وصالِ ذات | (۵۶) جو میری پناہ میں آتا ہے وہ سب فعلوں کو کرتا ہوا بھی میرے فضل سے قدیم اور لازوال منزل پر پہونچتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| | میری رحمت سے ہو کر وہ ہر منزلِ جاوید کا | | میرا بندہ کاروبارِ دُنیوی کرتا ہوا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | باخاص باخلاص نشیں تا یابی | | خواہی کہ درون خویش مولی یابی |
| | از یک نظرِ خاص ہویدا یابی | | درچہل چلہ انچہ نہ پیدا یابی |

चेतसा सर्वकर्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ॥
बुद्धियोग मुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ॥५७॥

وصالِ ذات کیلئے علم حقیقت حاصل کرنا ضروری ہے۔ | (۵۷) تو اپنے سب فعلوں کو دل سے میرے حوالے کر کے میرا طالب ہو اور معرفت کے طریقہ سے میرے تصوّر میں ہمیشہ مشغول رہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ذمہ دو مجھکو بنا کر مجھ میں اپنا دل لگاؤ | | عشق وعرفان کے وسیلہ سے تمام افعال کا |

فاعلیت کا پندار ترک کرنے سے فنا کی منزل تک رسائی ہوتی ہے اس کے بعد جو علمِ ذات آشکارا ہوتا ہے اوسمیں تصوّر کے قایم رکھنے سے وصال کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے۔

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ॥
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनंक्ष्यसि ॥५८॥

علم حقیقت سے مشکلات آسان ہوتی ہے | (۵۸) تو میرا تصوّر کر کے میرے فضل سے سب مشکلات پر عبور پا وے گا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو تو پندار کے سبب سے میرے اس کلام کو نہیں مانیگا برباد ہوگا۔

| | |
|---|---|
| اوس بشر کی دل سے جو میرا تصور باندھے | مشکلات آسان ہوجائینگی میرے فضل سے |
| گر تو میری اس نصیحت پر نہ ہوگا کاربند | زعم سے اپنے فنا ہوجائے گا اے ہوشمند |

تصور ذات کے قایم رکھنے سے مکتی یعنی نجات حاصل ہوتی ہے۔ پندار کی وجہ سے واہمات میں گرفتار ہوجانا بندہ یعنی قید ہے۔

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यते ॥
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥५९॥

علم حقیقت کے حاصل کئے بغیر افعال اختیاری معلوم ہوتے ہیں۔

(۵۹) پندار کی وجہ سے جو تیرا خیال ہے کہ میں نہیں لڑوں وہ غلط ہے کیوں کہ خاصۂ قدرت تجھسے جنگ کرائیگا۔

| | |
|---|---|
| "میں نہیں لڑونگا" ایسا عزم باطل چھوڑ دے | خاصۂ تیری طبیعت کا لڑائیگا تجھے |

ارجن کا جنگ سے انکار کرنا اور اپنے آپ کو جنگ کرنیوالا ماننا پندار اور نادانی کا فعل تھا

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्मणा ॥
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोऽपि तत् ॥६०॥

علم حقیقت فعل کے صدور کو جبر قدرت ثابت کرتا ہے۔

(۶۰) اے ارجن جس فعل کے کرنے سے تو بوجہ نادانی انکار کرتا ہے وہ تجھے اپنے طبعی فرض سے مجبور ہوکر بے اختیاری کی حالت میں کرنا ہوگا۔

| | |
|---|---|
| تیری ناقص فہم کو جو فعل نامنظور ہے | اُس کے کرنیکے لئے قدرت سے تو مجبور ہے |

چونکہ ارجن قوم کا چھتری تھا اور چھتری کا جنگ راستی سے قدم نہ ہٹانا فرض تھا اور اوس فرض نے اوسکو جنگ پر آمادہ کیا تھا اس لئے میدان میں آکر اوس کا جنگ سے انکار کرنا حکم قدرت کے برخلاف اور فعل نادانی تھا۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

**भ्रामयन्सर्व भूतानि यंत्रा रूढानि मायया ॥६१॥**

قادر مطلق حرکات قلبی کے جبر سے فعل کرتا ہے

(۶۱) اے ارجن واجب الوجود سب مخلوقات کے دِل میں مقیم ہو کر اونکو اپنی قدرت کاملہ کے چرخ پر پھراتا ہے.

قادر مطلق ہے کل جسموں کے اندر جلوہ گر
سب کو حکمت سے پھراتا ہے صفائی چرخ پر

ذاتت بہمہ صفات جامع در تو
زان نور حقیقت است لامع در تو
برخود تو عبث تہمت ہستی داری
حق است کہ شد قایل دسامع در تو

**तमेव शरणं गच्छ सर्व भावेन भारत**
**तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम ॥६२॥**

قلب میں قادر مطلق کی تلاش واجب ہے

(۶۲) اے ارجن تو سب طرح سے اوسی کی پناہ میں آ کیونکہ اوس کے فضل سے تو اعلیٰ سکون (قلب) کے بے زوال مقام پر پہونچے گا۔

اے دلا ور ہر نفس میں لے اسی کا آسرا
مرکز تسکین و استغنا تجھے مل جائے گا

سالک کہ زراہ چشم دل بینا شد
در چشم دلش حقیقتے پیدا شد
دانست کہ من قطرۂ دریا ہستم
دانستہ ہماں چشم زدن دریا شد

**इतिते ज्ञान माख्यातं गुह्या द्गुह्यतरं मया ॥**
**विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ॥६३॥**

تلاش سے اطمینان حاصل ہوتا ہے

(۶۳) یہ نہایت پوشیدہ معرفت کے اسرار میں نے بیان کئے ہیں پہلے تو اون کو خوب سمجھ لے پھر تیری جیسی مرضی ہو ویسا کر۔

آشکارا کر دیئے میں نے جو اسرارِ خفی
اُن سے واقف ہو کے اب کر جیسی مرضی ہو تیری

اسرارِ معرفت کے سمجھنے کی ہدایت تو اِس موقع پر ارجن کو کی گئی ہے مگر اوس کا اطلاق ہر وقت ہر جگہہ اور خاص وعام پر ہے جو کوئی ایسے باریک رموز کو سمجھکر اون پر کاربند ہوتا ہے وہ تمام لازمی افعال کرتا ہوا بھی بیشک منزل مقصود پر پہونچتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

सर्व गुह्य तमं भूयः शृणु मे परमं वचः ॥
इष्टो ऽसि मे दृढ मतिस्ततो वक्ष्यामि ते हितम ॥६४॥

علم الوہیت کے حاصل کرنیکا سب سے اعلیٰ طریقہ

(۶۴) اب تو میرے اعلیٰ کلام کو جو سب سے زیادہ غور طلب ہے سمجھ لے چونکہ تو میرا پکا دوست ہے۔ تیری بہبودی کے خیال سے یہ پھر ظاہر کرتا ہوں۔

اے عزیز من تری مشکل کشائی کے لئے
راز سر بستہ مکرر رکھ سناتا ہوں تجھے

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मांन मस्कुरु ॥
मामे वैष्यसि सत्यं ते प्रति जाने प्रियो ऽसि मे ॥६५॥

فکر عشق اور فنا

(۶۵) مجھ میں دل لگا میرا طالب ہو مجھکو اپنے اعمال تفویض کر اور میری پرستش کر۔ اے میرے پیارے میں تجھسے سچّا وعدہ کرتا ہوں کہ تو اس ہدایت پر کاربند ہونسے مجھ میں وصل ہوگا

میری خاطر کر ریاضت مجھمیں اپنا دل لگا
میرے پیارے مجھکو دے تعظیم مجھ پر ہو فدا
تجھسے میں کرتا ہوں وعدہ اسکو سچّا جان لے
بہرور ہو گا تو آخر کار میرے وصل سے

سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر
این عمر گرامی بخسارت مگذار
دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال
میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

सर्व धर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं ब्रज ॥
अहंत्वा सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि माशुचः ॥६६॥

ترک خودی اور وصال

(۶۶) تو سب عقیدوں کو چھوڑ کر میری ذات واحد کا طالب ہو۔ میں تجھے سب گناہوں سے ضرور آزاد کر دوں گا۔

نقش ہستی کو مٹا دے سایۂ رحمت میں آ
بخشدونگا تجھکو میرے قول پر ایمان لا
ہٹا کر ما سوا سے دل کو میرے آسرے میں آ
کرونگا میں تجھے آزاد بیشک سب گناہوں سے

بھگوت گیتا کے کل اصول کا عملی نتیجہ اس منتر میں موجود ہے یعنی اوس کے وسیع معنی میں طلب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی اِبتدائی منزل سے جس کا بیان دوسری ادھیا کے گیارھویں منتر میں ہوا ہے وصال کے اعلیٰ درجہ تک تمام منازل کا ادراک شامل ہے اور علمِ توحید کی تلقین بھی اس پر ختم ہوئی ہے چونکہ یہ منتر منتخب ہوکر دیباچہ میں آچکا ہے لہٰذا اوس کی دوبارہ تشریح کرنا طوالت ہے عاقل کو تو اس نکتہ کے سمجھنے کے لئے ایک اشارہ کافی ہے کند ذہن وید۔ شاستر اور تمام دنیا کے مذہبی علوم کے مطالعہ سے بھی اس منتر کا عقدہ حل نہیں کرسکتا۔

| | |
|---|---|
| بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ یک کردم اگر در دہ کس است |

इदं ते नातपस्काय नाभक्ताय कदाचन ।।
नचाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ।।६७।।

جو طالب نہو اُسکے لئے تلقین لاحاصل ہے

(۶۷) جو شخص ریاضت کش۔ طالب اور معتقد نہو اور میرے علمِ الوہیت سے انکار کرتا ہو اُسے یہ (علم) ہرگز بتانا نہیں چاہئے۔

| | |
|---|---|
| زہد و ایمان شوق و دانش سے ہو جو بہرہ ور | ناروا ہے انکشافِ راز ایسے شخص پر |

جو جہالت کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے ہوں اُنھیں آبِ حیات کا حصہ کیونکر نصیب ہوسکتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ناز و پروردِ تنعم نبرد راہ بدوست | عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد |

य इदं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ।।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ।।६८।।

طالبوں پر اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے

(۶۸) جو یہ عالی اسرار میرے طالب کو بتائیگا وہ میرے عشقِ حقیقی کی بدولت بیشک مجھ میں وصل ہوگا۔

| | |
|---|---|
| میرے طالب کو رموزِ عشق جو بتلائے گا | میرے صادق عشق سے بیشک وہ مجھکو پائیگا |

جو لوگ فہم رسا رکھتے ہیں اور اس آبِ حیات کے مستحق ہوں اونکو اس علم کے بتانے سے دریغ کرنا جائز نہیں۔

न च तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ।।

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

भवित्ता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥ ६९ ॥

جو طالبوں پر ان رموز کو ظاہر کرتا ہے وہ حق کا عزیز ہے

(۶۹) نہ تو وہ جہاں بھر میں مجھ سے زیادہ کسیکو عزیز سمجھتا ہے اور نہ روئے زمین پر مجھے اوس سے زیادہ کوئی عزیز ہوتا ہے۔

مجھسے بڑھکر حدِ امکاں میں نہیں اُس کا عزیز
اُس سے بڑھکر نوعِ انساں میں نہیں میرا عزیز

ذات پاک کا اقرار ہے کہ جو یہ آبِ حیات اوس کے پیاروں کو تقسیم کرتا ہے اوس سے زیادہ اوس کو کوئی عزیز نہیں۔

عاشقے ام کہ چو آواز دہی جاں مرا
دوست از سینہ ام آواز برآرد کہ منم

اے عزیزوں آب حیات کا دریا کوزہ میں بند ہے اور وہ صدق طلب سے مل سکتا ہے اس سے تشنہ کام رہنا زندگی میں بے نصیبی ظاہر کرتا ہے اور آخر وقت کفِ افسوس ملواتا ہے۔

گر ایں وقت است وایں کار است وایں گو
زمیداں ہر کہ بر دہ آدم است او

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं सम्वाद मावयोः ॥
ज्ञान यज्ञेन तेनाह मिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥ ७० ॥

بھگوت گیتا کا مطالعہ کرنیوالا حق کو عزیز جاننے لگتا ہے

(۷۰) جو شخص ہم دونوں کی اس تقریر کو جس سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ پڑھیگا میری رائے ہے کہ وہ علمی ریاض سے مجھے عزیز بنا لے گا۔

میری اس معجز بیانی کو پڑھیگا جو بشر
بخشدوں گا میں اُسے علمی ریاضت کا ثمر

زبان سنسکرت کے ایسے علماء جو اس صحیفہ عالیہ کے معنی اور مراد بخوبی سمجھا سکیں اس زمانہ میں نایاب ہو گئے ہیں اور علم الوہیت کے طالب اوس قدیم زبان سے عموماً ناواقف ہونے کے باعث خود اس کے مطالعہ سے معذور ہیں اس لئے اس کا ترجمہ اُردو میں جو کہ زبان رائج الوقت ہے مرتب کیا گیا اور جہاں تک موجودہ زبان کی وسعت تھی اوس کی باریکیاں ظاہر کر دی گئیں۔ جو کوئی سچے اعتقاد سے اس کا بار بار مطالعہ کرے گا وہ اُس کے معنی کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے سے ہر دفعہ نیا لطف حاصل کرے گا اور رفتہ رفتہ عشق کی کشش سے منزل مقصود پر پہونچ جائیگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

श्रद्धावान न सूयश्च शृणुयादपि यो नरः ॥
सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥७१॥

(۷۱) جو با اعتقاد اور بے تعصب انسان اس (تقریر) کو سنے گا وہ بھی (برے فعلوں سے) آزادی پاکر نیک (فعلوں) کے بہترین عالم میں پہونچے گا۔ | نیک افعالی اختیار کرتا ہے

| شوق سے اس مخزن اسرار کو جس نے سنا | | عالم قدسی کو وہ آزاد ہو کر جائے گا | |
|---|---|---|---|

جو لوگ اس صحیفہ کے معنی نہیں سمجھتے تاہم اعتقاد کے ساتھ اسے سنتے ہیں وہ اپنے راسخ اعتقاد کے اثر سے بد افعالی چھوڑ کر نیک افعال کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ॥
कच्चिदज्ञान सन्मोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥७२॥

(۷۲) اے ارجن تو نے اس صحیفہ کو یکسو دل سے سنا یا نہیں اور تیری نادانی اور غفلت رفع ہوئی یا نہیں۔ | ارجن اسکو سمجھا یا نہیں

| کیا میری تقریر گوش ہوش سے تو نے سنی | | ہٹ گیا کیا تیرے دل سے پردہ وہم خودی | |
|---|---|---|---|

## अर्जुन उवाच

नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत ॥
स्थितोऽस्मि गत संदेहः करिष्ये बचनं तव ॥७३॥

## ارجن نے جواب دیا

(۷۳) اے کرشن آپ کی برکت سے میری غفلت دور ہوئی اور میں نے اپنے آپ کو پہچانا مجھے اطمینان حاصل ہوا اور میرے شکوک رفع ہوئے جو کچھ آپ کا ارشاد ہے میں بجا لاؤں گا۔ | ہاں سمجھ گیا

| آپکی برکت سے میری عقل روشن ہو گئی<br>مجھکو اطمینان و استقلال حاصل ہو گیا | | میں نے کامل طور پر اپنی حقیقت جان لی<br>بے تامل آپ کا ارشاد لاؤں گا بجا | |
|---|---|---|---|

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| دریا جو حقیقت کا ہی بھر اسب عالم اُسکی موجیں ہیں | میدان میں جنگ کو استادہ گیان اور گیان کی موجیں ہیں |

संजय उवाच

इत्यहं वासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मनः ॥
संवादमिममश्रौषमद्भुतं रोमहर्षणम् ॥७४॥

سنجے نے کہا

سنجے کی گفتگو راجہ دہرت راشٹر کیساتھ

(۷۴) میں نے قابل تعظیم کرشن اور ارجن کی یہ باہمی گفتگو جو حیرت انگیز اور رونگٹے کھڑے کرنے والی تھی سُنی ۔

| | |
|---|---|
| قابلِ تعظیم کُنتی کے پسر اور کرشن کی | یہ عجیب و روح افزا گفتگو میں نے سُنی |

بھگوت گیتا مہابھارت کا وہ حصہ ہے جس میں سنجے نے راجہ دہرت راشٹر سے جنگ کے شروع کے واقعات بیان کئے ہیں

व्यासप्रसादाच्छ्रुतवानेतद्गुह्यमहं परम् ॥
योगं योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयतः स्वयम् ॥७५॥
राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य संवादमिममद्भुतम् ॥
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहुः ॥७६॥

ایضاً

(۷۶،۷۵) اے راجہ (دہرت راشٹر) میں اوس نہایت مخفی طریقت کو جو صاحب کمال کرشن نے خود بیان کی ویاس جی کی مہربانی سے سن کر اور کرشن اور نیز ارجن کی اوس حیرت انگیز اور نیکی پیدا کرنیوالی گفتگو کا بار بار خیال کر کے اپنے دل میں خوش ہوتا ہوں۔

| | |
|---|---|
| جس حقیقت کو دکھایا اک نظر میں کرشن نے | میرے کانوں تک وہ پہونچی ویاس کی اعلان سے |
| ایسی دلکش گفتگو پر عابد و معبود کی | غور کرنے سے مجھے ہر بار ہوتی ہے خوشی |

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ॥
विस्मयो मे महान् राजन् हृष्यामि च पुनः पुनः ॥७७॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| | |
|---|---|
| الیضاً | (۷۷) اے مہاراجہ دہرت راشٹر کرشن کی اوس نہایت حیرت انگیز صورت کا بار بار خیال کرنے سے مجھکو بار بار حیرت اور خوشی ہوتی ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| کرشن کے اوس جلوہ کثرت نما کی یاد سے | دم بدم ہوتی ہے فرحت اور حیرانی مجھے | |

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ॥
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥ ७८ ॥

| | |
|---|---|
| الیضاً | (۷۸) جدہر صاحب کمال کرشن اور تیر انداز ارجن ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ اُسی طرف اقبال فتحمندی شوکت اور انصاف ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| باکرامت کرشن تیر انداز ارجن ہیں جہاں | بالیقین اقبال و دولت عدل و نصرت ہیں وہاں | |

इति श्री मद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योग शास्त्रे श्री कृष्ण अर्जुन संवादे मोक्ष संन्यास योगो नामाष्टादशोऽध्यायः १८

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی اٹھارہویں ادھیا موسوم بہ کیف نجات ختم ہوئی

## اٹھارہویں ادھیا کا خلاصہ

ویدوں کی اوس حقیقت کی جو علم الوہیت سے متعلق ہے اوپنشدوں میں تشریح درج ہے اور اون اوپنشدوں کا خلاصہ شری بھگوت گیتا ہے اور اس ساری کتاب کے اصول مجمل طور پر اوسکی اٹھارہویں ادہیائے میں بیان کئے گئے ہیں اور اُس ادہیا کا لُب لباب اوس کے ۶۵ و ۶۶ منتر میں موجود ہے صرف طلب صادق اور فہم رسا ہونی ضرور رہی تاکہ وہ نکتہ کو دریافت کرے اور سمندر کو کوزہ میں بند دیکھ سکے جنھیں آتش شوق بالکل بجھی ہوئی ہے اونکے لئے نہ تو اس صحیفہ کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہ اون کی اِس طرف توجہ ہوتی ہے یعنی وہ لوگ علم الہی کے غیر مستحق ہونے کی وجہ سے کبھی اوس سے مستفید نہیں ہوتے ہیں مگر جن میں شوق کی ایک چنگاری بھی باقی ہے وہ اِس چنگاری سے خرمن جہل کو سوخت کر سکتے ہیں بشرطیکہ اوس چنگاری پر برابر پھونک لگائے جایئں۔

## رُباعی

| | |
|---|---|
| آخر یابد ہر کہ ز صد قش جوید | تخمے کہ بجا فتاد آخر روید |
| گوید کہ ہر کہ یافت حرفے نکند | نے نے غلط است ہر کہ یابد گوید |

# خلاصہ کتاب

بھگوت گیتا کے اٹھارہ ادھیاؤں میں آتم بودھ یعنی علم خود شناسی کے مختلف مسائل پر سوال وجواب کے پیرایہ میں بحث ہو چکی ہے۔ اور ہر ادھیا کا خلاصہ اوس کے انجام میں درج ہو چکا ہے مگر چونکہ شایقین کو اون کے مطالعہ سے ادھیاؤں کا باہمی تعلق صاف طور پر دریافت نہیں ہو سکتا ہے اس لئے تمام ادھیاؤں کے اُصول اختصار کیا تھ بالترتیب ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

**پہلی**۔ ادھیا میں موقع جنگ کا بیان ہوا ہے اور ارجن کے جنگ سے انکار کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

**دوسری**۔ ادھیا میں شروع سے گیارہ منتر تک ارجن کی غمگینی کی حالت دکھلائی گئی ہے اور گیارہ سے تیس منتر تک علم سانکھ کے قاعدہ سے جان کا غیر فانی ہونا اور جسم کا بے ثبات اور فانی ہونا بیان کیا گیا ہے اکتیس سے اڑتیس منتر تک جنگ کے فعل کو موقع اور وقت کے مناسبت اور فرض منصبی کے لحاظ سے درست ثابت کر کے اوس پر کار بند ہونے کی ہدایت کی گئی ہے اونتالیس منتر سے ادھیا کے انجام تک معرفت کے حاصل کرنے کا طریقہ اور طالب معرفت کے مختلف منازل اور اوس کی انتہائی درجہ کی کیفیت ظاہر کی گئی ہے۔

**تیسری**۔ ادھیا میں مصنف نے کرم یعنی فعل کا حیات کیلئے لازمی ہونا اور اوس کا

ترک غیر ممکن ہونا دکھایا ہے اور جس طرح پر اوس کا صدور قدرت سے ہوتا ہے بیان کیا ہے اور عارف کے لئے افعال جسمانی کا باعث حجاب ہونا ثابت کیا ہے۔

چوتھی۔ ادھیا میں علم معرفت کے وسیلہ سے اِنسان کا لازمی افعال کی قیود سے آزادی پانا ممکن بیان کیا ہے اور علم معرفت کے حاصل کرنے سے مختلف عملی طریقوں کو مجمل طور پر دکھایا ہے۔

پانچویں ادھیا میں افعال کی قیود سے آزادی حاصل کرنیکے علمی اور عملی دو قدیم طریقے بتائے ہیں اور دونوں کے نتیجوں کا واحد ہونا ظاہر کیا ہے اور اوسکے آخر حصے میں بھرکٹی دھیان کے شغل کی جسکے ذریعہ سے جان کا جسمانی افعال سے بے تعلق ہونا معلوم ہوتا ہے ہدایت کی ہے۔

چھٹی۔ ادھیا میں فعل سے برتیکے قایم رکھنے کے لئے دل کا قابو کرنا ضروری کہا ہے اور دل کے ضبط کرنے کے واسطے ناساگر دھیان کا طریقہ بیان کیا ہے۔

ساتویں ادھیا میں اوس اشراق کا بیان ہے جو طالب کو بھرکٹی دھیان اور ناساگر دھیان کی مزاولت کرنے پر حاصل ہوتا ہے اور جس میں قدرت کے ساتھ طبقے تمیز ہوتے ہیں۔

آٹھویں ادھیا میں اوس قدرت کو جو ان ساتوں کو نمود دیتی ہے اور جس کے وسیلہ سے اُنھوں نے امتزاج پایا ہے بیان کیا ہے اور ذات پاک کو سب سے برتر بتایا ہے۔

نویں۔ ادھیا میں معرفت کی اُس حالت کو دکھلایا ہے جس کا سمجھنا حیطہ عقل سے باہر ہے اور جس میں عارف ذات پاک کو ہر ذرہ میں محیط اور ہر شئے سے بری دیکھتا ہے۔

دسویں۔ ادھیا میں اوس کیف کو بیان کیا ہے جو معرفت کے اِستغراق کے بعد یعنی عالم کی کثرت میں وحدت کے نظر آنے پر عارف کے بطون میں پیدا ہوتا ہے اور جسکی مدد سے وہ اپنی ہستی بحث کو ماضی و مستقبل میں موجود اور عالم کے ظہور کا باعث جانتا ہے۔

گیارھویں ادھیا میں وصال کی جلالی اور جمالی دو صورتیں جو کہ علم معرفت کے حاصل ہونے پر دریافت ہوتی ہیں ارجن کی عین الیقین کرادی گئیں اور اوس نے اونمیں سے جمالی پسند کی۔

بارھویں ادھیا میں جمالی وصال کے قایم رکھنے کیلئے عشق حقیقی کا ہونا لازمی بتایا گیا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیرہویں ادہیا میں عشق حقیقی کی شناخت کے واسطے جسم اور جان تشریح کی گئی ہے اور جان کے ساتھ عشق کا ہونا حقیقی اور جسم سے عشق کا ہونا مجازی تبایا گیا ہے۔

چودہویں ادہیا میں جان کا صفت سہ گانہ کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہے اور باوجود تعلق اوس کا اون صفات سے بری ہونا دکھلایا گیا ہے۔

پندرہویں ادہیا میں صفت سہ گانہ کے وسیلہ سے جان کے جسم میں نزول کرنے اور عالم کے شہود دینے کی کیفیت بیان کی گئی اور ذات پاک کا جسم اور جان دونوں سے برتر ہونا اور اوس میں وصل ہونے والے کا فعل و عمل کی تمیز سے آزادی پانا ثابت کیا گیا ہے۔

سولہویں ادہیا میں فعل کی امر و نہی دو قسمیں جو کہ جان کے جسم میں نزول کرنے سے پیدا ہوتی ہیں بیان کی گئی ہیں۔

سترہویں ادہیا میں عقیدوں کی وہ تین قسمیں دکھلائی گئیں ہیں جن کی پیدائش جان کے جسم میں نزول کرنے پر صفات سہ گانہ سے ہوتی ہے۔

اٹھارہویں ادہیا میں ذات پاک کا وصال حاصل کرنے والے کی حالت جو بالمعنی نجات ہے ظاہر کی گئی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# خاتمہ کتاب

طالبان حق ذرہ دل میں سوچیں کہ حیات انسانی کے کیا معنی ہیں جسم کہاں سے کیونکر اور کس واسطے پیدا ہوا ہے اور اوس کا عالم بیرونی سے کیا تعلق ہے اور وہ کب تک رہ سکتا ہے اور اوس کا انجام کیا ہوگا۔ اِس دنیا میں انسان کی پیدایش اسواسطے نہیں ہوئی ہے کہ وہ مثل دیگر جانداروں کے جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اسی جد وجہد میں ساری عمر گذار کر قالب عنصری ترک کر دے وید شاستر اور عارفوں کے کلمات نے اون عقدوں کی حل کرنیکو زندگی کا ماحصل بتایا ہے اور ان کے حل کرنیکی بالاتفاق ہدایت کی ہے مگر اون کا حل ہونا شوق استقلال اور کوشش کے بغیر ممکن نہیں ضعیف الاعتقادی۔ کاہلی اور تلون مزاجی انسان کو روحانی ترقی کی طرف رجوع ہونے نہیں دیتی اور دنیوی تعلقات میں تاحیات قید رکھتی ہے۔

اہل ہند گذشتہ آٹھ نو صدی سے ایسی غفلت کی نیند سوتے رہے ہیں کہ وہ اپنی آبا و اجداد کی اون انمول جواہرات کو جو اون کا ترکہ تھے غیروں کی نظر کرکے خود محروم الارث ہوچکے ہیں مگر اب ونکے بیدار ہونے کا وقت قریب آتا جاتا ہے اور اون کے دل میں آبائی ورثہ کے کھونیکا رنج اور اوس کے تلاش کرنیکا شوق پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے لیکن عرصہ دراز کے گذر جانے اور بہت بڑا انقلاب واقع ہوجانے کے باعث علم موروثی کے حاصل کرنے کے ذریعہ بہت کم رہگئے ہیں اور طالبوں کو اوس کے حاصل کرنے میں طرح طرح کی دقتیں پیش آتی ہیں۔

اوّل عوام الناس زبان سنسکرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اون تصانیف متقدمین کو جنمیں اہل ہنود کے اُصول اخلاق اور رموز علم باطن درج ہیں مطالعہ نہیں کرسکتے۔

دوم جو اونکے ترجمہ دیگر زبانوں میں موجود ہیں وہ بوجہ اس امر کے کہ علم خودشناسی کی رموز نہایت دقیق ہیں اور اونکے سمجھنے کے لئے تیز فہم اور نیز عملی طریقت سے واقفیت ضروری ہے اصلی نکتوں کو ظاہر نہیں کرتے اور چونکہ سنسکرت الفاظ عموماً کثیر معنی رکھتے ہیں اسلئے مترجم کو گنجایش اِس بات کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیال کے موافق ضمیر کلام کو جس طرف چاہے کھینچ لیجائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوم۳ جو لوگ آجکل علماء سنسکرت ہیں وہ تعلقات دنیوی اور حصول معاش میں اسقدر مصروف ہو رہے ہیں کہ علم معاد کی کتب کا مطالعہ کرنا اور اوس کی تعلیم اوروں کو دینا جسمیں ذاتی فائدے کی اُمید نہیں کیجا سکتی فضول خیال کرکے اوس سے دست بردار ہو چکے ہیں۔

چہارم۴ ایسے فقراء صاحبدل کا ملنا جو طالب کی کشایش باطنی کرکے اوسکو جلد منزل مقصود پر پہونچا سکیں سامان وقت سے بہت مشکل ہو گیا ہے اور بجائے اون کے بہت سے چالاک اور مکّار دنیا پرستوں نے فقرا کی صورت شکم پروری کے واسطے اختیار کر لی ہے اور وہ اہل دنیا کو اُمید کے جال میں پھنسا کر اپنا معتقد بنا لیتے ہیں۔

پنجم۵ جیسے زمانہ گذشتہ میں عارف اور عاقل دور دراز مقامات سے آکر کسی خاص مقام پر جمع ہوا کرتے تھے اور علوم باطنی کے عقدوں کو سچے دل سے بحث کرکے حل کیا کرتے تھے اوسکی تقلید اب بالکل بے سود ہے کیونکہ جہاں کہیں آجکل علماء کا جمع ہوتا ہے اور بحث کا موقع آتا ہے ہر ایک اپنی فضیلت کا اظہار کرتا ہے اور دوسرے پر ترجیح چاہتا ہے اور انجام کار بجائے نیک نتیجہ پیدا ہونیکے بُرے آثار نظر آتے ہیں۔

ششم۶ اس ملک میں بہت سے نئے نئے مذہبی طریق جا بجا پیدا ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں جنکی وجہ سے طالبان حق مختلف راستوں پر بھٹکتے پھرتے ہیں اور اونکو راہ راست نہیں ملتی اور ان مختلف فرقوں اور جماعتوں کے پیدا ہونے سے اتفاق کی قوت گھٹتی جاتی ہے اور جہل مرکب ترقی پاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اے بند بپا د قفل بر دل ہشدار | وے دوختہ چشم پائے در گل ہشدار |
| عزم سفر مغرب در و در مشرق | اے راہ رو پشت بہ منزل ہشدار |

موجودہ حالت پر نظر کرکے اس سے بہتر اور کوئی اصلاح کی تدبیر خیال میں نہیں آتی ہے طالبان حق اوّل شری بھگوت گیتا کی ۱۲ و ۱۷ ادھیاؤں کو جن میں امر و نہی کی تشریح اور عقیدہ سہ گانہ کی تقسیم درج ہے وقتاً فوقتاً بغور مطالعہ کرکے اپنے اخلاق کے درست کرنے کی کوشش کریں بعد ازاں ساتویں ادھیا کو جس میں تت بودھ یعنی عالم کے اجزاء کی تقسیم دکھائی گئی ہے معقولات کی نظر سے مطالعہ کریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور چودھویں ادھیائے سے اون اجزا کی امتزاج اور جسم اور عالم کے تعلق کو بخوبی سمجھ لیویں۔ ان ادھیاؤں کے معنی پر عبور حاصل کرنے سے اون میں علم خودشناسی کے سمجھنے کی جس کا دیگر ادھیاؤں میں بیان ہوا ہے قابلیت پیدا ہو جائیگی۔

عارفان سابق نے اپنے روشن ضمیری اور علم اشراق سے جو پیشین گوئی کی تھی وہ اِس زمانہ کی حالت کے دیکھنے سے بالکل صادق معلوم ہوتی ہے اور اونہیں عارفوں نے اِس زمانہ میں وید شاستر اور دیگر تصانیف کے مطالعہ کرنیکو بہت ہی مشکل اور وقت طلب امر سمجھکر بھگوت گیتا یعنی کلام الہی کے صحیفہ کو جس میں اون سب کا لب لباب موجود تھا کتاب مہابھارت سے انتخاب کیا اور اہل دنیا کو اوسکے مطالعہ کرنے اور اوس کے احکام کی تعمیل کرنے کی ہدایت کی۔

اگرچہ اِس ہدایت کی تعمیل ہندوستان میں کسی درجہ تک ہوتی ہے لیکن اوس صحیفہ کے معنی حل نہونے کی وجہ سے طالبوں کی توحید کی منزل تک رسائی نہیں ہوتی۔ منزل توحید پر پہونچنا اِس کے صرف پڑھ لینے سے ممکن نہیں ہے بلکہ اوس کے واسطے اصول کا بخوبی سمجھنا اور اون پر کاربند ہونا بھی ضروری ہے۔

طالب کو لازم ہے کہ وہ تیسری ادھیائے ۶ و ۷ منتر کی منشا کے موافق ظاہری پرستش پر جو دلی شوق کے بغیر ہند میں کیجاتی ہے زور دینے کے بجائے حواس کو روک کر دل کے قابو کرنے میں کوشش کرے۔

ضبط حواس کے ذریعہ سے دل کے قابو کرنے کا طریقہ جسے شرت سادھنا کہتے ہیں پانچویں ادھیائے کے ۲۷ و ۲۸ منتر میں درج ہو چکا ہے اوسکی مزاولت سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہو مگر وہ سکون اُسیوقت تک قایم رہتا ہے جبتک طالب شغل میں مصروف رہتا ہے حالت سکون کو قایم رکھنے کے واسطے طالب کو چاہیئے کہ وہ ناساگر دہارنا کو جس کا چھٹی ادھیائے کے ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ منتر میں بیان ہوا ہے اختیار کرے اوسکا طریقہ یہ ہے کہ شاغل اپنی دونوں آنکھوں سے ناک کے سرے پر نظر جماوے اور سانس کے اندر جاتے وقت جو سو کی آواز اور باہر آتے وقت ہم کی ندا قدرتی طور پر اوس جگہ پیدا ہوتی ہو اوسپر خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھے یعنی وہ نظر ٹھیر اکر سانس کی رفتار ادہان ووزن آوازدن کو ایک جگہ مشاہدہ کرتا رہے تھوڑی
کے بعد نور کے ذرّے نمودار ہونے لگتے ہیں اور شاغل کو اپنی ہستی غیر محدود اور عالم میں محیط معلوم ہوتی
ہے ان دونوں اشغال کی تکمیل کے بعد طالب تیسرے شغل کو جس کی تشریح آٹھویں ادھیاے ۱۲ و ۱۳
منتر میں درج ہوسکتاہے جس کی چندے مزاولت کرنے سے معرفت کی منزل مقصود تک اوسکی رسائی
ہوجاتی ہے اور وہ جان کو جسم سے علیحدہ تمیز کرتا ہے جسے جیون مکت کہتے ہیں۔

چونکہ اس زمانہ کے نوجوان علم کی تحصیل کرتے ہوئے اور روزگار پیشہ انسان دنیوی فرائض کو ادا
کرتے ہوئے ان اشغال کی پابندی نہیں کرسکتے لہٰذا اونکو واجب ہے کہ وہ صرف اجپاجاپ کی سہل طریق
پر وقتاً فوقتاً کاربند ہوتے رہیں اور عشق و فنا کی ضمیر کو ہر وقت دل میں جگہ دیتے رہیں اور حقیقت
کے دریافت کرنیکی فکر میں رہیں ان چاروں ضمائر کا بیان مختصر طور پر بارہویں ادھیاے کے ۵ و ۶
اور ۸ منتر میں ہوچکاہے لیکن چونکہ طالب اون سے عملی اصول کو اخذ نہیں کرسکتا اسلئے اونکی
تشریح ذیل میں کیجاتی ہے۔

اجپاجاپ یعنی پاس انفاس ایک فعل قدرت ہے جو کہ ہر جاندار میں انفاس کی حرکت سے
سوہم کی ندا کو پیدا کرتا ہے اور شب و روز برابر جاری رہتا ہے۔ اس ندا کے دریافت کرنیکا طریق
یہ ہے کہ طالب منہ کو بند کرکے سانس ناک سے لیوے اور دل سے خیالات کو دور کرکے سانس آمد و شد
پر توجہ کرے اوسوقت سانس کے اندر کی طرف کھینچے سے سو کی ندا اور اوس کے اندر سے باہر کی طرف
آتے وقت ہم کی ندا پیدا ہوتی ہوئی غور کرنے پر محسوس ہوگی شاغل اس کی مزاولت کو جہانتک
ہوسکے اور جس قدر موقع ملے بڑھاتا جاوے کہ اس شغل کی برکت سے کشایش باطنی حاصل ہوتی ہے
اور ذیل کی تین ضمائر کے دل نشین ہونے پر ادراک انسانی کے انتہائی درجہ تک اوس کی رسائی
ہوجاتی ہے لفظ عشق سے یہ مراد ہے کہ شاغل جسوقت شغل سے خالی ہو اوس کے دوبارہ کرنے کے
موقع کا منتظر رہے اور اس خیال کو ہمیشہ دل میں متمکن رکھے۔

فنا کے معنی یہ ہیں کہ شاغل اپنی ہستی کو جو کچھ تسلیم کرتا رہا ہو اوسے غلط سمجھے یعنی پندار کے نقش کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہانتک ممکن ہو اپنے صفحہ دل سے مٹا دے۔

پندار کے نقش مٹنے پر جو حرکات قلب میں تمیز ہوں اونکی حقیقت کا دریافت کرنا کہ وہ کہاں سے اور کیونکر پیدا ہوتی ہیں اور کس کا فعل ہیں فکر کہا گیا ہے۔

اٹھارہویں اوہیاکے ۶۵ و ۶۶ منتر میں جو علم الوہیت کے اصلی نکتہ کو دکھلاتے ہیں اِس عملی طریقت کی ہدایت کی گئی ہے اور کُل عارفوں نے بالاتفاق اسکو شاہراہ علم الوہیت بتایا ہے اِس طریقے سے مَن بُدھ چِت اور اہنکار یعنی دل عقل قوت متخیلہ اور انانیت چاروں صفاتی قوتوں کا تعلق قطع ہو جاتا ہے تب ایک نقطہ میں کُل عالم سمایا نظر آتا ہے اور انسان زیست و مرگ کے خوف سے آزاد ہو کر مشاہدہ باطن کا سرور ابدی پاتا ہے جس کا بیان قیل و قال سے باہر ہے اور جو طالب کو خود معلوم ہو سکتا ہے یہ طریقہ سب سے اعلیٰ اور آسان ہے اور اِس پر عمل کرنے میں کسی قسم کی تکلیف اور نقصان کا ہرگز اندیشہ نہیں ہے علاوہ بریں اوسکی تکمیل میں نہ تو کوئی شے ہارج ہو سکتی ہے اور نہ اوس کے واسطے کسی سامان کی ضرورت ہے اہل ہند اِس طریقے پر کار بند ہونیکو ایک امر ناممکن خیال کرتے ہیں اور جب تک اونمیں اخلاقی صنعت باقی ہے اونکو بیشک ایسا ہی معلوم ہوتا رہیگا مگر ہمت والی کیلئے کوئی امر دشوار نہیں ہے۔ جب انسان دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تمام دنیوی مشکلات کو سر کرتا ہے تو پھر علی الصباح سر شام یا سوتے وقت کم از کم ۱۵ یا ۲۰ منٹ اِس شغل کیواسطے مقرر کر لینا اوسکے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے صرف شوق استقلال اور کوشش کا ہونا ضروری ہے۔

| | |
|---|---|
| باید طلب اندر رہ دلدار درست ؛ | ہمت در کار باید ای یار درست ؛ |
| اخلاص درست و صبر ناچار درست ؛ | زین چار درست ہشود کار درست ؛ |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# اطلاع

شری بھگوت گیتا موسوم بہ فلسفہ الوہیت کا حق تالیف محفوظ ہے

اسلئے کوئی صاحب بلا اجازت اسکے طبع کرانے کا قصد نکریں۔

پنڈت امرناتھ مدن تحصیلدار احاطہ پنجاب
خلف رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ مدن مرحوم

۲۰ اگست ۱۹۲۸ء ............ محلہ چوڑی گران دہلی

شری مد بھگوت گیتا کی اِس ٹیکا کے

ملنے کا پتہ

(۱) بابو رادھا رمن بھارگو مینیجر متھرا پریس و مالک رام نراین پریس محلہ سیتلا گھاٹی متھرا

(۲) بابو سدرشن لعل بھارگو مالک بھارگو بک ڈپو سوامی گھاٹ متھرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# التماس

رام نراین پریس متھرا میں ہر قسم کی چھپائی کا کام اردو ہندی۔ انگریزی گجراتی
مرہٹی۔ بنگلہ وغیرہ مختلف زبانوں میں لیتھو و ٹائپ کا سب مقررہ وقت میں سستی قیمت پر
کیا جاتا ہے نقشہ اور تصویر جاب ورک سب طرح کا کام رنگین و سادہ بھی حسب خواہش
خریداران صاحب وقت مقررہ میں کیا جا سکتا ہے اس بات کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے
کہ اس پریس میں ساٹھ برس سے جیسا کچھ کام ہو رہا ہے وہ عام پبلک سے پوشیدہ نہیں
ہے بلکہ اس امر کے ظاہر کرنے میں بھی پریس اپنی کچھ ناموری نہیں سمجھتا کہ جن اصحاب کا کام
ایک مرتبہ یہاں ہو گیا ہے وہ دوسری جگہ کام کرانے کی کبھی کوشش نہیں کرتے خواہ
انکا کام دوسری جگہ کتنی ہی لاگت پر طیار کر دینے کا لالچ کیوں نہ کوئی صاحب انکو
دیں اس سے زیادہ تکلیف دینے کی پریس کو کوئی خاص وجہ ظاہر اندر نہیں آتی کہ
ایکبار تھوڑا سا کوئی کام بطور امتحان اسکی صداقت کو آپ کا کرانا فرض ہے اسکے
علاوہ سررشتہ تعلیم کی ہر قسم کی کتابیں اسٹیشنری کا عمدہ اور سستا سامان دیسی کتابیں
کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ آگرہ۔ بنارس وغیرہ کی اور سب قسم کے ناول قصہ و سوانگ وغیرہ ہاتھرس
کی ہر وقت آرڈر آنے پر روانہ کیجاتے ہیں جس چیز کی ضرورت ہو آپ بلا دریغ ہم سے طلب
فرما کر آزمائیہ اور موجودہ بہت سے نقصانوں کے برداشت کرنے سے پرہیز کیجئےگا۔

رادھا رمن بھارگو مالک رام نراین پریس متھرا

۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# مخزنِ اسرار

مخزنِ اسرار یعنی شری مدبھگوت گیتا کی اٹھارہ ادھیاؤں کا اردو اشعار میں نثروار ترجمہ جو قابلِ درشن ناظرین ہے۔ مرتبہ پنڈت دینا ناتھ مدن مجز دہلوی بی۔اے اکونٹنٹ محکمہ تعمیرات پنجاب قیمت فی جلد ۸ر اگر ملاحظہ سے اب تک نہ گذری ہو تو ضرور منگوا کر درشن کیجئے۔

# وشنو پران

وشنو پران باب اول و دوم کا بزبانِ اردو ترجمہ و خلاصہ طالبان راسخ الاعتقاد و شائقین علم توحید و تصوف کو پیش کیا جاتا ہے ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

از تالیف پنڈت امر ناتھ صاحب مدن ساحر دہلوی تحصیلدار کیتھل ضلع کرنال صوبہ پنجاب خلف رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن مرحوم مصنف برہم درشن گرنتھ بزبان بھاشا مترجم صحیفہ شریمد بھگوت بزبان اردو باب اول ۱۰ر دو باب دوم ۶ر جملہ چھوں باب کے اگر جناب نے درشن نہ کئے ہوں تو منگوا کر ضرور آنند لیجئے گا۔ قیمت مکمل کتاب تین روپیہ آٹھ آنہ ؏ ڈاک محصول علیحدہ

# جلوہ جہاں نما

یعنی شریمد بھگوت گیتا کی گیارہویں ادھیا کا ویراٹ روپ۔ جیسا کہ زمانہ حال کے عارف کامل پنڈت پران کشن صاحب ہاکچر متوطن دہلی حال آباد لشکر گوالیار کے اشراق میں مشاہدہ ہوا اور اونکی زبان مبارک سے ادا ہوا۔ قیمت فی جلد ۴ر

ڈاک محصول جملہ کتابوں کا الگ لیا جاویگا۔

منگانیکا پتہ۔ بابو بھگوان داس بھارگو منیجر رام نراین پریس متھرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# شریمد بھگوت گیتا جی کی

| نمبر ادھیائے | نام ادھیائے | تعداد اشلوک | اصطلاح صوفیہ: منزل | اصطلاح صوفیہ: بیان | خلاصہ مضمون | دلائ[illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ارجن وشاد | ۴۷ | شریعت | صدق ارادت | انسان کیلئے جہل و نادانی پابندی افعال کا موجب ہیں | جب انسان کا دل بیم و رجا میں گرفتار ہو جاتا ہے اور عقل پر نادانی کا ابر چھا جاتا ہے تو ذات پاک کا علم فراموش [illegible] |
| ۲ | سانکھ یوگ | ۷۲ | [illegible] | تمیز حق و باطل | حق و باطل کی تمیز پیدا کرنیسے جہل و نادانی رفع ہوتی ہے اور دلکو سکون حاصل ہوتا ہے اسکا نام علم حقیقت ہے اور یہی معرفت کی شاہراہ ہے۔ | مخفی نہ رہے کہ جان نہ کاٹے سے کٹتی ہے نہ جلائے سے جلتی ہے نہ گلائے سے گلتی ہے نہ سکھائے سے سوکھتی ہے وہ لازوال محیط [illegible] دہوکہ نہ کھانا چاہیے۔ منقسمہ صورت ظاہر ہونیکا سبب "اتر اسپرش" یعنی جسم و جان کا ایک عجیب باہمی تعلق ہے۔ جب [illegible] تمیز کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے سے مسرور اور مطمئن ہو جائے۔ اور افعال جسمانی سے بے لوث ہو کر ذات پاک [illegible] |
| ۳ | کرم یوگ | ۴۳ | | ترک بیم و امید | ترک افعال نا ممکن اور غیر ضروری ہے۔ بیم و امید یعنی تعلق افعال کا ترک۔ افعال سے بریت کی صورت ہے۔ | ترک افعال ضروری امر نہیں ہے۔ ترک فعل اور ترک تعلق فعل کا مطلب سمجھ لینا ضروری و کافی ہے۔ تمام افعال [illegible] بے تعلق ہو کر کرنا ترک افعال کی مراد ہے ایسے افعال خود بخود نفسی ہو جاتے ہیں اسلئے ترک افعال لاحاصل [illegible] ہوتے ہیں کہ ذات فعل سے ہمیشہ مبرا اور بے لوث ہے اس اختیار اور جبر کی بنا پر زندگی بسر کرنیکے دو طریقے ہیں ایک [illegible] اطمینان "کرم یوگ" کا ثمرہ بالآخر ختم ہونیوالا ہے "گیان یوگ" سے جو علم و اطمینان حاصل ہوتا ہے وہ ضایع نہیں [illegible] |
| | کرم سنیاس یوگ | ۴۲ | | ترک انانیت | افعالی خواص دونوں کا صدور صفات سے ہے ذات ان تعینات سے برتر اور مصدر علم دمبرور ہے صفاتی خواص کے مطابق انسانی طبایع کی خلقت ہے اور اسی کے اعتبار سے ان کی قابلیت ہونیکی لحاظ سے علمی و عملی دو طریقے حصول علم ذات کے ہیں اعلیٰ قابلیت کیلئے علمی طریق موزوں اور ادنیٰ قابلیت کیواسطے عملی طریق ضروری ہے عملی طریق کا انجام صفائی قلب ہے اور صفائی قلب سے ترک انانیت ہوتا ہے علمی طریق کا حصول ترک انانیت ہے بالمعنی ایک ہی طریق کے دو مدارج بہ لحاظ قابلیت انسان کے ہیں۔ | پرش یعنی ذات بے لوث اور بے زوال ہے اور پرکرتی یعنی صفات خواص اور افعال کا مصدر اور تغیر پذیر [illegible] کہتے ہیں علم ذات ساکن اور قدیم ہے علم صفات متحرک اور حادث ہے اسلئے انسانوں میں قابلیت کے مدارج [illegible] لیکن جو قلب بیم و رجا میں پابند ہے اسکے واسطے کرم یوگ یعنی عملی طریقت کی منزل بغرض صفائی قلب طے کرنی [illegible] علمی اور عملی طریقے طالب کی استعداد کے لحاظ سے مختلف معلوم ہوتے ہیں الا بنظر اہل دانش بالمعنی واحد ہیں۔ |
| | سنیاس یوگ | ۲۹ | [illegible] | علم استغراق | علمی طریق میں ترک پندار ذریعہ سکون قلب ہے اور ترک پندار حقیقت کی منزل اور سکون قلب طریقت کا مقام ہے یہ دونوں لازم و ملزوم اور بالمعنی واحد ہیں علم حقیقت کے حصول کا ذریعہ بھرکٹی دھیان ہے جسکی برکت سے علم ثلاثہ واحد ہو جاتا ہے۔ | علم کلیت [illegible] شغل میں پیوستہ ہے۔ ترک پندار ہو رہا ہے۔ بحالت دیگر علم پندار موجود ہو جاتا ہے اس رفع [illegible] ذات میں قایم رہتا ہے اسکا لیتھن جو افعال سرزد ہوتے ہیں وہ آتش عرفان میں سوخت ہو کر نفی ہو جاتے ہیں |
| | آتم سنیم یوگ | ۴۷ | | ذکر و فکر | عملی طریق کا نام نا ساگر دہارنا ہے [illegible] ضبط حواس کی مزاولت سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے [illegible] انانیت جزویت کا ترک ہوتا ہے۔ ازاں بعد ترک پندار کلیت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے | بھرکٹی دھیان کی مزاولت سے وہی طالب فائدہ اٹھا سکتا ہے جسکو فطرتاً روشن ضمیری حاصل ہے [illegible] شغل کی برکت سے یکسو ہو جاتا ہے اس وقت طالب میں روشن ضمیری اور بھرکٹی دھیان کی قابلیت پیدا ہو [illegible] ناساگر دھارنا۔ یعنی تزکیہ قلب سے علم حقیقت آشکارا ہوتا ہے۔ جسکو "تتو بودھ" کہتے ہیں اس کے بموجب خاک [illegible] |
| | گیان وگیان یوگ | ۳۰ | | علم صفات | ترک انانیت ہونے سے علم حقیقت حاصل ہوتا ہے جسکی رو سے جزو کل میں افعال کا صدور صفات سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ | ان آٹھوں صفاتی طبقات سے برتر اور بے لوث ہے۔ مگر وہ صفات سے افعال کا صدور کراتی ہے اور خود [illegible] کل و جزو کے ذات لحاظ سے چار منازل تفہیمی ہیں جو چاروں منازل گردش میں رہتے ہیں اور اس گرد [illegible] |
| | مہا پرش یوگ | ۲۸ | | علم ذات | ذات صفاتی طبقات سے بالاتر اور افعال سے بے لوث ہے تاہم وہ صفاتی الحاق کی وجہ سے حادث اور قدیم اور جزو کل معلوم ہوتی ہے۔ | گایتری منتر کی دھارنا اس ہستی بحت کے مقام پر پہنچاتی ہے۔ جو جزو کل و حدوث اور قدم کی چار منازل [illegible] |
| | راج ودیا راج گہیہ یوگ | ۳۴ | | ہستی بحت | ہستی بحت حدوث قدم و جزو کل سے برتر اور عین علم و سرور ہے۔ | عارف جو علم و سرور میں محو ہو چکا ہے اور قلب ساکن رکھتا ہے سالک کہلاتا ہے اسکی نظر میں یہ عالم جیسا کچھ سماتا ہے وہ صفت جمال [illegible] |
| ۱۰ | وبھوتی یوگ | ۴۲ | | دیدار جمال | ہستی بحت کا جمالی جلوہ حالت سلوک میں مشاہدہ ہوتا ہے | عارف کو یہ عالم کلیت کی نظر سے جیسا کچھ ادراک ہوتا ہے اسے برہم ودیا یعنی صفت جلال کا مشاہدہ کہتے ہیں۔ [illegible] کیف علم کثرت کو علم وحدت کر دکھاتا ہے۔ جمالی کیف کثرت اور وحدت کے علم سے ہستی بحت کو بالاتر [illegible] |
| ۱۱ | وشو روپ درشن یوگ | ۵۵ | | مشاہدہ جلال | ہستی بحت کا جلالی ظہور حالت جذب میں نظر آتا ہے | |
| ۱۲ | بھگتی یوگ | ۲۰ | | عشق و فنا | سرگن بھگتی یعنی عشق کے ذریعہ سے ترک انانیت ہو جانے پر کیفیت جذب آشکارا ہوتا ہے اور بیراگ یعنی فنائی طریقت سے ترک پندار ہو جانے پر سلوک کی منزل حاصل ہوتی ہے۔ | صفت جلال برہم کا سرگن روپ ہے۔ اور اسکے دیدار کیواسطے ابھیاس۔ وچار اور دھیان یعنی شغل فکر [illegible] عشق یعنی سرگن بھگتی ہیں اس طریقت میں ترک انانیت سے مطلوب کا پانا مشکل اور دیر طلب ہے اہل ذا[illegible] اگرچہ عشق کے وسیلہ سے درجہ بدرجہ کشایش باطنی اور قرب ذات حاصل ہوتے ہیں الا محویت کے [illegible] |
| ۱۳ | پرکرتی پرش یوگ | ۳۴ | | صفات جلوہ ذات | ذات اور صفات کے حیرت انگیز تعلق سے جزو کل کا ظہور ہے جزو کا نام جیو اور کل کا نام ایشور مانا گیا ہے۔ جزویت اور کلیت دونوں صفاتی تعینات ہیں ہستی بحت لاتعین ہے اور وہ لفظ برہم سے تعبیر کی جاتی ہے۔ | جیو۔ ایشور اور برہم کا عقدہ حل ہے چیتن۔ پرش پرکرتی۔ سرگن۔ نرگن کے لحاظ سے اسطرح واہوا ہے کہ جا[illegible] جیو مانا گیا ہے اس میں جو شاہد ہے جان کہلاتی ہے۔ جسم و جان کے الحاق سے کل مخلوقات کی پیدائ[illegible] نشان ہے جسمیں حق و باطل کلیت و جزویت اور وحدت و کثرت کے متضاد علم کا فقدان ہو جاتا ہے [illegible] |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# تلقین

## (علم مابعد الطبیعات)

### ...ں فلسفی کا ربط اور سلسلہ

ہو جاتا ہے اور سوقت جہل و نادانی کو رفع کرنے اور دل کو تسکین اور تقویت دینے کیلئے جان کی حقیقت آشکارا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

قائم بالذات ساکن اور قدیم ہے۔ پس جبکہ حقیقت حال یہ ہے تو موت و زندگی ماضی و مستقبل کا وہم باطل ہے قابل فکر بریہم استھتی یعنی حال ہے اجسام کو کثیر اور منقسم دیکھکر جان واحد کے منقسم
ی وجہ سے۔ جسم کے رنج و راحت گرمی و سردی کا فنا پذیر اثر جان پر عاید تسلیم ہوتا ہے اس تعلق اور اثر سے بریت کیلئے "گیان یوگ" یعنی علم حقیقت کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ انسان باقی او
یں وصل ہو جائے۔ اس اعلیٰ منزل پر پہنچنے کے لئے روشن ضمیری اور اوصاف حسنہ سے متصف ہونا شرط ہے۔

درت سے صادر ہوتے ہیں۔ اسلئے انسان فعل کرنے پر مجبور ہے۔ وہ ایک لمحہ بھی فعل کئے۔ بدون نہیں رہ سکتا۔ ترک افعال ناممکن ہے جب دلی شوق اور نفرت کیساتھ افعال وقوع میں آتے ہیں
ں ہے لازمی افعال ہوتے ہی رہیں گے البتہ دلی رغبت اور نفرت کے تعلق سے جو فعل ہوتا ہے وہ پابندی کی صورت ہے اور جو افعال حکم قدرت تسلیم ہو کر وقوع میں آتے ہیں وہ آزادی اور اطمینان
م یوگ" جیمیں بوجہ انانیت دلی تعلق قائم رہتا ہے دوسرا "گیان یوگ" ہے جسکے بموجب ترک انانیت ہو کر فعل سے بے تعلقی رہتی ہے۔ "کرم یوگ" کا نتیجہ پابندی افعال ہے۔ اور "گیان یوگ" کا ماحصل آزاد
ہو سکتا اس نئے "کرم یوگ" کو ادنیٰ اور "گیان یوگ" کو اعلیٰ طریق بسر زندگی کہا ہے۔

ہے۔ پس علم ذات فنا سے برتر ہے۔ الا علم صفات کا حجاب اسیر آتا جاتا رہتا ہے۔ جب کبھی علم صفات علم ذات کو محجوب کر لیتا ہے تب اُس حجاب کی پردہ دری کے لئے کوئی حیرت انگیز وجود پیدا ہوتا ہے جسکو
ں اور افعال کی تفریق پر مبنی ہیں۔ اور ان مدارج کے لحاظ سے روحانی ترقی کیلئے اعلیٰ اور ادنیٰ دو طریق عمل ہیں جنکو صفائی قلب حاصل ہے اُن کے لئے گیان یوگ یعنی علم حقیقت آسان اور بہترین
لازم ہے۔ جسکے حصول پر مدارج حقیقت کی تفہیم کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی طالب جزو کل کے معنی سمجھ سکتا ہے اور افعال میں ترک افعال اور ترک افعال میں افعال موجود پاتا ہے۔ اگرچہ یہ
فرق ان دونوں میں اختیار اور جبر یعنی انانیت اور ترک انانیت کا فرق ہے۔ انانیت سے علم جزویت اور ترک انانیت سے علم کلیت مراد ہے یہاں تک افعالی تثلیث کا بیان ہوا ہے۔

ں منتقل ہو جاتا ہے حقیقت یعنی سنیاس اور معرفت یعنی یوگ کی احدیت کے یہی معنی ہیں۔ علمی تثلیث کو توحید میں محو کرنیکا طریقہ بھرکٹی دھیان ہے پندار کا ترک ہونا آسان کام نہیں ہے۔ جبتک
تاکہ رفتہ رفتہ پختگی پاکر قلب کا بے پندار ہونا خاصہ طبعی بنجاوے اور شغل سے شاغل کی نظر اٹھ جاوے۔ یہی سکون قلب کی حالت ہے جسکو بالفاظ دیگر وصال ذات یعنی یوگ تعبیر کیا جاتا ہے۔ یوگی کام کرتے
یہ انسانی زندگی بسر کرنیکا سب سے اعلیٰ اصول ہے۔ یہانتک علمی تثلیث کا بیان ہوا ہے اور علم توحید میں اسکو محو کرنیکا طریقہ بتایا گیا ہے۔

سا نہیں ہے انکے واسطے ابتدا میں حواس خمسہ اور دل کا قابو کرنا مقدم ہے۔ اور اُسکے عملی طریقہ کو "ناساگر دہارنا" کہتے ہیں۔ انسان کا دل عیش طلب چنچل اور سرکش مانا گیا ہے تاہم وہ صدق ارادت او
تی ہے "ناساگر دہارنا" کا مقصود صفائی قلب ہے۔ بھرکٹی دھیان کا ماحصل قلب مصفا میں واجب الوجود کا دیدار ہے۔

ب۔ آتش۔ باد۔ خلا۔ دل۔ عقل اور انانیت آٹھ صفائی طبقات محسوس ہوتے ہیں اور جیسے وہ انسان عالم صغیر میں بصورت جزو موجود ہیں ویسے برہمانڈ یعنی عالم کبیر میں بصورت کل بسیط ہیں اسطور پر جزو کل
اصل نہیں بنتی۔ یہ ایک عجیب کرشمہ ہے کہ چیتن یعنی قوت حسی اور جڑہ یعنی قوۃ مادی نے ترکیب پاکر جزو کل کی صورت اختیار کی ہے جنکو پنڈ یعنی عالم صغیر اور برہمانڈ یعنی عالم کبیر کہتے ہیں اسطو
ں سے رستگاری کا وسیلہ گائتری منتر کی دہارنا ہے۔

سے بلند علمی تثلیث سے بالاتر حق و باطل کی متضادہ۔ تعینات سے مبرا نام و نشان سے منزہ ہے یہ عین علم و سرور ہے اور یہاں پہنچکر بازگشت نہیں ہوتی۔

ی کیفیت ہے جسکو دھیاتم ودیا ظاہر کرتی ہے اسکی برکت سے انسان آفتاب معرفت کا نور ہر ذرہ میں درخشاں اور معمور پاتا ہے بالفاظ دیگر اسکی عقل سلیم میں پنڈ اور برہمانڈ یعنی جزو کل ہستی بحت کا عکس تمیز ہ
ور اسکے مشاہدہ کرنیوالے کا نام مجذوب ہے۔ جذب سے سلوک کا منظر اعلیٰ ہے کہ سالک دل بیار دوست بکار ہے وہ دنیا اور مافیہا دونوں سے غافل نہیں ہے۔ مجذوب دنیا سے غافل اور مافیہا
ت کرتا ہے۔

ور تصور ذریعہ حصول ہے شغل حواس اور دل کا ضبط ہے فکر تمیز حق و باطل ہے تصور یکسوئی توجہ سے مشاہدہ ذات ہے ان تینوں میں شغل پر فکر کو اور فکر پر تصور کو فضیلت ہے۔ اور یہ
ش کے لئے ویراگ یعنی فنا کی طریقت آسان اور زود رساں ہے جس میں انانیت اور پندار دونوں کے یکدم فقدان ہو جانے سے برہم کا نرگن سروپ یعنی صفت جمال کا دیدار
مقام کو پانے کے لئے ویراگ یعنی فنا کی شاہراہ سے گذرنا ہوتا ہے۔

ن اور جسم کے اتفاق کا نام جیو ہے ذات اور صفات کے اتصال کا نام ایشوری اور برہم وہ ہستی بحت ہے جو عین علم و سرور ہے اور جسکو حق و باطل نہیں کہہ سکتے جسم ۲۴ اجزار کا
ہے۔ ذات اور صفات دونوں پیدایش اور فنا کے حیطہ سے باہر ہیں ذات علم و ادراک کا مخزن ہے صفات خواص و افعال کا مصدر ہے ذات اور صفات کی یکجائی سے علم کا ظہور ہے بر
جب تک علم۔ عالم۔ معلوم۔ نظر۔ ناظر۔ منظور وغیرہ علمی تثلیث کی رسائی نہیں ہوتی کہ وہ عین علم و سرور ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

| نمبر ادھیائے | نام ادھیائے | تعداد شلوک | اصطلاح صوفیہ: منزل | اصطلاح صوفیہ: بیان | خلاصہ مضمون | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴ | گن تریہ وبھاگ یوگ | ۲۷ | [illegible] | صفات حجاب ذات | صفات خواص سہ گانہ کی صورت اختیار کیکے جزو کل کے قیام ایجاد و فنا کا باعث ہے اور اسی سے جملہ افعال کا صدور ہے - | صفات سہ گانہ ہے اور اُسکے خواص کا نام ستوگن رجوگن اور تموگن ہے جو عالم …<br>علم و راحت کے تعلقات کا پابند کرتا ہے - رجوگن خواہشات اور افعال میں الودہ رکھتا …<br>جس خاصہ طبعی کا غلبہ ہوتا ہے اُسکی مطابقت میں انسان سے فعل سرزد ہوتے ہیں جنکا ثمرہ …<br>اعمال ہیں - رجوگن کا ثمرہ محنت و مشقت ہے تموگن کا انجام افعال بیہودہ ہیں - عارف جملہ …|
| ۱۵ | پرشوتم یوگ | ۲۰ | [illegible] | علم جزو کل | ہستی بحت حدوث و قدم جزو کل سے بالاتر اور عین علم و سرور ہے اور اسمیں وصل ہونیکا طریقہ انانیت و پندار دونوں کا ترک ہے - | ہستی بحت - بقا اور فنا سے برتر ہے اُسکے غیر فانی شہود کا نام الشور ہے اور فانی جلوہ …<br>اور سو کشم الطف و لطیف طبقو نکے اتصال سے ہرنیہ گربھ نام باقی ہے اور اُسکے ستھول …<br>جمادات - نباتات اور حیوانات تین قسم کی خلقت میں ظاہر ہوتا ہے جمادات میں بصورت …<br>تت پد" یعنی منزل کلیت کا ہوا - ہرنیہ گربھ کے لطیف کرہ سے انتہ کرن اور اندریاں …<br>صفات کے لوث و لمس سے پاک ہے - آتما اور برہم یعنی ہستی بحت میں کوئی غیریت …<br>کہ ہستی بحت کا کیول گیان یعنی علم خالص صفات کے اعلیٰ حجاب سے سہ گانہ ہو کر علم …<br>کل آتم آنند - بصورت جزو وہ آتما موسوم ہوا ہستی بحت کا شانت سروپ …<br>مضمون مندرجہ بالا کو درخت کے تلازمہ میں اس طرح ظاہر کیا ہے کہ پر کرتی یعنی …<br>کی صورت میں انسان کو پابند کرتی ہیں جو بشر اسنگ شستر یعنی تیغ تجرید …|
| ۱۶ | دیو اسُر سمپت یوگ | ۲۴ | [illegible] | اخلاق حسنہ | صفات کے خواص سہ گانہ کی کمی و بیشی سے انسانوں میں نیک اور بد خصلت کی پیدایش ہے اور یہ دونوں صورتیں پابندی افعال کی ہیں وصال ذات کیلئے ترک تعلق افعال درکار ہے اور یہ امر اخلاق حسنہ کی پیدا ہونے پر موقوف ہے - | ترک انانیت کے اصول پر کاربند ہونیکی قابلیت صرف نیک خصلت انسان یعنی ستوگ …<br>حاصل ہو اور اس کی مدد سے وہ علم حقیقت کے باریک رموز سمجھنے - یعنی ترک انانیت …<br>نیک پیدا ہوتے ہیں ستوگن کی قلت اور رجوگن اور تموگن کی کثرت سے خصائل قبیحہ …<br>دل کو پست اور تیرہ کرکے اُن منازل سے دوری کرتی ہے - بہشت و دوزخ مرگ اور …|
| ۱۷ | شردھا ترے وبھاگ یوگ | ۲۸ | [illegible] | صدق عقیدت | اخلاق حسنہ پیدا کرنے کیلئے اعلیٰ درجہ کی غذا - ریاض - زہد - خیرات اور اعتقاد لازمی ہے - | اخلاق حسنہ پیدا کرنے کے لئے پانچ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے غذا - ریاض - زہد - خیرات …<br>میں اسی طرح سے راجسی اور تامسی غذا - ریاض وغیرہ اپنے اپنے سوبھاؤ یعنی خاصہ طبعی …<br>قبول کرنیکے لائق ہو جاتا ہے جہانتک نیک و بد افعال کے اخذ و ترک کا تعلق ہے فعل …<br>ہیں جنکو لفظ تت سے تعبیر کیا گیا ہے - یہ بیان حقیقت کی منزل کا ہے - جزو کل …|
| ۱۸ | موکش سنیاس یوگ | ۷۸ | [illegible] | کیف وصال | افعال اختیاری اور افعال جبریہ دونوں حجاب ذات ہیں یہ سنیاس کا عقیدہ ہے - یوگی ان فعلوں کو نظر موحد سے دیکھتا ہے اور ان کے ترک و اخذ کو غیر ضروری سمجھتا ہے - برہمچاری کا مسکن افعالی تثلیث ہے - اور سنیاسی کا مقام علمی تثلیث یوگی کی منزل جاوید ان دونوں تثلیثوں سے بالا ہے - جس کا حاصل کر لینا انسانی زندگی کا مقصد ہے - اور وہ سمتا یوگ یعنی اصول مساوات پر کاربند ہونے سے پیدا ہوتا ہے - | علم جزویت کو صحیح مانکر یعنی انانیت کے ساتھ جو فعل سرزد ہوتے ہیں - انہیں اخذ …<br>کرتا ہے اسلئے سنیاسی یعنی تارک اُنکی پیدایش صفات سے جانتا ہوا انہیں ادائے فرض …<br>ترک و اخذ کی ضرورت نہیں وہ علم ذات میں مسرور رہ کر اچھے فعلوں سے دلبستگی اور برے …<br>زبان اور جسم سے جملہ افعال افعالی تثلیث کی شکل میں سرزد ہوتے ہیں - یعنی فاعل …<br>ہوتا ہے جسکے ہونیکے لئے پانچ اسباب کی موجودگی شرط ہے اول ظرف - دویم انانیت …<br>ہیں اختیاری اور جبریہ دونوں قسموں کے فعلوں کو جو سمتا یعنی مساوات کا درجہ …<br>کی مطابقت میں کرم یعنی افعال کی تفریق ہونے پر بنی نوع انسان کے چار فرقہ قرار …<br>جزویت کی نگاہ میں جو کرم ہے وہ کلیت کی نگاہ میں دھرم ہے بالفاظ دیگر کرم آخر کار …<br>میں سوختہ کرکے علمی تثلیث سے عبور پاتا ہے - اور فانی و باقی سے برتر ہو جاتا ہے …|

ہیچکارہ - پنڈت امرناتھ مدن تحصیلدار بلیہ …

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# دلائل فلسفی کا ربط اور سلسلہ

یغیر اور کبیر دونوں کے قیام ایجاد اور فنا کا باعث اور جملہ افعال کے مصدر ہیں گویا خواص طبعی اور افعال جسمانی صفاتی خواص سے پیدا ہو کر ذات کو محجوب کرتے ہیں اور پابند دکھاتے ہیں انہیں سے ستوگن انسان کو
اور تموگن جہالت اور کاہلی کی قید میں ڈالتا ہے یہ تینوں خواص جزو کل میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں البتہ انکی مقدار کی کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے اور کسی نہ کسی ایک خاصہ کا باقیماندہ دیگر دو خواص پر غالب ہونا قانون قدرت ہے
روحانی ترقی کے مدارج میں اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ ملتا ہے۔ ستوگن کے غلبہ کی شناخت عقل سلیم اور سکون دل ہے۔ رجوگن کے غالب ہونیکی علامت اضطراب اور تدبیر ہیں تموگن کی پہچان غفلت اور سستی ہیں۔ ستوگن کا نتیجہ نیک
ل کا صدور صفاتی خواص سے مانتا ہے۔ اور ذات کو ان سے مبرا اور بے لوث جانتا ہے پس وہ ہمیشہ نتیجہ افعال سے آزاد اور علم ذات میں مسرور اور مطمئن رہتا ہے۔

سو کہتے ہیں بالفاظ دیگر ہستی بحت نور اعلیٰ نور ہے اور جو اسکا پرتو آئینہ کلیت میں پڑتا ہے وہ ایشور موسوم ہوا ہے اور جو عکس آئینہ جزویت میں نمودار ہے اسکو لفظ جیو سے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ ذات بے نام و نشان صفات کی کلفت
یعنی کثیف پردہ میں نہاں ہو کر برجاپت کا نشان قایم کرتی ہے ہر ایک گرہ وحدت اور برجاپت کثرت پر دلالت کرتا ہو تو نیچا ہر ایک گرہ بمنزلہ تخم اور برجاپت بمنزلہ شجر کے ہے اور یہ دونوں شکلیں ایشور کی ہیں۔ جو خالق ہیں
سکون نباتات میں بشکل بالیدگی اور حیوانات میں بصورت حرارت عزیزی جسکو خاک۔ آب۔ آتش سے نسبت دیجاتی ہے۔ حیوانات کی دو قسمیں ہیں ناطق اور ناطق ان دونوں میں عقل و حافظ کا تفاوت ہے۔ یہ بیان
ن یعنی دل اور حواس پیدا ہوتے ہیں اور برجاپت کے کثیف عناصر سے قالب جسمانی بنتا ہے جیو کی پیدائش کا مجمل بیان ہے۔ جو تو دید یعنی منزل جزویت کہلاتی ہے ایشور اور جیو دونوں کے حیثیت ستا یعنی ان کا علم ہستی
ہیں ہے غیریت کے تمیز ہونیکا باعث اہنکار یعنی انانیت و پندار ہیں۔ جو جڑ ستا یعنی صفاتی خواص سے پیدا ہو کر جزو کل میں آشکارا ہوتے ہیں اور ہستی لاتعین کو پابند تعین دکھلاتے ہیں اسکی تشریح یوں کیجاتی ہے
عالم اور معلوم کی صورت اختیار کرتا ہے اور بحالت کلیت علم ذات اور بشکل جزویت علم صفات نمودار ہوا ہے۔ علیٰ ہذا ہستی بحت کا مسرور خالص جسکو برہم آنند کہتے ہیں صفات کے حجاب میں آکر بصورت
یعنی حالت سکون بصورت کل جبر قدرت اور بصورت جزو فعل اختیاری ہوا۔

صفات کے تنہ سے تین گن بمنزلہ شاخوں کے پھوٹے ہیں جن میں سے علم ذات اور علم صفات مثل پتوں کے برآمد ہوتے ہیں اور سکھ دکھ یعنی رنج و راحت شگوفہ کی مانند نکلے ہیں اسکی جڑیں نیک و بد افعال
سے اس درخت کی مضبوط جڑ کو کاٹ ڈالتا ہے۔ یعنی انانیت و پندار کو ترک کر دیتا ہے وہ عالم ہر چار وید ہے اور اسکا علم ہستی وید کی سہ گانگی سے بالاتر ہے۔

ن برتی والیکو ہوتی ہے۔ بدخصلت لوگ یعنی رجوگنی اور تموگنی برتی رکھنے والے اس اعلیٰ اصول پر عمل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتے اسلئے انکے واسطے ہدایت ہے کہ وہ اول اخلاق حسنہ پیدا کریں تاکہ انکو صفائی قلب
ت کے اصول پر کار ہونیکے قابل ہو جائیں انسان کے نیک و بدخصائل کی پیدایش تین گن یعنی خواص سہ گانہ کی باہمی امتزاج سے ہوتی ہے۔ ستوگن کی بیشی اور رجوگن اور تموگن کی کمی سے اوصاف حمیدہ اور افعال
اور افعال ذمیمہ وقوع میں آتے ہیں۔ انسان اپنے طبعی خاصہ کے مطابق نیک خصلت یا بدخصلت قرار دیا جاتا ہے۔ نیک خصائل دل کو عروج اور روشنی دیکر حقیقت اور معرفت کی منازل کا قرب دکھاتی ہے بدخصائل
ترک کا اشارہ انہیں دونوں کیفیات قلب کی طرف ہے ہستی بحت کا وصال انانیت اور پندار کے ترک سے حاصل ہوتا ہے۔ بیم و رجا کا اس راہ میں دخل نہیں ہے۔

اعتقاد ان میں سے ہر ایک کے تین تین مدارج اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ ہیں جنھیں ساتکی راجسی اور تامسی کہتے ہیں۔ ساتکی غذا۔ ریاضت۔ زہد۔ خیرات اور اعتقاد۔ ساتکی سوبھاؤ یعنی مزاج کے موافق ہوتے
پرورش کرتے ہیں پس جنکو درستی اخلاق منظور ہو انہیں ساتکی لوازم کو کام میں لانا اور رجوگنی اور تموگنی لوازم سے اجتناب کرنا لازم ہے کہ اس طور پر دل کثافت سے پاک اور علم حقیقت اور علم معرفت کے
اختیاری تسلیم ہوتا ہے اور وہ لفظ ست سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ علم جزویت کا بیان ہے اور اس میں شریعت و طریقت شمول ہیں کلیت کی نظر پیدا ہونے پر نیک و بد افعال انسان سے بصورت جبر قدرت سرزد ہوتے
نظر بالا ہو جانے پر یعنی نتیجہ افعال سے بے تعلقی کی حالت میں جو فعل ہوتا ہے اسکو نہ جبریہ کہہ سکتے ہیں نہ اختیاری وہ اوم روپ ہے کہ عالم کا علم ہستی جملہ مشاغل سے بے لوث اور بالذات قایم ہے یہ تشریح منزل معرفت کی ہے۔

اری کہتے ہیں افعال اگر تکلیف سے بچنے کے لئے یا جہالت سے چھوڑ دیئے جاویں تو یہ ترک باطل ہے کہ نتیجہ کیساتھ دلی تعلق قایم رہتا ہے بلکہ یہ صورت در اصل ارتکاب فعل کی ہے۔ علم کلیت جملہ افعال کو جبر قدرت ثابت
ی طریق پر کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر سنیاسی صدور فعل کو حجاب ذات مانتا ہوا بے تعلقی سے کرتا ہے اور یہی معنی اصلی ترک کے ہیں۔ یوگی یعنی سالک کی نظر میں فعل اختیاری اور فعل جبریہ ماسوائے نہیں ہیں پس اسکو انکے
ی فعلوں سے نفرت نہیں رکھتا سمتا یعنی مساوات کے اصول کو مد نظر رکھتا ہے اول علم ذات صفاتی خواص کے الحاق سے علم۔ عالم۔ معلوم بنکر علمی تثلیث کی صورت اختیار کرتا ہے۔ زاں بعد انسان کے دل
۔ آلہ فاعل اور فعل تینوں ایک ساتھ آشکارا ہو جاتے ہیں علمی تثلیث بمنزلہ معکوس کے ہے اور افعالی تثلیث بمنزلہ عکس کے۔ علمی تثلیث صدور فعل سے بے تعلق ہے صدور فعل افعالی تثلیث میں
ت۔ سوم اعضاء افعالی۔ چہارم قوت ہائے افعالی۔ پنجم قوت ہائے عناصر بسیط۔ جو لوگ فعل کو اختیاری مانتے ہیں وہ افعالی تثلیث کے ناظر ہیں جو فعل کو جبر قدرت جانتے ہیں وہ علمی تثلیث کے شاہد
دیتے ہیں ان کا علم ہر دو تثلیث کے تعینات سے باہر ہے تینوں لوک یعنی زمین عالم فضا اور عالم ملائک میں جملہ موجودات کا ظہور تین گن یعنی خواص سہ گانہ سے ہوتا ہے اور انکے باہمی امتزاج
دیئے گئے ہیں۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر ہر فرقہ کیواسطے اسکی قابلیت کے لحاظ سے خاص طریق عمل موضوع ہوا ہے جس فرقہ کے لئے جو کرم وضع ہوا ہے اسکا پورا کرنا اس فرقہ کا دھرم یعنی فرض ہے
دھرم ثابت ہوتا ہے برہمچاری یعنی طالب اپنی انانیت جزویت کو فرایض کی ادائیگی میں محو کر کے افعال تثلیث سے بالاتر اور علم حقیقت سے ماہر ہو جاتا ہے۔ زاں بعد پندار کلیت کو آتش عرفان
یہی جیون مکتی اور کرشن بھگوان کا مقام ہے۔

# لڈھ ضلع گوڑگانوہ پنجاب لالہ حویلی محلہ چوہڑیگران دہلی

۱۴ اگست ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र १

# प्राण चक्रम

پران چکرم

تصویر نمبرا

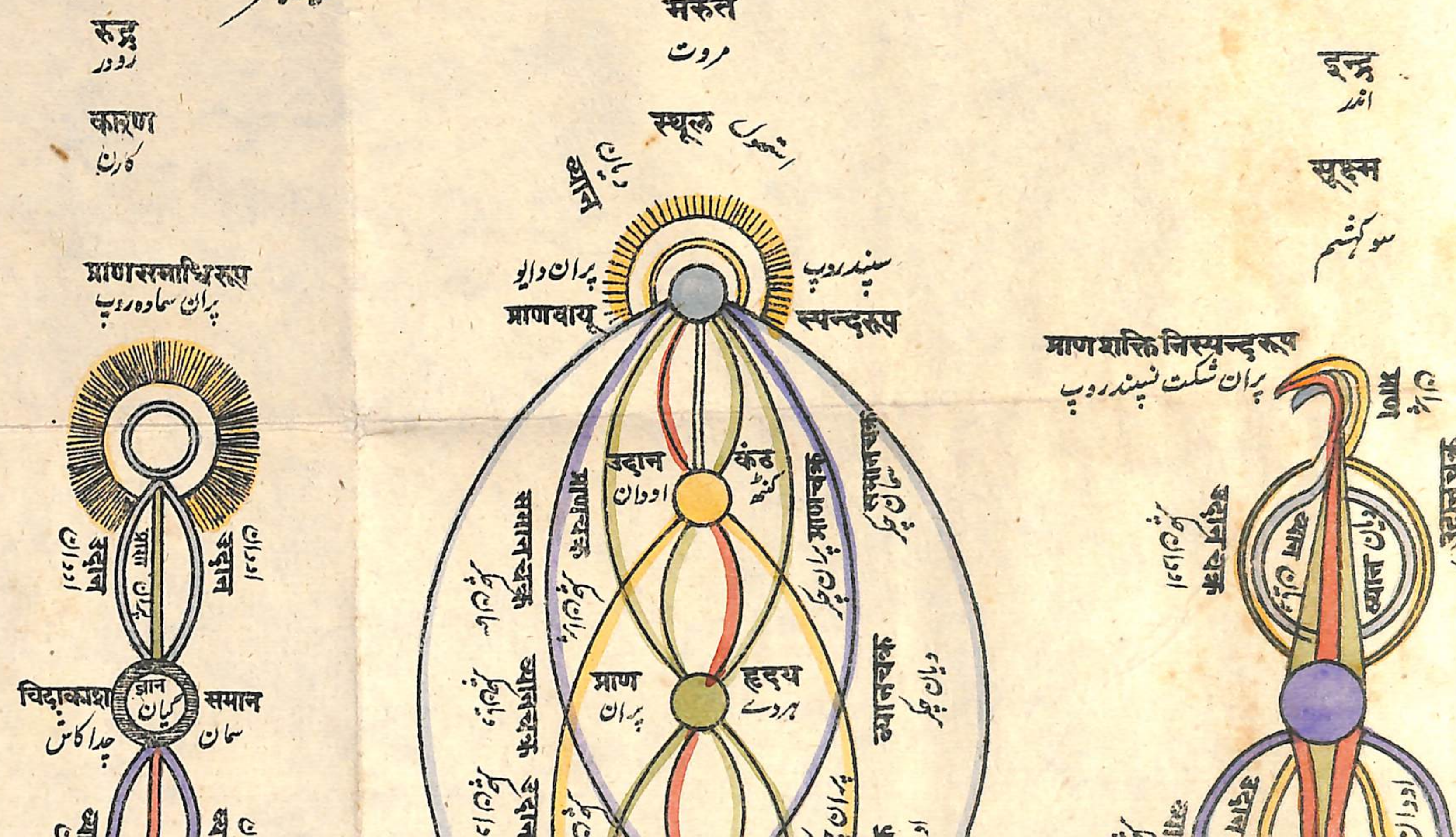


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

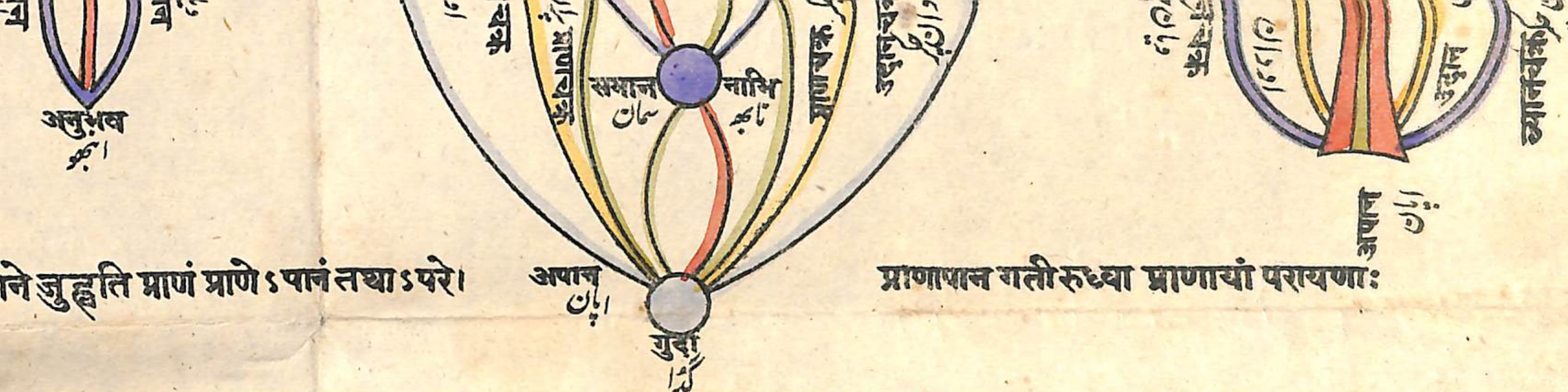


अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथाऽपरे। प्राणापान गती रुध्वा प्राणायां परायणाः

| षट्चक्र | अधिष्ठान | द्रष्टी | प्राणरूप | प्राण स्वरूप | गति | नाड़ी | धारणा |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| शिर | सहस्त्रदलकमल | अनन्त रूप | समान | आकाश | रेचक | ईडा | जीव |
| कंठ | षोड़शदलकमल | विश्वरूप | प्राण | पवन | | | |
| नेत्र | द्वादशदल कमल | दिक | अपान | अग्नि | पूरक | पिंगला | ईश |
| हृदय | अष्टदल कमल | अष्ट वसु | | | | | |
| नाभि | त्रवर्णी कमल | पंचमहाभूत।मन।बुद्धि।चित्त॥ त्रिकाल | व्यान | जल | कुंभक | सुषुम्ना | ब्रह्म |
| गुदा | एकवर्णी कमल | पृथिवी- देह अध्यास | उदान | पृथिवी | | | |

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# गणेश मूर्ति

گنیش مورتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## नासाग्र ध्यान

## ناساگر دھیان

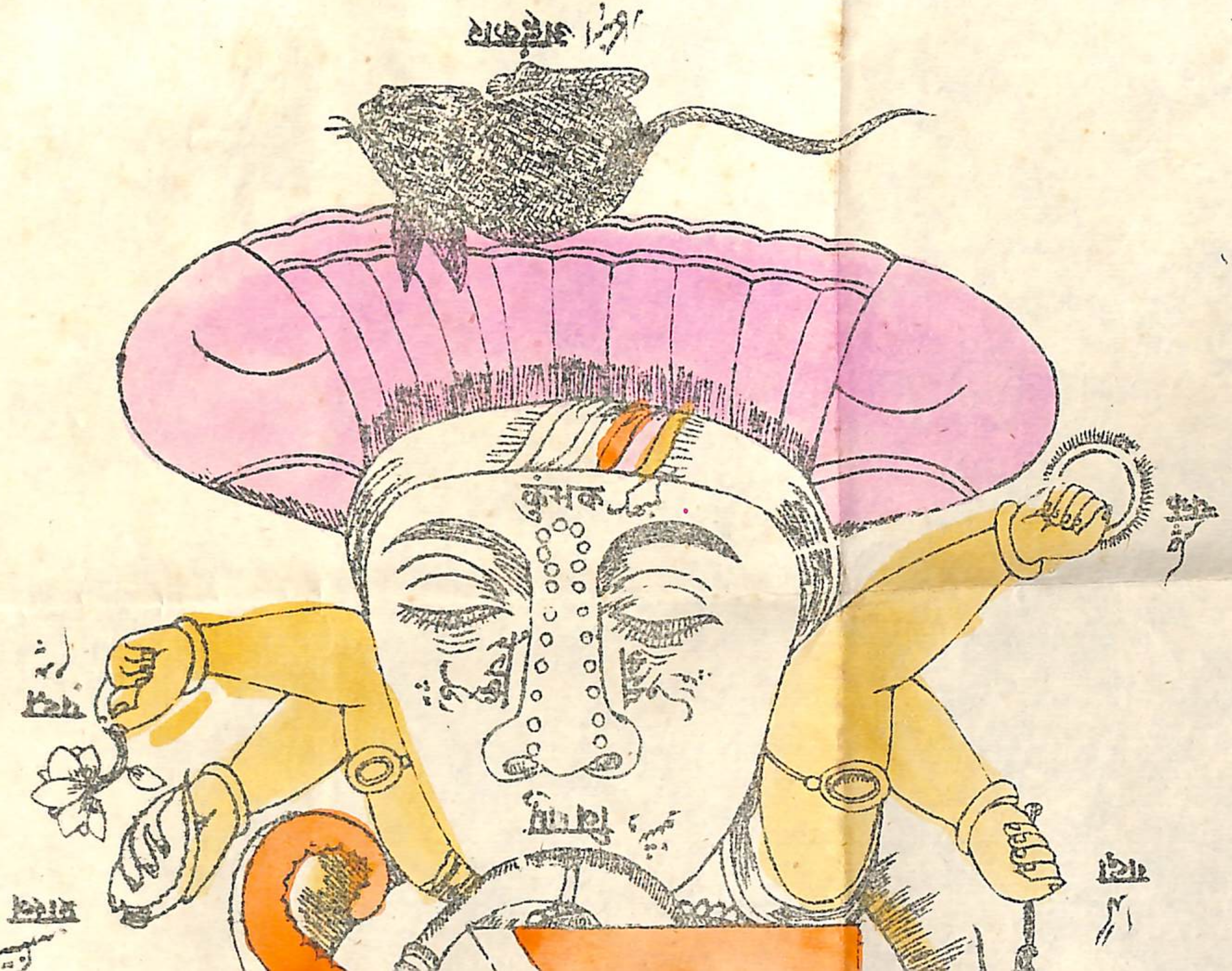

चित्र ८

# शिशुमार चक्र अथवा खगोल

इदमखिलं ब्रह्म नेहनानास्ति किञ्चिन

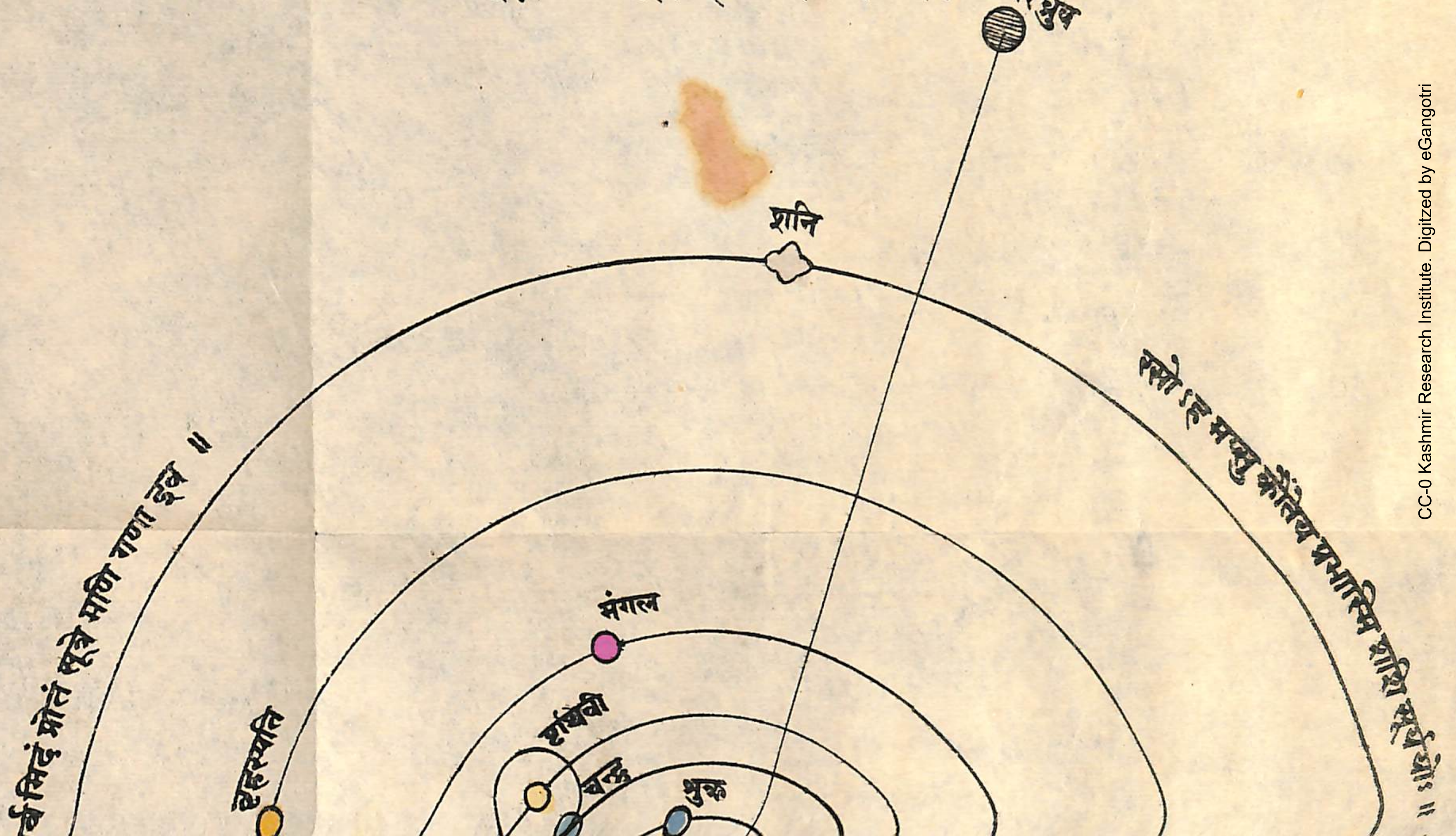


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

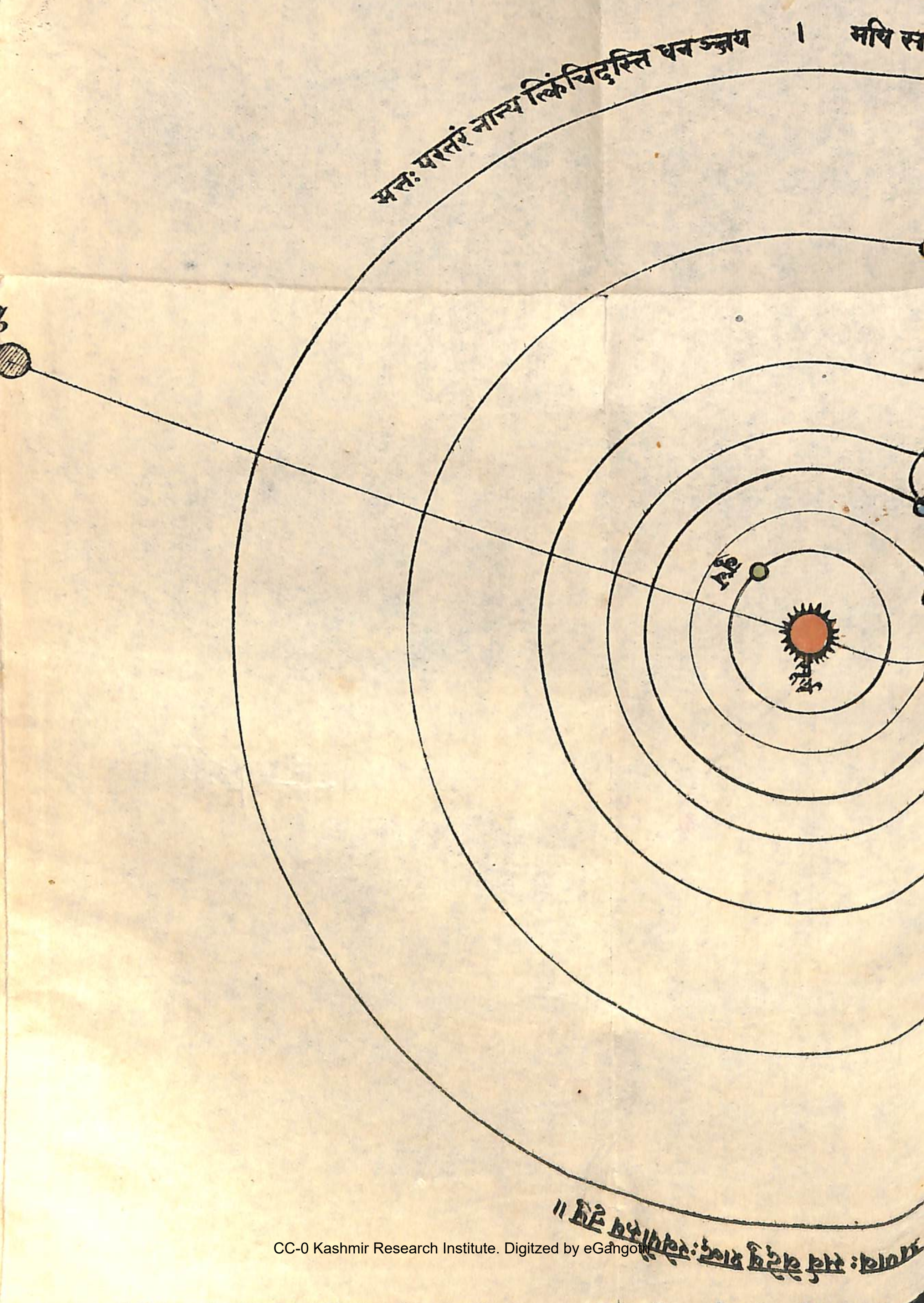


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र ६ **ब्रह्म विद्या** ज्ञानानुसार

**साक्षीस्वरूप**

**ओं**

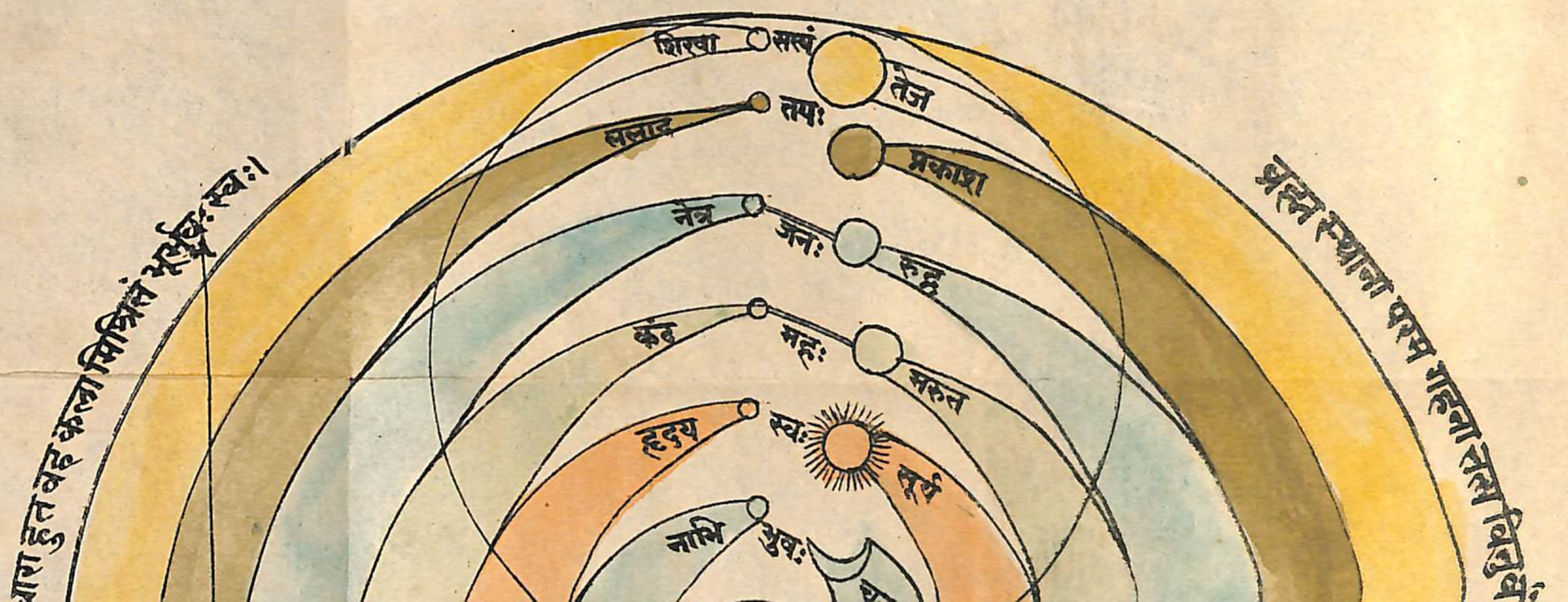


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

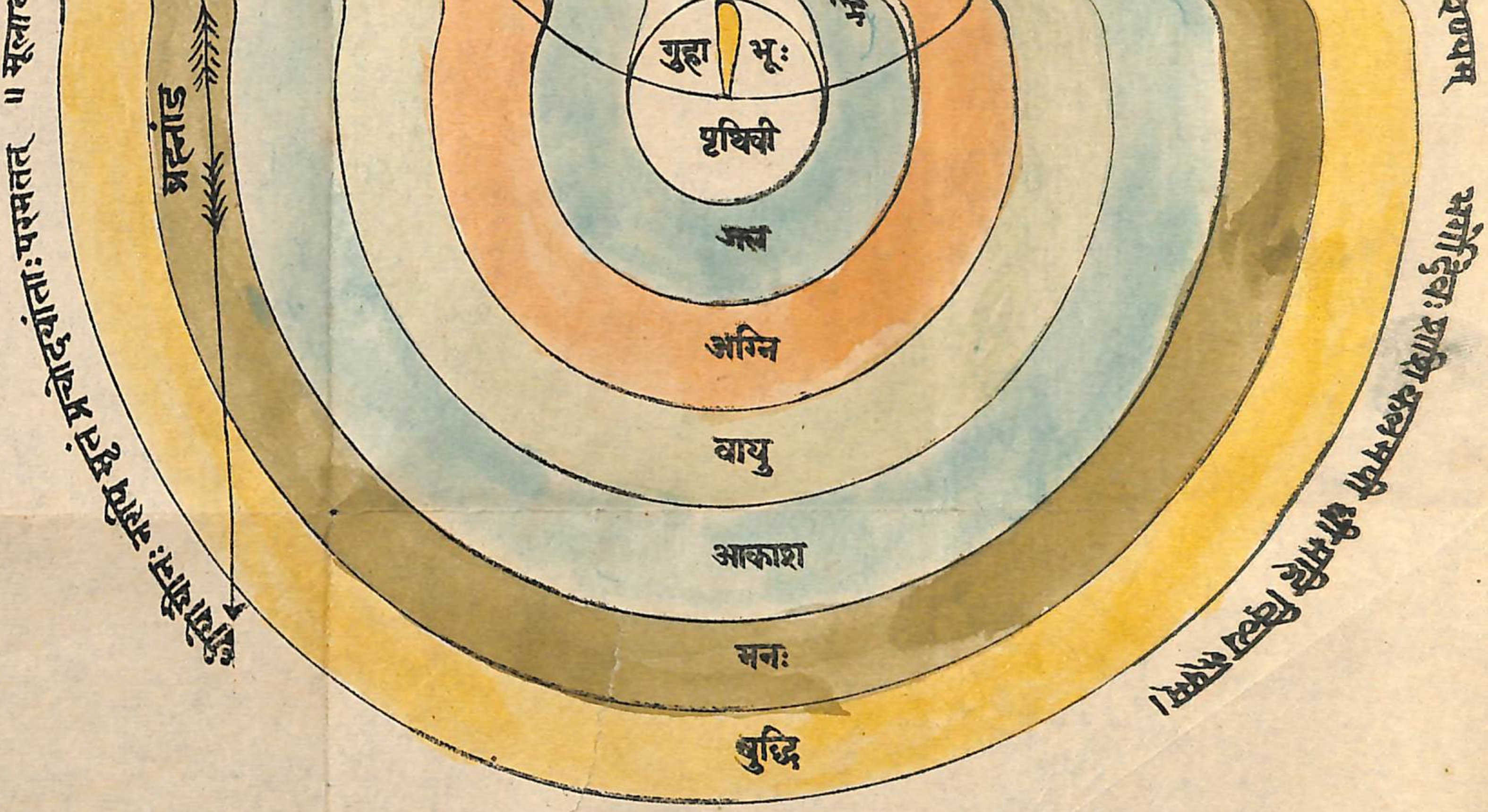


मुक्ता विद्रुम हेम नील धवलै छांये मुखै स्त्री क्षणैः गायत्री युक्तामिंदु निवद्ध रत्न मुकटां तत्वात्म वर्णात्मकाम ।

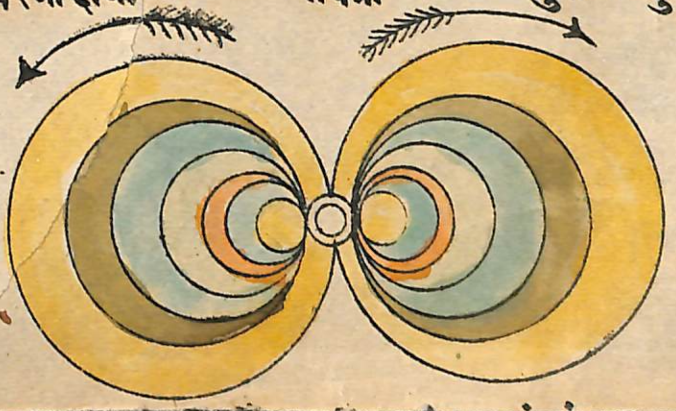


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

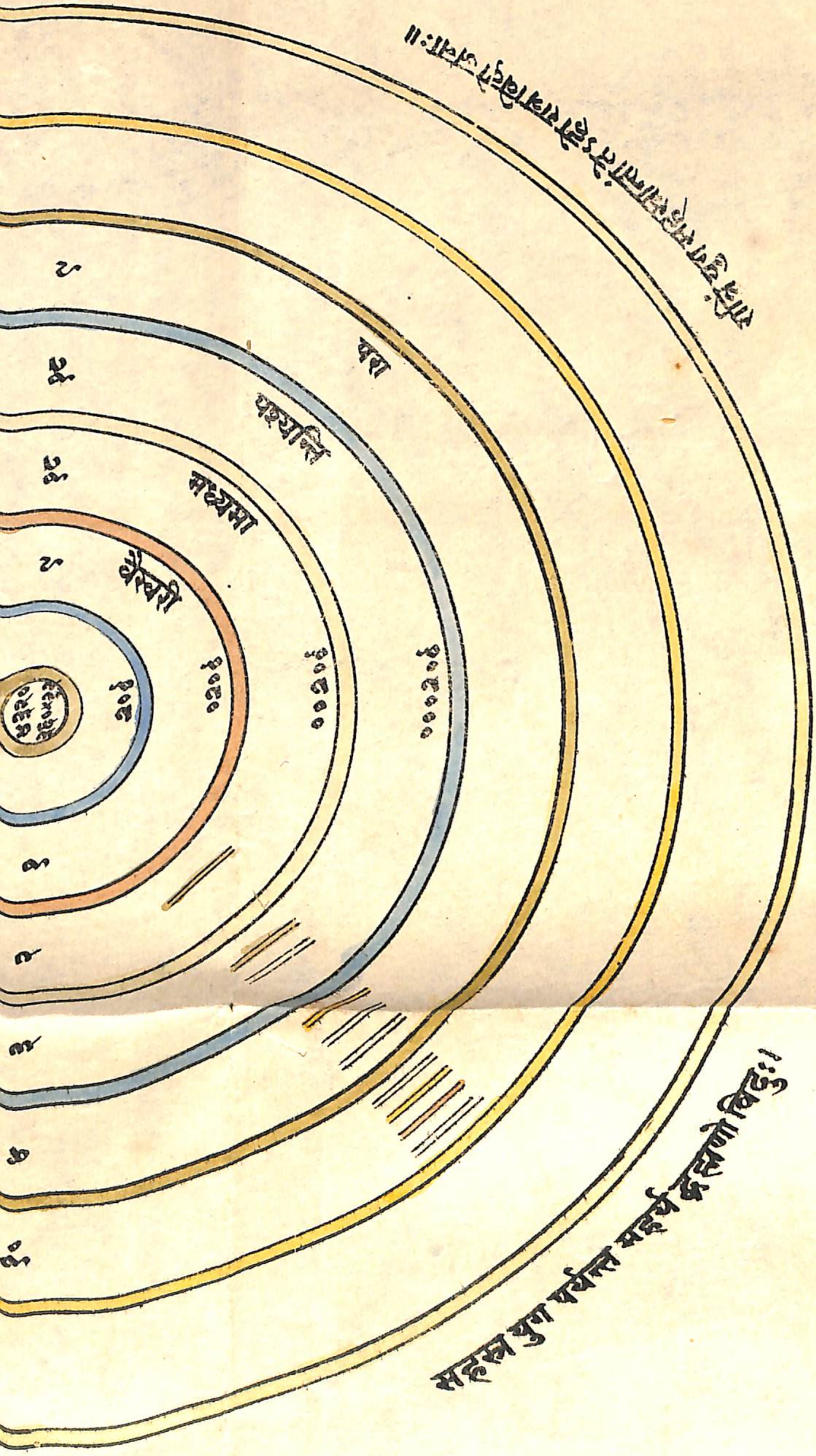


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र नं. १५

# युगचक्रम्

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

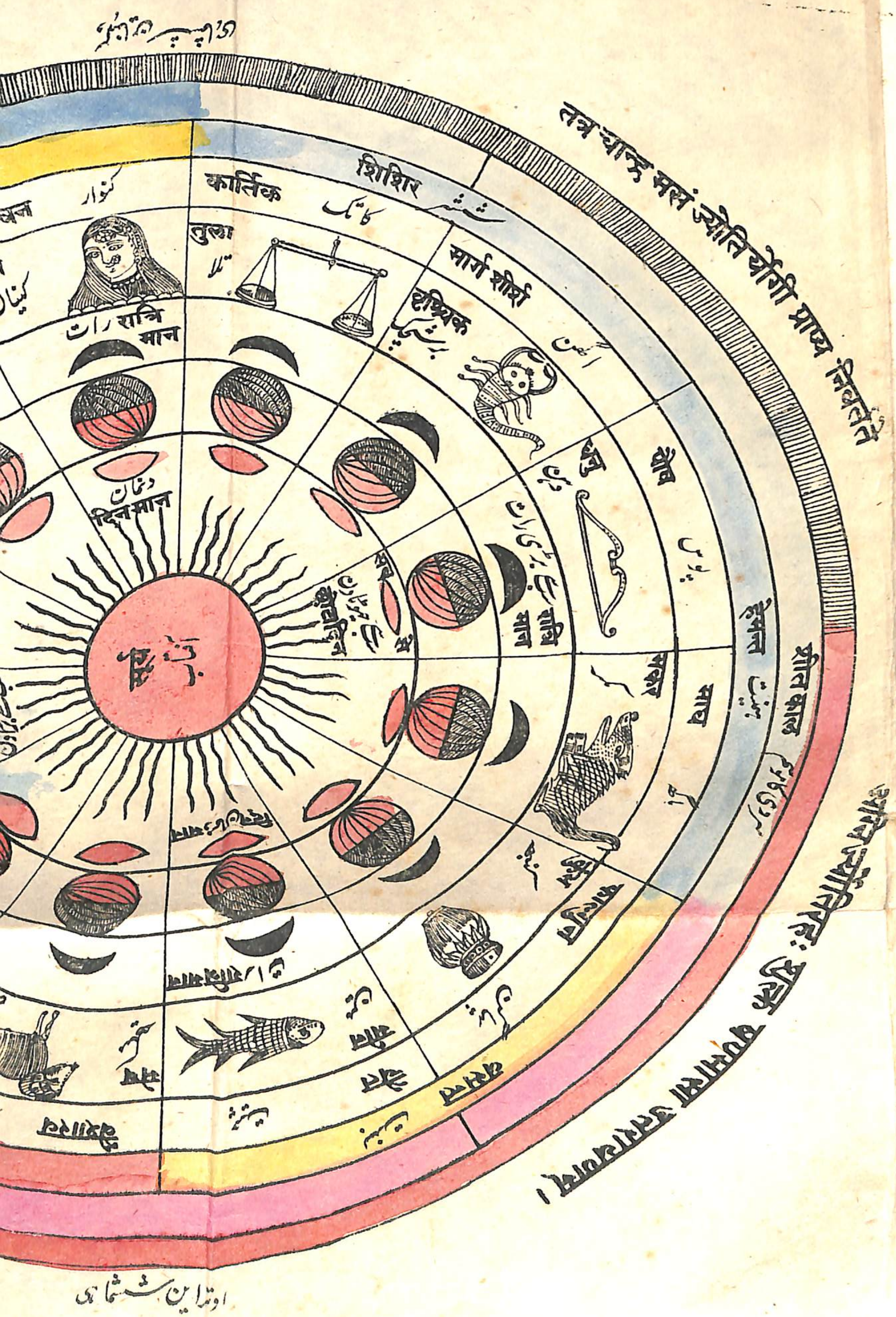


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र नं० ६

تصویر نمبر ۶

# सम्वत्सर चक्रम्

سموت سر چکرم

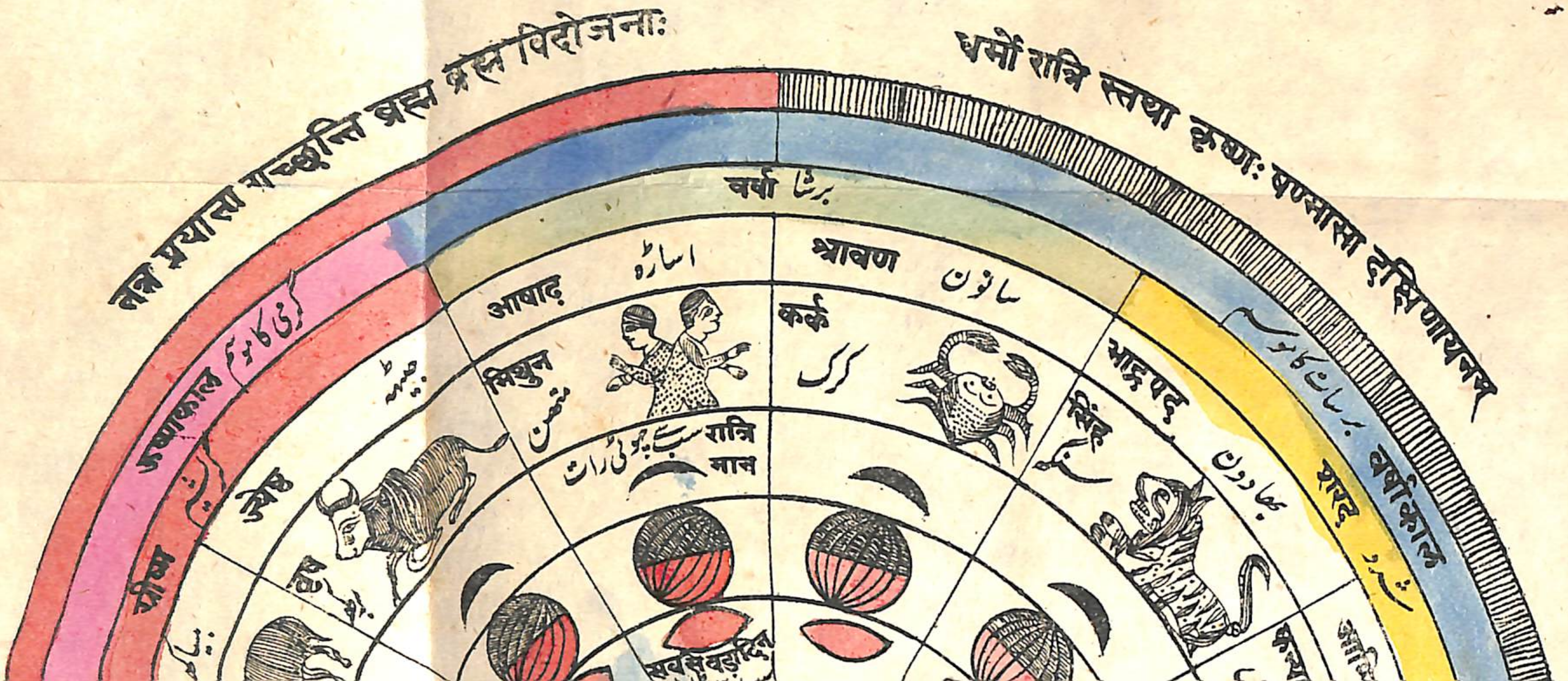

चित्र २

ज्ञान लक्ष

# आत्मभाव दर्शनं

अणोऽणीयान

विष्टभ्या हमिदं कृत्स्न मे कांशने स्थितो जगत्

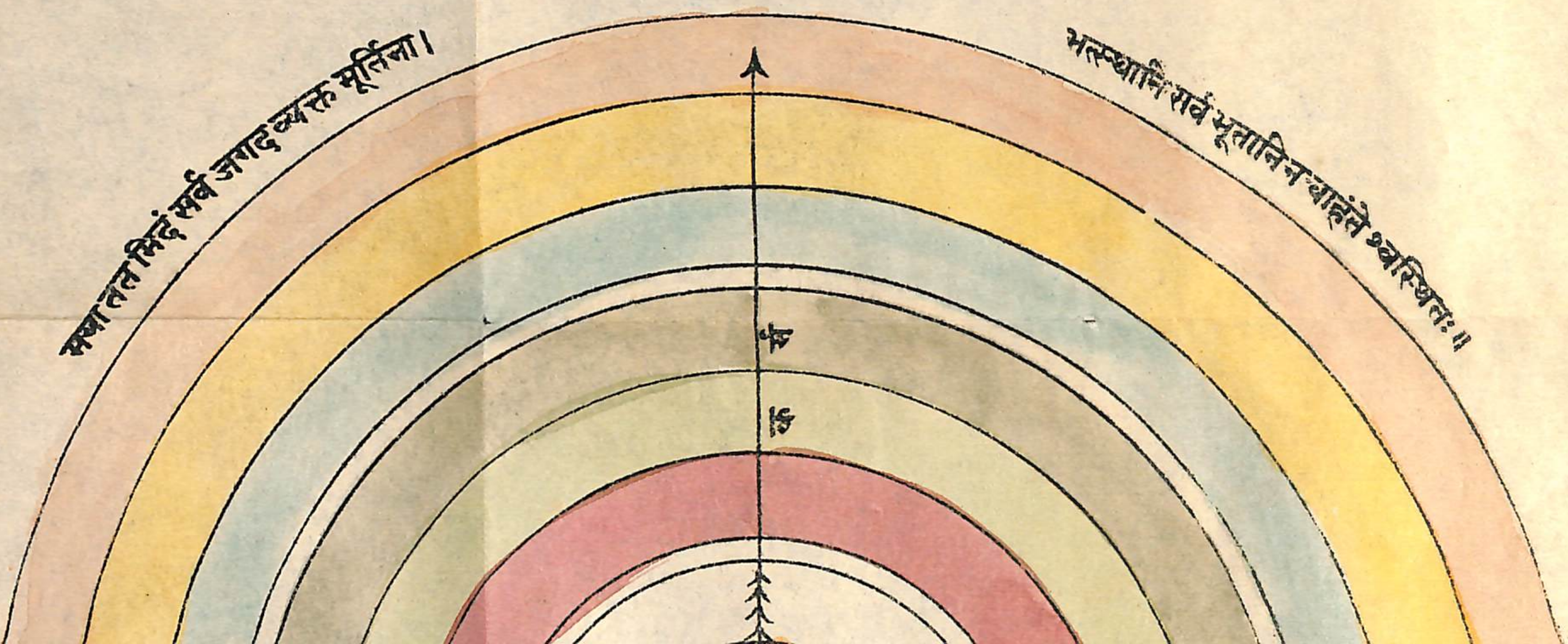


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

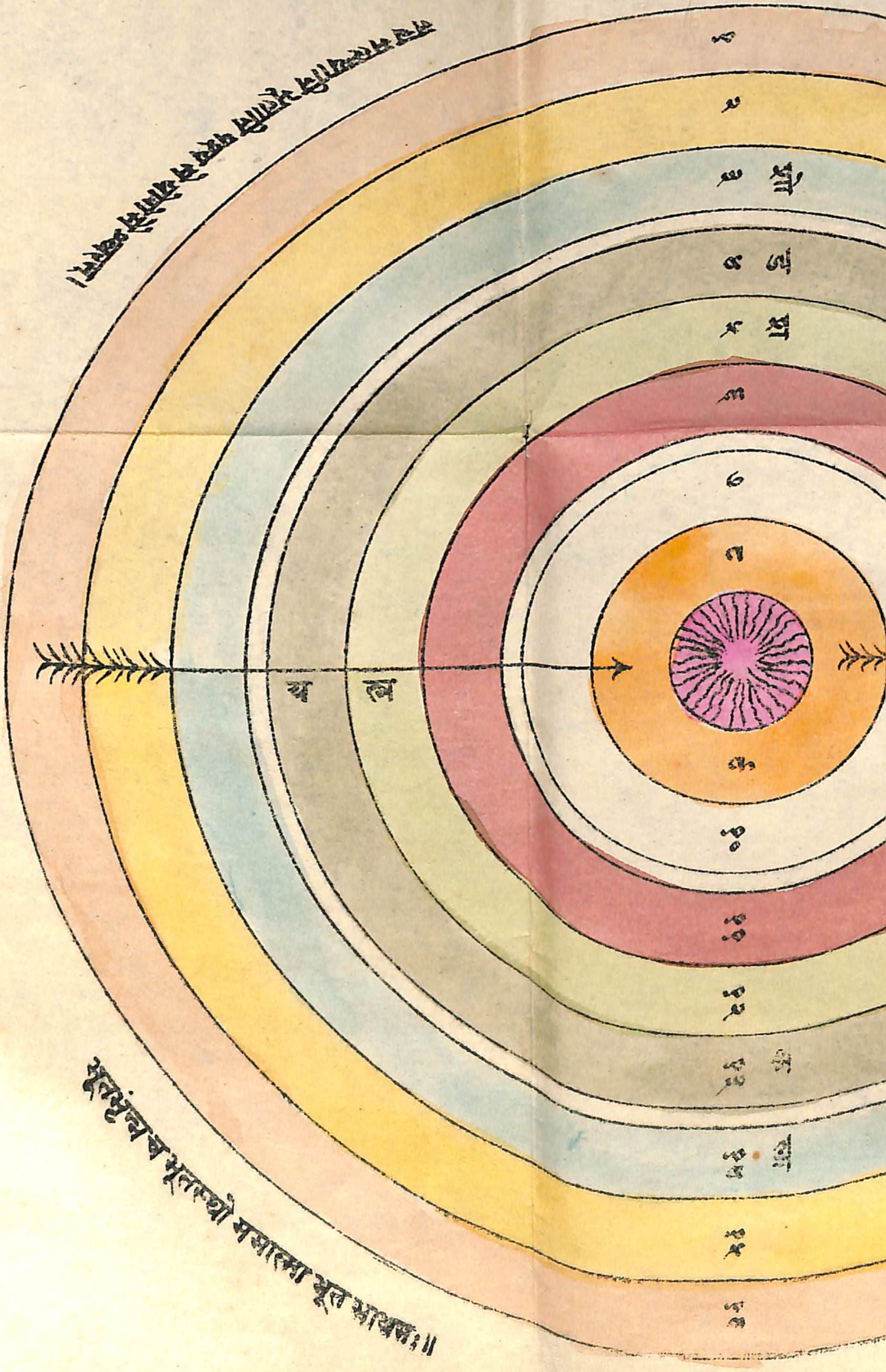


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र नं ०८

३६×३×१०=१०८०×३=३२४०=१०८×३०

३०×१२=३६०

# प्रजापति मूर्त्ति

پرجاپتی مورتی

تصویر نمبر ۸ चन्द्र संवत्सर प्रमाण ३५४ दिन

सूर्य संवत्सर प्रमाण ३६५ दिन

७२०

अर्द्धभागा ३६०

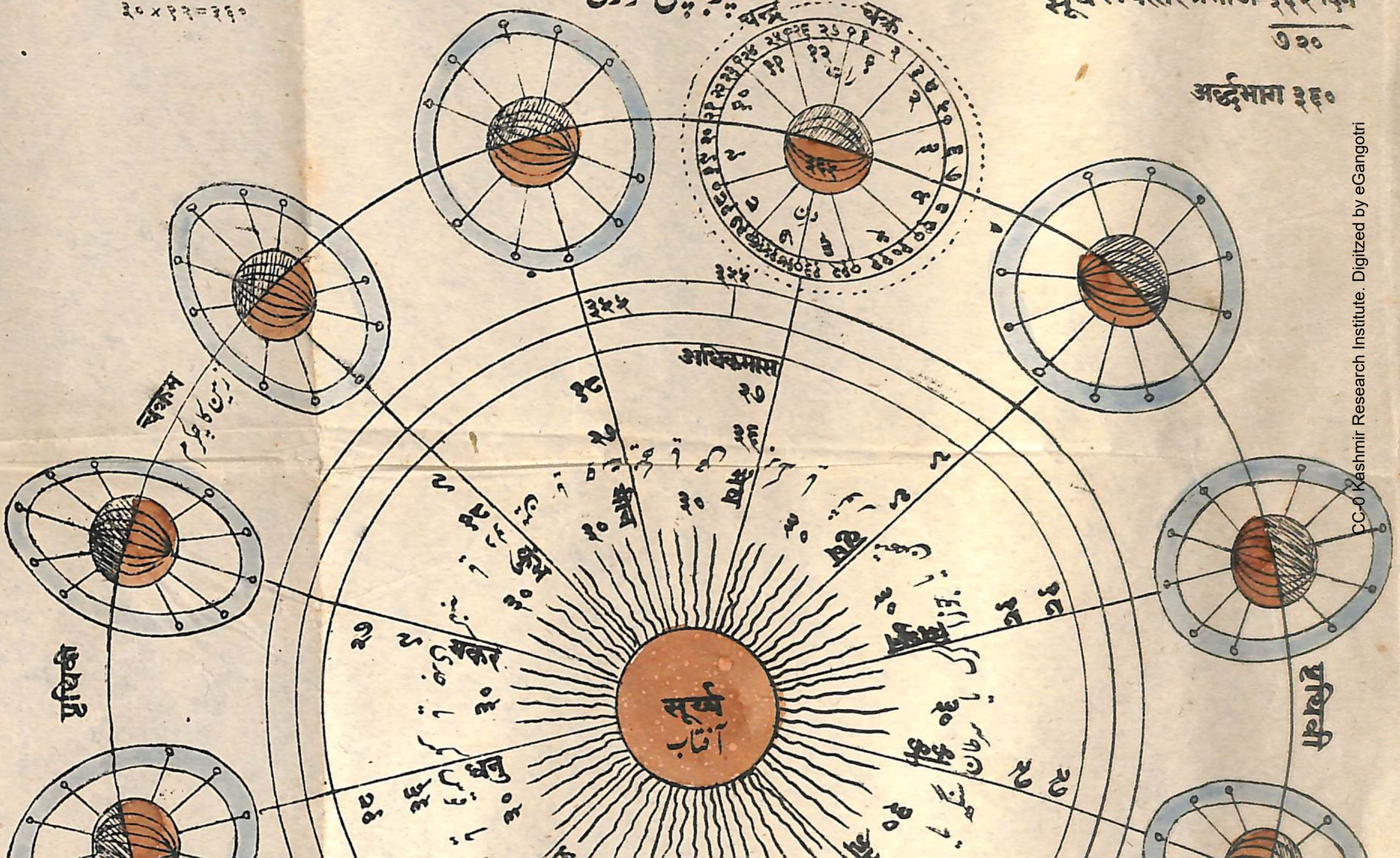

| | | | |
|---|---|---|---|
| १ मेष | १ अश्विनी اشونی | .... | ३ |
| | २ भरणी بھرنی | .... | |
| | ३ कृत्तिका | .... | |
| २ वृष | ४ रोहिणी روہنی | .... | |
| | ५ मृगशिरा | .... | |
| | ६ आर्द्रा اردرا | .... | |
| ३ मिथुन | ७ पुनर्वसु | .... | |
| ४ कर्क | ८ पुष्य | .... | |
| | ९ श्लेषा | .... | |
| ५ सिंह | १० मघा مگھا | .... | ३६ |
| | ११ पूर्वाफाल्गुनी | .... | |
| | १२ उत्तराफाल्गुनी | ... | |
| ६ कन्या | १३ हस्त | .... | |
| | १४ चित्रा | .... | |
| ७ तुला | १५ स्वाति سواتی | .... | |
| | १६ विशाखा وشاکھ | .... | |
| ८ वृश्चिक | १७ अनुराधा | .... | |
| | १८ ज्येष्ठा | .... | |
| ९ धनु | १९ मूल مول | .... | ३ |
| | २० पूर्वाषाढ़ | .... | ३६ |
| | २१ उत्तराषाढ़ | .... | |
| १० मकर | २२ श्रवण شرون | .... | |
| | २३ धनिष्ठा | .... | |
| ११ कुंभ | २४ शतभिषा | .... | |
| | २५ पूर्वाभाद्रपद | .... | |
| १२ मीन | २६ उत्तराभाद्रपद | .... | |
| | २७ रेवती ریوتی | .... | |

१२ × ९ = २७ × ४ = १०८

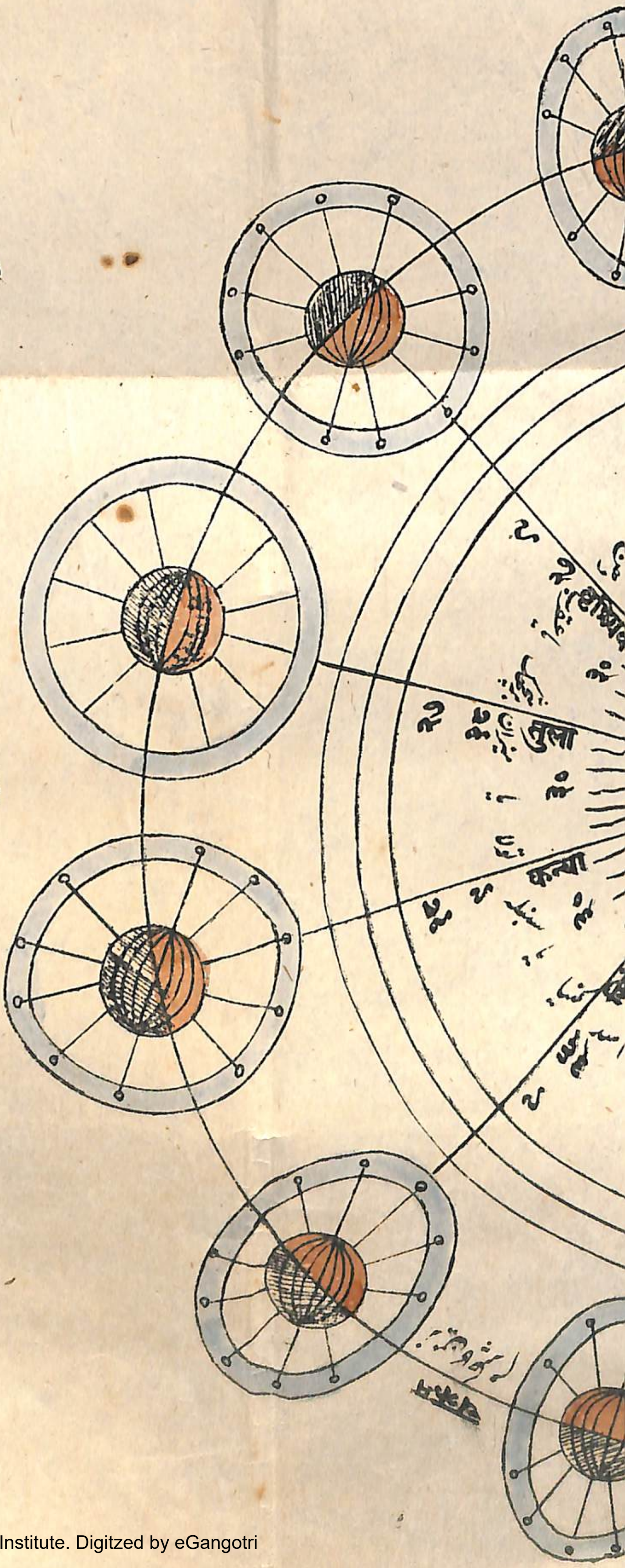


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

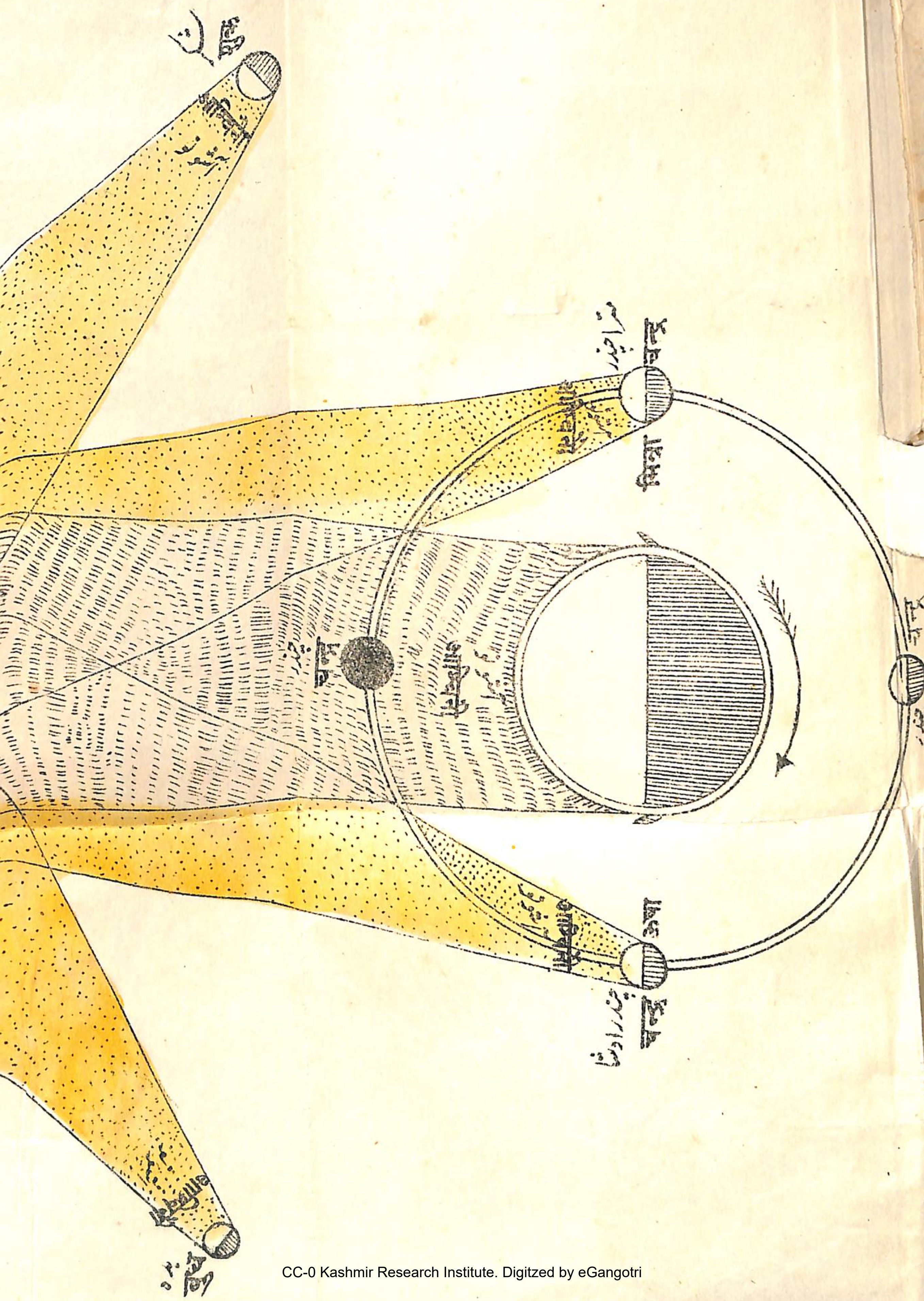

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र नं० ६

# ज्योतिष्मानचक्र

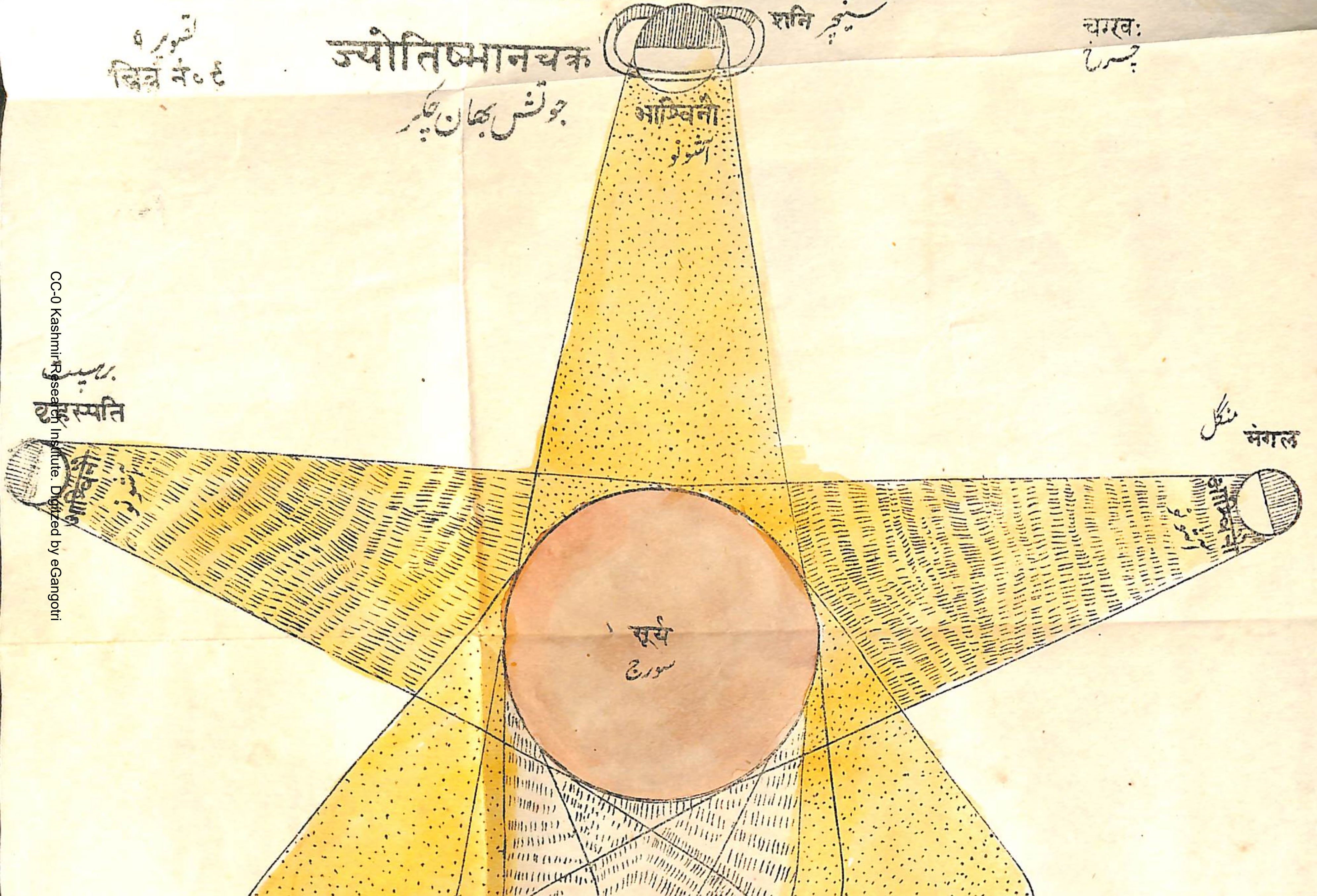


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

# चन्द्रचक्र

शुक्लपक्ष

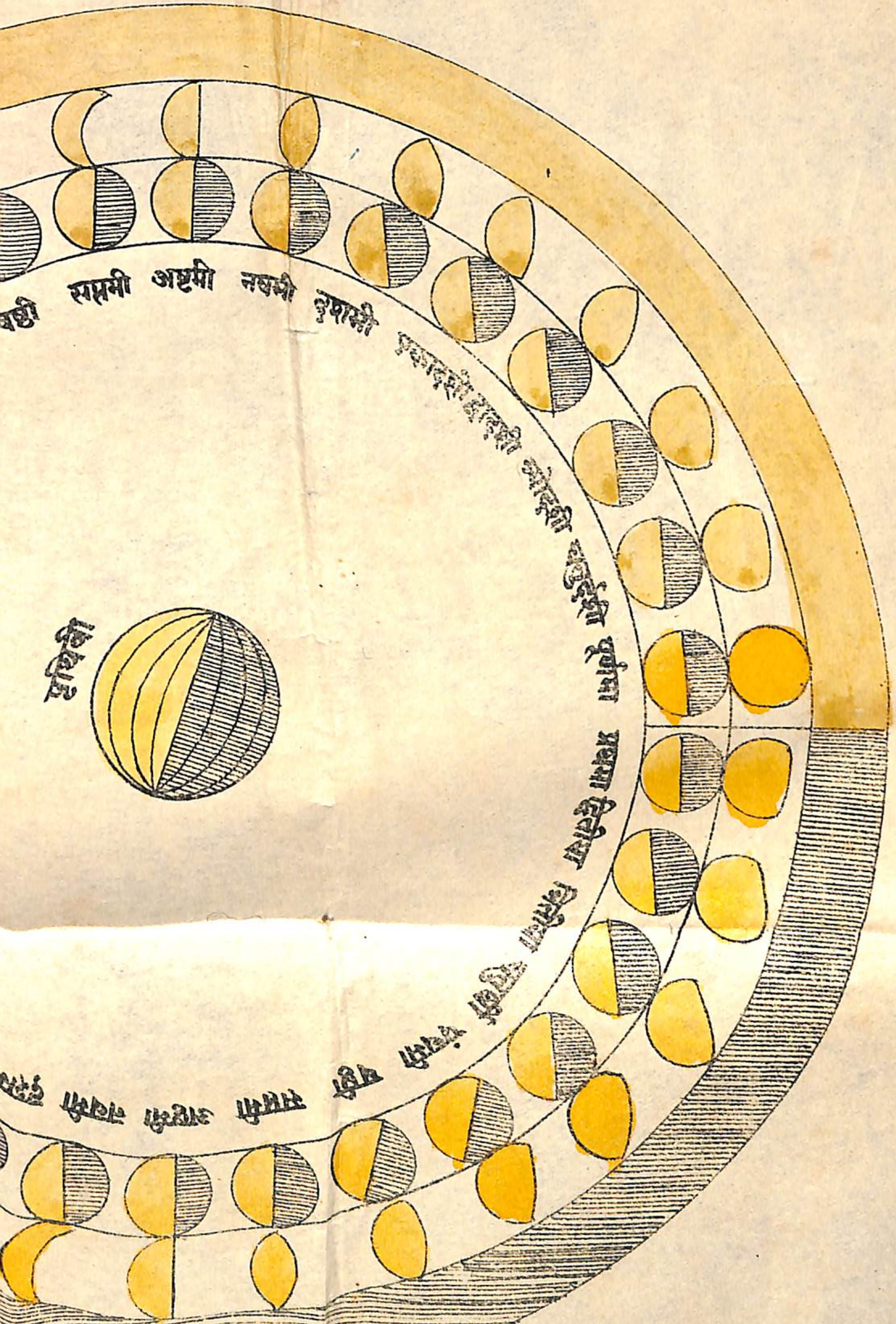


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र १२

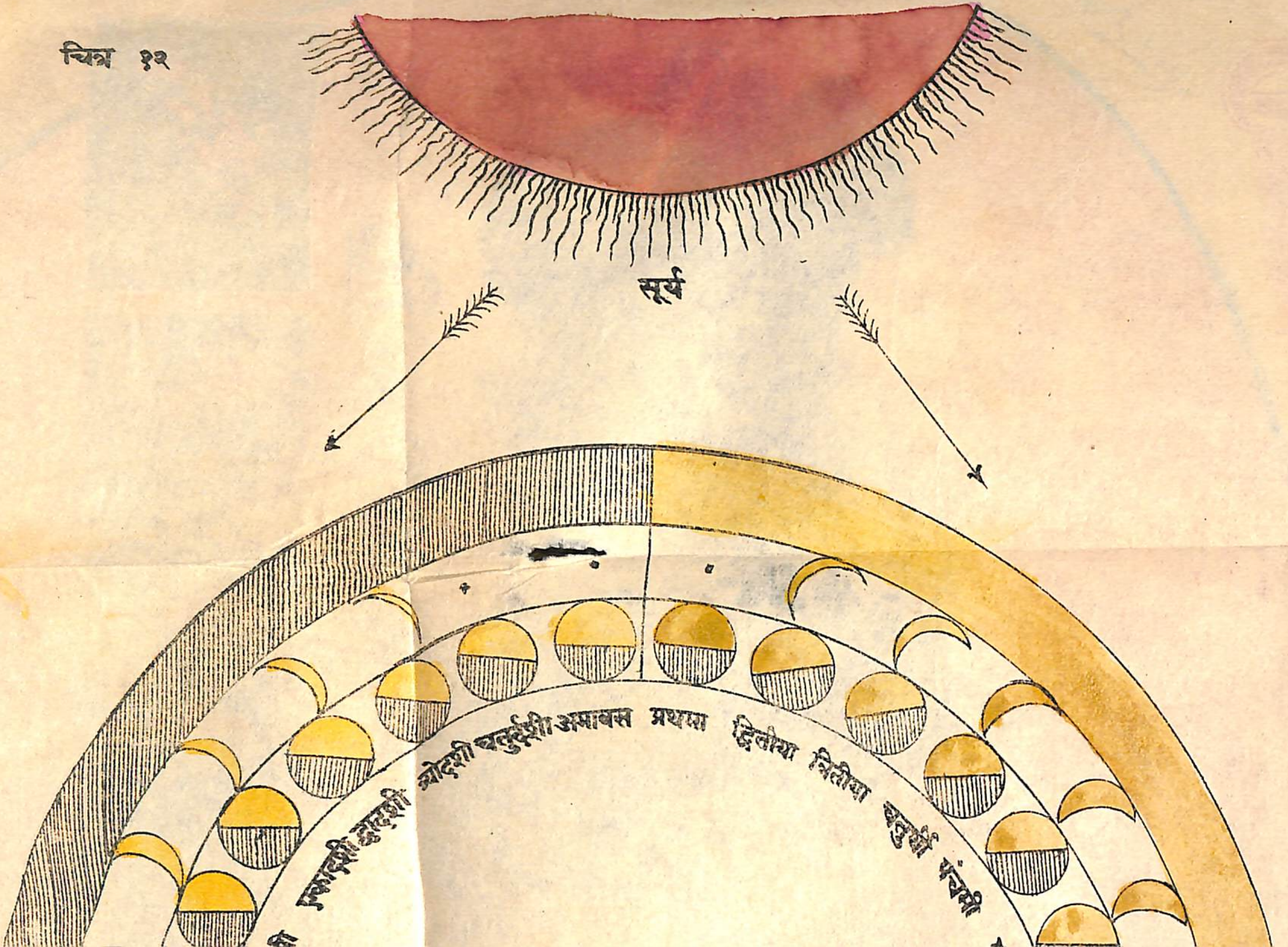


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

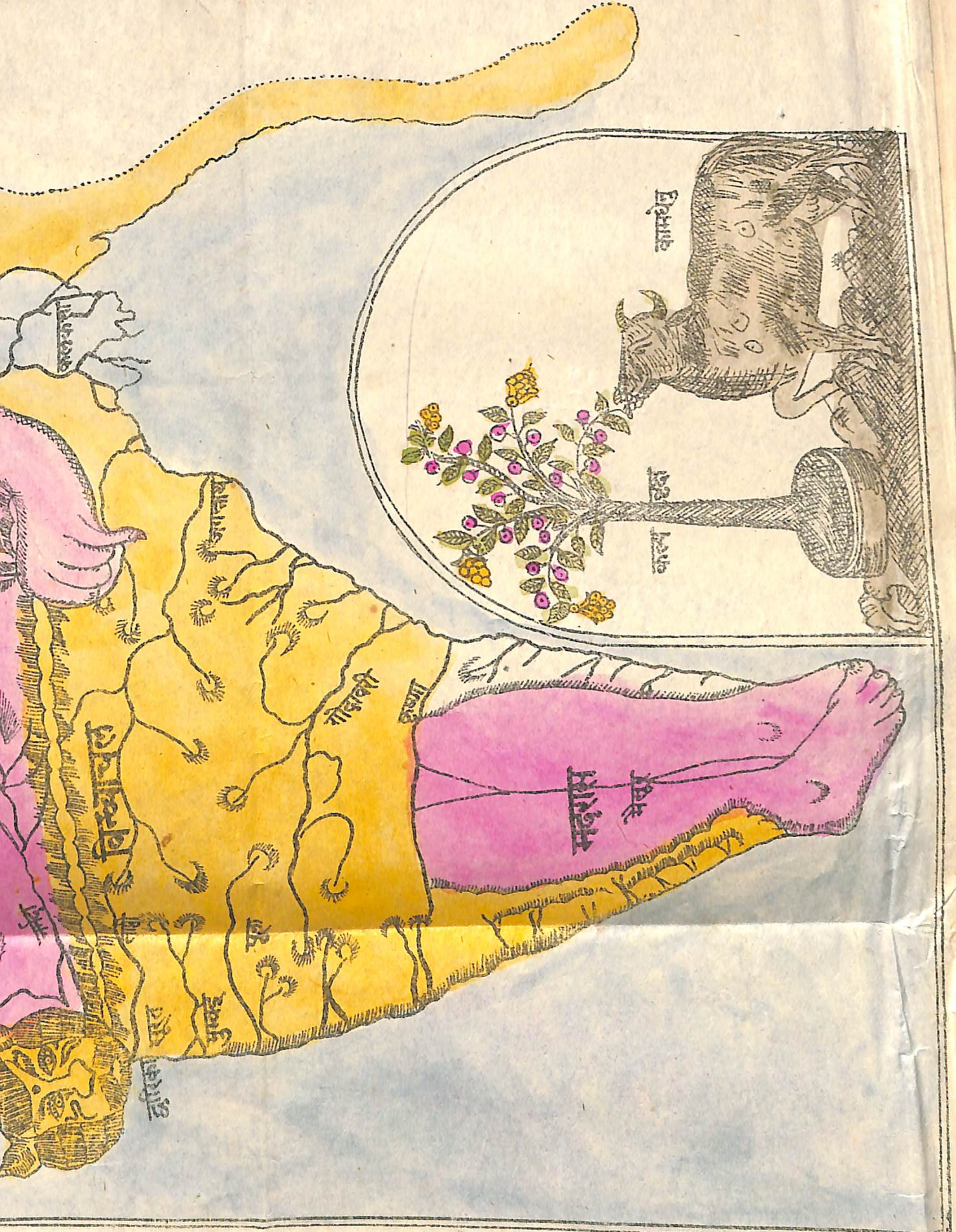

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

शिव का भारत वर्ष दर्शन

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

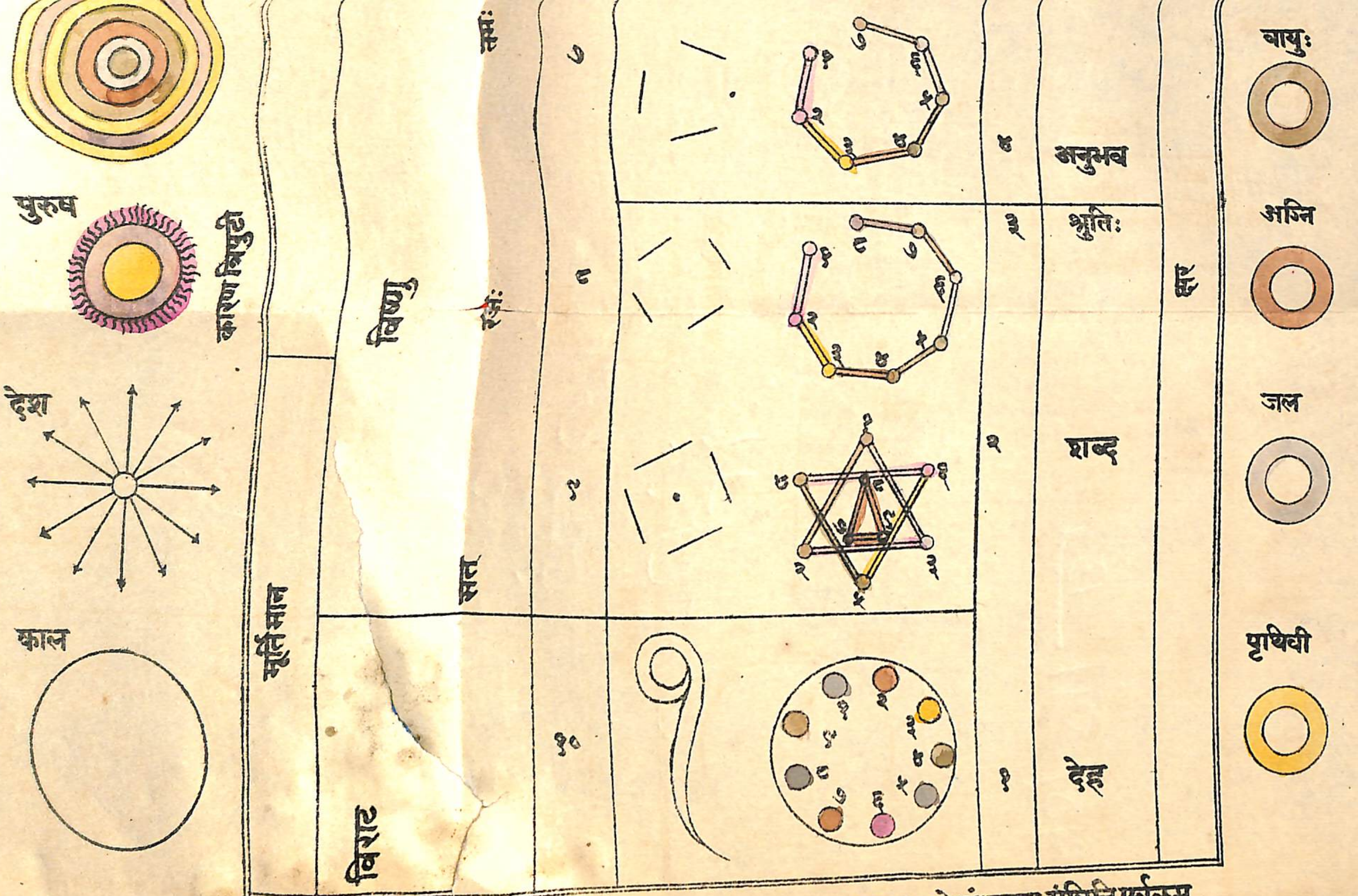


सर्व शून्यम शून्यंच सत्यासत्यं न विद्यते स्वभाव भावतः प्रोक्तं शास्त्र संवित्ति पूर्वकम

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

# एकोऽहं बहुस्याम:

मय्यनन्त महांभोधौ जगद्वीचिः स्वभावतः उदेत वाल मायातु नमे दृष्टिर्न चक्षति:

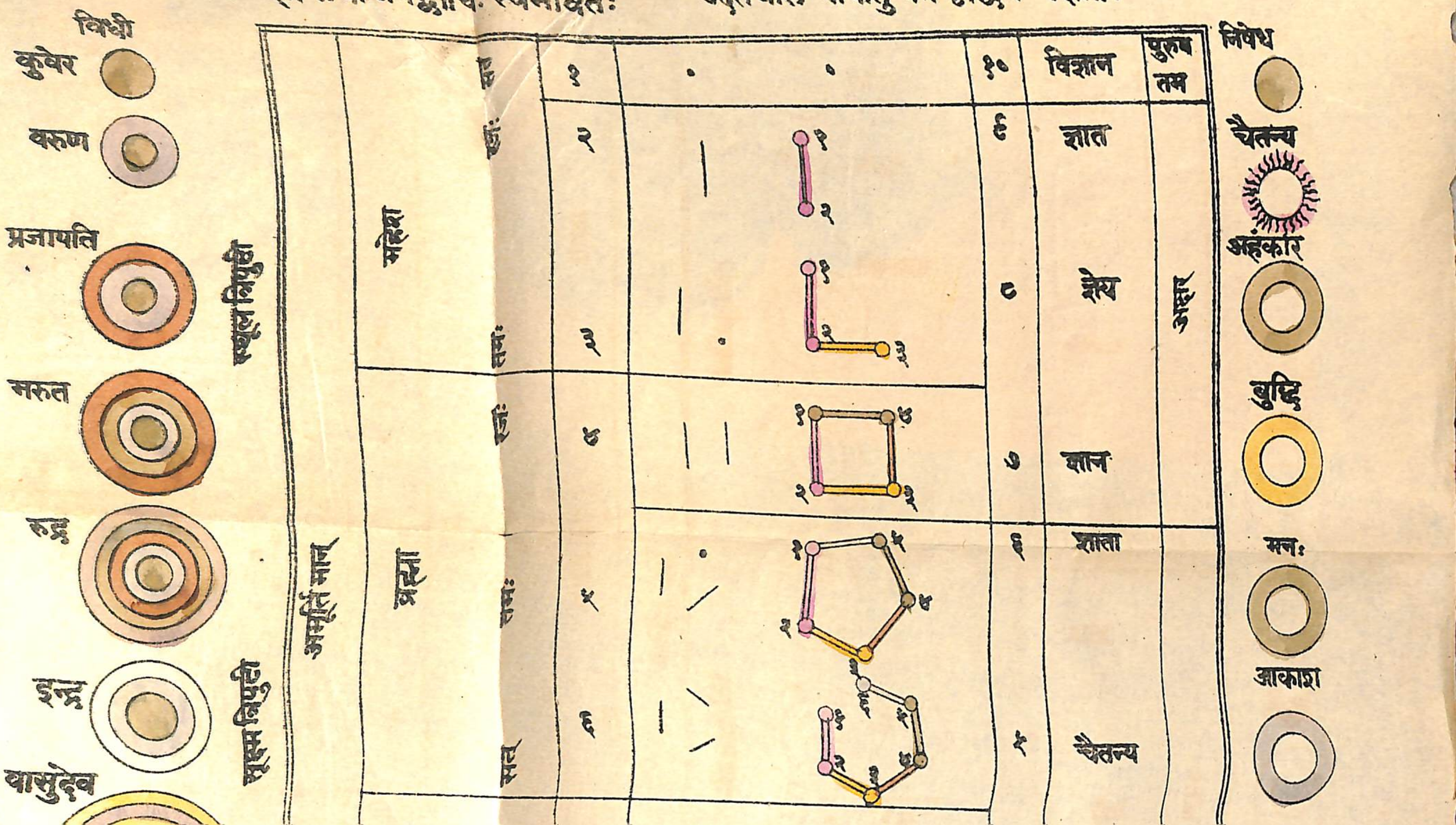


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

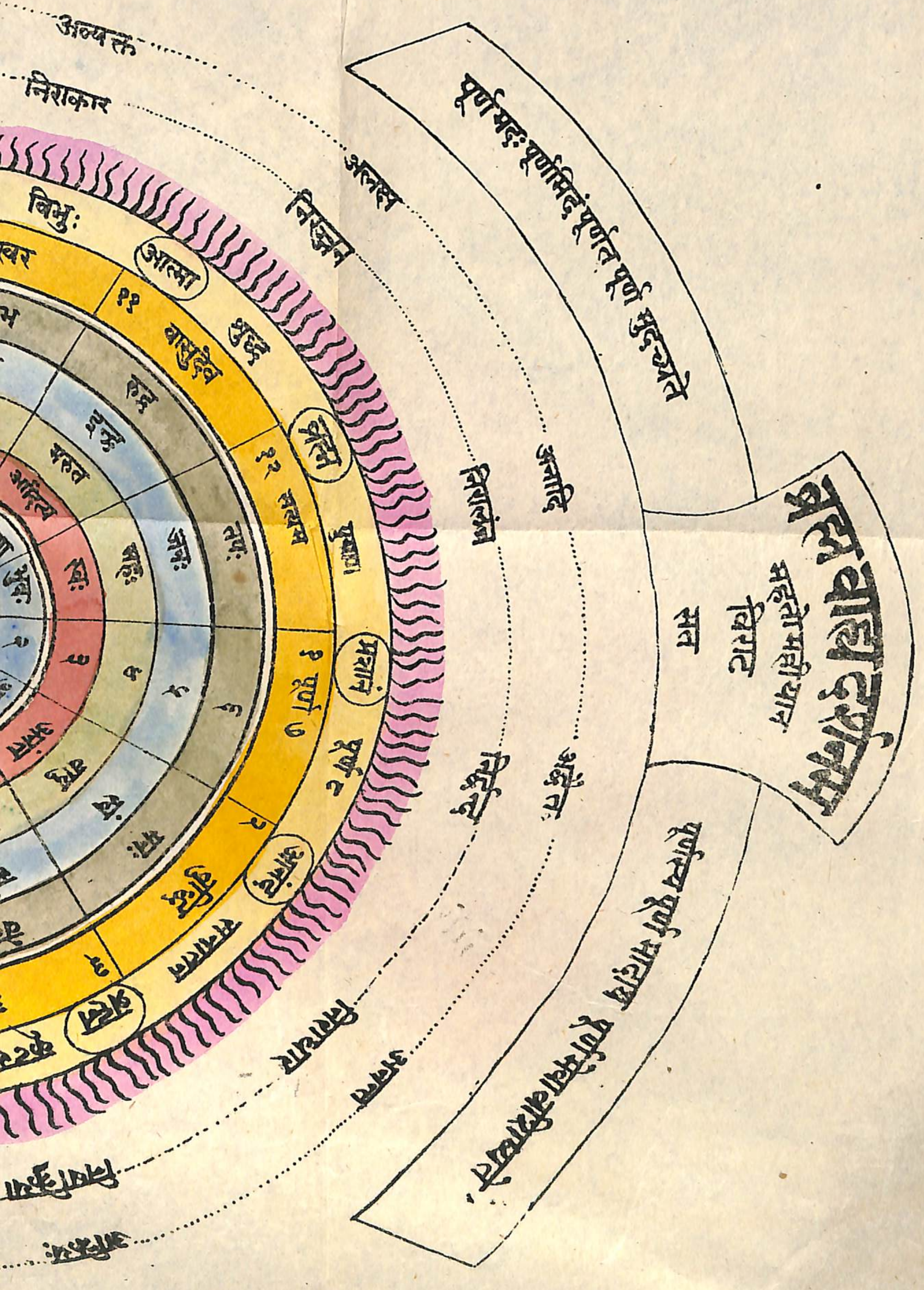


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

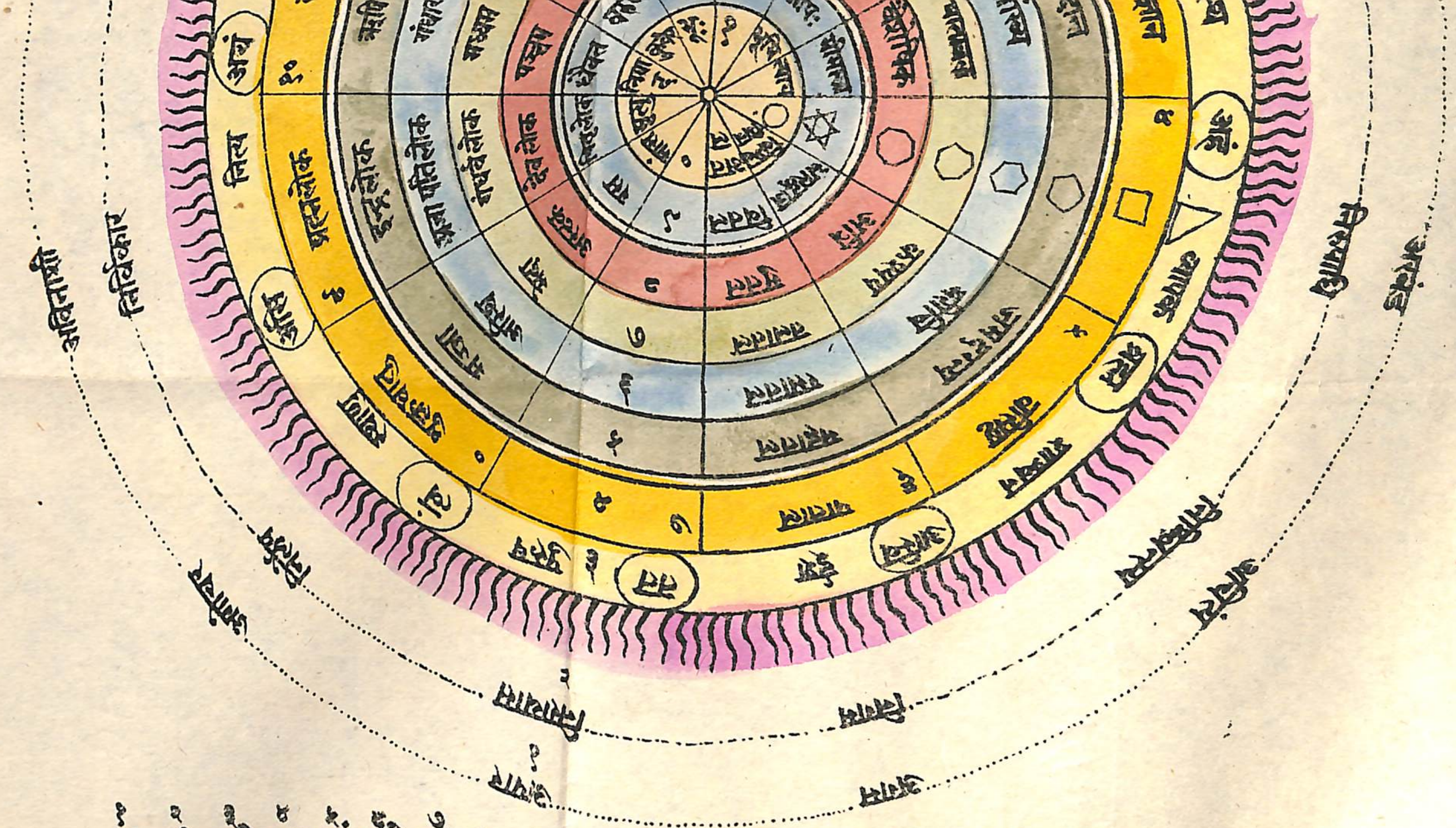


१ २ ३ ४ ५ ६ ७

भूमि रापो नलो वायु स्वं मनो बुद्धि रेवच । अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा॥

अपरे यमित स्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे परां । जीव भूतां महा बाहोय येदं धार्यते जगत्॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# स्वप्रध्यानम्

سُپن دھیان

यस्य स्मरण मात्रेण जन्म संसार बन्धनात्। विमुच्यते नमस्तस्मै विष्णवे प्रभविष्णवे।

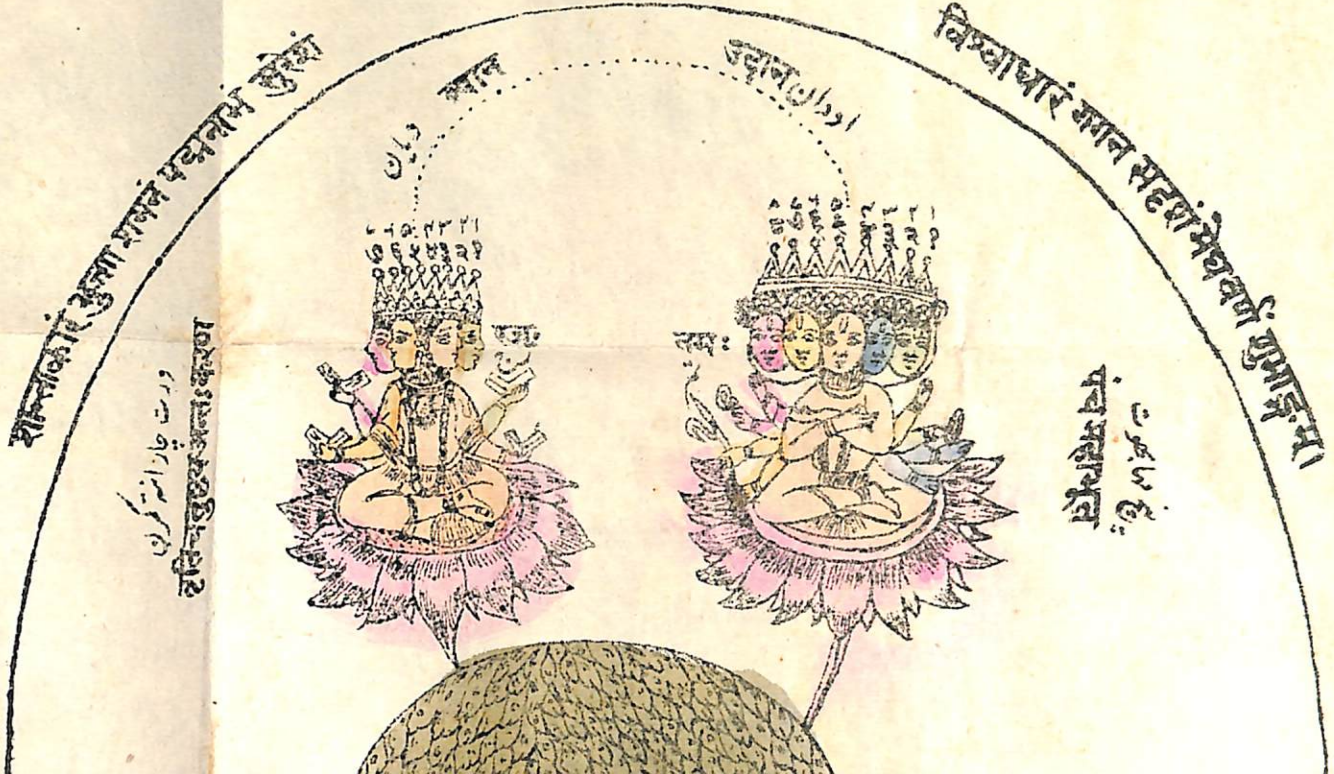

शान्ताकारं भुजगशयनं पद्मनाभं सुरेशं
विश्वाधारं गगनसदृशं मेघवर्णं शुभाङ्गम् ॥

लक्ष्मीकान्तं कमलनयनं योगिभिर्ध्यानगम्यं
वन्दे विष्णुं भवभयहरं सर्वलौकैकनाथम्

चित्र ७

# ब्रह्म अन्तर्यदर्शन

हिरण्यगर्भ

सूक्ष्मशरीर

तत्त्व

| अनुभवानुसार |
| --- |
| १ बुद्धि |
| १ मन |
| ५ तन्मात्रा |
| ५ प्राण |
| ५ महाभूत |
| १७ तत्त्व |

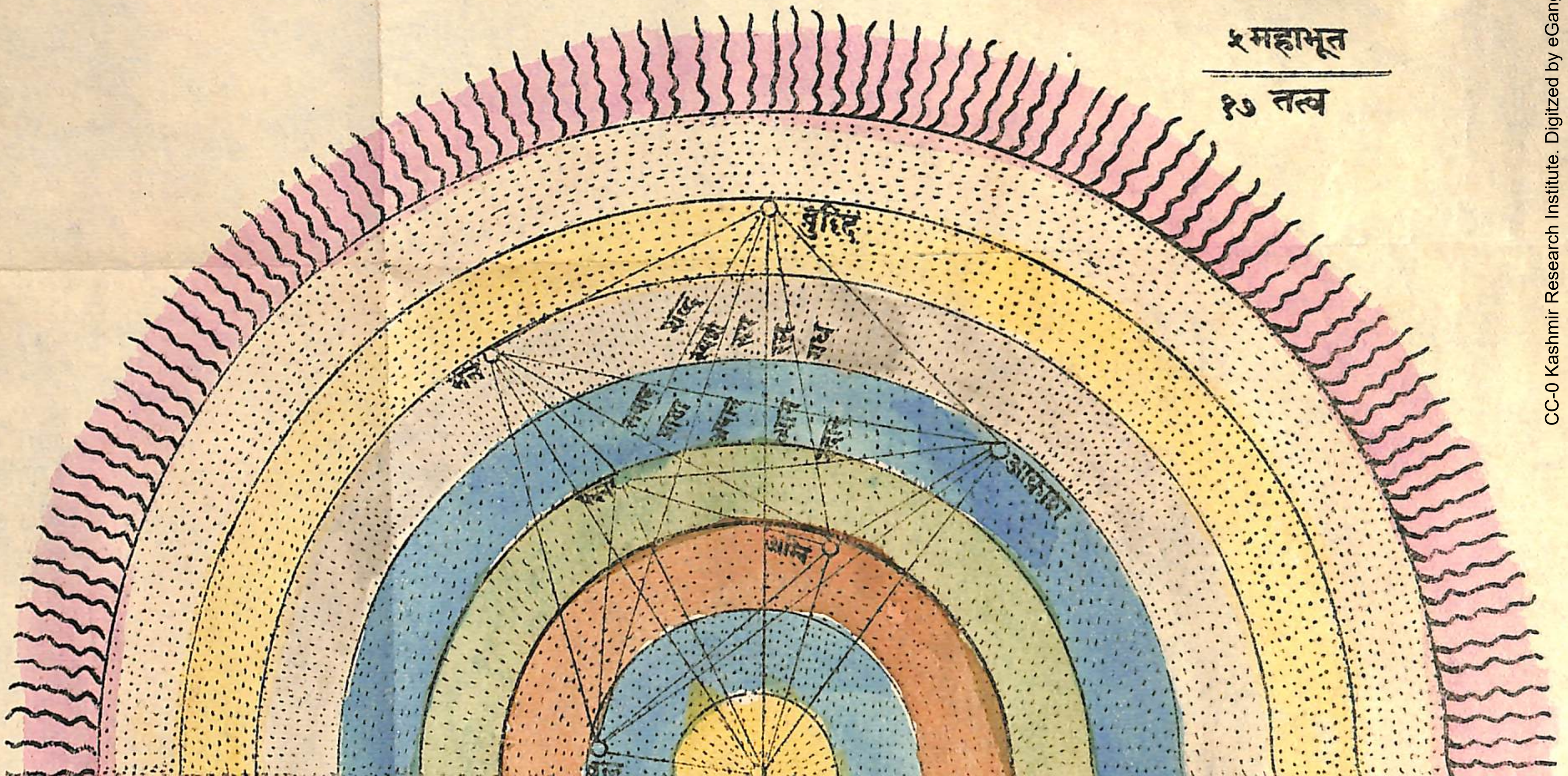


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

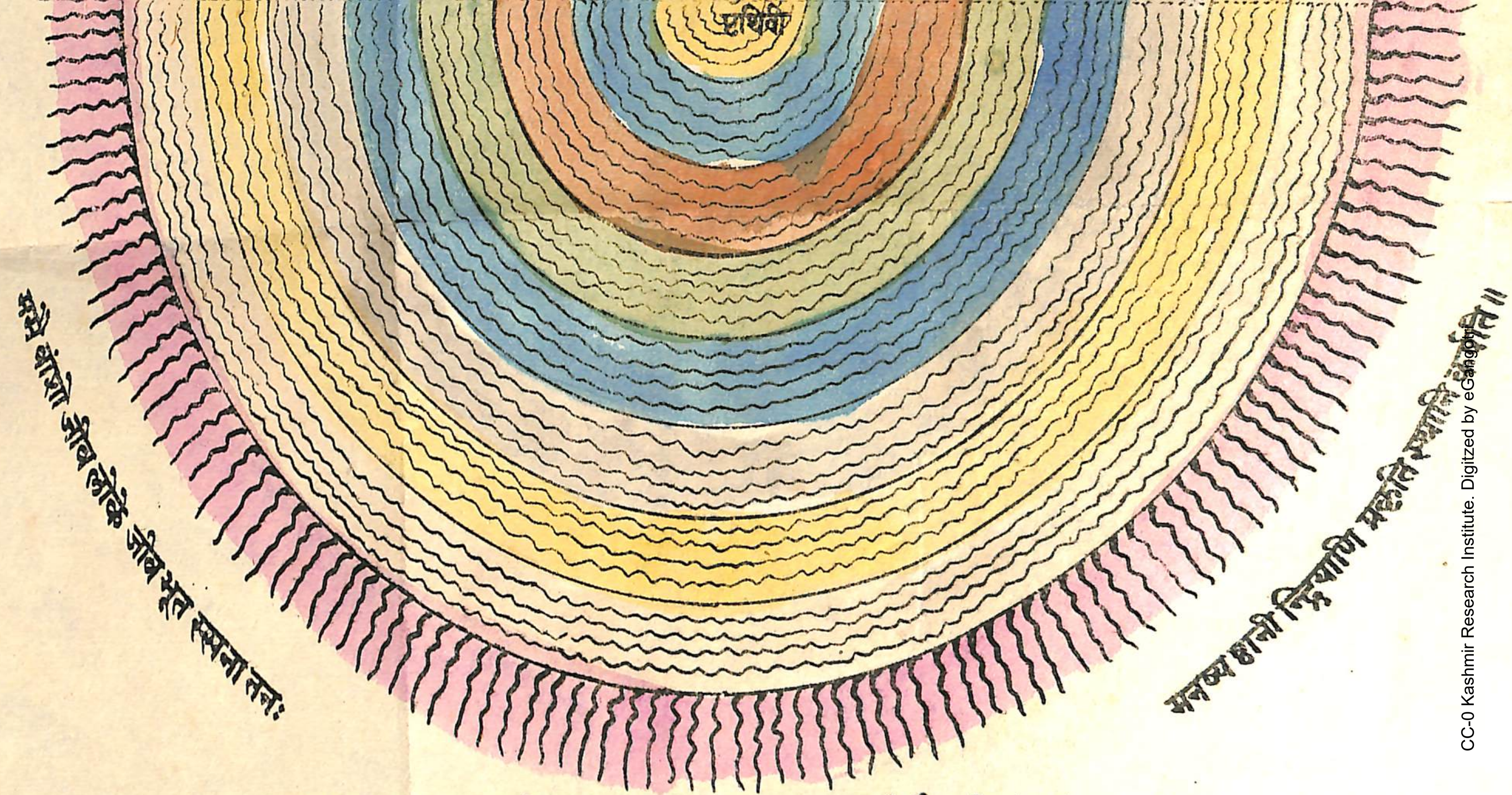


शरीरं यदवा प्नोति यच्चा प्युत्क्रा मतीश्वरः गृहीत्वै तानि संयाति वायुर्गंधा नि वाशयात् ॥

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राण मेवच अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानु पसेवते ॥

उत्क्रामंतं स्थितं वापि भुंजानंवा गुणान्वितं विमूढाना नुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

चित्र सं०१२

# उत्तराखंड

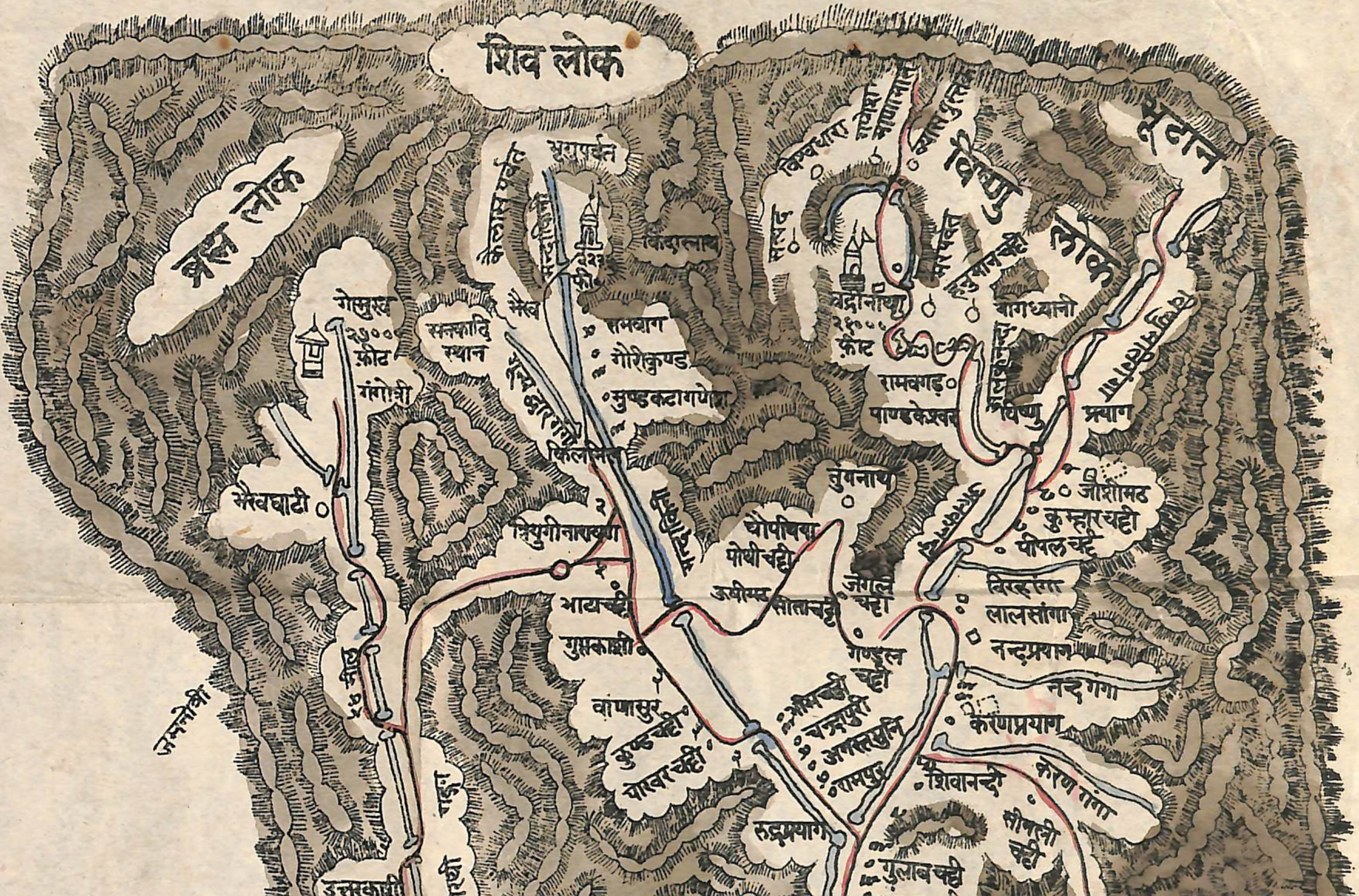

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ओंकारो यस्य मूलं क्रम पद जठरं छंद विस्तीर्णशाखा । ऋक्पत्रं साम पुष्पं यजुरथ च फलं स्याद् थर्वा प्रतिष्ठा ॥
यज्ञच्छाया सुशीता द्विज गण मधुपैर्गीयते यस्य नित्यम् । शक्तिः संध्या त्रिकालं दुरित भयहरः पातुनो वेद वृक्षः ॥
सच्छायास्थिर धर्म ग्लवलयः पुण्या लवा लान्वितो । धी विद्या करुणा क्षमादि विलसत्वि स्तीर्ण शाखा च्युतः ॥
संतोषो ... पल्लव: श्रचियशः पुष्प: सदा सत फल: । सर्वाशा परिपक्को विजयते श्रीमेन कल्प द्रुमः ॥

ऊर्ध्वमूलमधःशाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् । छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित ॥

चित्र २

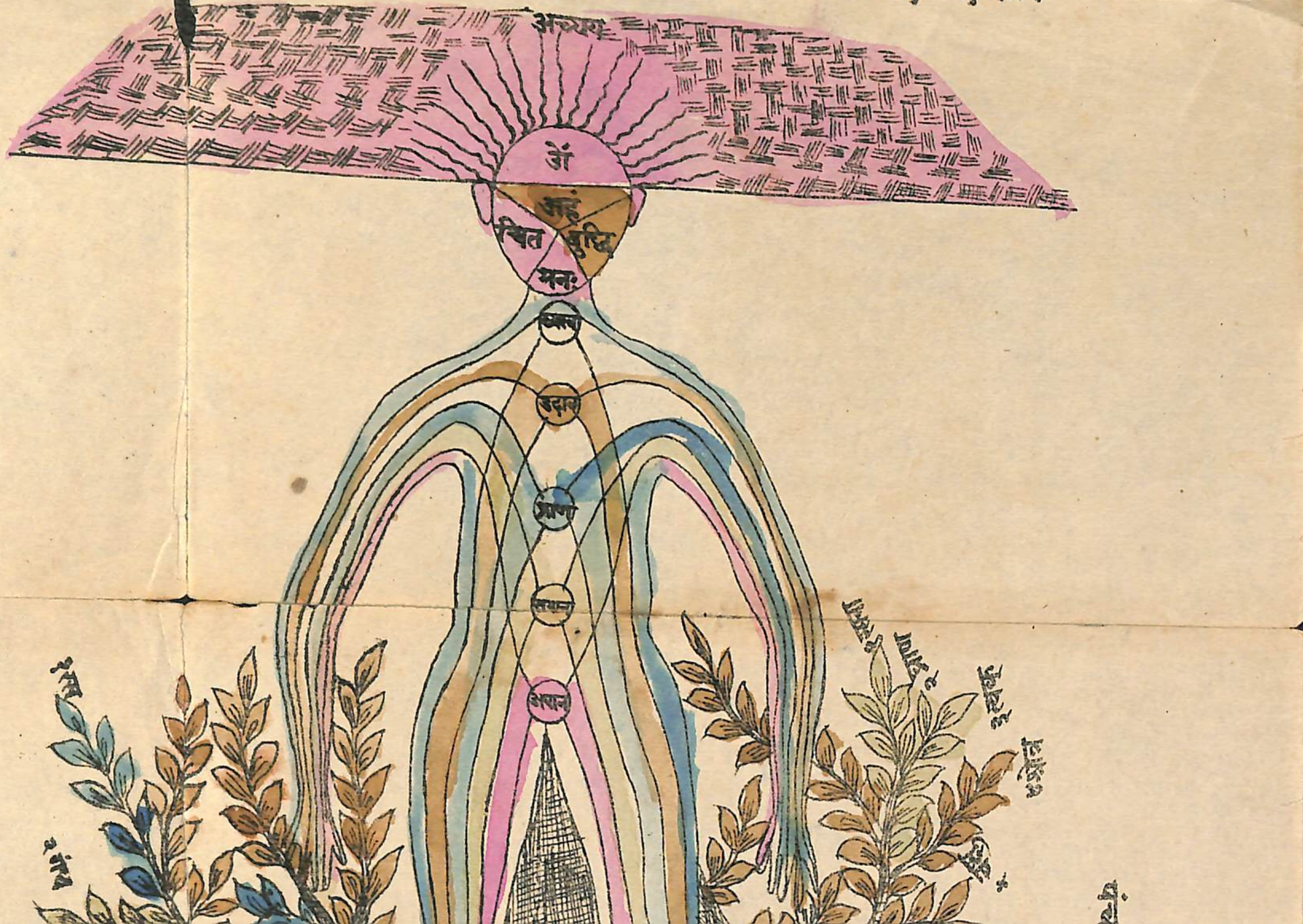


CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri